جلداوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔الفضل مارکیٹ۔اردو بازار۔لاہور

نام کتاب	الخصال (جلداول)
تصنیف	شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی
پروف ریڈنگ	آر۔چوہدری
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔جامعہ علمیہ۔ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ۔لاہور۔پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔الفضل مارکیٹ۔اردو بازار۔لاہور

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاءاللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''الخصال'' شیخ المحدثین شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو ترتیب عدد سے جمع کیا ہے یعنی جن احادیث میں لفظ ''ایک'' آیا ہے انہیں الگ باب میں جمع کیا اور جن احادیث میں لفظ ''دو'' آیا ہے انہیں الگ باب میں اسی طرح باقی اعداد کو جمع فرمایا ہے۔ یہ کام اس زمانہ میں جبکہ انسان کو کمپیوٹر اس جیسی دیگر سینکڑوں سہولتیں میسر ہیں آسان نظر آتا لیکن شیخ صدوقؒ نے یہ کام صرف اور صرف اپنی ذہنی یاداشت کی بنا پر کیا ہے ہمیں افتخار ہے کہ ہم پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کو عربی کے اصل متن کے ساتھ شائع کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ مصباح القرآن ایک خود مختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com
www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار رہوں گے۔ ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

انتساب

اپنے استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین سید امیر حسین الحسینی کے نام

اور

ان نو جوانوں کے نام

جو اپنی زندگی کو

اقوال معصومین علیہم السلام کے مطابق ڈھال کر

اپنی دنیا وآخرت کی کامیابی کا سامان کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش گفتار مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ.

کتاب الخصال کا ترجمہ بمعہ عربی اعراب کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ سلیس اور عام فہم کیا جائے بلکہ بعض جگہوں پر حدیث کی طوالت کو دیکھتے ہوئے اور احادیث کے تکراری ہونے کی بنا پر مفہومی انداز میں ترجمہ کر دیا گیا ہے ہمارے استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید فیاض نقوی اعلی اللہ مقامہ کہا کرتے ہیں کہ احادیث کو عربی کے ساتھ ذکر کیا جائے اور ترجمہ بھی عام فہم ہوتا کہ عوام آسانی سے سمجھ سکے۔ اس کتاب کو بھی ہم نے مکمل طور پر تیار کرنے کے بعد جب ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں سب سے پہلا اعتراض یہ کیا کہ اس کی عربی پر اعراب موجود نہیں ہیں اس پر اعراب گزاری کی جائے اگر چہ یہ کام ہمارے جیسے طالب علموں کے لئے کوئی آسان نہ تھا لیکن ان کی حوصلہ افزائی کے بعد جب اس کام کا آغاز کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام نہ صرف آسان نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہے خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ابھی اعراب گزاری کا آغاز ہی کیا تھا کہ حوزہ علمیہ قم المقدس کے علما کرام کا تیار کردہ ایک سوفٹ ویئر ملا جس میں نہ صرف اس کتاب کی احادیث پر اعراب گزاری کی گئی ہے بلکہ احادیث کی چیدہ چیدہ تمام مشہور و معروف کتب احادیث پر اعراب گزاری کر دی گئی ہے۔ اس سوفٹ ویئر کو ایرانی انداز میں تیار کیا گیا تھا لیکن پھر بھی ہمارے لئے تقریباً اسی (۸۰) فیصد کام کم ہو گیا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ کتاب کی احادیث اعراب سمیت آپ کے مطالعہ کے لئے حاضر ہے۔

اس کتاب کو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے اعداد کے مطابق تیار کیا ہے یعنی وہ احادیث جن میں عدد ایک کو بیان کیا گیا ہے ان کو ایک باب میں اور جن میں عدد دو کو بیان کیا ہے انہیں الگ باب میں جمع کیا ہے اسی طرح باقی اعداد کا لحاظ رکھا گیا ہے اس کتاب میں آپ کو جا بجا ضعیف احادیث بھی ملیں گی بعض جگہ جہاں مجبوری تھی حاشیہ نگاری کر دی گئی ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ بعض جگہ ہماری توجہ نہ رہی ہو تو ایسا نہیں کہ ہر حدیث صحیح ہو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ چونکہ احادیث کی جمع آوری کا زمانہ تھا لہٰذا ان پر یہ اعتراض وارد نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے ضعیف احادیث کو کیونکر لکھا ہے ایک کام انہوں نے کر دیا ہے کہ احادیث

جمع کر کے ہمیں فراہم کر دیں اب علما کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحقیق کریں۔

جب کتاب کا ترجمہ شروع کیا گیا تو اس کام کے آغاز کے وقت بہت سے دوستوں نے ہمارا ساتھ دینے کی حامی بھری لیکن شروع سے آخر تک ہمارا ساتھ دینے اور ترجمہ کی تصحیح وغیرہ کا کام کرنے والے جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی کا شکریہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے اور انہیں دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقع فراہم کرے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں کوئی خامی دیکھیں تو اس سے مطلع ضرور فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔

مصباح القرآن کے منیجنگ ٹرسٹی جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا نہ کرنا بھی زیادتی ہوگی کہ انہوں نے شاید کوئی ایسا ہفتہ گزارا ہو جب فون کر کے ہماری حوصلہ افزائی نہ کی ہو۔ خداوند عالم ان کو طول عمر عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے لواحقین کو شاد وآباد رکھے۔

میں اپنی خانم کا مشکور ہوں کہ اس نے نہ صرف اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی بلکہ کمپوزنگ کے معاملات میں بھی بھرپور ساتھ دیا۔

طالب علم وطالب دعا

مجاہد حسین حرّ

بوقت نماز صبح ۱۷ ستمبر ۲۰۱۲ء

فہرست کتاب

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر شیخ شبیر حسن میثمی

میرے لئے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ مجھے شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کی اس کتاب الخصال پر کچھ کہنے کا موقع ملا یہ کتاب کسی ایک موضوع پر نہیں ہے بلکہ اس کے جمع کرنے میں شیخ محترم نے عدد کو مرکز قرار دیا ہے اور جن احادیث میں کسی عدد کو بیان کیا گیا ہے شیخ محترم نے اس حدیث کو اسی کے باب میں مرتب کیا ہے آج کے زمانے میں جبکہ کمپیوٹر جیسی سہولت موجود ہے یہ کام کچھ مشکل نہیں لیکن اگر آپ ایک لحہ کو شیخ محترم کے زمانے کا تصور کریں جب خود کتاب ہی کاغذ کی بجائے چمڑے اور پتوں پر لکھی جاتی تھی اس زمانے میں شیخ محترم نے تمام احادیث کو اس انداز میں جمع کیا ہے کہ وہ احادیث جو عدد ''ایک'' بیان کرتی ہیں ان کو باب واحد میں اور جو عدد ''دو'' کو بیان کرتی ہیں ان کو باب دوم میں اور اسی طرح باقی اعداد کو مرتب کیا ہے بہت ہی خوبصورت انداز ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ کرتے وقت ہمارے ادارے کے محققین نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ احدیث میں بیان کئے گئے اعداد کو شمارہ لگا کر واضح کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ عربی اعراب کے ساتھ اور اغلاط سے پاک ہو اگر چہ انسان سے غلطی کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا لیکن ادارے نے اپنے امکان کی حد تک کوشش کی ہے اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع کیجئے گا تا کہ آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے۔

شکر گذار ہوں اپنے پروردگار کا جس کی کرم نوازی کے باعث ہم ائمہ معصومین علیہم السلام کے کلمات کو ترجمہ کر کے خدمتِ دین کا ایک فریضہ ادا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انتہائی لائق تحسین ہیں مصباح القرآن ٹرسٹ کے کارکنان کہ جو اسے مومنین کرام کی خدمت میں کتاب کی صورت میں لا رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم ہم سب کی اس مشترکہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہماری اور ہمارے لواحقین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے۔

بندۂ خدا
شیخ شبیر حسن میثمی

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے بالعموم اور مذہب شیعہ کے بالخصوص عظیم محسن شمار کیے جاتے ہیں۔ آپؒ نے اپنی تصنیف کے ذریعہ سے مذہب آل محمدؑ کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپؒ کا نام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؒ بن بابویہ قمی تھا۔

علامہ خلاصہ میں رقم طراز ہیں کہ محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؒ بن بابویہ قمی۔ جن کی کنیت ابوجعفر تھی۔ ایران کے مشہور شہر ''رَے'' میں پیدا ہوئے۔ مذہب اہل بیتؑ کے عظیم الشان فقیہ اور اہل خراسان کے مرجع تھے۔ آپؒ ۳۵۵ھ میں عین عالم جوانی میں بغداد تشریف لائے، اور آپؒ نے وہاں درس حدیث کا حلقہ قائم کیا۔ چند دنوں میں آپؒ کے حلقہ حدیث کی شہرت دور، دور تک پھیل گئی اور مذہب امامیہ کے بزرگ علماء آپؒ کے حلقہ درس میں آ کر شریک ہوتے اور ان سے استفادہ کرتے تھے۔ آپؒ حدیث کے جلیل القدر حافظ تھے۔ اور رجال کے متعلق گہری بصیرت رکھتے تھے۔ احادیث کے عظیم نقاد تھے۔ اہل قم میں آج تک ان جیسا ذہین اور علم و عمل رکھنے والا شخص کوئی پیدا نہیں ہوا۔

شیخ صدوقؒ نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کی ہیں۔ جن میں سے اکثر کتابوں کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب کبیر میں کیا ہے۔ ۳۸۱ھ میں آپؒ نے وفات پائی۔ ''انتہیٰ''

میں عرض کرتا ہوں کہ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی حسین امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ کیونکہ ان کے والد ماجد نے امام زمانہؑ کے نائب خاص حسین بن روح سے فقیہ فرزند کی دعا کے لیے متوسل ہوئے تھے اور انہوں نے ان کی یہ خواہش امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی خدمت میں پیش کی تھی اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ اور ان کی پیدائش کی پیش گوئی فرمائی تھی۔

ابن ندیم اپنی کتاب الفہرست میں لکھتے ہیں کہ شیخ صدوقؒ تقریباً تین سو کتابوں کے مصنف تھے اور اس وقت مجھے ان کی جن کتابوں کے نام یاد ہیں ان کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب

1۔ دعائم الاسلام فی معرفۃ الحلال و الحرام

2۔ کتاب المقنع

3۔ کتاب المرشد

4۔ کتاب الفضائل

5۔ کتاب المواعظ والحکم

6۔ کتاب السلطان

7۔ کتاب فضائل العلویہ

8۔ کتاب المصادقۃ

9۔ کتاب الخواتم

10۔ کتاب المواریث

11۔ کتاب الوصایا

12۔ کتاب غریب حدیث النبی ﷺ والائمہ علیہ السلام

13۔ کتاب الحذاء الخف

14۔ کتاب حذو النعل بالنعل

15۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام

16۔ رسالۃ فی ارکان الاسلام الی اھلا لمعرفۃ والدین

17۔ کتاب المحافل

18۔ کتاب الوضوء

19۔ کتاب علل الحج

20۔ کتاب علل الشرائع

21۔ کتاب الطرائف

22۔ کتاب نوادر الاخبار

23۔ کتاب فی ابی طالب علیہ السلام وعبد المطلب علیہ السلام وعبد اللہ علیہ السلام وامنۃ بنت وھب علیہ السلام

24۔ کتاب الملاھی

25۔ کتاب العلل (غیر مبّوب)

26۔ رسالة فی الغیبة الی اهل الری و المقیمین بها و غیرهم

27۔ کتاب مدینة العلم

شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب جس کا خود آپ نے ذکر کیا ہے اور شیخ بہائی کے والد محترم کے زمانے تک علماء دین کے استفادہ میں تھی اس کا نام مدینۃ العلم ہے جو مفقود ہو گئی اور افسوس کہ ہم تک نہ پہنچ سکی۔

"معالم العلماء" میں ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ کتاب مدینۃ العلم دس جلدوں پر مشتمل ہے اور من لا یحضر ہ الفقیہ چار جلدوں میں ہے اور اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینۃ العلم، من لا یحضر ہ الفقیہ کے دو برابر تھی۔

شیخ طوسی، شیخ منتخب الدین اور دوسرے حضرات نے اس کتاب کو شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور بہت سے بزرگان دین نے کتاب مدینۃ العلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

صاحب روضات الجنات تحریر فرماتے ہیں:

علامہ اور شہیدین کے زمانے کے بعد کتاب مدینۃ العلم کہیں دکھائی نہیں پڑی اور نہ ہی اس کے بارے سنا گیا لیکن بعض لوگ معتقد ہیں کہ یہ کتاب شیخ بہائی کے والد کے زمانے تک موجود تھی اور ان کے پاس ایک نسخہ موجود تھا۔

شیخ حسین بن عبد الصمد حارثی (شیخ بہاء الدین عاملی کے والد) اپنی درایت کی کتاب میں لکھتے ہیں: ہماری احادیث کے معتبر اصول اور بنیاد پانچ کتابیں ہیں: کافی، مدینۃ العلم، من لا یحضر ہ الفقیہ، تہذیب اور استبصار۔

علامہ مجلسی اور اس کے بعد سید محمد باقر جیلانی (سید شفتی) نے اس کتاب کی تلاش میں بہت زیادہ وقت و مال صرف کیا لیکن اس کتاب کو نہ پا سکے۔

28۔ من لا یحضره الفقیه

29۔ کتاب التوحید

30۔ کتاب التفسیر۔

قارئین کرام یہ کتاب مکمل نہیں ہو سکی تھی کہ شیخ محترم دار فانی کو کوچ فرما گئے تھے۔

31۔ کتاب الرجال۔ یہ کتاب بھی نامکمل ہے

32۔ المصباح لکل واحد من الائمة علیہم السلام

33۔ کتاب الزهد لکل واحد من الائمة علیہم السلام

34۔ کتاب ثواب الاعمال

35۔ کتاب عقاب الاعمال

36۔ معانی الاخبار

37۔ کتاب الغیبۃ، یہ ایک مبسوط کتاب ہے

38۔ دین الامامیہ

39۔ کتاب المصباح

40۔ کتاب المعراج۔

ان کے علاوہ شیخ صدوق نے اور بھی بہت سی کتابیں اور رسالہ جات تالیف کیے ہیں۔ [1]

شیخ کی کتابوں اور روایات کے متعلق ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے خبر دی ہے۔ جن میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان اور ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ اور ابوالحسین جعفر بن حسین بن حسکہ اور ابوزکریا بن سلیمان حرانی سرفہرست ہیں۔

علماء کی توثیق

محقق بہبہانی کی تعلیقہ میں مذکور ہے کہ محقق بحرانی نے حاشیہء بلغہ میں ذکر کیا ہے کہ ''ہمارے مشائخ نے شیخ بہبہانی سے ابن بابویہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان کو عادل قرار دیا اور ان کی توثیق کی اور ان کی تعریف کی''۔

علاوہ ازیں دوسرے حاشیہ پر مرقوم ہے

ہمارے بعض مشائخ شیخ صدوق عطر اللہ مرقد کی توثیق کے لیے توقف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ توقف سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ابن بابویہ رئیس المحدثین ہیں اور ہمارے اصحاب کی عبارات میں انہیں لفظ ''صدوق'' سے تعبیر کیا ہے اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع مبارک میں ان کے لیے لفظ ''فقیہ'' کا اطلاق کیا گیا ہے۔ المختلف میں ان کی تعدیل وتوثیق کی تصریح کی گئی ہے۔ اور سید ابن طاؤس نے کتاب فلاح السائل میں اس توثیق کو قبول کرتے ہوئے لکھا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو ایسا نہیں پایا کہ اس نے شیخ صدوقؒ کی کسی صحیح السند روایت میں توقف کیا ہو۔

طبقہ محدثین میں اس کے برعکس میں نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مراسیل شیخ کو بھی صحیح شمار کیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ شیخ صدوق کی مراسیل، ابن ابی عمیر کی مراسیل سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اور ان کی مراسیل کو صحیح سمجھنے والوں میں علامہ شامل ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے ''مختلف'' میں اس کی وضاحت کی ہے اور ان کے علاوہ شہید اور سید محقق داماد بھی شامل ہیں''۔ (انتہٰی)

---

[1] مجالس المومنین میں شیخ صدوقؒ کی دو سو سے زائد تالیفات کا ذکر ہے

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابن طاؤس نے کتاب النجوم میں شیخ صدوقؒ کی توثیق کی ہے بلکہ مذہب امامیہ کے تمام محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ کیونکہ تمام محدثین نے امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع کی توثیق کی ہے جس میں ان دو بھائیوں کے فقیہ ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر شیخ صدوقؒ اور ان کے بھائی غیر مؤثق ہوتے تو امامؑ لفظ خیر سے ان کی توصیف نہ فرماتے''۔ (انتہیٰ)

شیخ صدوقؒ کی توثیق و تعدیل کے شواہد اتنے زیادہ ہیں کہ ہم ان کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

سلطان رکن الدولہ کے دربار میں شیخ صدوقؒ کا مکالمہ

شیخ جعفر رازی نے شیخ صدوقؒ کے حسین مقالات پر مشتمل ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہے۔ جس میں انہوں نے قاضی نور اللہ شوستریؒ کی کتاب مجالس المومنین سے درج ذیل مقالہ نقل کیا ہے۔

جب شیخ صدوقؒ کے علم و فضل کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو سلطان رکن الدولہ کو ان کی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ اور اس نے شیخ صدوقؒ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

چنانچہ شیخؒ نے بادشاہ کی خواہش پر ان سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے شایان شان طریقہ پر انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ انہیں کرسی پر بٹھایا۔ جب بادشاہ کی مجلس وزراء و علماء سے آراستہ ہوگئی تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جناب شیخ! کیا امامت علی علیہ السلام کے عقیدہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان دوسرے خلفاء کا انکار کرے، اور کیا دوسرے خلفاء کا انکار کیے بغیر انسان امامت علیؑ پر ایمان نہیں لاسکتا؟

یہ سوال سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! اللہ اپنی توحید کے اقرار اس کو وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک معبودانِ باطل کی نفی نہ کی جائے۔ جیسا کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ اس کا شاہد ہے۔ اور اسی طرح سے اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا اقرار بھی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک مسیلمہء کذاب اور اسود حسنی جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کا انکار نہ کیا جائے۔ بعینہٖ اسی طرح سے اللہ امامت علیؑ کا اقرار اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک ان کے حریفوں کی خلافت و امامت کا انکار نہ کیا جائے''۔

بادشاہ یہ جواب سن کر عش عش کر اٹھا اور شیخؒ سے گزارش کی کہ وہ غصب خلافت کی تفصیل بیان کریں اور مسئلہء خلافت کی شرعی حیثیت واضح کریں۔

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! سورۃ البرائت کے قصہ پر امامت کا اجماع ہے اور یہ اجماع اس حقیقت کا مظہر ہے کہ خلیفہ اول کا اسلام سے چنداں واسطہ تک نہیں۔ اور مزید یہ کہ رسول خداؐ کے وہ ہرگز متعین کردہ فرد نہیں تھے۔ اور یہ اجماع اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ امیر المومنینؑ کی ولایت و امامت کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا تھا''۔

بادشاہ نے کہا آپؒ اس خبر کی تفصیل بیان کریں۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''بادشاہ سلامت! واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ برائت کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور حکم دیا کہ وہ ان آیات کو لے کر مکہ چلے جائیں اور حج کے اجتماع میں یہ آیات پڑھ کر سنائیں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر مذکورہ آیات لے کر روانہ ہوئے ابھی کچھ فاصلے پر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ امین کو نازل فرمایا اور وہ خدا کی طرف سے یہ پیغام لائے۔

لا يؤدي عنك الا انت او رجل منك

''اس حکم کو یا تو آپ خود پہنچائیں یا وہ انسان اسے پہنچائے جو آپ میں سے ہو'' یہ حکم ربانی سننے کے بعد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت ابوبکر سے ملاقات کریں اور انہیں اطلاع دیں کہ ان سے یہ ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام روانہ ہوئے اور حضرت ابوبکر سے ملے اور انہیں خبر دی کہ تبلیغ آیات کی ذمہ داری سے انہیں معزول کیا جا چکا ہے۔لہٰذا مذکورہ آیات حضرت علیؑ نے حج کے مجمع میں تلاوت فرمائیں''۔

یہ واقعہ سنا کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ! اس واقعہ سے درج ذیل امور کا اثبات ہوتا ہے۔

1۔حضرت ابوبکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع نہ تھے۔ کیونکہ اگر وہ تابع ہوتے تو یقیناً رسول خداؐ کی ''منّیت'' کا انہیں ضرور شرف حاصل ہوتا۔

کیونکہ قرآن مجید کی آیت ہے ''فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّهٗ مِنِّیۡ'' [1] (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) پس جو کوئی میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔

2۔اور جو تابعدار نہ ہو وہ محب نہیں بن سکتا کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ [2] ''آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تابع فرماں نہیں ہے وہ محب بھی نہیں ہے۔

3۔ اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ جو شخص محب نہ ہو وہ بغض رکھنے والا ہوتا ہے۔ اور حُب النبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور بغض نبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہوا کرتا ہے۔

علاوہ ازیں جہاں اس واقعہ سے حضرت ابوبکر کی مذمت ثابت ہوتی ہے وہاں حضرت علی علیہ السلام کی بدرجہ اتم مدح ثا

---

[1] ابراہیم۔۳۶

[2] آل عمران۔۳۱

بت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا کی ''منیت'' کے مقام پر فائز تھے۔ اور اس مقام کے حصول کے لیے اتباع شرط اول ہے اور اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود میں ارشاد فرمایا:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ.......... [1]

''تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس کے پیچھے گواہ چلا آ رہا ہو''۔۔۔۔۔۔۔الخ

احادیث میں ''صاحب بینہ'' سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ''شاہد'' سے حضرت علی علیہ السلام مراد لیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ترین حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا

طَاعَةُ عَلِيٍّ كَطَاعَتِيْ وَ مَعْصِيَتُهٗ مَعْصِيَتِيْ

''علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے''

علاوہ بر ایں علمائے اہل سنت نے خود ہی روایت کی ہے کہ جب جنگ احد میں تمام صحابہ بھاگ گئے اور رسول خداؐ میدان میں تن تنہا رہ گئے تو اسی اثنا میں دیکھا کہ جاں نثاری کا دعویٰ کرنے والے پہاڑوں پر بھاگ رہے ہیں اور ایک علی میدان میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نبوت ورسالت کا دفاع کر رہے ہیں تو اس وقت جبرائیلؑ امین نے بے ساختہ کہا: مواسات وخیر خواہی کا حق وہی ہے جو علیؑ ادا کر رہے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھلا اس میں تعجب کیسا؟ اِنَّهٗ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

اس وقت جبرائیل امینؑ نے کہا: ''وَ اَنَا مِنْكُمَا'' اور میں تم دونوں میں سے ہوں۔

یہ چند واقعات سنانے کے بعد شیخ صدوقؒ نے رکن الدولہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: محترم بادشاہ! جو شخص چند آیات کی تبلیغ کا اہل نہ ہو اور جسے خدا اور رسول تبلیغ سے معزول کر چکے ہوں، تو ایسا شخص پورے کلام خدا کی تبلیغ کا اہل کیسے ہو سکتا ہے؟

اور جسے خدا اور رسول تبلیغ آیات کے لیے نامزد کریں اس سے حکومت وامارت چھیننا کہاں کا انصاف ہے؟

بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کے یہ واضح دلائل سن کر کہا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے دلائل وزنی ہیں''۔

---

[1] ھود۔ ۱۷

حاضرین محفل کے سوال اور شیخ صدوقؒ کے جوابات

شیخ صدوقؒ کے یہ دلائل سن کر حاضرین بڑے ہی جزبز ہوئے اور بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ اگر انہیں بھی اجازت ہو تو وہ بھی شیخ سے کچھ سوال کر لیں۔

بادشاہ نے اجازت دی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: محترم شیخ! کیا یہ ممکن ہے کہ پوری امت اسلامیہ جہالت اور ضلالت پر جمع ہو جائے۔ جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

"لا تجتمع امتی علی ضلالة" [1]

میری امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی؟

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: لغت میں لفظ امت کا اطلاق جماعت پر کیا جاتا ہے اور جماعت کے لیے کم از کم تین افراد کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ بعض لغت کے نزدیک دو افراد کے لیے بھی لفظ جماعت اور لفظ امت کا اطلاق درست ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرد واحد کو بھی لفظ امت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ؕ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۲۱﴾ [2]

''بے شک ابراہیمؑ ایک مستقل امت اور اللہ کے اطاعت گزار اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ خدا نے انہیں منتخب کیا تھا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی تھی۔''

جب لفظ ''امت'' کا اطلاق قرآنی لفظوں میں فرد واحد پر ہو سکتا ہے تو حدیث کے الفاظ سے بھی امیر المومنینؑ اور ان کے پیروکار مراد لیے جا سکتے ہیں۔

شیخ کا یہ جواب سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جناب عالی! یہ درست ہے کہ لفظ امت کا اطلاق قلیل ترین افراد پر بھی ہو سکتا ہے لیکن لفظ امت سے بڑی جماعت مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ہم جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید اکثریت کی مذمت اور اقلیت کی مدح کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ یہ آیات اس مفہوم کی شاہد ہیں۔

---

[1] مرأة العقول فی شرح أخبار آل الرسول، ج۵، ص:۵۶

[2] سورۂ نحل ۱۲۰۔۱۲۱

①۔ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ ۔ [1]

ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

②۔ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ. [2]

تمہاری اکثریت فاسقین پر مشتمل ہے۔

③۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ. [3]

یقیناً ہم تمہارے پاس حق کو لائے ہیں۔لیکن تمہاری اکثریت حق کو ناپسند کرتی ہے۔

④۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ [4]

بلکہ ان کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی۔

⑤۔ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ [5]

اوران کی اکثریت عقل نہیں رکھتی۔

⑥۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ۔ [6]

اورلیکن ان کی اکثریت جاہل ہے۔

⑦۔ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۔ [7]

اورآپ ان کی اکثریت کوشکرگزار نہیں پائیں گے۔

⑧۔ وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ. [8]

اورہم نے ان کی اکثریت کوفاسق پایا۔

⑨۔ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۔ [9]

اوران کی اکثریت ظن وگمان کی پیروی کرتی ہے۔

---

[1] سورۂ نساء ۱۱۴

[2] سورۂ مائدہ ۵۹

[3] سورۂ زخرف ۷۸

[4] سورۂ بقرہ ۱۰۰

[5] سورۂ مائدہ ۱۰۳

[6] سورۂ انعام۔۱۱۱

[7] سورۂ انعام۔۱۱۱

[8] سورۂ انعام۔۱۱۱

[9] سورۂ انعام۔۱۱۱

۱۰۔ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔ [1]

ان کی اکثریت نے منہ موڑ لیا ہے۔ پس (پیغام حق) نہیں سنیں گے۔

الغرض قرآن مجید میں ایسی بیسیوں آیات ہیں جن میں اکثریت کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اس کے برعکس ایسی دسیوں آیات موجود ہیں جن میں اقلیت کی تعریف کی گئی ہے مثلاً

۱۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ۔ [2]

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور وہ بہت ہی قلیل ہیں۔

۲۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ۔ [3]

اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے بہت کم ہیں۔

۳۔ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ [4]

اور اس پر بہت کم افراد ایمان لائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ امت موسیٰؑ میں سے حق پر قائم رہنے والے افراد بہت کم ہیں۔ اسی طرح امت اسلامیہ میں سے بھی حق کے پاسبان اور ہادی بہت کم ہیں۔ چنانچہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ [5]

''اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف کے ساتھ کام کرتی ہے۔''

اور امت اسلامیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ [6]

''اور ہماری مخلوقات میں سے وہ قوم بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے۔''

---

[1] سورۂ انعام۔ ۱۱۱
[2] سورۂ ص۔ ۲۴
[3] سورۂ سبا۔ ۱۳
[4] سورۂ ہود ۴۰
[5] سورۂ اعراف۔ ۱۵۹
[6] سورۂ اعراف۔ ۱۸۱

شیخ کا یہ جواب سن کر سائل خاموش ہوگیا اور اہل دربار میں سے کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ کوئی مزید سوال کرتا۔

کیا پوری امت کا بھٹکنا درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

جب اہل دربار میں سے کسی کو سوال کرنے کا یارا نہ رہا تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ سے پوچھا: کیا تاریخی تسلسل اور عقل و دانش ہمیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم امت اسلامیہ کی ایک بڑی جماعت کے متعلق یہ فرض کرلیں کہ انہوں نے حق کو چھوڑ دیا تھا جب کہ وہ لوگ آنحضرتؐ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ تھے؟

شیخ صدوق نے فرمایا: محترم بادشاہ! ایسا سمجھنے سے کون سا فرق پیدا ہوجائیگا اور یہ تصور کرنے سے دین میں کون سی خرابی لازم آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ارتداد کی پہلے سے خبر دے چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ. [1]

''اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں۔ جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔ تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکرگزاروں کو ان کی جزا دے گا۔''

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تشبیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. [2]

''بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے۔ جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو شبیہ موسیٰؑ قرار دیا اور حبیب خداؐ نے حضرت علیؑ کو شبیہ ہارونؑ قرار دیتے ہوئے حدیث منزلت میں ارشاد فرمایا:۔

اَمَا تَرْضٰى يَا عَلِيُّ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّآ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ [3]

اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ وہی درجہ حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

---

[1] سورۂ آل عمران ۱۴۴

[2] سورۂ مزمل ۔ ۱۵

[3] الکافی (ط۔الاسلامیۃ)، ج۸،ص:۱۰۷

اوراب ملاحظہ فرمائیں کہ تاریخی تسلسل اور عقل ودانش امت موسیٰؑ کے لیے کیا فیصلہ کرے گی؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت ہارونؑ کو اپنا جانشین قرار دیا۔ اور کوہ طور پر انہیں تیس کی بجائے چالیس راتیں ٹھہرنا پڑی تو امت موسیٰؑ کی اکثریت مرتد ہوگئی اور خدا کو چھوڑ کر سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی عبادت کرنے لگ گئی۔

بادشاہ سلامت! انصاف سے بتائیں جب موسیٰؑ کی امت موسیٰؑ کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے؟

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ان کی وفات کے بعد کیوں نہیں بھٹک سکتی؟

شیخ کا یہ استدلال سن کر بادشاہ عش عش کر اٹھا اور کہنے لگا اس سے بہتر استدلال ممکن ہی نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ کا ایک اور استدلال

اس کے بعد شیخ نے فرمایا محترم بادشاہ! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے برادرانِ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ نے مل جل کر حضرت ابوبکر کو نامزد کیا تھا۔

اس نظریہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور امت نے اپنی صوابدید سے خلیفہ نامزد کیا اور یہ نامزدگی جائز قرار پائی۔

تو اس عقیدہ میں دو علیحدہ علیحدہ اعمال کی نسبت علیحدہ علیحدہ شخصیات کی جانب کی گئی۔

۱۔ رسول خداؐ کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا۔

۲۔ امت کی سنت ہے خلیفہ بنانا۔

تو اس نظریہ کے حاملین سے ہماری یہی درخواست ہے کہ خدارا وہ ہمیں بتائیں کہ

۱۔ رسول خداؐ نے خلیفہ مقرر نہ کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

۲۔ اور امت نے خلیفہ مقرر کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو غلط کہنا ہرگز درست نہیں ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لیے یہ کہنا انتہائی آسان ہے کہ امت نے سقیفہ میں جو نامزدگی کی تھی وہ منشائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھی اور وہ ایک غلط اقدام تھا۔

اور آیئے یہ دیکھیں کہ کیا واقعاً رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور عدم استخلاف کا یہ عقیدہ کسی عاقل کے لیے کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک بھکاری جس کی کل کائنات صرف ایک کشکول اور ایک جھونپڑی پر مبنی ہوتی ہے، وہ بھی کسی نہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر کے جاتا ہے جبکہ دین ودنیا کے احکام حبیب

خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تفویض تھے تو آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین متعین نہیں کیا تا کہ افراد امت ایک دوسرے کے دست گریبان رہیں۔

اوراس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے تو حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا اور حضرت عمر نے بھی اپنی نیابت کے لیے چھ افراد پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دی تھی!

اس صورت میں برادران اہل سنت سے ہمارا یہ سوال ہے کہ حضرت ابوبکر نے اسلام کی محبت میں حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا تھا یا کچھ دیگر اسباب کی وجہ سے انہیں نامزد کیا تھا؟

اوراسی طرح حضرت عمر نے جانشینی کے لیے چھ افراد پر مشتمل جو شوریٰ تشکیل دی تھی وہ اسلام کی محبت کے تقاضا سے تھی یا کچھ اوراسباب کے ماتحت تھی؟

اگر دونوں بزرگواروں کا یہ فعل محبت اسلام کی وجہ سے تھا تو ہم اہل سنت برادران سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (عیاذاباللہ) اسلام سے اتنی محبت بھی نہ تھی جتنی کہ شیخین کو تھی؟

تو کیا شیخین کے لیے انتخاب جائز تھا، لیکن جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز نہیں تھا؟

اگر برادران اہل سنت کے پاس اس سوال کا جواب ہو تو وہ ہمیں اپنے جواب سے مطلع فرمائیں۔

بادشاہ نے شیخ صدوق کی تقریر کو بہت پسند کیا اور شیخ سے کہا کہ پھر آپ ہی بتائیں کہ اہل سنت نے کس بنیاد پر حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا؟

امامت نماز کی حقیقت

شیخ صدوقؒ نے فرمایا:۔ بادشاہ معظم! اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ان دوستوں کا گمان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز کے لیے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

اوراس کے لیے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ روایت سرے سے ہی غلط ہے کیونکہ ہمارے مخالف اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر نے نماز شروع کرائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی امامت کا علم ہوا تو وہ اپنی تمام تر تکلیف کے باوجود بستر سے اٹھے اور نقاہت کی وجہ سے چلنے کے قابل نہیں تھے۔اس عالم میں انہوں نے علیؑ وعباسؓ کے کندھوں کا سہارا لیا اور مسجد میں تشریف لائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا دیکھ کر حضرت ابوبکر مصلیٰ سے ہٹ گئے اور رسول خداؐ اپنے مصلّی پر تشریف لائے اور بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھائی۔

اگر حضرت ابوبکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اپنا جانشین نامزد کیا ہوتا تو انہیں خود جانے کی کیا ضرورت تھی؟

اوراس روایت کے برعکس بعض مخالفین نے روایت یوں تخلیق کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ بنت عمر سے

فرمایا:

مری اباك ان یوم الناس بالصلاۃ۔

''اپنے باپ کوحکم دے کہ وہ لوگوں کونماز پڑھائے''

جب روایات باہمی اختلاف کا شکار ہیں توان روایات سے شیخین کی خلافت کا اثبات ممکن نہیں ہے!

اوراس روایت کی صحیح نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو حضرت ابوبکر وعمر اس روایت کوانصار مدینہ کے مقابلہ میں سقیفہ بنی ساعدہ میں خود پیش کرتے۔لیکن انہوں نے اس روایت کوانصار کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا تھاتو گویا اب مدعی سست گواہ چست والا معاملہ بن چکا ہے۔

علاوہ ازیں امامت نمازعمروابوبکر کی جتنی بھی روایات موجودہیں ان تمام تر روایات کی مرکزی راویہ حضرت عائشہ و حفصہ ہیں۔اورحضرت ابوبکروعمر نے گواہی کے لیے ایک عجیب اصول وضع کیا تھا کہ جب گواہی دینے والے کواس گواہی سے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہوسکتا ہو،تو ایسی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

چنانچہ اس طرف قاعدہ کے تحت حضرت علی علیہ السلام اورحسنین کریمین علیہما السلام کی فدک کے ہبہ نامے کے متعلق گواہی مستر د کردی گئی تھی۔اب ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم حضرت ابوبکروعمر کی امامت نماز کی جملہ روایات یہ کہہ کرمسترد کردیں کہ ان کی روایت کرنے والی ان کی اپنی صاحبزادیاں ہیں۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی گواہی قابل قبول نہیں ہےتو ان کی گواہی کی بھی چنداں حیثیت نہیں ہے۔ سواداعظم کے علماء نے خود ہی روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیٹی کی گواہی باپ کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔اورعلماء اہل سنت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے کہا کہ یقیناً شیخ کا فرمان حق ہےاورمخالفین کے اقوال باطل ہیں۔پھر بادشاہ نے کہا

جناب شیخ! آپ نے امامت کو بارہ افراد میں کیوں محدود کررکھا ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! امامت فرائض الٰہی میں سے ایک فرض ہےاوراللہ تعالیٰ نے جوبھی فریضہ مقرر کیا ہےاس کی تعداداورمقداربھی ساتھ ہی متعین فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہےتو اس کی تعداد بھی سترہ رکعات مقرر کی ہے۔اورروزہ فرض کیا ہےتوایک ماہ کا روزہ فرض کیا ہے۔خواہ وہ مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا ہو۔اوراللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے۔جس طرح سے یہ کہنا درست نہیں کہ نماز کی رکعت سترہ ہی کیوں مقرر ہوئیں اورروزہ صرف ایک ماہ کا فرض کیوں ہےاورحج ایک مرتبہ ہی فرض کیوں ہے۔اسی طرح سے ائمہ کے متعلق یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ منصب امامت بارہ افراد میں ہی محصور کیوں ہے؟

یقیناً اعداد میں اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی حکمت مضمر ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں۔

بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کے مخالف رکعات نماز کی تعداد اور ماہ صیام اور حج کی فرضیت کے لیے آپ کے موافق ہیں لیکن تعداد ائمہ میں وہ آپ سے اختلاف کرتے ہیں آخر کیا وجہ ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ معظم! ان کی مخالفت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور کسی کی مخالفت کو دیکھ کر انسان حقائق کا انکار کرنے لگے تو پھر اسلام ہی ثابت نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اور مجوس، اسلام کے باطل ہونے پر متفق ہیں اور معجزات نبی کے منکر ہیں۔ جس طرح سے مذکورہ مذاہب کے افراد کی مخالفت اسلام کے لیے ضرر رساں نہیں ہے، اسی طرح سے ہمارے مخالفین کی مخالفت بھی ہمارے لیے ضرر رساں نہیں ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا ظہور کب ہوگا؟

پھر بادشاہ نے شیخ سے پوچھا، امام زمانہؑ کا ظہور کب ہوگا؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! اللہ تعالیٰ نے نہیں اپنی مخصوص حکمتوں کے پیش نظر لوگوں کی نگاہوں سے غائب کیا ہے اور ان کے وقت ظہور کے متعلق خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اور ایک حدیث نبوی سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

مثل القائم من ولدی مثل الساعة [1]

''میری اولاد میں سے قائم کی مثال قیامت کی سی ہے''

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کو مبہم رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. [2]

پیغمبرؐ! ''یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ کب ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے۔ وہی اس کو بر وقت ظاہر کرے گا۔ یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لیے بہت گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے۔ یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔''

---

[1] عیون اُخبار الرضا علیہ السلام، مقدمۃ ج1، ص:7

[2] سورۂ اعراف ۱۸۷

توجس طرح سے قیامت کے آنے کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اسی طرح سے قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے ظہور کے وقت کا علم بھی صرف اللہ ہی کو ہے۔

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! بھلا یہ بتائیں کہ کیا ایک انسان اتنی طویل عمر پا سکتا ہے۔ اور کیا طبعی طور پر اس کی عمر اتنی لمبی ہوسکتی ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! آپ کو اس کے متعلق ہرگز تعجب نہیں کرنا چاہیے، کیا آپ نے آج تک طویل العمر افراد کی داستانیں کبھی نہیں سنیں؟

بادشاہ نے کہا سنی تو ضرور ہیں لیکن ان کی صداقت معلوم نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا تو کیا آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے متعلق قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔

فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۔ [1]

''وہ اپنی قوم کے درمیان میں نوسو پچاس برس تک رہے''

بادشاہ نے کہا جی ہاں۔ شاید اس دور میں تو یہ عمر درست ہو لیکن جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس دور کی مثال نہیں ملتی۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ مخبر صادقؐ فرما چکے ہیں، جو کچھ پہلی امتوں میں ہوا وہی کچھ میری امت میں بھی ہوگا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ سابقہ ادوار میں بھی مشہور ترین افراد ہی طویل العمر رہے ہونگے اور امت اسلامیہ میں بھی مشہور ترین فرد طویل العمر ہوگا اور صاحب الزمان (عجل اللہ فرجہ الشریف) سے بڑھ کر زیادہ مشہور ومعروف اور کون ہوسکتا ہے؟

امامِ غائب کا فائدہ

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کا نظریہ ہے کہ آپ کا امام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جب کہ حدود شرعیہ اور احکام الٰہیہ کا نافذ کرنا امام کی ذمہ داری ہے اور جب امام سرے سے ہی غائب ہو تو اس کا وجود اور عدم وجود یکساں ہوں گے۔ آخر اس کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! وجود امام صرف نظام حکومت کے لیے نہیں بلکہ وجود امام بقائے نظام کائنات کے لیے ہے۔ کیونکہ احادیث میں وارد ہے

لو لا الامام لما قامت السماوات والارض ولما انزلت السماء قطرة ولا اخرجت

---

[1] سورۂ عنکبوت ۱۴

الارض برکتھا۔

''اگر امام نہ ہوتو زمین وآسمان قائم نہ رہیں گے اور اگر امام نہ ہوتو آسمان سے بارش کا قطرہ نازل نہ ہو اور اگر امام نہ ہوتو زمین اپنی برکت کا کبھی مظاہرہ نہ کرے''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے متعلق ارشاد فرمایا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ .[1]

''جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں۔ اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا''۔

اسی طرح سے امام رفع عذاب کے لیے نبی اکرمؐ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے وجود کی برکت سے زمین عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

اہل سیر ونقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا

النجوم امان لا اهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتى اهل السماء مايكرهون و اهل بيتى امان اهل الارض فاذا هلك اهل بيتى انى اهل الارض ما يكرهون۔

''ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امان ہیں۔ جب ستارے چلے جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ چیز واقع ہو جائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں۔ اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لیے باعث امان ہے جب زمین سے میرے اہل بیتؑ چلے گئے تو اہل زمین پر وہ چیز واقع ہو جائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں''۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث ہے۔

لو بقيت الارض بغير حجة ساعة لساخت باهلها

''اگر زمین ایک ساعت کے لیے بھی حجت سے خالی ہو جائے تو اپنے اہل سمیت تباہ و برباد ہو جائے''

بادشاہ کا اعلان حق

شیخ صدوقؒ کے دلائل سے بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اس نے اعلان کرتے ہوئے کہا ''حق مذہب امامیہ کے ساتھ ہے ان کے علاوہ باقی مذاہب غلطی پر ہیں''

پھر اس نے شیخ سے درخواست کی کہ گاہے بہ گاہے دربار میں تشریف لایا کریں۔

جسے شیخ نے قبول کیا اور مناسب وقت پر آنے کا وعدہ فرمایا دوسرے دن بادشاہ دربار میں آیا تو اس نے دل کھول کر شیخ کے نظریات کی تائید وتصدیق کی اور شیخ کی جی بھر کر تعریف کی۔ اتنے میں اہل دربار میں سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا

[1] سورۂ انفال۔ ۳۳

بادشاہ سلامت! شیخ کا نظریہ یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا سر نوک نیزہ پر سورۂ کہف کی تلاوت کرتا تھا۔ تو کیا ایسا نظریہ کس طرح سے درست قرار دیا جا سکتا ہے؟

بادشاہ نے کہا شیخ نے میرے سامنے تو ایسی بات نہیں کی۔ البتہ اس کے متعلق دریافت کریں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک خط لکھ کر شیخ سے اس مسئلہ کے متعلق اس کا نظریہ دریافت کیا تو شیخ نے جواب میں تحریر کیا۔

امام مظلومؑ کے سر اطہر کا نوک نیزہ پر قرآن پڑھنا

یہ روایت ان لوگوں سے مروی ہے جنہوں نے امام مظلومؑ کے سر اطہر کو نوک نیزہ پر قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ روایت ہمارے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام میں سے کسی سے مروی نہیں ہے۔

البتہ ہم اس روایت کو درست سمجھتے ہیں اور ہمیں اس کی صداقت پر پورا یقین ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گناہگار افراد کے ہاتھ پاؤں قیامت کے دن گفتگو کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔ [1]

''آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے گفتگو کریں گے اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس کے متعلق ان کے پاؤں گواہی دیں گے''

تو جب بدکار افراد کے ہاتھ اور پاؤں گفتگو کر سکتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کا سر اطہر نوک سنان پر قرآن کیوں نہیں پڑھ سکتا؟

اور اس مطلب کا انکار در اصل قدرت خداوندی اور فضیلت رسولؐ کا انکار ہے۔

اور واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کائنات کی وہ عظیم الشان شخصیت ہیں جن کے مصائب پر ملائکہ نے گریہ کیا تھا۔ اور جن کی شہادت کے بعد آسمان سے خون کی بارش نازل ہوئی تھی۔ اور جنات نے بلند آواز میں جن کے نوحے پڑھے تھے۔ اور جو شخص اتنے واضح واقعات کو جھٹلاتا ہے تو اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ تمام شریعتوں کو جھٹلائے اور انبیائے کرامؑ کے جملہ معجزات کا تمسخر اڑائے۔ ایسے شخص سے دینی و دنیاوی ضروریات کا انکار ہر وقت ممکن ہے۔

---

[1] سورۂ یٰسین ۶۵

باب۔ ا

جو چیزیں جو صرف ایک ہیں

اس کتاب کا موضوع بحث اعداد وشمار ہیں اور جو جو چیزیں عدد سے تعلق رکھتی ہیں مولفؒ نے ان کو بڑی کوشش و کاوش سے جمع کیا ہے۔ پہلے باب میں صرف وہ چیزیں یا حدیثیں مذکور ہیں جو صرف ایک ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا معنی

①قَالَ الشَّيْخُ الْجَلِيلُ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيُّ الْفَقِيهُ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ اَدَامَ اللهُ عِزَّهُ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَحْيَى الْبُزُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْمُعَافَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اِنَّ اَعْرَابِيّاً قَامَ يَوْمَ الْجَمَلِ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَتَقُولُ اِنَّ اللهَ وَاحِدٌ قَالَ فَحَمَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ قَالُوا يَا اَعْرَابِيُّ اَمَا تَرَى مَا فِيهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تَقَسُّمِ الْقَلْبِ فَقَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دَعُوهُ فَاِنَّ الَّذِي يُرِيدُهُ الْاَعْرَابِيُّ هُوَ الَّذِي نُرِيدُهُ مِنَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّ الْقَوْلَ فِي اَنَّ اللهَ وَاحِدٌ عَلَى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ فَوَجْهَانِ مِنْهَا لَا يَجُوزَانِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَجْهَانِ يَثْبُتَانِ فِيهِ فَاَمَّا اللَّذَانِ لَا يَجُوزَانِ عَلَيْهِ فَقَوْلُ الْقَائِلِ وَاحِدٌ يَقْصِدُ بِهِ بَابَ الْاَعْدَادِ فَهَذَا مَا لَا يَجُوزُ لِاَنَّ مَا لَا ثَانِيَ لَهُ لَا يَدْخُلُ فِي بَابِ الْاَعْدَادِ اَمَا تَرَى اَنَّهُ كَفَرَ مَنْ قَالَ اِنَّهُ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَ قَوْلُ الْقَائِلِ هُوَ وَاحِدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ بِهِ النَّوْعَ مِنَ الْجِنْسِ فَهَذَا مَا لَا يَجُوزُ لِاَنَّهُ تَشْبِيهٌ وَ جَلَّ رَبُّنَا وَ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ وَ اَمَّا الْوَجْهَانِ اللَّذَانِ يَثْبُتَانِ فِيهِ فَقَوْلُ الْقَائِلِ هُوَ وَاحِدٌ لَيْسَ لَهُ فِي الْاَشْيَاءِ شِبْهٌ كَذَلِكَ رَبُّنَا وَ قَوْلُ الْقَائِلِ اِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَحَدِيُّ الْمَعْنَى يَعْنِي بِهِ اَنَّهُ لَا يَنْقَسِمُ فِي وُجُودٍ وَ لَا عَقْلٍ وَ لَا وَهْمٍ كَذَلِكَ رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ.

مقدام بن شریح بن ہانی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل میں ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے آ کر

کھڑا ہو گیا اور سوال کیا کہ خدا ایک ہے کیا مطلب ہے؟

یہ سننا تھا کہ لوگوں نے اس پر ہجوم کرلیا۔ کہنے لگے کہ یہ وقت جنگ ہے اس وقت ایسی باتیں بے موقع ہیں۔

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ اسی مطلب کو سمجھانے کے لیے میں اس قوم سے جہاد کر رہا ہوں جو کچھ پوچھتا ہے بے موقع نہیں ہے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے شخص خدا ایک ہے اس کے چار معنی ہیں: دو معنی غلط اور دو معنی صحیح۔

غلط معنی یہ ہیں کہ خدا کو سلسلۂ اعداد کا ایک یا پہلا مانا جائے۔اس لیے کہ وہ ایک جس کا دوسرا نہیں وہ سلسلۂ اعداد میں نہیں آسکتا۔اور وہ لوگ جو خدا کو تین میں کا ایک مانتے ہیں وہ کافر ہیں۔دوسرے یہ معنی کہ خدا لوگوں میں ایک ہے یا کسی نوع کی ایک فرد ہے اور نوع کی جنس میں داخل ہے غلط ہے کیونکہ ہر فرد اپنی نوع کی دوسری فرد سے مشابہ ہوتی ہے اور کوئی خداوند عالم کی شبیہ نہیں ہوسکتا۔

لیکن یہ کہنا صحیح ہے کہ خدا ایک ہے یعنی کوئی اس کی شبیہ نہیں۔ بیشک ہمارا خالق ایسا ہی ہے۔اسی طرح یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ذات باری بسیط حقیقی ہے اور خارج میں عقل میں وہم میں فہم میں قابلِ تقسیم نہیں ہے نہ وہ کسی مرکب کا جز ہے نہ اس کا کوئی جز ہے بیشک ہمارا پروردگار ایسا ہی ہے۔

ترك خصلة موجودة بخصلة موعودة

ایک موجود عادت کو نادیدہ جزا کی امید پر ترک کرنا

۲ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِیرَةِ عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِیِّ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ طُوبَى لِمَنْ تَرَكَ شَهْوَةً حَاضِرَةً لِمَوْعُودٍ لَمْ يَرَهُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک موجود عادت کو نادیدہ جزا کی امید پر ترک کرنا بہتر ہے یعنی دنیا کی لذتوں کو آخرت کی ان دیکھی نعمتوں کی امید پر ترک کرنا بہتر ہے۔

خصلة من الجور

کم از کم ظلم

۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیلَ بْنِ بَزِیعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مِنَ الْجَوْرِ قَوْلُ الرَّاكِبِ لِلرَّاجِلِ الطَّرِیقَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت یعنی سواری پر چلنے والے کا پیدل چلنے والے کو ہٹا کر آگے بڑھنا ظلم ہے۔

خصلة من حب الدين

دین خدا سے محبت

④حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مِنْ حُبِّ الرَّجُلِ دِينَهُ حُبُّهُ اِخْوَانَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کہ دین خدا سے محبت کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دینی بھائیوں سے محبت رکھے۔

خصلة واحدة بخمس خصال

خواہش الٰہی کو مقدم رکھنے کا انعام

⑤حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ بِجَلَالِي وَ جَمَالِي وَ بَهَائِي وَ عَلَائِي وَ ارْتِفَاعِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ اِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَ هَمَّهُ فِي آخِرَتِهِ وَ كَفَفْتُ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَ ضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی ہے کہ میرے جلال و جمال اور بلندیٔ درجات کی قسم جو بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم رکھے گا اس کو اپنے سوا ہر بندے سے بے نیاز کر دوں گا، آخرت میں اس کا کارساز ہوں گا، ہلاکت سے محفوظ رکھوں گا، آسمان و زمین کو اس کی روزی کا ضامن بنادوں گا اور ہر تاجر کی تجارت سے اس کو زیادہ نفع پہنچاؤں گا۔

خصلة بخصلة

رضائے خدا سے قطع نظر کا انجام

٦حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ طَلَبَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ جَعَلَ اللهُ حَامِدَهُ مِنَ النَّاسِ ذَامّاً.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو رضائے خدا سے قطع نظر کر کے بندوں کی خوشی کا لحاظ رکھے گا پروردگار عالم کے حکم سے اس کی تعریف کرنے والے اس کی بدگوئی کرنے لگیں گے۔

٧حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ تَمَنَّى شَيْئاً وَ هُوَ لِلهِ عَزَّ وَ جَلَّ رِضًى لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يُعْطَاهُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز کی تمنا کرے جس میں رضائے الٰہی شامل ہو تو وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جائے گا جب تک اللہ اسے وہ شے عطا نہ کر دے۔

خصلة منجية

نجات دینے والی عادت

٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ اَطِعْنِي فِيمَا اَمَرْتُكَ وَ لَا تُعَلِّمْنِي مَا يُصْلِحُكَ.

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی ہے کہ میرا بندے میرا حکم پر عمل کر جاتا ہے اور مجھے یہ نہ بتا کہ تیرے حق میں کیا مفید ہے یعنی مجھے خود اس کا علم ہے۔

خصلة هي أفضل الدين

دین میں سب سے بہتر خصلت

⑨حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَیْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ علیه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَ اَفْضَلُ دِینِکُمُ الْوَرَعُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خدا کی نظر میں عبادت سے زیادہ علم کی فضیلت ہے اور دین میں پرہیزگاری سب سے اچھی شے ہے۔

ما جمع شيء إلى شيء أفضل من خصلة إلى خصلة

علم وحلم و بردباری سے بہتر کوئی دو چیزیں باہم جمع نہیں ہوئیں

⑩حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الْحُسَیْنِ الْفَارِسِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِیِّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَلِیٍّ علیه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله مَا جُمِعَ شَیْءٌ اِلَی شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ حِلْمٍ اِلَی عِلْمٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ علم وحلم و بردباری سے بہتر کوئی دو چیزیں باہم جمع نہیں ہوئیں۔

⑪اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَیُّوبَ اللَّخْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ خَرَاجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ الْعَبْسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْعَلَوِیُّ عَنْ اَبِیهِ الْحُسَیْنِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ علیه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ مَا جُمِعَ شَیْءٌ اِلَی شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ حِلْمٍ اِلَی عِلْمٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی قسم کوئی چیز کسی چیز کے ساتھ اس طرح بہتر انداز میں جمع نہیں کی گئی جس طرح حلم (بردباری) کو علم کے ساتھ جمع کر دیا گیا۔

خصلة فيها شرف الدنيا والآخرة

ایک خصلت میں دنیاو آخرت کی شرافت

⑫حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَامُورَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مُجَالَسَةُ أَهْلِ الدِّينِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت میں دنیاو آخرت کی شرافت ہے یعنی دینداروں کی صحبت میں دونوں جہاں کا شرف ہے۔

أعلم الناس من جمع خصلة إلى خصلة

سب سے اچھی خصلت والا علم

⑬حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ أَعْلَمِ النَّاسِ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ جس نے اپنے علم کے ساتھ دوسروں کے علم کو جمع کر لیا اور خاموشی کے ساتھ دوسروں کی مفید باتوں کو سن کر یاد رکھا۔

حقيقة السعادة واحدة وحقيقة الشقاء واحدة

حقیقت نیک بختی ایک اور حقیقت بدبختی ایک

⑭حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ حَقِيقَةُ السَّعَادَةِ أَنْ يَخْتِمَ الرَّجُلُ عَمَلَهُ بِالسَّعَادَةِ وَ حَقِيقَةُ الشَّقَاءِ أَنْ يَخْتِمَ الْمَرْءُ عَمَلَهُ بِالشَّقَاءِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: سعادت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کا عمل سعادت پر منتہی ہو اور شقاوت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کا عمل بدبختی پر منتج ہو۔

يثاب الناس أو يعاقبون بخصلة

ایک خصلت جس کی وجہ سے گرفت ہو یا رہائی

۱۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ اِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى جَوَارِحِهِ فَيَقُولُ كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ اِنْ تَرَكْتَنَا وَ يَقُولُونَ اللهَ اللهَ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَ يَقُولُونَ اِنَّمَا نُثَابُ بِكَ وَ نُعَاقَبُ بِكَ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کی زبان ہر صبح تمام اعضائے بدن سے ان کی خیریت دریافت کرتی ہے اور سب صرف ایک جواب دیتے ہیں کہ اگر تم نے کوئی بری بات نہ کہی تو خیریت ہے ورنہ نہیں۔ اگر تو نے امر حق کیا تو ثواب ہوگا ورنہ عذاب یعنی ثواب وعقاب کا دارومدار صرف ایک زبان پر ہے۔

خصلة هي أفضل الجهاد

ایک خصلت راہ خدا میں جہاد سے بھی افضل

۱۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ سُئِلَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ مَا مَعْنَاهُ قَالَ هَذَا عَلَى اَنْ يَاْمُرَهُ بِقَدْرِ مَعْرِفَتِهِ وَ هُوَ مَعَ ذَلِكَ يَقْبَلُ مِنْهُ وَ اِلَّا فَلَا.

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا معنی ہیں کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بہترین جہاد ہے۔

فرمایا کہ اگر وہ ظالم بادشاہ سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے تو کہے ورنہ نہ کہے۔

أشد الأشياء خصلة لا تتقى إلا بترك خصلة

غیظ وغضب کا سبب تکبر

⑰حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَعْلِمْنَا اَيُّ الْاَشْيَاءِ اَشَدُّ فَقَالَ اَشَدُّ الْاَشْيَاءِ غَضَبُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالُوا فَبِمَ يُتَّقَى غَضَبُ اللهِ قَالَ بِاَنْ لَا تَغْضَبُوا قَالُوا وَ مَا بَدْءُ الْغَضَبِ قَالَ الْكِبْرُ وَ التَّجَبُّرُ وَ مَحْقَرَةُ النَّاسِ.

ایک امر سب سے زیادہ سخت ہے اور اس سے بچنے کی بھی صرف ایک ہی صورت ہے۔ حوارین یعنی اصحاب جناب عیسیٰ نے سوال کیا کہ سب چیزوں سے زیادہ کون شے شدید وسخت ہے۔ حضرت نے فرمایا: غضب الٰہی ہے۔ انہوں نے عرض کی: پھر خدا کے غضب سے کیوں کر محفوظ رہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ تم کسی پر غضبناک ہو نہ تم پر اللہ غضب نازل کرے۔ انہوں نے عرض کی کہ غیظ وغضب آدمی کو کیوں آتا ہے۔ فرمایا اس لیے کہ وہ تکبر کرتا ہے۔ اپنے کو بہت بڑا سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقیر وذلیل۔

شرف المؤمن في خصلة وعزه في خصلة

مومن کے لئے وجہ شرف وعزت

⑱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزُّهُ كَفُّ الْاَذَى عَنِ النَّاسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے کہ ایک خصلت یعنی نماز شب پڑھنے سے شرافت آتی ہے اور ایک خصلت یعنی دوسروں کی دلآزاری سے پرہیز کرے تو عزت حاصل ہوتی ہے۔

⑲حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِجَبْرَئِيلَ عِظْنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُلَاقِيهِ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزُّهُ كَفُّهُ عَنْ اَعْرَاضِ

النَّاسِ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے جبریل سے فرمایا کچھ نصیحت کی بات کیجئے۔ جبریلؑ نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں آخرکار موت آئے گی اور جسے چاہیں دوست رکھیں آخرکار اس سے جدا ہونا ہے اور جو بھی عمل کریں اس کا سامنا کرنا ہوگا۔ مومن کا شرف نمازِ شب ہے اور اس کے لیے باعثِ عزت یہ ہے کہ لوگوں کی آبرو کی حفاظت کرے۔

۲۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ وَ الْحَسَنُ بْنُ عُرْوَةَ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَهْبِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ وَ اعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَ عِزَّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ.

سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ جبریل امین علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ کہا: اے محمد آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں آخرکار آپ کو ایک دن مرنا ہے اور جسے چاہیں دوست رکھیں آخرکار اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہیں عمل کریں اس کی جزا پانی ہے اور یہ سمجھ لیں کہ انسان کا شرف قیام شب میں پنہاں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔

۲۱ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ وَ عِيسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَشْرَافُ اُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَ اَصْحَابُ اللَّيْلِ.

ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے صاحبانِ شرف لوگ وہ ہیں جو حافظِ قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

مفتاح كل شر خصلة

ایک خصلت ہر برائی کی کنجی

۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

خصلة من العدل

عدالت کے معنی

۴۳) حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ اَحِبُّوا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ لِاَنْفُسِكُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے کہ ایک خصلت عین عدالت وانصاف ہے یعنی جو بات جو چیز اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے بھی چاہو۔

خصلة من فعلها رضي بها حكما

امور میں اچھائی انصاف کرنا ہے

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ مَنْ اَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رُضِيَ بِهِ حَكَماً لِغَيْرِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے ساتھ انصاف کرنے والا دوسروں کے ساتھ بھی انصاف کرے گا۔

أدنى حق المؤمن على أخيه خصلة

مومن کا کم سے کم حق

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام مَا اَدْنَى حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى اَخِيهِ قَالَ اَنْ لَا يَسْتَاْثِرَ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوسرے مومن کو اپنے نفس پر مقدم رکھنا وقت ضرورت مومن کا سب سے کم

حق ہے یعنی اور حقوق اس سے بھی زیادہ ہیں۔

التقرب إلى الله عزوجل بخصلة

قرب خدا والی خصلت

۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام تَقَرَّبُوا اِلَى اللهِ تَعَالَى بِمُوَاسَاةِ اِخْوَانِكُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے برادرانِ ایمانی کے ساتھ ہمدردی کرنا ایک خصلت ہے جس سے خدا کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے۔

ما بلا الله العباد بشيء أشد عليهم من خصلة

ایک خصلت بارے سب سے سخت حکمِ الٰہی

۲۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا بَلَا اللهُ الْعِبَادَ بِشَيْءٍ اَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ اِخْرَاجِ الدِّرْهَمِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت یعنی راہِ خدا میں صرف کرنے کا حکم سب احکام سے زیادہ سخت ہے۔

ثمرة المعروف خصلة

نیکی کا ثمر

۲۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ ثَمَرَةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمَعْرُوفِ تَعْجِيلُ السِّرَاجِ السَّرَاجِ.

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر شے کا ایک ثمر ہوتا ہے اور نیکی کا ثمر ہے چراغ جلانے میں جلدی کرنا مطلب یہ ہے کہ چراغ کی روشنی کو دیکھ کر مہمان کو آنے میں آسانی ہوتی ہے۔

خصلة تثبت الإيمان في العبد و خصلة تخرجه منه

ایک خصلت ایمان کو دل میں جگہ دیتی ہے اور دوسری دل سے نکال دیتی ہے۔

۲۹ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رُشَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ مَا الَّذِي يُثْبِتُ الْاِيمَانَ فِي الْعَبْدِ قَالَ الَّذِي يُثْبِتُهُ فِيهِ الْوَرَعُ وَ الَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ الطَّمَعُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ورع اور پرہیزگاری سے ایمان دل میں جگہ پاتا ہے اور طمع غالب ہوتی ہے تو ایمان باقی نہیں رہتا۔

خصلة تذهب ببهاء المؤمن

تیز رفتاری کی ممانعت

۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ تَذْهَبُ بِبَهَاءِ الْمُؤْمِنِ.

حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تیز رفتاری سے مومن کا سکون و وقار جاتا رہتا ہے۔

بر ليس فوقه بر و عقوق ليس فوقه عقوق

بہترین اور بدترین اعمال

۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ اَبِي هَمَّامٍ اِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ فَوْقَ كُلِّ بِرٍّ بِرٌّ حَتَّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ وَ فَوْقَ كُلِّ عُقُوقٍ عُقُوقٌ حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ اَحَدَ وَالِدَيْهِ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدَهُمَا فَلَيْسَ فَوْقَهُ عُقُوقٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں قتل ہونے سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے اور اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کرنے سے زیادہ کوئی برائی اور کوئی عقوق نہیں ہے۔

مضمون لمن عمل خصلة أن لا يفتقر

جو شخص میانہ روی سے خرچ کرے وہ کبھی فقیر نہیں ہوسکتا

۴۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ ضَمِنْتُ لِمَنِ اقْتَصَدَ اَنْ لَا يَفْتَقِرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص میانہ روی سے خرچ کرے وہ کبھی فقیر نہیں ہوسکتا۔ میں ضمانت کرتا ہوں۔

مروءة أهل البيت C خصلة

اہل بیتؑ کی مروت والی صفت

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ مُرُوءَتُنَا الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَنَا.

ایک اور حدیث میں نے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت کی مروت یہ ہے کہ جو ہم پر ظلم کرے ہم اس کو معاف کر دیں۔

خصلة من المروءة

مروت کی عادت

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْمُرُوءَةِ اسْتِصْلَاحُ الْمَالِ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مروت کی ایک شان یا علامت ہے اور وہ یہ کہ آدمی اپنے مال کی اصلاح کی فکر کرے یعنی یہ خیال رہے کہ اس کے مال میں حرام کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

خصلة مكروهة للرجل السري

معمولی کام کرنا امراء کے شان کے منافی

۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ رَآنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِالْمَدِينَةِ وَ اَنَا اَحْمِلُ بَقْلًا فَقَالَ اِنَّهُ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيِّ اَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ الدَّنِيَّ فَيُجْتَرَاَ عَلَيْهِ.

معاویہ بن وہب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دیکھا کہ میں سبزی لیے جارہا ہوں۔ فرمایا: شریف آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ معمولی چیزیں لے جائے اور لوگ دیکھیں تو جری ہوجائیں یعنی یہ امرا کے لیے خلاف شان ہے (مگر ائمہ علیہم السلام کا قیاس عام لوگوں پر نہیں کیا جاسکتا)۔

خصلة يحبها الله و خصلة يبغضها عز و جل

اللہ کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ عادت

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ الْقَصْدَ اَمْرٌ يُحِبُّهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِنَّ السَّرَفَ اَمْرٌ يُبْغِضُهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى طَرْحَكَ النَّوَاةَ فَاِنَّهَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ وَ حَتَّى صَبَّكَ فَضْلَ شَرَابِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اور حسبِ حیثیت وضرورت صرف کرنے کو خداوند عالم پسند فرماتا ہے اور اسراف وفضول خرچی کو دوست نہیں رکھتا۔

خصلة من احتملها لم يشكر النعمة

شکر خدا بجانہ لانے کی عادت

۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنِ احْتَمَلَ الْجَفَاءَ لَمْ يَشْكُرِ النِّعْمَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسے یہ پروانہیں کہ کوئی اس کی شان کے خلاف کہہ رہا ہے یا نامناسب برتاؤ

کررہا ہے۔اس کونعمت خدا کی قدرنہیں۔وہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا شکر ادانہیں کرتا۔

من لم تغضبه خصلة لم يشكر خصلة

نعمت کا شکریہ ادا کرنا

۳۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ لَمْ تُغْضِبْهُ الْجَفْوَةُ لَمْ يَشْكُرِ يُشْكَرِ النِّعْمَةَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی نعمت اور احسان کا شکریہ نہ ادا کیا جائے تو اس کو برا نہ معلوم ہو وہ خود بھی کسی کی نعمت کا شکریہ ادانہیں کرتا۔

خصلة من التواضع

تواضع کی دلیل

۳۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مِنَ التَّوَاضُعِ اَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت تواضع کی نشانی ہے یعنی جس شخص سے ملاقات ہو اس کے اوپر سلام کرو۔

خصلة كادت أن تكون كفرا و خصلة كادت أن تغلب القدر

مفلسی اور فقیری قریب ہے کہ کفر تک لے جائے

۴۰ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُونَ كُفْراً وَ كَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ.

ارشاد جناب رسالت مآبؐ ہے کہ مفلسی اور فقیری قریب ہے کہ کفر تک لے جائے اور حاسد چاہتا ہے کہ قضا وقدر

الٰہی پر غالب آجائے۔

خصلة أهلكت القرون الأولى

جس نے اگلوں کو ہلاک کیا

(۴۱) حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ لِاَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ قَالَ كَفَالَةٌ كَفَلْتُ بِهَا قَالَ مَا لَكَ وَ الْكَفَالاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْكَفَالَةَ هِيَ الَّتِي اَهْلَكَتِ الْقُرُونَ الْاُولَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوالعباس بقباق سے فرمایا کہ تو نے اب تک حج کیوں نہیں کیا؟

اس نے عرض کی: میں نے ایک شخص کی کفالت (ضمانت) کر لی ہے۔

فرمایا: تجھے کفالت سے کیا تعلق یہی تو ہے جس نے اگلوں کو ہلاک کیا۔

كل ذنب يكفره القتل في سبيل الله عز و جل إلا خصلة فإنها لا يكفرها إلا إحدى ثلاث خصال

خدا کی راہ میں قتل ہونے والے کا ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے سوائے ایک خصلت کے جس کا کفارہ تین باتوں میں کسی ایک سے ہوتا ہے۔

(۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ يُكَفِّرُهُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّهُ لَا كَفَّارَةَ لَهُ اِلَّا اَدَاؤُهُ اَوْ يَقْضِيَ صَاحِبُهُ اَوْ يَعْفُوَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ راہِ خدا میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ ہے۔ سوائے قرض کے جو خود ادا کرنے سے ادا ہوتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی اور ادا کر دے یا قرض دینے والا معاف کر دے۔

إن الله تبارك وتعالى أهدى إلى محمد صلى الله عليه وآله وسلم وإلى أمته هدية لم يهدها إلى أحد من الأمم

خداوند عالم نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کو ایک ہدیہ دیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا

۴۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَهْدَى إِلَيَّ وَ إِلَى أُمَّتِي هَدِيَّةً لَمْ يُهْدِهَا إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لَنَا قَالُوا وَ مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ وَ التَّقْصِيرُ فِي الصَّلَاةِ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَدِيَّتَهُ.

رسولا اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم نے مجھے اور میری امت کو ایک ہدیہ دیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا۔

لوگوں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سا ہدیہ ہے؟

آپؐ نے فرمایا: حالت سفر میں نماز وروزہ میرے اور میری امت کے لیے قصر ہے۔ بس جس نے سفر میں روزہ رکھا اور نماز پوری پڑھی اس نے ہدیہ الٰہی کو رد کر دیا۔

من أحب أن يكثر خير بيته فليفعل خصلة عند حضور طعامه

جو چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں خیر و برکت ہو۔ وہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیا کرے۔

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ علیہم السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْثُرَ خَيْرُ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ عِنْدَ حُضُورِ طَعَامِهِ

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں خیر و برکت ہو۔ وہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیا کرے۔

إن الله تبارك وتعالى إذا أحب عبدا نظر إليه فإذا نظر إليه أتحفه من ثلاثة بواحدة

ہدیہ الٰہی

۷۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللهُ عَبْداً نَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا نَظَرَ اِلَيْهِ اَتْحَفَهُ مِنْ ثَلَاثَةٍ بِوَاحِدَةٍ اِمَّا صُدَاعٍ وَاِمَّا حُمَّى وَاِمَّا رَمَدٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس پر نگاہِ رحمت فرماتا ہے۔ اور جب نظر رحمت فرمائے تو تین میں سے کوئی ایک تحفہ دیتا ہے یا دردِ سر یا بخار یا آشوب چشم۔

القيامة عرس المتقين

قیامت پرہیزگاروں کی خوشی کا دن

۷۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاشَانِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْقِيَامَةُ عُرْسُ الْمُتَّقِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت پرہیزگاروں کی شادی کا دن ہے یعنی اس روز ان کے اعمال خیر کی جزا دی جائے گی اور حوران جنت سے وصال ہوگا۔

خصلة من أجلها لا يحب الموت

ایک سبب ہے جس کی وجہ سے آدمی موت سے کراہیت کرتا ہے

۷۷ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا لِي لَا اُحِبُّ الْمَوْتَ فَقَالَ لَهُ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدَّمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ

فَمِنْ ثَمَّ لَا تُحِبُّ الْمَوْتَ

ایک شخص نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کہ مجھے موت کیوں نہیں پسند ہے۔

آپؐ نے پوچھا: کیا تو مالدار ہے۔

اس نے عرض کی: ہاں یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپؐ نے پوچھا: کیا تو نے اپنے زندگی میں کچھ پہلے بھیجا ہے آخرت کے لیے۔

اس نے عرض کی: نہیں۔

فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ تو موت سے کراہیت کرتا ہے ورنہ تو چاہتا کہ موت آئے تو مجھ کو اپنے نیک اعمال کی جزا ملے۔

خصلة تشبه ضدها

یقین خالص

۷۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ لَمْ يَخْلُقِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقِيناً لَا شَكَّ فِيهِ اَشْبَهَ بِشَكٍّ لَا يَقِينَ فِيهِ مِنَ الْمَوْتِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ایسا یقین خالص پیدا ہی نہیں فرمایا کہ جس میں شک شامل نہ ہو حتی کہ کسی شخص کو اپنے مرنے کا یقین کامل ہی نہیں ہے (یعنی اگر موت کا یقین کامل ہوتا تو آخرت کی فکر نہیں کرتا)۔

شرار الناس الذين يكرمون مخافة خصلة فيهم

بدترین افراد وہ لوگ ہیں جو اپنی بری عادت کی وجہ سے محترم اور باعزت ہیں۔

۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ النَّوْفَلِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهُ قَالَ اَلَا اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِي الَّذِينَ يُكْرَمُونَ مَخَافَةَ شَرِّهِمْ اَلَا وَ مَنْ اَكْرَمَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ فَلَيْسَ مِنِّي.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بدترین افراد وہ لوگ ہیں جو اپنی بری عادت کی وجہ سے محترم اور باعزت

ہیں۔لوگ اس بدعادت کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لیے ان کی عزت کرتے ہیں۔آگاہ رہو کہ وہ شخص مجھ سے نہیں۔

خصلة هي الزهد في الدنيا و خصلة هي شكر كل نعمة

ایک خصلت دنیا میں زہد ہے اور ایک خصلت ہر نعمت کا شکر۔

۵۰ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ النَّوْفَلِيِّينَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ رَفَعَهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ كُونُوا عَلَى قَبُولِ الْعَمَلِ اَشَدَّ عِنَايَةً مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ وَ شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ الْوَرَعُ عَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ اَسْخَطَ بَدَنَهُ اَرْضَى رَبَّهُ وَ مَنْ لَمْ يُسْخِطْ بَدَنَهُ عَصَى رَبَّهُ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت دنیا میں زہد ہے اور ایک خصلت ہر نعمت کا شکر۔جس نے اپنے نفس کو مارا اس نے رضائے خدا حاصل کی اور جس نے نفس پروری کی اس نے خدا کو ناراض کیا۔

ما شيء أحق بطول السجن من اللسان

زبان سے زیادہ کوئی شے عمر بھر قید میں رکھنے کی سزاوار نہیں ہے۔

۵۱ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ عَنْ اَبِي وَكِيعٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ اَحَقَّ بِطُولِ السِّجْنِ مِنَ اللِّسَانِ

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زبان سے زیادہ کوئی شے عمر بھر قید میں رکھنے کی سزاوار نہیں ہے۔

من أطال أمله ساء عمله

جس کی امیدیں طولانی اس کے عمل کم

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ اَبِي هَمَّامٍ اِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَنْ اَطَالَ اَمَلَهُ سَاءَ عَمَلُهُ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کی امیدیں طولانی ہوں گی اس کے اعمال اچھے نہ ہوں گے۔

لا يزال الرجل المسلم يكتب محسنا ما دام ساكتا

مسلمان جب تک خاموش رہتا ہے نیک لکھا جاتا ہے

۵۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُكْتَبُ مُحْسِناً مَا دَامَ سَاكِتاً فَاِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِناً اَوْ مُسِيئاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرد مسلمان جب تک خاموش رہتا ہے نیک اعمال لکھا جاتا ہے اور جب زبان سے کچھ بولا تو اگر اچھی بات کہی تو نیکوکار ورنہ گنہ گار۔

خصلة من فعلها آمنه الله عز و جل من فزع يوم القيامة

روزِ قیامت اللہ کی امان میں رہنے والی خصلت

۵۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ يَعْلَى يَرْفَعُهُ بِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ مَقَتَ نَفْسَهُ دُونَ مَقْتِ النَّاسِ آمَنَهُ اللهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دوسروں کے بجائے اپنے نفس کو دشمن رکھے گا خداوند عالم اس کو ہول قیامت سے محفوظ رکھے گا۔

رأس العقل خصلة

محبت سرمایہ عقل ہے

۵۵ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ خَرَاجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِيمَانِ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ التَّحَبُّبُ اِلَى النَّاسِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت سرمایۂ عقل ہے یعنی خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں

سے محبت کی جائے۔

أورع الناس وأعبد الناس وأزهد الناس وأشد الناس اجتهادا

سب سے زیادہ عابد وزاہد شخص

۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ أَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ الشُّبْهَةِ أَعْبَدُ النَّاسِ مَنْ أَقَامَ الْفَرَائِضَ أَزْهَدُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الْحَرَامَ أَشَدُّ النَّاسِ اجْتِهَاداً مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ باورع وتقویٰ وہ شخص ہے جو شبہ کے مقام پر رک جائے اور پرہیز کرے اور سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو واجبات کو ادا کرے اور سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو حرام کو ترک کردے۔

كفى بالندم توبة

ندامت وپشیمانی توبہ ہے

۵۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گناہ کے بعد ندامت وپشیمانی توبہ ہے۔

من أصاب من الدنيا فوق قوته

ضرورت سے زائد دوسروں کی امانت ہے

۵۸ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِبَاطٍ رَفَعَهُ قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ اعْلَمْ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ تُصِيبُهُ مِنَ الدُّنْيَا فَوْقَ قُوتِكَ فَإِنَّمَا أَنْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِغَيْرِكَ.

کسی شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنی پریشانی بیان کی آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے پاس کھانے سے زیادہ ہے وہ تیرے پاس بطور امانت ہے یعنی جب ایسا شخص پاس آجائے جو تجھ سے زیادہ محتاج ہے تو فوراً دے دے۔

الوصية بخصلة

اچھی بات کی وصیت کرنا

۵۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي اِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ اُوصِيكَ بِمَا اَوْصَانِي بِهِ اَبِي عليه السلام حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ اَنَّ اَبَاهُ اَوْصَاهُ بِهِ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَ ظُلْمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً اِلَّا اللّٰهَ.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات فرمایا کہ مجھ سے میرے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے وقت آخر وصیت فرمائی تھی کہ اور وہی وصیت میں تم سے کرتا ہوں کہ جس شخص کا سوائے خدا کے کوئی ناصر و مددگار نہ ہو اس پر کبھی ظلم نہ کرنا۔

خصلة نافية و خصلة مثبتة

منفی اور مثبت عادتیں

۶۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ اِنَّ قَوْماً مِنْ قُرَيْشٍ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَنُفُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا كَانَ بِاَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَ اِنَّ قَوْماً مِنْ غَيْرِهِمْ حَسُنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَاُلْحِقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَ يَكُفُّونَ عَنْهُ اَيَادِيَ كَثِيرَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے مہمان نوازی و مدارات کم کر دی۔ اس لیے اب وہ لوگ قریش میں شمار نہیں کیے جاتے۔ اور کچھ لوگ جو قریشی نہیں تھے انہوں نے مدارات اختیار کی اس لیے وہ لوگ بلند گھرانے والوں میں شمار کیے جانے لگے۔ پھر فرمایا: جو شخص ایک آدمی کی مدارات نہیں کرتا اس کی مہمان نوازی میں بہت سے لوگ کمی کرتے ہیں۔

خصلة ثقلت علی أهل الدنیا و خصلة خفت علیهم

عمل نیک و بد

۶۱ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ عَلَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ علیه السلام يَقُولُ اِنَّ الْخَيْرَ ثَقُلَ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ ثِقَلِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اِنَّ الشَّرَّ خَفَّ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ خِفَّتِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اعمال نیک جس قدر میزان عمل میں گراں ہیں اسی قدر آدمی کی طبیعت پر بھی بار ہوتے ہیں اور اعمال بد جس قدر دنیا میں سہل و سبک ہیں اسی قدر میزان عمل میں بھی بے وزن ہیں۔

لا حسب إلا بخصلة ولا كرم إلا بخصلة ولا عمل إلا بخصلة ولا عبادة إلا بخصلة

بغیر ایک خصلت تواضع اور فروتنی کے حسب ونسب کی شرافت بے فائدہ ہے

۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیه السلام قَالَ لَا حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَ لَا لِعَرَبِيٍّ اِلَّا بِتَوَاضُعٍ وَ لَا كَرَمَ اِلَّا بِتَقْوَى وَ لَا عَمَلَ اِلَّا بِنِيَّةٍ اَلَا وَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ يَقْتَدِي بِسُنَّةِ اِمَامٍ وَ لَا يَقْتَدِي بِاَعْمَالِهِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بغیر ایک خصلت تواضع اور فروتنی کے حسب ونسب کی شرافت بے فائدہ ہے اور بغیر پرہیزگاری کے کوئی بزرگی حاصل نہیں ہوتی اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ خداوند عالم کے نزدیک ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ وہ اپنے رہنما کے طریقے پر چل رہا ہے لیکن اس کے اعمال کی پیروی نہیں کرتا۔

خصلة تنفع في أربعة أشياء

سرمہ کے چار فوائد

۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْكُحْلُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَ يُجَفِّفُ الدَّمْعَةَ وَ يُعْذِبُ الرِّيقَ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک خصلت یعنی سرمہ لگانے سے چار فائدے حاصل ہوتے ہیں:

(۱) بال اگتے ہیں۔

(۲) آنکھ سے پانی نہیں بہتا۔

(۳) لعاب دہن شیریں ہوجاتا ہے۔

(۴) آنکھوں کی صفائی ہوتی ہے۔

إذا أحب الله عز وجل عبدا ابتلاه بعظيم البلاء

محبت الٰہی کا امتحان

۶۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدٍ اَبِي اُسَامَةَ الشَّحَّامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ وَ إِذَا اَحَبَّ اللهُ عَبْداً ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ سَخِطَ الْبَلَاءَ فَلَهُ السَّخَطُ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو گرفتار بلا کر دیتا ہے جو اس بلا پر راضی رہا اور صبر کیا خدا بھی اس سے راضی رہتا ہے جو ناراض ہوتا ہے خدا بھی اس سے ناراض ہوجاتا ہے۔

خصلة تورث الباسور

ناسور کا سبب

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام طُولُ الْجُلُوسِ عَلَى الْخَلَاءِ يُورِثُ الْبَاسُورَ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک عادت یعنی پاخانے میں دیر تک بیٹھنے سے ناسور ہوجاتا ہے۔

ما طهرت كف فيها خاتم من حديد

لوہے کی انگوٹھی کی ممانعت

۶۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا طَهُرَتْ كَفٌّ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو وہ ہاتھ پاک وصاف نہیں ہوسکتا۔ (یعنی ہاتھ میں زنگ اور جراثیم ہر وقت پائے جائیں گے)۔

من بدأ بالكلام قبل السلام فلا تجيبوه

آغازِ کلام سلام سے

۶۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ بَدَاَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيبُوهُ - وَ قَالَ عليه السلام لَا تَدْعُ اِلَى طَعَامِكَ اَحَداً حَتَّى يُسَلِّمَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سلام کیے بغیر گفتگو کرے اس کی بات کا جواب نہ دو اور جب تک سلام نہ کرے کھانے پر نہ بلاؤ۔

خصلة من فعلها أو فعلت له برئ من دين محمد صلى الله عليه وآله وسلم

جادوگر دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خارج ہے

۶۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهُ فَقَدْ بَرِءَ مِنْ دِينِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم قُلْتُ فَالْقَافَةُ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ تَأْتِيَهُمْ وَ قَلَّ مَا يَقُولُونَ شَيْئاً اِلَّا كَانَ قَرِيباً مِمَّا يَقُولُونَ وَ قَالَ الْقِيَافَةُ فَضْلَةٌ مِنَ النُّبُوَّةِ ذَهَبَتْ فِي النَّاسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہانت کرے یا اس کے کہنے سے کوئی اور اس کے لیے کہانت کرے وہ شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیزار ہو گیا۔

راوی نے عرض کی: اور قیافہ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

فرمایا: میں پسند نہیں کرتا اگرچہ قیافہ شناس قریب صحیح کہتا ہے اور فرمایا کہ قیافہ نبوت کے باقیات میں سے ہے جو لوگوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔

ما بقي من أمثال الأنبياء إلا كلمة

امثال انبیا میں سے صرف ایک چیز باقی رہ گئی ہے

⑲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عليه السلام قَالَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْثَالِ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا كَلِمَةٌ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ وَقَالَ اَمَا اِنَّهَا فِي بَنِي اُمَيَّةَ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امثال انبیا میں سے صرف ایک چیز باقی رہ گئی ہے، یعنی جب تجھ کو شرم ہی نہیں تو جو چاہے کر لیکن یہ بنی امیہ میں پائی جاتی ہے۔

إذا أراد الله تبارك وتعالى بعبد خيرا عجل عقوبته في الدنيا وإذا أراد به سوء أخر عقوبته

گناہوں کی سزا دنیا میں آخرت کے لئے بہتری

⑳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ سُوءاً اَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب اللہ کسی بندے کے بارے میں نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب نیکی کا ارادہ نہیں ہوتا تو اس پر عذاب میں تاخیر فرماتا ہے اور آخرت میں سزا دیتا ہے۔

الصبر على أعداء النعم

حاسد کو ہدیہ دو یعنی صبر کرو

۷۱ حَدَّثَنَا أَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِی یَعْقُوبُ بْنُ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی عُمَیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِئَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ خلق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی بن أبی طالب علیہ السلام من شجرة واحدة.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حاسد تم پر نعمت خدا کو دیکھ کر حسد کرے تو تم صبر کرو اس لیے کہ تم حاسد کو اس سے بہتر ہدیہ نہیں دے سکتے کہ جو تمہارے بارے میں خدا کی نافرمانی کرے۔ تم اس کے بارے میں خدا کی اطاعت کرو۔ یعنی وہ تم سے حسد کر کے خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو تم صبر کر کے خدا کی اطاعت کرو۔

خلق النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلي بن أبي طالب علیہ السلام من شجرة واحدة

نبی و علی علیہما السلام کی خلقت ایک شجرہ سے

۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَبْسِیِّ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِی الْجَارُودِ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُلِقَ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَ خُلِقْتُ أَنَا وَ ابْنُ أَبِی طَالِبٍ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَصْلِی عَلِیٌّ وَ فَرْعِی جَعْفَرٌ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگ مختلف اشجار سے پیدا ہوئے ہیں لیکن میرا اور علیؑ کا شجرہ ایک ہے۔ میری اصل علیؑ ہیں اور میری شاخ جعفرؑ۔

شكر كل نعمة خصلة

احسان مندی شکر ہے

۷۳ حَدَّثَنَا أَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ وَ إِنْ عَظُمَتْ أَنْ تَحْمَدَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرنا خواہ وہ نعمت کتنی ہی بڑی ہو یہ ہے کہ حمدِ خدا بجالاؤ۔

الدين هو الحب

دین صرف محبت ہے

۴۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِي اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام هَلِ الدِّينُ إِلَّا الْحُبُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین بجز محبت اور کچھ نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو دوست رکھے گا۔

المؤمن إذا صافح المؤمن تفرقا عن غير ذنب

مومنین کے مصافحہ کرنے سے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں

۴۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا صَافَحَ الْمُؤْمِنَ تَفَرَّقَا عَنْ غَيْرِ ذَنْبٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور دونوں بے گناہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

خصلة تحيي القلوب

دل کی حیات وموت

۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَطَّابِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِي اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا فُضَيْلُ إِنَّ حَدِيثَنَا يُحْيِي الْقُلُوبَ.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری حدیثوں اور باتوں کے تذکرے سے دل مردہ نہیں ہوتے، ہمارے تذکرے دلوں کی حیات کا سبب ہیں۔

خصلة فيها حياة لأمر حجج الله عز وجل

ذکر اہل بیتؑ کے فضائل

۲۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِي اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام تَزَاوَرُوا فِي بُيُوتِكُمْ فَاِنَّ ذٰلِكَ حَيَاةٌ لِاَمْرِنَا رَحِمَ اللهُ عَبْداً اَحْيَا اَمْرَنَا.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم ایک دوسرے کے یہاں بغرض ملاقات جایا کرو کیونکہ جب دو برادرانِ ایمانی جمع ہوں گے تو ہمارا ذکر ضرور کریں گے۔ خداوند عالم رحمت فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر کو زندہ رکھے اور ہم کو نہ بھولے۔

ما خلق الله عز وجل شيئا أقر للعين من خصلة

تقیہ سے بہتر کوئی شے نہیں

۲۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ كَانَ اَبِي عليه السلام يَقُولُ يَا بُنَيَّ مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئاً اَقَرَّ لِعَيْنِ اَبِيكَ مِنَ التَّقِيَّةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا کہ اے فرزند تقیہ کرنا تیرے باپ کی آنکھوں کی خنکی ہے خدا نے کوئی شے تقیہ سے زیادہ بہتر میرے لیے پیدا نہیں کی۔

تسعة أعشار الدين في خصلة

دین کے نو حصے ایک خصلت میں

۲۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاٰدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ الْعَجَمِيِّ قَالَ قَالَ لِي اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَا اَبَا عُمَرَ اِنَّ تِسْعَةَ اَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَ التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تقیہ کرنے سے دین کے نو حصوں کی حفاظت ہو جاتی ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ تقیہ ہر امر میں کرنا چاہیے سوا نبیذ (ایک قسم کی شراب) اور موزوں پر مسح کرنے کے۔

من رضي القضاء و من سخطه

راضی براضائے الٰہی

۸۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْفَرَّاءِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ مَنْ رَضِيَ الْقَضَاءَ اَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ مَأْجُورٌ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءَ اَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاَحْبَطَ اللهُ اَجْرَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قضائے الٰہی پر جو شخص راضی رہتا ہے اس پر بھی حکم قضا ہوتا ہے اور اجر وثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور جو راضی نہیں ہوتا اس پر بھی قضائے الٰہی جاری ہو کے رہتی ہے مگر ثواب نہیں ہوتا۔

خصلة لا يتحبب بها حمر النعم

مظلومیت کی عظمت

۸۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَلَّادٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ جُرْعَةً اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا اُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی مظلومیت کے بدلے دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کو پسند نہیں کرتا اور دنیا میں کوئی شے غصہ پینے سے زیادہ شیریں نہیں پی۔

خصلة تزيد في الرزق

ایک خصلت سے روزی زیادہ ہوتی ہے

۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مَتِّيلٍ الدَّقَّاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي عَوْفٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت سے روزی زیادہ ہوتی ہے یعنی کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔

خصلة من الذنوب التي لا تغفر

ایک گناہ کبھی نہیں بخشا جاتا

۸۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ اَخِی الْفُضَیْلِ عَنِ الْفُضَیْلِ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِی لَا تُغْفَرُ قَوْلُ الرَّجُلِ یَالَیْتَنِی لَا اُؤَاخَذُ اِلَّا بِهٰذَا.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ان گناہوں میں سے جو نہیں بخشے جاتے یہ کہنا بھی ہے کہ خدا اس گناہ کے سوا ہر گناہ عفو فرمائے یعنی وہ اپنے خیال میں ایک گناہ کی سزا برداشت کرسکتا ہے (العیاذ باللہ)۔

خصلة تورث النفاق و تعقب الفقر

گانے یا گانا سننے سے نفاق اور فقر پیدا ہوتا ہے

۸۴ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ مِهْرَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام یَقُولُ الْغِنَاءُ یُورِثُ النِّفَاقَ وَ یُعْقِبُ الْفَقْرَ.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گانے یا گانا سننے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے اور انجام میں آدمی فقیر ہو جاتا ہے۔

أول ما يتحف به المؤمن خصلة

مردے کے لیے پہلا تحفہ

۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ السَّعْدَآبَادِیُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِیِّ عَنْ اَبِیهِ عَنِ ابْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ وَ ابْنِ اَبِی حَمْزَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا اَوَّلُ مَا یُتْحَفُ بِهِ الْمُؤْمِنُ قَالَ یُغْفَرُ لِمَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ جو لوگ اس کے جنازے کی مشایعت کرتے ہیں اور ساتھ چلتے ہیں وہ بخش دیے جاتے ہیں۔

يغفر لعبد يوم القيامة ليست له حسنة بخصلة

صرف ایک نیکی سے بخشش

⑧٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يُؤْتَى بِعَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَيُقَالُ لَهُ اذْكُرْ أَوْ تَذَكَّرْ هَلْ لَكَ مِنْ حَسَنَةٍ قَالَ فَيَتَذَكَّرُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا لِي مِنْ حَسَنَةٍ إِلَّا أَنَّ فُلَاناً عَبْدَكَ الْمُؤْمِنَ مَرَّ بِي فَطَلَبْتُ مِنْهُ مَاءً فَأَعْطَانِي مَاءً فَتَوَضَّأْتُ بِهِ وَ صَلَّيْتُ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لَكَ أَدْخِلُوا عَبْدِيَ الْجَنَّةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک ایسا شخص قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کے نامۂ عمل میں کوئی نیکی ہی نہ ہوگی اس سے سوال کیا جائے گا کہ تو نے کوئی کارِ خیر کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ بارالٰہا کوئی نیکی نہیں کی سوا اس کے کہ بندۂ مومن میرے پاس سے گزرا، اس نے مجھ سے پانی لے کر وضو کیا اور نماز پڑھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ جا داخل جنت ہو میں نے تجھ کر بخش دیا۔

رأس كل خطيئة خصلة

دنیا کی محبت

⑧٧ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر خطا کی اصل ایک خصلت ہے یعنی دنیا کی محبت۔

ما أقبح بالرجل أن يدخل الجنة و هو مهتوك الستر

محبانِ اہل بیتؑ سب جنتی ہیں

⑧٨ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ نَجْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي يَا نَجْمُ كُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَدْ هَتَكَ سِتْرَهُ وَ بَدَتْ عَوْرَتُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ

إِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ إِنْ لَمْ يَحْفَظْ فَرْجَهُ وَبَطْنَهُ.

امام باقر علیہ السلام اپنے صحابی نجم سے نے فرمایا ہے کہ اے نجم تم سب بہشت میں ہمارے ساتھ ہو لیکن کس قدر مقام افسوس ہے کہ جس کا پردہ چاک اور راز فاش ہو گیا اور وہ داخل جنت ہو۔ نجم نے عرض کی مولا یہ ہوسکتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں اگر اس نے اپنے شکم اور عورتین کی حفاظت نہ کی ہو۔

خصلة من فعلها استوجب رحمة الله عز وجل

ہر دل عزیز شخص پر اللہ کی رحمت

۸۹ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ الْهَزْهَازِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُدْرِكُ رَحِمَ اللهُ عَبْداً اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ فَحَدَّثَهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَتَرَكَ مَا يُنْكِرُونَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے صحابی مدرک سے فرمایا کہ ایسے شخص پر خدا کی رحمت ہو جو ہر دل عزیز ہو اور لوگوں سے ایسی بات کہے جس کو وہ سمجھ سکیں اور مان جائیں اور وہ بات نہ کہے جسے وہ نہ مانیں۔

خصلة من فعلها كثر خير بيته

گھر میں بہت زیادہ خیر و برکت کا باعث ایک کام

۹۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْآدَمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكْثُرَ خَيْرُ بَيْتِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ الْأَكْلِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ اس کے گھر میں بہت زیادہ خیر و برکت ہو تو کھانے سے پہلے اپنا ہاتھ دھوئے۔

في من ظهرت صحته على سقمه فيعالج بشيء فمات

صحت میں علاج کے سبب موت

۹۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنْ

اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ مَنْ ظَهَرَتْ صِحَّتُهُ عَلَى سُقْمِهِ فَيُعَالِجُ بِشَيْءٍ فَمَاتَ فَاَنَا اِلَى اللهِ مِنْهُ بَرِيءٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کی تندرستی اور صحت اس کی بیماری پر غالب ہو اور بلا ضرورت علاج کر کے مرجائے تو میں اس سے بیزار ہوں۔

المؤمن مشغول عن خصلة

شطرنج سے بچنا مومن کی نشانی

۹۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ اُخْتِ اَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَام عَنِ اللَّعْبِ بِالشِّطْرَنْجِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمَشْغُولٌ عَنِ اللَّعِبِ.

عبدالواحد کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے شطرنج کھیلنے کے بارے میں سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا کہ شطرنج کھیلنے سے مومن ہمیشہ پرہیز کرتا ہے۔

ما محق الإيمان محق خصلة شيء

بخل کی مذمت

۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا مَحَقَ الْاِيمَانَ مَحْقَ الشُّحِّ شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهَذَا الشُّحِّ دَبِيباً كَدَبِيبِ النَّمْلِ وَ شُعَباً كَشُعَبِ الشِّرْكِ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت یعنی بخل سے زیادہ ایمان کو فنا کرنے والی کوئی دوسری شے نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ بخل کی جنبش چونٹی کی رفتار سے زیادہ خفیف ہوتی ہے اور اس کے شعبے شرک کے شعبوں کے مانند ہیں۔

سعد امرؤلم يمت حتى يرى خلفه من بعده

سعادت مند ہے وہ شخص جو اپنا قائم مقام دیکھنے کے بعد مرے

۹۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام الرَّجُلُ يَقُولُ لِابْنِهِ اَوْ لِابْنَتِهِ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي اَوْ بِاَبَوَيَّ اَتَرَى بِذَلِكَ بَأْساً فَقَالَ اِنْ كَانَ اَبَوَاهُ حَيَّيْنِ فَاَرَى ذَلِكَ عُقُوقاً وَ اِنْ كَانَا قَدْ مَاتَا فَلَا بَأْسَ قَالَ ثُمَّ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ علیہ السلام يَقُولُ سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى خَلَفَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَدْ وَاللهِ اَرَانِي اللهُ خَلَفِي مِنْ بَعْدِي.

موسیٰ بن بکر واسطی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ اگر کوئی اپنے بچوں سے کہے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان تو اس میں کوئی عیب ہے۔ فرمایا کہ اگر ماں باپ زندہ ہیں تو نہیں کہنا چاہیے اور اگر مر چکے ہیں تو کوئی بات نہیں۔ پھر فرمایا کہ سعادت مند ہے وہ شخص جو اپنا قائم مقام دیکھنے کے بعد مرے اور بخدا میرے بعد جو میرا جانشین ہوگا اسے اللہ نے مجھے دکھلا دیا ہے۔

المؤمن أعظم حرمة من الكعبة

مومن کعبے سے زیادہ باحرمت

۹۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ الْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنَ الْكَعْبَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کی حرمت و آبرو خدا کے نزدیک خانۂ کعبہ سے زیادہ ہے۔

حسب المؤمن من الله نصرة أن يرى عدوه يعمل بمعاصي الله عز وجل

خدا کی طرف سے مومن کی مدد

۹۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ قُتَيْبَةَ الْاَعْشَى عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ اللهِ نُصْرَةً اَنْ يَرَى عَدُوَّهُ يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کے لیے خدا کی اتنی ہی مدد کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی معصیت

میں گرفتار اور گناہوں میں مبتلا دیکھے۔

الهدية تذهب بالضغائن

ہدیہ اور خلوص

٩٧ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ نِعْمَ الشَّيْءُ الْهَدِيَّةُ أَمَامَ الْحَاجَةِ وَقَالَ تَهَادَوْا تَحَابُّوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ اور تحفہ دیا کرو کہ اس سے دل میں کینہ نہیں رہتا۔

طوبى لعبد نومة

میل جول ایک اچھی عادت

٩٨ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ طُوبَى لِعَبْدٍ نُوَمَةٍ عَرَفَ النَّاسَ فَصَاحَبَهُمْ بِبَدَنِهِ وَلَمْ يُصَاحِبْهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ بِقَلْبِهِ فَعَرَفَهُمْ فِي الظَّاهِرِ وَلَمْ يَعْرِفُوهُ فِي الْبَاطِنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خوشا حال اس بندے کے جو لوگوں سے ملتا رہے اور بدکرداری میں ان کا ساتھ نہ دے۔ لوگ اس کی ظاہری حالت کو دیکھیں اور اس کی پرہیزگاری اور باطنی حالت سے باخبر نہ ہوں۔

خصلة تدع الرجل فقيرا يوم القيامة

قیامت کے دن فقیر

٩٩ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَسَدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ النَّهْرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُنَيْدِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لِسُلَيْمَانَ عليه السلام إِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَدَعُ الرَّجُلَ فَقِيراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جناب سلیمان بن داؤد نبی کی والدہ ماجدہ نے اپنے فرزند جناب سلیمان سے فرمایا کہ اے فرزند جو ساری رات سو کر گزار دیتا ہے اور عبادت الٰہی رات کو نہیں کرتا وہ قیامت کے دن فقیر اٹھے گا۔

عرفاء أهل الجنة صنف

عارف لوگ اہل جنت ہیں

۱۰۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي وَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الطُّوسِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سِنَانٍ الْعَابِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

پھر نے فرمایا ہے کہ حاملان قرآن عرفائے اہل جنت ہیں۔

توضأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مرة مرة

اعضائے وضو کا ایک بار دھونا

۱۰۱ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الْفَرْغَانِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً.

ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اعضائے وضو کو وقت وضو ایک ہی بار دھوتے تھے۔

أحسن الحسن خصلة

نیکی سے بڑھ کر نیکی

۱۰۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ الْاَسْوَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ السِّجْزِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ بِمَرْوَ الرُّوذَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَسَنِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر نیکی سے بہتر نیکی حُسنِ خلق ہے۔

ترك النبي صلی الله علیه وآله وسلم دعوته لخصلة

حضور صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی دعائے مخصوص صرف شفاعت امت کے لیے

۱۰۳ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ خَتَنُ الْمُقْرِءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا وَ قَدْ سَاَلَ سُؤْلًا وَ قَدْ خَبَاْتُ دَعْوَتِي لِشَفَاعَتِي لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک دعائے مخصوص ہے جو انہوں نے کی اور مقبول ہوئی مگر میں نے اپنی مخصوص دعا قیامت پر شفاعت امت کے لیے اٹھا رکھی ہے۔

أفضل العبادة خصلة وأفضل الدين خصلة

بہترین عبادت مسائل سے واقفیت ہے

۱۰۴ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ الْاَزْرَقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ اَظُنُّهُ ابْنَ اَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله اَنَّهُ قَالَ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ اَفْضَلُ الدِّينِ الْوَرَعُ.

جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین عبادت مسائل سے واقفیت ہے اور بہترین دینداری ورع و پرہیزگاری ہے۔

شيء هو كثير وفاعله قليل

کارہائے خیر بکثرت اور عامل کم

۱۰۵ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْاَخْنَسِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ فِيهَا مَاتَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا خَالِدٍ الْاَحْمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله اَلْخَيْرُ كَثِيرٌ وَ فَاعِلُهُ قَلِيلٌ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کار ہائے خیر تو بہت ہیں مگر عمل خیر کرنے والے بہت کم ہیں۔

خصلة هي نصف الدين

حسن خلق نصف دین ہے

۱۰۶ اَخۡبَرَنِي الۡخَلِيلُ بۡنُ اَحۡمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ عِيسَى الۡمَخۡرَمِيُّ سَنَةَ اِحۡدَى وَ ثَلَاثِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بۡنُ عِيسَى عَنۡ ثَابِتٍ عَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حُسۡنُ الۡخُلُقِ نِصۡفُ الدِّينِ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خصلت یعنی حسن خلق نصف دین ہے۔

أفضل ما أعطي المسلم خصلة

مسلمان کو عطا کی گئی ایک بہترین شے

۱۰۷ اَخۡبَرَنِي الۡخَلِيلُ بۡنُ اَحۡمَدَ قَالَ اَخۡبَرَنَا اَبُو الۡعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعۡقُوبُ بۡنُ اِبۡرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنۡ مِسۡعَرٍ وَ سُفۡيَانَ عَنۡ زِيَادِ بۡنِ عِلَاقَةَ عَنۡ اُسَامَةَ بۡنِ شَرِيكٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا اَفۡضَلُ مَا اُعۡطِيَ الۡمَرۡءُ الۡمُسۡلِمُ قَالَ الۡخُلُقُ الۡحَسَنُ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین شے جو کسی مسلمان کو دی گئی وہ حسن خلق ہے۔

خلق النبي وعلي بن أبي طالب عليه السلام من نور واحد

اتحاد نور نبی و علی علیہما السلام

۱۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عُمَرَ الۡحَافِظُ الۡبَغۡدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ الۡحَسَنُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بۡنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُوسَى بۡنُ جَعۡفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي جَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَلِيُّ بۡنُ الۡحُسَيۡنِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي الۡحُسَيۡنُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَلِيُّ بۡنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خُلِقۡتُ اَنَا وَ عَلِيٌّ مِنۡ نُورٍ وَاحِدٍ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی علیہ السلام ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

صلاح العبد في صلاح شيء من جسده

ایک شے سے انسان کی صحت وسلامتی

۱۰۹ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّيْبُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ اِذَا هِيَ سَلِمَتْ وَ صَحَّتْ سَلِمَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ فَاِذَا سَقُمَتْ سَقُمَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَفَسَدَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان میں ایک پارۂ گوشت ہے اگر وہ صحیح وسالم ہے تو سارا بدن صحت مند ہے اور وہ سقیم ومریض ہے تو سارا جسم مریض ہے اور وہ ہے انسان کا دل۔

۱۱۰ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِشْدَيْنُ [رُشْدُ] بْنُ سَعْدٍ الْمِصْرِيُّ اَبُو الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرَاحِيلُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا طَابَ قَلْبُ الْمَرْءِ طَابَ جَسَدُهُ وَاِذَا خَبُثَ الْقَلْبُ خَبُثَ الْجَسَدُ.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر انسان کا دل پاک ہوگیا تو اس کا پورا جسم پاک ہوجائے گا اور اگر اس کا دل ناپاک رہا تو جسم بھی ناپاک رہے گا۔

دخل الرجل الجنة بخصلة

صرف ایک اچھی بات سے جنت میں داخلہ

۱۱۱ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَبْدٌ الْجَنَّةَ بِغُصْنٍ مِنْ شَوْكٍ كَانَ عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ فَاَمَاطَهُ عَنْهُ.

جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ صرف ایک خصلت کی بدولت داخل جنت ہوتا ہے وہ یہ کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادے۔

من سره خصلتان فليستعمل خصلة

رزق میں زیادتی اور طول عمر کا باعث

۱۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ الْمَكِّيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَاَ لَهُ فِي اَجَلِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی روزی زیادہ ہو اور عمر طولانی وہ اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسلم تسليمة واحدة

نماز کا اختتام ایک سلام پر

۱۱۳ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ سَعِيدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقُ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الزِّيَادِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

انس بن مالک کہتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک سلام پر نماز ختم فرماتے تھے۔

باب۔ ۲

معرفة التوحيد بخصلتين

وجود باری کے دو دلیلیں

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا عَرَفْتَ رَبَّكَ قَالَ بِفَسْخِ الْعَزْمِ وَ نَقْضِ الْهَمِّ لَمَّا اَنْ هَمَمْتُ فَحَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ هَمِّي وَ عَزَمْتُ فَخَالَفَ الْقَضَاءُ عَزْمِي فَعَلِمْتُ اَنَّ الْمُدَبِّرَ غَيْرِي قَالَ فَبِمَا ذَا شَكَرْتَ نَعْمَاءَهُ قَالَ نَظَرْتُ اِلَى بَلَاءٍ قَدْ صَرَفَهُ عَنِّي وَ اَبْلَى بِهِ غَيْرِي فَعَلِمْتُ اَنَّهُ قَدْ اَنْعَمَ عَلَيَّ فَشَكَرْتُهُ قَالَ فَبِمَا ذَا اَحْبَبْتَ لِقَاءَهُ قَالَ لَمَّا رَاَيْتُهُ قَدِ اخْتَارَ لِي دِينَ مَلَائِكَتِهِ وَ رُسُلِهِ وَ اَنْبِيَائِهِ عَلِمْتُ اَنَّ الَّذِي اَكْرَمَنِي بِهٰذَا لَيْسَ يَنْسَانِي فَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار سے نقل نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے امیرالمومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ نے کس دلیل سے اپنے رب کو کو پہچانا۔فرمایا دو دلیلوں سے:

۱--ارادہ میں ناکام

۲--ہمت کے پست ہوجانے سے۔

لہٰذا میں نے یقین کیا کہ مدبر اصلی کوئی اور ہے۔

پھر عرض کی کہ آپ نے اس کا شکر کیوں ادا کیا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ میں نے دوسروں کو بلاؤں میں مبتلا اور اپنے کو محفوظ پایا، اس لیے میں نے اس کا شکرادا کیا۔

پھر عرض کی، آپ کس سبب سے ملاقات الٰہی کو پسند فرماتے ہیں۔

آپ نے فرمایا، چونکہ اس نے مجھ کووہ دین عطا کیا ہے جواس کے فرشتوں اورانبیاورسل کا دین ہے۔اس لیے میں نے یقین کیا کہ جس نے مجھ کو یہ عزت دی ہے وہ آخرت میں بھی نہ بھولے گا لہٰذا مجھ کواس کی ملاقات کا اشتیاق ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلتان لا أحب أن يشاركني فيهما أحد

قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: دو کاموں میں کسی کو اپنا شریک نہیں بنانا چاہتا

② حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَلَّتَانِ لَا اُحِبُّ اَنْ يُشَارِكَنِي فِيهِمَا اَحَدٌ وُضُوئِي فَاِنَّهُ مِنْ صَلَاتِي وَ صَدَقَتِي فَاِنَّهَا مِنْ يَدِي اِلَى يَدِ السَّائِلِ فَاِنَّهَا تَقَعُ فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو کاموں میں کسی کو اپنا شریک نہیں بنانا چاہتا۔ ایک تو وضو اور دوسرا صدقہ دینے میں کہ میں خود اپنے ہاتھ سے دیتا ہوں کہ وہ خدائے رحمن کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔

غريبتان فاحتملوهما

دو عجیب چیزیں

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله غَرِيبَتَانِ فَاحْتَمِلُوهُمَا كَلِمَةُ حُكْمٍ مِنْ سَفِيهٍ فَاقْبَلُوهَا وَ كَلِمَةُ سَفَهٍ مِنْ حَكِيمٍ فَاغْفِرُوهَا.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو چیزیں عجیب ہیں: ایک عقل ودانائی کا جملہ جو کسی بے عقل کی زبان سے نکلے اس کے قبول کرنے میں تامل نہ کرو۔ دوسرے وہ بے عقلی کی بات جو کسی عقلمند سے سنو اسے درگزر کرو۔

لا ينقض الوضوء إلا ما خرج من الطرفين

پیشاب اور پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

④ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الْحِجَامَةِ وَ الْقَيْءِ وَ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ

اِنَّمَا الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ مِنْ طَرَفَيْكَ اللَّذَيْنِ اَنْعَمَ اللهُ بِهِمَا عَلَيْكَ

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه يعني من بول أو غائط أو ريح أو مني

ابوبصیر مرادی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا فصد کھلوانے یا اور کسی صورت سے خون نکلوانے اور قے کرنے کے بعد (نماز کے لیے) وضو کرنا چاہیے۔ فرمایا: نہیں بلکہ صرف ان چیزوں کے نکلنے کے بعد جو پیشاب اور پائخانہ نکلنے کے راستے سے نکلتی ہیں۔

مصنف نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد پیشاب، پاخانہ، ریح اور منی کا اخراج ہے کہ ان کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نعمتان مكفورتان

جن نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا جاتا

۵ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِعْمَتَانِ مَكْفُورَتَانِ الْاَمْنُ وَ الْعَافِيَةُ.

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو نعمتوں کا شکر یہ (عموماً) ادا نہیں کیا جاتا۔ ① ۔امن، ② عافیت۔

خصلتان كثير من الناس مفتون فيهما

صحت وفراغ دو نعمتیں

۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَصْلَتَانِ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ مَفْتُونٌ فِيهِمَا الصِّحَّةُ وَ الْفَرَاغُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صحت وفراغ وہ نعمتیں ہیں جن کا شکریہ ادا نہیں کیا جاتا۔

۷ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِعْمَتَانِ مَفْتُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الْفَرَاغُ وَ الصِّحَّةُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونعمتوں کے ذریعے اکثر لوگوں کو آزمایا گیا: آسائش اور تندرستی۔

ما عبد الله عز و جل بشيء أفضل من الصمت و المشي إلى بيته

خاموشی اور مسجد کی آمد و رفت سے بہتر کوئی اور عبادت نہیں

⑧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنَ الصَّمْتِ وَ الْمَشْيِ اِلَى بَيْتِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خاموشی اور مسجد کی آمد و رفت سے بہتر کوئی اور عبادت نہیں۔

يؤمر بالمعروف رجلان

امر بالمعروف دو قسم کے لوگوں کے لئے

⑨ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّمَا يُؤْمَرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يُنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مُؤْمِنٌ فَيَتَّعِظُ اَوْ جَاهِلٌ فَيَتَعَلَّمُ وَ اَمَّا صَاحِبُ سَوْطٍ وَ سَيْفٍ فَلَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا مومن کے لیے ہے جو نصیحت قبول کرے یا اس جاہل کے لیے جو یاد رکھے اور عمل کرے۔ اس کے لیے نہیں جو تازیانہ اور تلوار رکھتا ہو۔

للكفر جناحان

کفر کے دو بازو

⑩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لِلْكُفْرِ جَنَاحَانِ بَنُو اُمَيَّةَ وَ آلُ الْمُهَلَّبِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کفر کے دو بازو ہیں ایک بنی امیہ اور دوسرے آل مُہلّب

قسم الله تبارك و تعالى أهل الأرض قسمين

پرودگارعالم نے اہل زمین کو دوقسموں میں تقسیم کیا

⑪ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَسَمَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَهْلَ الْاَرْضِ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا ثُمَّ قَسَمَ النِّصْفَ الْآخَرَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَكُنْتُ خَيْرَ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ اخْتَارَ الْعَرَبَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ اخْتَارَ قُرَيْشاً مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ اخْتَارَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ثُمَّ اخْتَارَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل زمین کی دو قسمیں کر کے پروردگار عالم نے جو بہتر قسم تھی مجھ کو ان میں پیدا کیا۔ پھر اس قسم کی تین قسمیں اور کیں۔ پھر تین میں جو بہتر قسم تھی مجھ کو اس میں پیدا کیا۔ پھر اس میں قریش کو اختیار فرمایا اور قریش میں بنی ہاشم کو منتخب فرمایا پھر بنی ہاشم میں اولاد عبدالمطلب کو چنا اور اولاد عبدالمطلب میں مجھ کو منتخب فرمایا۔

صنفان من هذه الأمة إذا صلحا صلحت الأمة و إذا فسدا فسدت الأمة

امت کے دو گروہ اگر صالح اور نیک ہو گئے تو ساری امت نیک ہو گی اور اگر فسادی اور بدکردار ہوں گے تو ساری امت بگڑ جائے گی

⑫ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي اِذَا صَلَحَا صَلَحَتْ اُمَّتِي وَ اِذَا فَسَدَا فَسَدَتْ اُمَّتِي قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ هُمَا قَالَ الْفُقَهَاءُ وَ الْاُمَرَاءُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس امت کے دو گروہ اگر صالح اور نیک ہو گئے تو ساری امت نیک ہو گی اور اگر فسادی اور بدکردار ہوں گے تو ساری امت بگڑ جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون سے دو گروہ ہیں۔ فرمایا: ایک فقہا اور دوسرے امراء۔

اتقوا الله في الضعيفين

دو کمزور گروہ

⑬ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي الضَّعِيفَيْنِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْيَتِيمَ وَ النِّسَاءَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دو کمزور گروہ ہیں جن کے بارے میں خدا سے خوف کرنا چاہیے۔ ایک یتیم دوسرے عورتیں۔

ثواب من عال ابنتين أو أختين أو عمتين أو خالتين

دو بیٹیوں، دو بہنوں، دو پھوپھیوں، دو خالاؤں کا بار اٹھانے والے کا ثواب

⑭ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ عَمَّتَيْنِ اَوْ خَالَتَيْنِ حَجَبَتَاهُ مِنَ النَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کے ذمے دو بیٹیوں، دو بہنوں، دو پھوپھیوں، دو خالاؤں کا بار ہو اس کے اور آتش جہنم کے درمیان یہ لوگ حائل ہو جائیں گے۔

لا يجد ريح الجنة رجلان

جنت کی خوشبو تک نہ پانے والے دو افراد

⑮ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ شُرَيْسٍ الْوَابِشِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ الْجَنَّةَ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَ لَا دَيُّوثٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا الدَّيُّوثُ قَالَ الَّذِي تَزْنِي امْرَاَتُهُ وَ هُوَ يَعْلَمُ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ تک پہنچے گی مگر دو آدمی اس کو نہ محسوس کریں گے۔ ایک وہ جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو دوسرے دیوث۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوث کسے

کہتے ہیں۔فرمایا: جس کی زوجہ زنا کرتی ہو اور اسے معلوم ہو۔

ما جاء في ذي وجهين

دوزبان آدمی کا انجام

⑯ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ دَالِعاً لِسَانَهُ فِي قَفَاهُ وَ آخَرَ مِنْ قُدَّامِهِ يَلْتَهِبَانِ نَاراً حَتَّى يَلْهَبَا جَسَدَهُ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ هَذَا الَّذِي كَانَ فِي الدُّنْيَا ذَا وَجْهَيْنِ وَ ذَا لِسَانَيْنِ يُعْرَفُ بِذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شخص دوزبان جو ایک وقت کچھ کہے اور پھر اس کے خلاف قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کی ایک زبان سامنے لٹکتی ہوگی اور ایک گدی کی طرف اور ان دونوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے اور ایک آواز آئے گی کہ یہ دنیا میں دوزبان تھا۔ایک بات کہہ کر پھر اس کے خلاف کہتا تھا۔

⑰ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت بدترین شخص وہ ہے جس کے دو چہرے ہوں یعنی منافق ہو۔

⑱ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جس کے دو چہرے ہوں گے یعنی منافق ہوگا تو روز قیامت اسے دو زبانیں دی جائیں گی جس سے آگ نکلتی ہوگی۔

⑲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ مُعِينٍ بَيَّاعِ الْقَلَانِسِ عَنِ ابْنِ اَبِي

يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ مَنْ لَقِيَ الْمُؤْمِنِينَ بِوَجْهٍ وَ غَابَهُمْ بِوَجْهٍ اَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک سب سے برا بندہ دوزبان والا آدمی ہوگا۔

امام زین العابدین علیہ السلام اس کی شرح نے فرمایا ہے کہ جو مومنین کے پس پشت کچھ کہے اور سامنے کچھ کہے قیامت میں ایسے آدمی کی دوزبانیں ہوں گی آتش جہنم سے۔

۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ وَ ذَا لِسَانَيْنِ يُطْرِي اَخَاهُ فِي اللهِ شَاهِداً وَ يَأْكُلُهُ غَائِباً اِنْ اُعْطِيَ حَسَدَهُ وَ اِنِ ابْتُلِيَ خَذَلَهُ.

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سب سے برا بندہ وہ ہے جو دو چہروں اور دوزبانوں والا ہو جو اپنے برادر ایمانی کے سامنے چرب زبان ہو اور اس کے پس پشت اسے ہڑپ کرنے کی فکر میں لگا ہو۔

الناس اثنان واحد أراح وآخر استراح

انسان دو قسم کے مومن اور کافر

۲۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسُ اثْنَانِ وَاحِدٌ اَرَاحَ وَ آخَرُ اسْتَرَاحَ فَاَمَّا الَّذِي اسْتَرَاحَ فَالْمُؤْمِنُ اِذَا مَاتَ اسْتَرَاحَ مِنَ الدُّنْيَا وَ بَلَائِهَا وَ اَمَّا الَّذِي اَرَاحَ فَالْكَافِرُ اِذَا مَاتَ اَرَاحَ الشَّجَرَ وَ الدَّوَابَّ وَ كَثِيراً مِنَ النَّاسِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان دو قسم کے ہیں ایک (جو مرکر) خود راحت پاتا ہے وہ مومن ہے جو مرنے کے بعد مصائب دنیا سے نجات پاتا ہے۔ دوسرا کافر ہے جس کے مرنے کے بعد اس کی نجاست وخباثت سے انسان حیوان ودرخت سب راحت پاتے ہیں۔ یعنی کافر کی زندگی ہر چیز کے لیے باعث زحمت ہے۔

الناس اثنان عالم و متعلم

انسان دو قسم کے عالم وطالب علم

۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيّ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ النَّاسُ اثْنَانِ عَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ وَ الْهَمَجُ فِي النَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ جن کو انسان کہنا چاہیے دو طرح کے ہیں۔ ایک عالم جو اپنے علم سے دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ دوسرا طالب علم جو عالم سے فیض حاصل کرتا ہے۔

خصلتان إحداهما تنسي الذنوب والأخرى تقسي القلوب

دو خصلتیں: گناہوں کا بھول جانا اور دل کا سخت ہو جانا

۴۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ اَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اِلَى مُوسَى عليه السلام لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَ لَا تَدَعْ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ حَالٍ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذُّنُوبَ وَ تَرْكُ ذِكْرِي يُقْسِي الْقُلُوبَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے جناب موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کے موسیٰ کثرت مال سے خوش نہ ہو اور کسی حال میں میرے ذکر اور یاد سے غافل نہ ہو اس لیے کہ دولت جب زیادہ ہو جاتی ہے تو آدمی اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے اور میری یاد سے غفلت ہوتی ہے تو دل بھی سخت ہو جاتا ہے۔

خصلتان أمان من الجذام

جذام سے امن دینے والے کام

۴۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَ اَخْذُ الشَّارِبِ مِنْ جُمُعَةٍ اِلَى جُمُعَةٍ اَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مونچھیں کتروانا دوسرے جمعہ تک جذام سے امان ہے۔

الشغل بالعظيمتين

دو عظیم چیزوں کی جانب متوجہ ہونا

۴۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْحَاقَ

التَّاجِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ علیہ السلام قَالَ بَكَى أَبُو ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى اشْتَكَى بَصَرَهُ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ دَعَوْتَ اللهَ أَنْ يَشْفِيَ بَصَرَكَ فَقَالَ إِنِّي عَنْهُ لَمَشْغُولٌ وَ مَا هُوَ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي قَالُوا وَ مَا يَشْغَلُكَ عَنْهُ قَالَ الْعَظِيمَتَانِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ.

جناب ابوذر رحمۃ اللہ علیہ اتنا روئے کے بینائی کم ہوگئی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ خدا سے دعا کریں کہ بصارت بڑھ جائے۔ فرمایا: جنت کے شوق اور جہنم کے خوف میں بصارت کا خیال ہی نہیں آتا۔

الدنيا كلمتان و درهمان

دنیا؛ دو باتیں اور دو درہم

۳۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ علیہ السلام قَالَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَنَا جُنْدَبُ بْنُ سَكَنٍ فَاكْتَنَفَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَرَادَ سَفَراً لَاتَّخَذَ فِيهِ مِنَ الزَّادِ مَا يُصْلِحُهُ فَسَفَرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَمَا تُرِيدُونَ فِيهِ مَا يُصْلِحُكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَرْشِدْنَا فَقَالَ صُمْ يَوْماً شَدِيدَ الْحَرِّ لِلنُّشُورِ وَ حُجَّ حِجَّةً لِعَظَائِمِ الْأُمُورِ وَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُورِ كَلِمَةُ خَيْرٍ تَقُولُهَا وَ كَلِمَةُ شَرٍّ تَسْكُتُ عَنْهَا أَوْ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى مِسْكِينٍ لَعَلَّكَ تَنْجُو بِهَا يَا مُسْتَكِينُ مِنْ يَوْمٍ عَسِيرٍ اجْعَلِ الدُّنْيَا دِرْهَمَيْنِ دِرْهَماً أَنْفَقْتَهُ عَلَى عِيَالِكَ وَ دِرْهَماً قَدَّمْتَهُ لِآخِرَتِكَ وَ الثَّالِثُ يَضُرُّ وَ لَا يَنْفَعُ فَلَا تُرِدْهُ اجْعَلِ الدُّنْيَا كَلِمَتَيْنِ كَلِمَةً فِي طَلَبِ الْحَلَالِ وَ كَلِمَةً لِلْآخِرَةِ وَ الثَّالِثَةُ تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ لَا تُرِدْهَا ثُمَّ قَالَ قَتَلَنِي هَمُّ يَوْمٍ لَا أُدْرِكُهُ.

جناب ابوذر رضی اللہ عنہ ایک روز خانہ کعبہ کے پاس بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں جندب ابن سکن (ابوذر) ہوں لوگ ان کی آواز سن کر متوجہ ہوئے اور ان کے پاس جمع ہو گئے تو ابوذر نے کہا: جب تم میں سے کوئی سفر پر جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے مکمل زادِ سفر مہیا کرتا ہے لیکن تمہیں قیامت کا سفر درپیش ہے کیا تم نے اس کے لئے بھی کوئی زادِ سفر مہیا کیا ہے؟

ابوذر رضی اللہ عنہ کے گرد جمع والے لوگوں میں سے ایک شخص نے سوال کیا: ہمیں کیا کرنا چاہئے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: روزہ کے ذریعہ قیامت کی شدید پیاس کا انتظام کرو، حج کرو کہ اس کے ذریعہ آخرت کے امور آسان ہوں گے، رات میں دو رکعت نماز پڑھو کہ یہ قبر کی تنہائی و وحشت سے نجات دے گی، جب بھی گفتگو کرو سچی اور اچھی کرو

برے کلمات کہنے سے خاموشی اختیار کرو، صدقہ دے کر آخرت کی مسکینی اور اندھے پن سے بچو، دنیا میں دو درہم ہی خرچ کرو (یعنی دو جگہ خرچ کرو) ایک اپنے اہل عیال پر اور ایک اپنی آخرت پر تیسری جگہ خرچ کیا گیا نہ تو تمہیں کوئی نفع دے گا اور نہ ہی واپس ملے گا، دنیا میں گفتگو صرف دو طرح کی کرو ایک طلب حلال میں اور ایک طلب آخرت میں تیسری انداز کی گئی گفتگو صرف زحمت کا باعث بنے گی کوئی نفع حاصل نہ ہو سکے گا۔

پھر کہا: مجھے اس دن کی فکر ہلاک کئے دے رہی ہے کہ جس اس دن میں کامیابی حاصل نہ کر سکوں گا (یعنی روزِ قیامت کے حساب کی فکر ہی مجھے ابھی سے ہلاک کئے دے رہی ہے)۔

لا يكون الرجل فقيها حتى يكون فيه خصلتان

کوئی شخص فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں دو باتیں نہ ہوں

۴۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اُكَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ فَقِيهاً حَتَّى لَا يُبَالِيَ اَيَّ ثَوْبَيْهِ ابْتَذَلَ وَبِمَا سَدَّ فَوْرَةَ الْجُوعِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک فقیہ و بادیانت نہیں ہوتا جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں یعنی اس کو اپنے لباس اور غذا کی طرف سے مستغنی نہ ہو جائے۔

لا خير في العيش إلا لرجلين

دو آدمیوں کی زندگی بابرکت ہے

۴۸ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ اِلَّا لِرَجُلَيْنِ عَالِمٍ مُطَاعٍ اَوْ مُسْتَمِعٍ وَاعٍ.

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف دو آدمیوں کی زندگی بابرکت ہے ایک وہ عالم جس کی نصیحتوں کو سن کر لوگ عمل کریں اور دوسرے عمل کرنے والا جو عالم کی ہدایت پر عمل کرے۔

لا خير في الدنيا إلا لأحد رجلين

محبت اہل بیت علیہم السلام

۲۹ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزْدَادُ فِي كُلِّ يَوْمٍ إِحْسَاناً وَ رَجُلٍ يَتَدَارَكُ ذَنْبَهُ بِالتَّوْبَةِ وَ أَنَّى لَهُ بِالتَّوْبَةِ وَ اللهِ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں صرف دو طرح کے لوگوں کے لیے خیر و برکت ہے۔ ایک وہ جس کی نیکیاں روزانہ بڑھتی جائیں۔ دوسرے وہ جو توبہ کر کے اپنے گناہوں کا تدارک کرے۔ مگر جب تک ہم اہل بیت کی محبت نہ ہو توبہ کرنا بے فائدہ ہے خواہ سجدہ کرتے کرتے اس کی گردن ٹوٹ جائے۔

العلم علمان

علم کی دو قسمیں

۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً عليه السلام يَقُولُ لِأَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيِّ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ لَا يَسَعُ النَّاسَ إِلَّا النَّظَرُ فِيهِ وَ هُوَ صِبْغَةُ الْإِسْلَامِ وَ عِلْمٌ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُ النَّظَرِ فِيهِ وَ هُوَ قُدْرَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو طرح کے علم میں ایک وہ جس کے لیے تامل و تفکر کی ضرورت ہے وہ ہے علم دین دوسرا وہ جس میں گنجائش فکر نہیں وہ ہیں (رموز) قدرت باری تعالیٰ۔

خصلتان عجيبتان أكل رزق الله وادعاء الربوبية دون الله عز وجل

دو خصلتیں تعجب خیز

۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَهْبَطَ مَلَكاً اِلَى الْاَرْضِ فَلَبِثَ فِيهَا دَهْراً طَوِيلًا ثُمَّ عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ فَقِيلَ لَهُ مَا رَاَيْتَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَجَائِبَ كَثِيرَةً وَ اَعْجَبُ مَا رَاَيْتُ اَنِّي رَاَيْتُ عَبْداً مُتَقَلِّباً فِي نِعْمَتِكَ يَأْكُلُ رِزْقَكَ وَ يَدَّعِي الرُّبُوبِيَّةَ فَعَجِبْتُ مِنْ جُرْاَتِهِ عَلَيْكَ وَ مِنْ حِلْمِكَ عَنْهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ فَمِنْ حِلْمِي عَجِبْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ قَدْ اَمْهَلْتُهُ اَرْبَعَمِائَةِ سَنَةٍ لَا يَضْرِبُ عَلَيْهِ عِرْقٌ وَ لَا يُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئاً اِلَّا نَالَهُ وَ لَا يَتَغَيَّرُ عَلَيْهِ فِيهَا مَطْعَمٌ وَ لَا مَشْرَبٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پروردگار عالم نے ایک فرشتے کو ایک مدت تک زمین پر رکھا جب پھر وہ آسمان پر گیا تو اس سے سوال کیا گیا کہ تو نے کیا کیا عجائبات زمین پر دیکھے۔ اس نے عرض کی بار الہا بہت سی عجیب چیزیں تھیں۔ لیکن ایک امر جس پر مجھ کو بہت زیادہ حیرت ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک بندہ جس کو تو ہی روزی دیتا تھا اور وہ تیرے ہی مقابل میں خدائی کا دعویٰ کرتا تھا یہ دیکھ کر مجھ کو اس بندے کی جرات و بیباکی اور تیرے حلم و رحمت پر نہایت تعجب ہوا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے اس کو چار سو سال سے مہلت دے رکھی ہے۔ اس میں کبھی اس کی ایک رگ بھی بے چین نہیں ہوئی اور نہ اس کی کوئی خواہش میں نے رد کی۔ نہ اس کے کھلانے پلانے میں کوئی کمی کی گئی۔

الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر خلقان من خلق الله عز وجل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۴۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ خُلُقَانِ مِنْ خُلُقِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ نَصَرَهُمَا اَعَزَّهُ اللهُ وَ مَنْ خَذَلَهُمَا خَذَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خداوند عالم کے مخلوقات میں ہیں۔ جس نے ان کی نصرت کی پروردگار عالم نے اس کو عزت دی اور جس نے مدد نہیں کی اللہ نے اس کو ذلیل و رسوا کیا۔

كان أكثر عبادة أبي ذر رحمه الله خصلتين

جناب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو عبادتیں

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَمَّنْ

رَوَاهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ اَكْثَرُ عِبَادَةِ اَبِي ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ خَصْلَتَيْنِ التَّفَكُّرَ وَ الِاعْتِبَارَ.

نے فرمایا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کہ جناب ابوذر کی دو عبادتیں (قابلِ ذکر) ہیں۔ایک صنائع قدرت میں فکر کرنا اور دوسرے (انقلاب عالم) سے عبرت حاصل کرنے میں۔

المرأة يكون لها زوجان من أهل الجنة لأيهما تكون في الجنة

حسنِ خلق

۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيهِ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهُ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي الْمَرْاَةُ يَكُونُ لَهَا زَوْجَانِ فَيَمُوتَانِ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ لِاَيِّهِمَا تَكُونُ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ تَخَيَّرُ اَحْسَنَهُمَا خُلُقاً وَ خَيْرَهُمَا لِاَهْلِهِ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ ذَهَبَ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

جناب ام سلمہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کسی عورت کے یکے بعد دیگرے دو شوہر ہوئے مرنے کے بعد یہ عورت اور اس کے دونوں شوہر جنت میں گئے۔اب یہ عورت وہاں کس کے پاس رہے گی۔فرمایا وہ عورت اس شوہر کو دی جائے گی جس کا برتاؤ اس عورت کے ساتھ دنیا میں زیادہ بہتر رہا ہو کیونکہ دنیا و آخرت کی خوبیاں حسن خلق میں ہیں۔

خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

مومن و کافر دو باہمی دشمن ہیں

۳۵ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَمَّارُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْاُسْرُوشَنِيُّ الْاُسْرُوشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ اَبِي شُجَاعٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ حَدِّثْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ "هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ" قَالَ نَحْنُ وَ بَنُو اُمَيَّةَ اخْتَصَمْنَا فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْنَا صَدَقَ اللهُ وَ قَالُوا كَذَبَ اللهُ فَنَحْنُ وَ اِيَّاهُمُ الْخَصْمَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نضر بن مالک نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ" (یہ مومن و کافر دو باہمی دشمن ہیں) کا مطلب کیا ہے۔فرمایا کہ وہ ہم ہیں اور بنی امیہ کہ ہم نے قول الٰہی کی تصدیق کی اور بنی امیہ نے جھٹلایا۔

(نعوذ باللہ)

الجواد علی وجهين

جواد کے دو معنی

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اَبَا الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنِ الْجَوَادِ فَقَالَ اِنَّ لِكَلَامِكَ وَجْهَيْنِ فَاِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوقِ فَاِنَّ الْجَوَادَ الَّذِي يُؤَدِّي مَا افْتَرَضَ اللهُ جَلَّ وَ عَزَّ عَلَيْهِ وَ الْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْنِي الْخَالِقَ فَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ اَعْطَى وَ هُوَ الْجَوَادُ اِنْ مَنَعَ لِاَنَّهُ اِنْ اَعْطَى عَبْداً اَعْطَاهُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ اِنْ مَنَعَ مَنَعَ مَا لَيْسَ لَهُ.

امام موسیٰ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جواد کس کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا جواد کے دو معنی ہیں۔ اگر جواد سے مقصود بندہ ہے تو وہ ایسا شخص ہے جو خدا کے واجب کیے ہوئے تمام حقوق ادا کرتا ہے۔ اور بخیل وہ ہے جو نہیں ادا کرتا اور جواد سے مقصود خدا ہے تو دے تو بھی جواد ہے اور نہ دے جب بھی جواد ہے۔

الدينار و الدرهم مهلكان

درہم و دینار دو ہلاک کرنے والی دو چیزیں

۳۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِي وَكِيعٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الدِّينَارُ وَ الدِّرْهَمُ اَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ هُمَا مُهْلِكَاكُمْ.

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روپے پیسے (کی محبت) نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کیا اور تم کو بھی ہلاک کرے گی۔

الذهب و الفضة حجران ممسوخان

سونا چاندی دونوں مسخ شدہ چیزیں ہیں

۳۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ حَجَرَانِ مَمْسُوخَانِ فَمَنْ اَحَبَّهُمَا كَانَ مَعَهُمَا.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه يعني بذلك من أحبهما حبا يمنع حق الله منهما.

فرمان ہے کہ سونا چاندی دونوں مسخ شدہ چیزیں ہیں جوان کو دوست رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ محشور ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ جو بخل کی وجہ سے حقوق الٰہی کو ادا نہ کرے گا صدقہ اور خمس وزکوۃ نہ دے گا۔

التعوذ من خصلتين

دو باتوں سے پناہ مانگنا

۳۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْكُفْرِ وَ الدَّيْنِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَيَعْدِلُ الدَّيْنُ بِالْكُفْرِ فَقَالَ ﷺ نَعَمْ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ پروردگارا میں کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔ اصحاب نے عرض کی یا حضرت کفر اور قرض دونوں برابر ہیں۔ فرمایا، ہاں۔

في الشيعة خصلتان

شیعہ کی دو بری عادتوں سے دور

۴۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ وَدِدْتُ اَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي النَّزَقَ وَ قِلَّةَ الْكِتْمَانِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ دو خصلتیں یعنی بے صبری اور راز کو فاش کرنے کی عادتیں میرے شیعوں میں نہ ہوتیں۔

للصائم فرحتان

روزہ دار کے لیے دو فرحتیں

۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رِجَالِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ

عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ روزہ دار کے لیے فرحت کے دو اوقات ہیں، ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، دوسرے خدا کے سامنے۔

روزہ کی فضیلت

۴۲ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عُبْدُوسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْجُرْجَانِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْكُدَيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَمَعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ هُوَ لَهُ غَيْرَ الصِّيَامِ هُوَ لِي وَ اَنَا اَجْزِي بِهٖ وَ الصِّيَامُ جُنَّةُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا يَقِي اَحَدَكُمْ سِلَاحُهُ فِي الدُّنْيَا وَ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَ الصَّائِمُ يَفْرَحُ بِفَرْحَتَيْنِ حِينَ يُفْطِرُ فَيَطْعَمُ وَ يَشْرَبُ وَ حِينَ يَلْقَانِي فَاُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ نبی آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کہ وہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔ قیامت کے دن روزہ مومن کی سپر ہے عذابِ الٰہی سے۔ روزہ دار کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

ما جاء في التاجرين إذا صدقا و برا و إذا كذبا و خانا

کاروبار میں سچائی سے برکت اور جھوٹ سے خیانت

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ رَفَعَهُ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا التَّاجِرَانِ صَدَقَا وَ بَرَّا بُورِكَ لَهُمَا وَ اِذَا كَذَبَا وَ خَانَا لَمْ يُبَارَكْ لَهُمَا وَ هُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنِ اخْتَلَفَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ رَبِّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تاجر جب جھوٹ نہ بولے اس کے مال میں برکت ہوتی جائے گی اور جب جھوٹ بولے گا اور خیانت کرے گا تو اس کے مال سے برکت اٹھ جائے گی اور جب تک خریدار اور صاحبِ مال ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اختیار ہے کہ مال واپس کر دیا جائے اور قیمت لے لی جائے اور آپس میں اختلاف ہو جائے تو

صاحبِ مال کا قول مقدم ہے۔

شیئان یروحان بخیر و یغدوان بخیر

گوسفند پالنے اور زراعت میں برکت

۴۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْكُمْ بِالْغَنَمِ وَ الْحَرْثِ فَإِنَّهُمَا يَرُوحَانِ بِخَيْرٍ وَ يَغْدُوَانِ بِخَيْرٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ الْإِبِلُ قَالَ تِلْكَ أَعْنَانُ الشَّيَاطِينِ وَ يَأْتِيهَا خَيْرُهَا مِنَ الْجَانِبِ الْأَشْأَمِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ سَمِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ تَرَكُوهَا فَقَالَ إِذاً لَا يَعْدَمُهَا الْأَشْقِيَاءُ الْفَجَرَةُ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ گوسفند پالو اور زراعت کرو کہ ان کا فائدہ تم کو ہر صبح و شام پہنچے گا۔

اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونٹ؟

فرمایا کہ وہ شیطان کی مہار ہیں، ان کا فائدہ خطرناک طریقے سے پہنچتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی پھر تو لوگ اونٹ نہ پالیں گے۔

فرمایا کہ نہیں بدبخت اس سے باز نہ آئیں گے۔

بیعان مکروهان

دو طرح کی خریداری مکروہ ہے

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ مُسْنَداً إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَيْنِ اطْرَحْ وَ خُذْ مِنْ غَيْرِ تَقْلِيبٍ وَ شِرَى مَا لَمْ تَرَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام دو طرح کی خریداری کو ناپسند فرماتے تھے۔ ایک تو بالکل مال کی دیکھا ہی نہ ہو اور دوسرے دیکھا ہو مگر اچھی طرح نہ دیکھا ہو۔

في الجيد دعوتان وفي الرديء دعوتان

اچھی خریداری میں دو فائدے اور بری خریداری میں دو نقصان

٣٦ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي الْجَيِّدِ دَعْوَتَانِ وَ فِي الرَّدِيءِ دَعْوَتَانِ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْجَيِّدِ بَارَكَ اللهُ فِيكَ وَ فِيمَنْ بَاعَكَ وَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الرَّدِيءِ لَا بَارَكَ اللهُ فِيكَ وَ لَا فِيمَنْ بَاعَكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اچھی چیز کی خریداری میں دو فائدے ہیں یعنی خریدار کو بھی خدا برکت دیتا ہے اور بیچنے والے کو بھی اور بری چیز کی خریداری میں دو نقصان ہیں کہ نہ لینے والے کو فائدہ ہوتا ہے نہ بیچنے والے کو۔

من ناصح الله عز وجل أعطي خصلتين

خوفِ خدا کے دو فائدے

٣٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ مَا نَاصَحَ اللهَ عَبْدٌ مُسْلِمٌ فِي نَفْسِهِ فَاَعْطَى الْحَقَّ مِنْهَا وَ اَخَذَ الْحَقَّ لَهَا اِلَّا اُعْطِيَ خَصْلَتَيْنِ رِزْقاً مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَقْنَعُ بِهِ وَ رِضًى عَنِ اللهِ يُنْجِيهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کو خوف خدا ہوتا ہے دوسروں کا حق ادا کرتا ہے۔ اپنا حق لیتا ہے۔ اس کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں یعنی وہ خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرتا ہے اور اس کو رضائے الٰہی بھی حاصل ہوتی ہے۔

من كان فيه خصلتان فهو مؤمن حقا

حقیقی مومن کی دو خصلتیں

٣٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَاسَى الْفَقِيرَ وَ اَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقّاً.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص فقیروں سے ہمدردی ونیکی اور عام لوگوں کے ساتھ عدالت کرے وہ مومن ہے۔

۴۹ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص نیکی کر کے خوش ہو اور گناہ کر کے رنجیدہ ہو وہ مومن ہے۔

خصلتان من كانتا فيه وإلا فاعزب ثم اعزب ثم اعزب

بے نمازی سے دور رہو

۵۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْخَيْبَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ وَ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ وَ إِلَّا فَاعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ قِيلَ وَمَا هُمَا قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَوَاقِيتِهَا وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَيْهَا وَ الْمُوَاسَاةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص وقت پر نماز ادا کرے اور محتاجوں سے ہمدردی کرے وہ بہت اچھا ہے ورنہ اس سے دور رہو، دور رہو، دور رہو۔

أمران أيهما سبق إلى المطلقة المسترابة بانت به

دو باتیں ہیں جن سے مطلقہ مسترابہ جو حالت شک میں ہو عدہ سے خارج ہو جاتی ہے۔

۵۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ أَمْرَانِ أَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَيْهَا بَانَتْ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ الْمُسْتَرَابَةُ الَّتِي تَسْتَرِيبُ الْحَيْضَ إِنْ مَرَّتْ بِهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ بِيضٍ لَيْسَ بِهَا دَمٌ بَانَتْ بِهَا وَإِنْ مَرَّتْ بِهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحَيْضَتَيْنِ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْحَيْضِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو باتیں ہیں جن سے مطلقہ مسترابہ جو حالت شک میں ہو عدہ سے خارج ہو جاتی ہے۔ یعنی ان کا عدہ ختم ہو جاتا ہے۔ پہلے تین ماہ خون حیض کا نہ آنا دوسرے تین ماہ برابر حیض آنا۔ مسترابہ وہ عورت ہے جس کو باعتبار عمر دس دن حیض آ سکتا ہو اور آتا رہتا ہو اور پاک ہونے کے بعد شوہر کے پاس نہ گئی ہو اور طلاق ہو گئی ہو اور زمانہ عادت میں حیض نہ آیا ہو چونکہ عورتوں کو احتمال تاخیر حیض وحمل دونوں ہوتا ہے۔

التقرب إلى الله عز و جل بخصلتين

دو اچھائیوں میں قربِ خدا

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام الْمَعْرُوفُ شَيْءٌ سِوَى الزَّكَاةِ فَتَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْبِرِّ وَ صِلَةِ الرَّحِمِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ احسان اور ہے زکوۃ اور۔ تم نیکی اور صلۂ رحم کر کے تقرب الٰہی حاصل کرو یعنی عزیزوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے مقرب الٰہی ہو جاؤ۔

خصلتان ينفيان الفقر و يزيدان في العمر و يدفعان عن فاعلهما سبعين ميتة سوء

نیکی کرنے اور صدقہ دینے سے فقر و مستی دور ہوتی ہے اور ستر قسم کی بلائیں رد ہوتی ہیں۔

۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ الْبِرُّ وَ الصَّدَقَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَزِيدَانِ فِي الْعُمُرِ وَ يَدْفَعَانِ سَبْعِينَ مِيتَةَ سَوْءٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنے اور صدقہ دینے سے فقر و مستی دور ہوتی ہے اور ستر قسم کی بلائیں رد ہوتی ہیں۔

السنة سنتان

سنت کی دو قسمیں ہیں

۵۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا هُدًى وَ تَرْكُهَا ضَلَالَةٌ وَ سُنَّةٌ فِي غَيْرِ فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَ تَرْكُهَا غَيْرُ خَطِيئَةٍ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سنتیں دو طرح کی ہیں ایک سنت وہ جو واجبات میں ہوتی ہے اس کی پیروی ہدایت ہے اور ترک کرنا گمراہی ہے۔ دوسری سنت غیر واجب جس پر عمل کرنا سبب فضیلت ہے اور ترک کرنے میں کوئی گناہ

نہیں۔

لا تصلح الصنيعة إلا عند ذي خصلتين

احسان نہیں کیا جاتا مگر قسم کے آدمیوں کے ساتھ

۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَا تَصْلُحُ الصَّنِيعَةُ إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ احسان نہیں کیا جاتا مگر قسم کے آدمیوں کے ساتھ: ایک مرد شریف، دوسرا دین دار۔

الإخوان صنفان

بھائیوں کی دو قسمیں

۵۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الرَّازِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَامَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ قَالَ الْإِخْوَانُ صِنْفَانِ إِخْوَانُ الثِّقَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَأَمَّا إِخْوَانُ الثِّقَةِ فَهُمُ الْكَفُّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخِيكَ عَلَى حَدِّ الثِّقَةِ فَابْذُلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَنَكَ وَصَافِ مَنْ صَافَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاكْتُمْ سِرَّهُ وَعَيْبَهُ وَأَظْهِرْ مِنْهُ الْحُسْنَ وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّهُمْ أَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهُمْ لَذَّتَكَ فَلَا تَقْطَعَنَّ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنْ ضَمِيرِهِمْ وَابْذُلْ لَهُمْ مَا بَذَلُوا لَكَ مِنْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بصرہ میں ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ بھائی کتنی قسم کے ہوتے ہیں۔ فرمایا: بھائی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دل سے محبت کرے اور ایسے لوگ تمہارے دست و بازو اور اہل وعیال ہیں جب یقین ہو جائے کہ کوئی تمہارا ایسا دوست ہے تو اپنی جان و مال کو اس سے عزیز نہ رکھو اور اس کے دوستوں اور بھائیوں کے دوست ہو جاؤ اور دشمنوں کے دشمن رہو۔ اس کے راز اور اس کے عیب کو چھپاؤ۔ خوبیوں کو بیان کرو لیکن اے پوچھنے والے

ایسے آدمی دنیا میں کبریت احمر (یعنی لال گندھک) سے بھی کم یاب ہیں۔

رہے دنیا ساز بھائی اور دوست تو ان سے بس لطفِ محبت حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے زیادہ ان سے امید نہ رکھو۔ خوش ہو کر ملو اور جیسا سلوک وہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ویسا ہی سلوک ان کے ساتھ کرو۔

الناس رجلان

لوگوں کی دو قسمیں

۵۷ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَ جَاهِلٌ فَلَا تُؤْذِ الْمُؤْمِنَ وَلَا تُجَهِّلِ الْجَاهِلَ فَتَكُونَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک مومن دوسرے جاہل۔ مرد مومن دانا ہے اور جاہل نادان۔ مومن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور جاہل سے جہالت کی باتیں نہ کرو، ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔

أميران وليسا بأميرين

دو فرماں روا ایسے ہیں جو حاکم نہیں کیے جاتے

۵۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَمِيرَانِ وَ لَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ لَيْسَ لِمَنْ تَبِعَ جَنَازَةً اَنْ يَرْجِعَ حَتَّى تُدْفَنَ اَوْ يُؤْذَنَ لَهُ وَ رَجُلٌ يَحُجُّ مَعَ امْرَاَةٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْفِرَ حَتَّى تَقْضِيَ نُسُكَهَا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو فرماں روا ایسے ہیں جو حاکم نہیں کیے جاتے۔ ایک تو میت جو شخص اس کے جنازے کے ساتھ چلے جب تک دفن نہ ہو جائے واپس نہیں آ سکتا۔ دوسرے وہ شخص جو کسی عورت کو حج کے واسطے لے گیا ہو جب تک حج سے فراغت نہ ہو جائے واپس نہیں ہوسکتا۔

شيئان يفسد الناس بهما صلاتهم

دو چیزوں سے اہل خلاف کی نماز باطل ہو جاتی ہے

۵۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ شَيْئَانِ يُفْسِدُ النَّاسُ بِهِمَا صَلَاتَهُمْ قَوْلُ الرَّجُلِ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْجِنُّ بِجَهَالَةٍ فَحَكَى اللهُ عَنْهُمْ وَ قَوْلُ الرَّجُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو چیزوں سے اہل خلاف کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔ ایک تو یہ کہنا کہ "تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ" کیونکہ اس کے معنی ہیں تیرا بخت ونصیب بلند ہے۔ یہ جملہ جنوں کا ایک گروہ ازروئے جہالت خدا کے بارے میں کہا کرتا تھا۔ سورۂ جن میں خداوند عالم نے ان کا نقلِ قول فرمایا ہے۔ اس کا استعمال ثنائے الٰہی میں صحیح نہیں اور نماز میں کلامِ آدمی کا حکم رکھتا ہے اور یہ سبب ہے نماز کے باطل ہونے کا۔

دوسرے درمیان نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِين کہنا کیونکہ اس سلام کے بعد نماز تمام ہوجاتی ہے اگر کوئی جان بوجھ کر اثنائے نماز میں کہے تو سلام بیجا ہوگا اور نماز باطل ہوجائے گی۔

ما من خطوة أحب إلى الله عز وجل من خطوتين وما من جرعة أحب إلى الله من جرعتين وما من قطرة أحب إلى الله عز وجل من قطرتين

دو قدم ایسے ہیں جن سے زیادہ خدا کو اور کوئی قدم محبوب نہیں، دو گھونٹ ایسے ہیں جن سے زیادہ اور کسی چیز کا پینا خدا کو پسند نہیں، دو قطرے خدا کے نزدیک ایسے ہیں کہ ان سے زیادہ قابل قدر اور کوئی شے نہیں۔

⑩ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ زَيْنَ الْعَابِدِينَ علیہ السلام يَقُولُ مَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ خُطْوَتَيْنِ خُطْوَةٍ يَسُدُّ بِهَا الْمُؤْمِنُ صَفّاً فِي سَبِيلِ اللهِ وَ خُطْوَةٍ اِلَى ذِي رَحِمٍ قَاطِعٍ وَ مَا مِنْ جُرْعَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ جُرْعَتَيْنِ جُرْعَةِ غَيْظٍ رَدَّهَا مُؤْمِنٌ بِحِلْمٍ وَ جُرْعَةُ مُصِيبَةٍ رَدَّهَا مُؤْمِنٌ بِصَبْرٍ وَ مَا مِنْ قَطْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ قَطْرَةِ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ قَطْرَةِ دَمْعَةٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بِهَا عَبْدٌ اِلَّا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ابوحمزہ ثمالی سے نے فرمایا ہے کہ دو قدم ایسے ہیں جن سے زیادہ خدا کو اور کوئی قدم

محبوب نہیں۔ایک وہ قدم جوصف جہاد کے رخنہ کو پر کرنے کے لیے اٹھایا جائے۔دوسرا وہ قدم جو ایسے عزیزوں سے ملنے کے لیے اٹھایا جائے جن سے قطع تعلق ہو چکا ہو۔اور دو گھونٹ ایسے ہیں جن سے زیادہ اور کسی چیز کا پینا خدا کو پسند نہیں۔ایک غصہ کا پینا اور دوسرے جام مصیبت کا پینا۔اور دو قطرے خدا کے نزدیک ایسے ہیں کہ ان سے زیادہ قابلِ قدر اور کوئی شے نہیں۔ایک وہ قطرۂ خون جو راہِ خدا میں گرا ہو۔دوسرے وہ اشکِ ندامت جو شبِ تار میں خدا کے خوف سے گرا ہو۔

خصلتان ذکرهما إبليس لنوح عَلَيْهِ السَّلَام

حضرت نوحؑ کو شیطان ملعون کی نصیحت ترک حسد و حرص

۶۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ لَمَّا هَبَطَ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَام مِنَ السَّفِينَةِ اَتَاهُ اِبْلِيسُ فَقَالَ لَهُ مَا فِي الْاَرْضِ رَجُلٌ اَعْظَمُ مِنَّةً عَلَيَّ مِنْكَ دَعَوْتَ اللهَ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْفُسَّاقِ فَاَرَحْتَنِي مِنْهُمْ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَصْلَتَيْنِ اِيَّاكَ وَ الْحَسَدَ فَهُوَ الَّذِي عَمِلَ بِي مَا عَمِلَ وَ اِيَّاكَ وَ الْحِرْصَ فَهُوَ الَّذِي عَمِلَ بِآدَمَ مَا عَمِلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی زمین پر ٹھہری تو شیطان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے نبی خدا آپ سے زیادہ دنیا میں اور کسی کا میں ممنون احسان نہیں ہوں کیونکہ آپ نے خود بددُعا کر کے اپنی قوم کو ہلاک کر دیا اور مجھے خوشی ہوئی کہ وہ سب کفار داخلِ جہنم ہوئے۔اس احسان کے عوض میں آپ کو دو باتیں بتاتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ کہ کبھی کسی سے حسد نہ کیجیے گا کیونکہ حسد ہی کہ وجہ سے مجھ کو یہ روز دیکھنا پڑا اور مردود الٰہی ہوا۔

دوسری بات یہ ہے کہ حرص سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہیے کیونکہ اسی حرص کی بدولت حضرت آدم جنت سے نکالے گئے۔

أخوف ما يخاف على الناس خصلتان

دو خطرناک عادات

۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَى اُمَّتِيَ الْهَوَى وَطُولُ الْاَمَلِ اَمَّا الْهَوَى فَاِنَّهُ يَصُدُّ

عَنِ الْحَقِّ وَ اَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَ هٰذِهِ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً وَ هٰذِهِ الْآخِرَةُ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ عَمَلٍ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَداً فِي دَارِ حِسَابٍ وَلَا عَمَلَ.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت کے متعلق دو خصلتوں سے بہت ڈرتا ہوں، ایک تو خواہش کی پیروی اور دوسرے طولانی بڑی بڑی امیدیں کیونکہ خواہشِ نفس امرِ حق کو قبول کرنے سے روک دیتی ہے اور طولانی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

۹۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي كَلَامٍ لَهُ الْعُلَمَاءُ رَجُلَانِ رَجُلٌ عَالِمٌ آخِذٌ بِعِلْمِهِ فَهٰذَا نَاجٍ وَرَجُلٌ عَالِمٌ تَارِكٌ لِعِلْمِهِ فَهٰذَا هَالِكٌ وَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَتَاَذَّوْنَ بِرِيحِ الْعَالِمِ التَّارِكِ لِعِلْمِهِ وَ اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً رَجُلٌ دَعَا عَبْداً اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاسْتَجَابَ لَهُ وَ قَبِلَ مِنْهُ وَ اَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَ اَدْخَلَ الدَّاعِيَ النَّارَ بِتَرْكِهِ عِلْمَهُ وَ اتِّبَاعِهِ الْهَوَى ثُمَّ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَلَا اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ خَصْلَتَيْنِ اتِّبَاعُ الْهَوَى وَطُولُ الْاَمَلِ اَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَطُولُ الْاَمَلِ يُنْسِي الْآخِرَةَ.

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت کے متعلق دو خصلتوں سے بہت ڈرتا ہوں، ایک تو خواہش کی پیروی اور دوسرے طولانی بڑی بڑی امیدیں کیونکہ خواہشِ نفس امرِ حق کو قبول کرنے سے روک دیتی ہے اور طولانی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

۹۴ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الشَّافِعِيُّ الْفَرْغَانِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَى اُمَّتِيَ الْهَوَى وَ طُولُ الْاَمَلِ اَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ اَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَداً فِي دَارِ الْحِسَابِ وَلَا عَمَلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوخصلتوں سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی رائے سے کسی کوفتویٰ دو۔ دوسرے یہ کہ وہ طریقۂ عبادت اختیار کرو جس کو نہیں جانتے کہ یہ کس معصوم نے تعلیم دیا ہے۔

النهي عن خصلتين

دو عادات کی نہی

۶۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ اَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ سَیْفِ بْنِ عَمِیرَةَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْیَدٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اَنْهَاكَ عَنْ خَصْلَتَیْنِ فِیهِمَا هُلْكُ الرِّجَالِ اَنْ تَدِینَ اللهَ بِالْبَاطِلِ وَ تُفْتِیَ النَّاسَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب نزول عذاب کے وقت قوم کو غرق کرنے کے لیے حضرت نوح نے ہر قسم کے پانی کو بلایا اور دعوت دی تو دوقسم کے پانی نہ آئے، ایک کڑوا اور کھارا پانی، دوسرے گندھک کا پانی۔

۶۶ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ لِی اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اِیَّاكَ وَ خَصْلَتَیْنِ فَفِیهِمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ اِیَّاكَ اَنْ تُفْتِیَ النَّاسَ بِرَاْیِكَ اَوْ تَدِینَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دو عادتوں سے پرہیز کرو کہ وہ ہلاک کر دینے والی ہیں۔ ہلاک ہوا وہ شخص جس نے اپنی رائے سے فتویٰ دیا اور دوسرا وہ شخص ہلاک ہو کہ جو ایسی چیز کے بارے میں اظہار خیال کرے جس کے بارے وہ نہیں جانتا۔

ماء ان لم يجيبا نوحا لما دعا المياه

دوقسم کے پانیوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی آواز پر لبیک نہ کہی

۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَاجِیلَوَیْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اِنَّ نُوحاً لَمَّا كَانَ اَیَّامُ الطُّوفَانِ دَعَا مِیَاهَ الْاَرْضِ فَاَجَابَتْهُ اِلَّا الْمَاءَ الْمُرَّ وَ مَاءَ الْكِبْرِیتِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے لئے پانیوں کو حکم کیا تو دوقسم کے پانیوں نے جواب نہ دیا ایک تلخ و شور اور دوسرا گندے جلے ہوئے پانی نے۔

الإيمان قول وعمل

ایمان قول وعمل کا مجموعہ ہے

⑱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاهِرٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفاً عَلَى اَبِي وَعِنْدَهُ اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ اَبِي لِيُحَدِّثْنِي كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِحَدِيثٍ فَقَالَ اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا وَكَانَ وَاللهِ رِضًى كَمَا سُمِّيَ عَنْ اَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْاِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ مَا هَذَا الْاِسْنَادُ فَقَالَ لَهُ اَبِي هَذَا سَعُوطُ الْمَجَانِينِ اِذَا سُعِطَ بِهِ الْمَجْنُونُ اَفَاقَ.

ابوالصلت ہروی حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کے سلسلے سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان قول ہے اور عمل (یعنی جب یہ دونوں پائے جائیں تو) ایمان ہے۔

منهومان لا يشبعان

دو پیاسے علم کا پیاسا اور دولت کا پیاسا

⑲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ يَرْفَعُونَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومُ عِلْمٍ وَمَنْهُومُ مَالٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو پیاسے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ایک طالب علم کی پیاس دوسرے طالب مال کی ہوس۔ طالب علم کتنا ہی پڑھتا جائے مگر پیاس کم نہیں ہوتی۔ طالب دنیا کے پاس کتنی ہی دولت ہو مگر ہوس باقی رہتی ہے۔

خصلتان من حقيقة الإيمان

دو خصلتیں ایمان ہیں

⑳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ الْوَاسِطِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى زُرَارَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اِنَّ مِنْ حَقِيقَةِ الْاِيمَانِ اَنْ تُؤْثِرَ الْحَقَّ وَاِنْ ضَرَّكَ عَلَى الْبَاطِلِ وَاِنْ نَفَعَكَ وَاَنْ لَا يَجُوزَ مَنْطِقُكَ عِلْمَكَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو خصلتیں ایمان ہیں باطل کے مقابلے میں حق کو مقدم رکھنا، خواہ نقصان ہی ہو۔ دوسرے یہ کہ جتنا جانتے ہوا تنا کہو۔ جو بات نہیں جانتے وہ نہ کہو اور اپنے علم سے زیادہ باتیں نہ کرو۔

المروءة مروءتان

مروت کی دو صورتیں ہیں

۵۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مُرُوءَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُرُوءَتَانِ مُرُوءَةٌ فِي حَضَرٍ وَمُرُوءَةٌ فِي سَفَرٍ فَاَمَّا مُرُوءَةُ الْحَضَرِ فَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ وَالنَّظَرُ فِي الْفِقْهِ وَالْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَاتِ وَاَمَّا مُرُوءَةُ السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَقِلَّةُ الْخِلَافِ عَلَى مَنْ صَحِبَكَ وَكَثْرَةُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَصْعَدٍ وَمَهْبَطٍ وَنُزُولٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے فرزند محمد حنفیہ سے نے فرمایا ہے کہ حضر میں ہو (یعنی سفر میں نہ ہو) تو مروت یہ ہے کہ تلاوت قرآن کرو۔ علما کی صحبت میں رہو۔ علم فقہ کو مطالعہ کرو۔ نماز جماعت میں شریک ہو اور سفر میں ہو تو مروت یہ ہے کہ زاد سفر یعنی کھانے وغیرہ میں رفیقوں کو شریک کرو۔ حتی الامکان ان کی مخالفت نہ کرو اور ہر حال میں ذکر الٰہی کرتے رہو۔

خصلتان من الجفاء

جفا کی دو عادات

۵۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ الْبَوْلُ قَائِماً مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ مِنَ الْجَفَاءِ وَالِاسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِينِ مِنَ الْجَفَاءِ.

ارشاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ دو باتیں جفا میں داخل ہیں: بغیر کسی عذر کے کھڑے کھڑے پیشاب کرنا اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔

خصلتان مجلبتان للرزق

وسعت رزق کے دو اسباب

٤٣ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ غَسْلُ الْاِنَاءِ وَ كَسْحُ الْفِنَاءِ مَجْلَبَةٌ لِلرِّزْقِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو باتوں سے روزی زیادہ ہوتی ہے: جھوٹے برتنوں کا دھونا اور دروازے کے سامنے جھاڑو دینا۔

تجب النفقة على العيال بين المكروهين

٤٤ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَيَّاشِيَّ وَ هُوَ يَقُولُ اسْتَاْذَنْتُ الرِّضَا عليه السلام فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ فَقَالَ بَيْنَ الْمَكْرُوهَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا وَ اللهِ مَا اَعْرِفُ الْمَكْرُوهَيْنِ قَالَ فَقَالَ بَلَى يَرْحَمُكَ اللهُ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَرِهَ الْاِسْرَافَ وَ كَرِهَ الْاِقْتَارَ فَقَالَ وَ الَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَاماً.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیال کے نفقہ میں نہ فضول خرچی کرنا چاہیے نہ کمی۔ پھر فرمایا: وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو وہ نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی تنگی ان کا خرچ ان کے درمیان معتدل ہوتا ہے۔

خصلتان بخصلتين

دو اچھی عادتیں

٤٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ وَ عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔ تم دوسروں کی عورتوں کو بری نظر سے نہ دیکھو لوگ تمہاری عورتوں پر بری نظر نہ ڈالیں گے۔

الحياء على وجهين

شرم وحیا کی دو قسمیں ہیں

٧٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَلْحَيَاءُ عَلَى وَجْهَيْنِ فَمِنْهُ ضَعْفٌ وَ مِنْهُ قُوَّةٌ وَاِسْلَامٌ وَ اِيمَانٌ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شرم وحیا کی دو قسمیں ہیں، ایک ضعف نفس ہے اور دوسری قسم قوت اور اسلام وایمان۔

ما يلزم الوالدين من عقوق الولد

اولاد کی طرف سے والدین کا عاق ہونا

٧٧ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَلْزَمُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ لِوَلَدِهِمَا اِذَا كَانَ الْوَلَدُ صَالِحاً مَا يَلْزَمُ الْوَلَدَ لَهُمَا.

دوسرے مقام پر نے فرمایا ہے کہ جس طرح نالائق اولاد کو والدین عاق کر سکتے ہیں اسی طرح ماں باپ اگر برا برتاؤ کریں تو اولاد بھی ان کو عاق کر سکتی ہے۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنا ابن الذبيحين

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذبیحین کا فرزند ہوں

٧٨ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ قَالَ يَعْنِي اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عليه السلام وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَمَّا اِسْمَاعِيلُ فَهُوَ الْغُلَامُ الْحَلِيمُ الَّذِي بَشَّرَ اللهُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا

بُنَيَّ اِنِّي اَرٰى فِي الْمَنامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ "فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ"[1] فَلَمَّا عَزَمَ عَلَى ذَبْحِهِ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ بِكَبْشٍ اَمْلَحَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَ يَشْرَبُ فِي سَوَادٍ وَ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَ يَبُولُ وَ يَبْعَرُ فِي سَوَادٍ وَ كَانَ يَرْتَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَرْبَعِينَ عَاماً وَ مَا خَرَجَ مِنْ رَحِمِ اُنْثٰى وَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَزَّ لَهُ كُنْ فَكَانَ لِيَفْدِيَ بِهِ اِسْمَاعِيلَ فَكُلُّ مَا يُذْبَحُ بِمِنًى فَهُوَ فِدْيَةٌ لِاِسْمَاعِيلَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهٰذَا اَحَدُ الذَّبِيحَيْنِ وَ اَمَّا الْآخَرُ فَاِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ تَعَلَّقَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَرْزُقَهُ عَشَرَةَ بَنِينَ وَ نَذَرَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَذْبَحَ وَاحِداً مِنْهُمْ مَتٰى اَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا عَشَرَةَ اَوْلَادٍ قَالَ قَدْ وَفَى اللّٰهُ لِي فَلَاَفِيَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاَدْخَلَ وُلْدَهُ الْكَعْبَةَ وَ اَسْهَمَ بَيْنَهُمْ فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ اَحَبَّ وُلْدِهِ اِلَيْهِ ثُمَّ اَجَالَهَا ثَانِيَةً فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ اَجَالَهَا ثَالِثَةً فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُ وَ حَبَسَهُ وَ عَزَمَ عَلَى ذَبْحِهِ فَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَ اجْتَمَعَ نِسَاءُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَبْكِينَ وَ يَصِحْنَ فَقَالَتْ لَهُ ابْنَتُهُ عَاتِكَةُ يَا اَبَتَاهُ اَعْذِرْ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي قَتْلِ ابْنِكَ قَالَ فَكَيْفَ اُعْذِرُ يَا بُنَيَّةِ فَاِنَّكِ مُبَارَكَةٌ قَالَتْ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ السَّوَائِمِ الَّتِي لَكَ فِي الْحَرَمِ فَاضْرِبْ بِالْقِدَاحِ عَلَى ابْنِكَ وَ عَلَى الْاِبِلِ وَ اَعْطِ رَبَّكَ حَتّٰى يَرْضٰى فَبَعَثَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِلٰى اِبِلِهِ فَاَحْضَرَهَا وَ عَزَلَ مِنْهَا عَشْراً وَ ضَرَبَ السِّهَامَ فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يَزِيدُ عَشْراً عَشْراً حَتّٰى بَلَغَتْ مِائَةً فَضَرَبَ فَخَرَجَ السَّهْمُ عَلَى الْاِبِلِ فَكَبَّرَتْ قُرَيْشٌ تَكْبِيرَةً ارْتَجَّتْ لَهَا جِبَالُ تِهَامَةَ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا حَتّٰى اَضْرِبَ بِالْقِدَاحِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَضَرَبَ ثَلَاثاً كُلَّ ذٰلِكَ يَخْرُجُ السَّهْمُ عَلَى الْاِبِلِ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ اجْتَذَبَهُ الزُّبَيْرُ وَ اَبُو طَالِبٍ وَ اِخْوَانُهُ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ فَحَمَلُوهُ وَ قَدِ انْسَلَخَتْ جِلْدَةُ خَدِّهِ الَّذِي كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَ اَقْبَلُوا يَرْفَعُونَهُ وَ يُقَبِّلُونَهُ وَ يَمْسَحُونَ عَنْهُ التُّرَابَ وَ اَمَرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَنْ تُنْحَرَ الْاِبِلُ بِالْحَزْوَرَةِ وَ لَا يُمْنَعَ اَحَدٌ مِنْهَا وَ كَانَتْ مِائَةً وَ كَانَتْ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَمْسُ سُنَنٍ اَجْرَاهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْاِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْآبَاءِ عَلَى الْاَبْنَاءِ وَ سَنَّ الدِّيَةَ فِي الْقَتْلِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ وَ وَجَدَ كَنْزاً فَاَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمُسَ وَ سَمّٰى زَمْزَمَ لَمَّا حَفَرَهَا سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ لَوْ لَا اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ حُجَّةً وَ اَنَّ عَزْمَهُ عَلَى ذَبْحِ ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ شَبِيهٌ بِعَزْمِ اِبْرَاهِيمَ عَلَى ذَبْحِ ابْنِهِ اِسْمَاعِيلَ لَمَا افْتَخَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْاِنْتِسَابِ اِلَيْهِمَا

---

[1] سورۂ صافات آیت ۱۰۲

لِاَجْلِ اَنَّهُمَا الذَّبِيحَانِ فِي قَوْلِهِ عليه السلام اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ وَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَفَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الذَّبْحَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ هِيَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَفَعَ الذَّبْحَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَ هِيَ كَوْنُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ الْاَئِمَّةِ عليهم السلام فِي صُلْبِهِمَا فَبِبَرَكَةِ النَّبِيِّ وَ الْاَئِمَّةِ صلى الله عليه وآله رَفَعَ اللهُ الذَّبْحَ عَنْهُمَا فَلَمْ تَجْرِ السُّنَّةُ فِي النَّاسِ بِقَتْلِ اَوْلَادِهِمْ وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ لَوَجَبَ عَلَى النَّاسِ كُلَّ اَضْحًى التَّقَرُّبُ اِلَى اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِقَتْلِ اَوْلَادِهِمْ وَ كُلُّ مَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ بِهِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ اُضْحِيَّةٍ فَهُوَ فِدَاءُ اِسْمَاعِيلَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه قد اختلف الروايات في الذبيح فمنها ما ورد بأنه إسماعيل و منها ما ورد بأنه إسحاق و لا سبيل إلى رد الأخبار متى صح طرقها و كان الذبيح إسماعيل لكن إسحاق لما ولد بعد ذلك تمنى أن يكون هو الذي أمر أبوه بذبحه فكان يصبر لأمر الله و يسلم له كصبر أخيه و تسليمه فينال بذلك درجته في الثواب فعلم الله عز و جل ذلك من قلبه فسماه الله عز و جل بين ملائكته ذبيحا لتمنيه لذلك.

وَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَشَّارِيُّ الْقَزْوِينِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ الْاَسَدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَاهِرٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ قَوْلُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْعَمَّ لِاَنَّ الْعَمَّ قَدْ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَباً فِي قَوْلِهِ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَ اِسْمَاعِيلَ وَ اِسْحَاقَ وَ كَانَ اِسْمَاعِيلُ عَمَّ يَعْقُوبَ فَسَمَّاهُ اللهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اَباً وَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْعَمُّ وَالِدٌ فَعَلَى هٰذَا الْاَصْلِ اَيْضاً يَطَّرِدُ قَوْلُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ اَحَدُهُمَا ذَبِيحٌ بِالْحَقِيقَةِ وَ الْآخَرُ ذَبِيحٌ بِالْمَجَازِ وَ اسْتِحْقَاقُ الثَّوَابِ عَلَى النِّيَّةِ وَ التَّمَنِّي فَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله هُوَ ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ مِنْ وَجْهَيْنِ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَ لِلذَّبْحِ الْعَظِيمِ وَجْهٌ آخَرُ.

علی بن فضال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول انا ابن الذبیحین کے معنی دریافت کیے تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد اسماعیل بن ابراہیم خلیل علیہما السلام اور عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ اسماعیل وہ حلیم صاحبزادے تھے اللہ تعالیٰ نے جن کے بارے میں شہادت دی تھی۔ ارشاد رب العزت ہے: پھر جب وہ فرزند ان کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کے قابل ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا خیال ہے فرزند نے جواب دیا کہ بابا جو آپ کو حکم

دیا جا رہا ہے اس پر عمل کریں انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا: اے بابا آپ نے جو خواب دیکھا ہے، اس پر عمل کیجئے بلکہ یہ فرمایا: ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے انجام دیجئے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ذبح عظیم کے سطور پر ایک دانبہ بھیج دیا جو کبود رنگ کا تھا۔ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا تھا۔ چالیس سال تک بہشت کے باغات میں چر چکا تھا اور شکم مادر سے اس نے جنم نہیں لیا تھا۔ خداوند عالم نے اپنی قدرت سے اسے خلق فرمایا تھا تا کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بن سکے اب جو جانور بھی منیٰ میں ذبح کیا جاتا ہے وہ قیامت تک حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ ہے۔ یہ ہے **احد الذبیحین** کا مطلب۔

جہاں تک دوسرے ذبیح کا تعلق ہے تو حضرت عبدالمطلب نے خانہ کعبہ کے دروازے کی زنجیر سے لپٹ کر دعا طلب کی اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں دس بیٹے عطا کیے تو وہ یہ نذر مانتے ہیں کہ دعا کی قبولیت کے بعد وہ ایک بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کر دیں گے۔ جب ان کے دس بیٹے ہو گئے تو انہوں نے کہا اللہ نے میری دعا کو قبول کر لیا۔ مجھے بھی اپنی نذر کو پورا کرنا ہے۔ وہ اپنی تمام اولاد کو لے کر کعبہ میں گئے اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ کے نام نکلا جو حضور کے والد ہوئے اور وہ عبدالمطلب کے محبوب ترین فرزند تھے۔ انہوں نے دوبارہ قرعہ اندازی کی تو پھر قرعہ عبداللہ کے نام کا نکلا، پھر انہوں نے تیسری مرتبہ قرعہ نکالا تو پھر قرعہ عبداللہ کے نام نکلا تو انہوں نے عبداللہ کو لیا، انہیں پابند بنایا اور عزم مصمم کر لیا کہ انہیں ذبح کر ڈالیں گے۔ قریش کے لوگ جمع ہو گئے اور عبدالمطلب کو اس عزم سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ عبدالمطلب کی خواتین نے جمع ہو کر گریہ شروع کیا اور ان کی بیٹی عاتکہ نے ان سے کہا، ابا جان آپ اپنے فرزند کے بارے میں اللہ سے کوئی عذر پیش کیجئے۔ تو آپ نے عاتکہ سے دریافت کیا تم بڑی بابرکت بیٹی ہو تم ہی بتاؤ کہ میں اللہ سے کسی طرح معذرت طلب کروں۔ تو عاتکہ نے فرمایا کہ حدود حرم میں جو آپ کے اونٹ ہیں ان کے اور عبداللہ کے مابین قرعہ اندازی کیجئے اور اپنے بیٹے اور اونٹوں کے مابین قرعہ اندازی کیجئے اور جس تعداد پر اللہ راضی ہو جائے اتنے اونٹ ذبح کر ڈالیے۔

تو عبدالمطلب نے اپنے اونٹ منگوائے اور ان میں سے دس اونٹ الگ کر کے اونٹوں اور عبداللہ کے مابین قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ کے نام نکلا۔ عبدالمطلب اسی طرح دس دس اونٹوں کا اضافہ کر کے قرعی اندازی کرتے رہے یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچی تو قرعہ عبداللہ کے بجائے اونٹوں کے لیے نکلا تو اس موقع پر قریش نے تکبیر بلند کی۔ جس سے تہامہ کے پہاڑ لرز اٹھے۔ تو عبدالمطلب نے فرمایا کہ میں تین بار قرعہ اندازی کروں گا ہر بار قرعہ اندازی میں اونٹوں کے لیے قرعہ نکلا۔ جب تیسری بار قرعہ اندازی کر چکے تو زبیر اور ابوطالب اور عبداللہ کے دوسرے بھائیوں نے عبداللہ کو عبدالمطلب کے قدموں کے نیچے سے نکال لیا اور عبداللہ کے رخسار کی کھال رگڑے جانے کی وجہ سے چھل گئی تھی۔ انہوں نے عبداللہ کو اٹھایا اور اسے بوسہ دیا اور مٹی کو ان کے رخسار سے صاف کرنے لگے۔ عبدالمطلب نے حکم دیا کہ حزورہ کے مقام پر اونٹوں کو

ذبح کیا جائے اور کسی کو آنے سے نہ روکا جائے اور اونٹوں کی تعداد سو (۱۰۰) تھی اور عبدالمطلب کی پانچ باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جاری وساری کر دیا:

۱) باپ کی بیویوں کو اولاد پر حرام قرار دیا۔

۲) اور قتل کی دیت کو سو اونٹ قرار دیا۔

۳) اور کعبہ کے گرد سات چکر کو طواف قرار دیا۔

۴) اور خزانہ کی بازیافت پر خمس کو لازمی قرار دیا۔

۵) زمزم کی کھدائی کو تو اس کے پانی کو حاجیوں کے لیے مخصوص کر دیا۔ اگر عبدالمطلب حجت خدا نہ ہوتے اور ان کا عبداللہ کو ذبح کرنا، اسماعیل کو ذبحہ کرنے کے مشابہ نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی اس انتساب پر فخر نہ کرتے اور نہ فرماتے: آنا ابن الذبیحین۔

اور جس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچایا اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عبداللہ کو ذبح نہیں ہونے دیا۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کرام کو ان دونوں کی صلب میں رکھا تھا۔ لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کی برکت کہ وجہ سے اللہ نے اسماعیل اور عبداللہ کو ذبح ہونے سے بچالیا اور اس طرح اولاد کو قتل کرنے کی سنت جاری نہیں ہوئی اور اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو عید قربان کے موقع پر ہر شخص پر اولاد کی قربانی واجب قرار پاتی۔ اب قیامت تک جو فرد بھی عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی دیتا ہے وہ اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ ہے۔

اس کتاب کے مصنف جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذبیح کے متعلق روایات مختلف ہیں بعض میں ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے اور بعض میں ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ اگر روایات کی اسناد درست ہوں تو رد کرنے کا کوئی راستہ نہ ہو تو ممکن ہے کہ جب حضرت اسماعیل ذبیح ہو چکے ہوں اور بعد اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے ہوں تو ان کے دل میں آرزو ہوئی ہو کہ وہ بھی خدا کے راستے میں ذبح ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبح پر بھی مامور ہوں اور حضرت اسحاق علیہ السلام نے بھی اپنے بھائی مانند صبر وتسلیم کا مظاہرہ کیا ہوتا کہ ان کے برابر (حضرت اسماعیل علیہ السلام کے برابر) ثواب ودرجہ حاصل کریں۔ پس خدا نے ان کے دل کی بات جان لی اور فرشتوں کے درمیان ان کو ذبیح شمار کیا گیا جیسا کہ ان کی خواہش تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں اپنے چچا (حضرت اسحاق علیہ السلام) کا ارادہ کیا ہے جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ جب ان کا وقت آخر آیا تو ان کے بیٹوں نے سوال کیا کہ آپ کے بعد ہم کس کی عبادت کریں تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے خدا کی عابدت کرنا جس

کہ کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم، اسحاق اور اسماعیل علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا تھے مگر انہوں نے ان کا تعارف بھی باپ کہہ کر کرایا ہے۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چچا بمنزلہ باپ کے ہے بنا بر اس کلام پیغمبرؐ کی بنا کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں۔ یہ اس بنیاد پر ہے کہ ایک ذبیح حقیقی اور دوسرا مجازی تھا جو کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ان کی نیت کی بنا پر ملا تھا۔ اسی بنا پر حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ذبیحوں کے فرزند ہیں گذشتہ دو وجوہات کی بنا پر۔ البتہ ذبح عظیم کی وجہ ایک اور ہے جو بعد والی روایت میں ہے۔

۞ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَمَّا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَنْ يَذْبَحَ مَكَانَ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ الْكَبْشَ الَّذِي أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ تَمَنَّى إِبْرَاهِيمُ عليه السلام أَنْ يَكُونَ قَدْ ذَبَحَ ابْنَهُ إِسْمَاعِيلَ بِيَدِهِ وَ أَنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِذَبْحِ الْكَبْشِ مَكَانَهُ لِيَرْجِعَ إِلَى قَلْبِهِ مَا يَرْجِعُ إِلَى قَلْبِ الْوَالِدِ الَّذِي يَذْبَحُ أَعَزَّ وُلْدِهِ عَلَيْهِ بِيَدِهِ فَيَسْتَحِقَّ بِذَلِكَ أَرْفَعَ دَرَجَاتِ أَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى الْمَصَائِبِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ أَحَبُّ خَلْقِي إِلَيْكَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا خَلَقْتَ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَفَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ نَفْسُكَ قَالَ بَلْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَ فَوُلْدُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ وُلْدُكَ قَالَ بَلْ وُلْدُهُ قَالَ فَذَبْحُ وُلْدِهِ ظُلْماً عَلَى أَيْدِي أَعْدَائِهِ أَوْجَعُ لِقَلْبِكَ أَوْ ذَبْحُ وُلْدِكَ بِيَدِكَ فِي طَاعَتِي قَالَ يَا رَبِّ بَلْ ذَبْحُ وُلْدِهِ ظُلْماً عَلَى أَيْدِي أَعْدَائِهِ أَوْجَعُ لِقَلْبِي قَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ طَائِفَةً تَزْعُمُ أَنَّهَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ سَتَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ ظُلْماً وَ عُدْوَاناً كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ وَ يَسْتَوْجِبُونَ بِذَلِكَ سَخَطِي فَجَزِعَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام لِذَلِكَ وَ تَوَجَّعَ قَلْبُهُ وَ أَقْبَلَ يَبْكِي فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلَى ابْنِكَ إِسْمَاعِيلَ لَوْ ذَبَحْتَهُ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ قَتْلِهِ وَ أَوْجَبْتُ لَكَ أَرْفَعَ دَرَجَاتِ أَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى الْمَصَائِبِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ.

فضل بن شاذان نے فرمایا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں اس دنبہ کو قربان کر دیں جسے ان تک بھیجا گیا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے تمنا کی کہ کاش وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے اور انہیں دنبے کو ذبح کرنے کا حکم نہ دیا جاتا تاکہ ان کے دل کو وہی صدمہ پہنچتا جو عزیز ترین بیٹے کو ذبح کرنے کے بعد پہنچتا اور اس طرح وہ مصائب کو برداشت کر کے اعلیٰ ترین ثواب کے مستحق قرار

پاتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی: اے ابراہیم آپ کے نزدیک میری مخلوقات میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار تو نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھے تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب ہو تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے ابراہیم تم اپنے آپ کو زیادہ محبوب رکھتے ہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں زیادہ محبوب ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی ذات سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ نے کہا کہا تمہیں ان کی اولاد زیادہ محبوب ہے یا اپنی اولاد۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان کی اولاد۔ اللہ نے کہا کہ ان کا فرزند ظلم کے ذریعے دشمنوں کے ہاتھوں قتل کر دیا جائے گا۔ وہ آپ کے دل کو زیادہ اذیت پہنچانے والا ہوگا یا آپ کا اپنے بیٹے کو میری اطاعت کرتے ہوئے ذبح کرنا زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب ان کے فرزند کا ظالمانہ انداز دشمنوں کے ہاتھوں ذبح ہوجانا میرے لیے زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔ اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا تعلق امت محمد یہ سے ہے وہ ان کے فرزند کو ان کے بعد ظلم و دشمنی کی بنا پر قتل کر ڈالیں گے۔ جیسے دنبہ کو ذبح کیا جاتا ہے اور اس طرح وہ میری ناراضی کے مستحق قرار پائیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام نے یہ سن کر فریاد کی۔ ان کا دل دردوالم سے بھر گیا۔ انہوں نے گریہ وزاری شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: اے ابراہیم تم اگر اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اور اس پر جزع وفزع کرتے، حسین کے قتل پر جزع وفزع کرنے کا اسے فدیہ قرار دے دیا ہے اور ان مصائب کی بنیاد پر تمہیں اعلیٰ ترین ثواب سے نوازتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے قول "و فدیناہ بذبح عظیم" سے یہی مراد ہے۔

شیئان قائمان و شیئان جاریان و شیئان مختلفان و شیئان متباغضان

دو چیزیں قائم، دو چیزیں جاری، دو چیزیں مختلف اور دو چیزیں باہم دشمن

⑧٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ كَانَ قَارِئاً لِلْكُتُبِ قَالَ قَرَأْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّ ذَا الْقَرْنَيْنِ لَمَّا فَرَغَ مِنْ عَمَلِ السَّدِّ انْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ فَبَيْنَا هُوَ يَسِيرُ وَ جُنُودُهُ إِذْ مَرَّ بِرَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ لِذِي الْقَرْنَيْنِ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْئَيْنِ مُنْذُ خَلَقَهُمَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَائِمَيْنِ وَ عَنْ شَيْئَيْنِ جَارِيَيْنِ وَ عَنْ شَيْئَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ وَ عَنْ شَيْئَيْنِ مُتَبَاغِضَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْقَرْنَيْنِ أَمَّا الشَّيْئَانِ الْقَائِمَانِ فَالسَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ أَمَّا الشَّيْئَانِ الْجَارِيَانِ فَالشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ أَمَّا

الشَّيْئَانِ الْمُخْتَلِفَانِ فَاللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ اَمَّا الشَّيْئَانِ الْمُتَبَاغِضَانِ فَالْمَوْتُ وَ الْحَيَاةُ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاِنَّكَ عَالِمٌ.

و الحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة و قد أخرجته تاما فى كتاب النبوة.

کتب اسمانی سے روایت کی گئی ہے کہ جناب ذوالقرنین جب سد کی تکمیل کر کے واپس ہوئے تو راستے میں ایک عالم نے سوال کیا کہ وہ کونسی دو چیزیں ہیں جو ابتدائے خلقت سے اس وقت تک قائم ہیں اور کون سی دو چیزیں جاری ہیں اور دو چیزیں مختلف ہیں اور دو چیزیں باہم دشمن ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو قائم چیزیں زمین و آسمان ہیں۔ دو جاری چیزیں آفتاب و ماہ تاب ہیں۔ دو مختلف شب و روز ہیں۔ دو دشمن موت و زندگی ہیں۔

یہ ایک طویل حدیث ہے ہم نے اس میں سے اپنے مقصود کو لیا ہے اگر کوئی اس کا مطالعہ کرنا چاہے تو کتاب النبوۃ میں دیکھ سکتا ہے۔

ثواب من حج حجتين

دو حج کا ثواب

⑧١ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ حَجَّ حِجَّتَيْنِ لَمْ يَزَلْ فِي خَيْرٍ حَتَّى يَمُوتَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے دو حج کیے وہ تمام عمر خیریت سے رہے گا۔

قول الحق في حالين

قول حق

⑧٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ قَالَ اَبِي عليه السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ.

ارشاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ کوئی کار خیر اس سے بہتر نہیں کہ خوشی و خفگی ہر حال میں آدمی حق بات کہے۔

القتل قتلان والقتال قتالان

قتل وقتال کی قسمیں

٨٣ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ الْقَتْلُ قَتْلَانِ قَتْلُ كَفَّارَةٍ وَ قَتْلُ دَرَجَةٍ وَ الْقِتَالُ قِتَالَانِ قِتَالُ الْفِئَةِ الْكَافِرَةِ حَتّٰى يُسْلِمُوا وَ قِتَالُ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ حَتّٰى يَفِيئُوا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قتل کی بھی دو قسمیں ہیں اور قتال کی بھی دو ہی قسمیں ہیں۔ ایک قتل کفارہ ہے دوسرا قتل درجہ ہے۔ یعنی گنہ گار اگر خدا کی راہ میں قتل ہوا تو یہ قتل اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور اگر مرد نیک سیرت وخوش اعمال قتل ہوا تو یہ قتل اس کے لیے بلندی مدارج کا سبب ہے۔ اور قتل کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کفار حربی سے ہو، جب تک وہ ہتھیار نہ ڈال دیں۔ دوسرے وہ جو زیادتی کرنے والوں کے ساتھ ہو جب تک وہ اس سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔

خصلتان من فعلهما أحبه الله عز و جل من السماء وأحبه الناس من الأرض

وہ بات جس پر عمل کرنے سے خدا اور لوگ دونوں دوست رکھیں

٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْاٰدَمِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُدَ الْيَعْقُوبِيِّ عَنْ اَخِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ یَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِی شَيْئاً اِذَا اَنَا فَعَلْتُهُ اَحَبَّنِیَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ وَ اَحَبَّنِیَ النَّاسُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ لَهُ ارْغَبْ فِيمَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبَّكَ اللهُ وَ ازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.

ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جس پر عمل کرنے سے خدا اور بندے دونوں مجھ کو دوست رکھیں۔ فرمایا، اپنی ہر حاجت خدا ہی سے طلب کر۔ خدا تجھ کو دوست رکھے گا اور بندوں سے کوئی سوال نہ کر۔ بندے تجھ کو دوست رکھیں گے۔

كان لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خاتمان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو انگوٹھیاں

٨٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اَحْمَدَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي الْبِلَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله خَاتَمَانِ اَحَدُهُمَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَ الْآخَرُ صَدَقَ اللهُ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو انگوٹھیاں تھیں، ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری پر صدق اللہ کندہ تھا۔

تحفة الصائم شيئان

روزہ دار کا تحفہ دو چیزیں

۸۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ الْاِسْكَافِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَأْمُونٍ وَ كَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتَ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ اَنْ يُدَهِّنَ لِحْيَتَهُ وَ يُجَمِّرَ ثَوْبَهُ وَ تُحْفَةُ الْمَرْاَةِ الصَّائِمَةِ اَنْ تَمْشُطَ رَاْسَهَا وَ تُجَمِّرَ ثَوْبَهَا وَ كَانَ اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام اِذَا صَامَ يَتَطَيَّبُ بِالطِّيبِ وَ يَقُولُ الطِّيبُ تُحْفَةُ الصَّائِمِ.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزہ دار اگر مرد ہے تو اس کے بالوں اور لباس میں خوشبو لگاؤ اور عورت ہے تو سر میں کنگھی کرو اور لباس میں خوشبو لگاؤ۔ حضرت امام حسن علیہ السلام حالت صوم میں اپنا لباس معطر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ خوشبو روزہ دار کے لیے تحفہ ہے۔

تقوم الساعة عند ظهور علامتين

قیامت کے ظہور کی دو علامتیں

۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ عِنْدَ اِيمَانٍ بِالنُّجُومِ وَ تَكْذِيبٍ بِالْقَدَرِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ جب نجوم کی تصدیق کریں گے اور قدرت الٰہی کو جھٹلائیں گے اس وقت قیامت برپا ہوگی۔

لا تحل الصدقة لبني هاشم إلا في وجهين

بنی ہاشم کے لیے صدقہ حلال نہیں بجز دوصورتوں کے

۸۸ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ یُوسُفَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِیِّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ علیہ السلام قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِبَنِی هَاشِمٍ اِلَّا فِی وَجْهَیْنِ اِنْ کَانُوا عُطَاشًی وَ اَصَابُوا مَاءً فَشَرِبُوا وَ صَدَقَةُ بَعْضِهِمْ عَلَی بَعْضٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بنی ہاشم کے لیے صدقہ حلال نہیں بجز دوصورتوں کے، پیاس ہوتو پانی پی سکتا ہے یا صدقہ دینے والا بھی بنی ہاشم سے ہوتو دوسرا بنی ہاشم لے سکتا ہے۔

خصلتان من فعلهما فهو سفلة

دو کاموں کے کرنے والا گھٹیا ہے

۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَاجِیلَوَیْهِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ السَّیَّارِیِّ بِاِسْنَادِهٖ یَرْفَعُهُ اِلَی اَبِی عَبْدِ اللہِ علیہ السلام اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّفِلَةِ فَقَالَ مَنْ یَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ یَضْرِبُ بِالطُّنْبُورِ.

جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے گھٹیا کام کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ شرابی اور طنبورہ بجانے والا سفلہ ہے یعنی شریف نہیں۔

ذنبان أحدهما أشد من الآخر

دو گناہ ایک دوسرے سے بڑھ کر

۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو عَبْدِ اللہِ الرَّازِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِاِسْنَادِهٖ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ اَنَّهُ قَالَ الْغِیبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا فَقِیلَ یَا رَسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ لِمَ ذٰلِكَ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا یَتُوبُ فَیَتُوبُ اللہُ عَلَیْهِ وَ صَاحِبُ الْغِیبَةِ یَتُوبُ فَلَا یَتُوبُ اللہُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَکُونَ صَاحِبُهُ الَّذِی یُحِلُّهُ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیبت کرنا زنا سے زیادہ (گناہ) ہے۔

اصحاب نے سبب دریافت کیا: کیسے؟

تو فرمایا کہ زانی کی توبہ خداوند عالم قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک نہیں بخشا جاتا جب تک جس کی غیبت کی گئی ہے وہ معاف نہ کردے۔

اتخاذ السعد في الأسنان يورث خصلتين

دانتوں کی صفائی رکھواس سے دو اچھائیاں پیدا ہوں گی

⑨١ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ اَبِي الْخَزْرَجِ الْحَسَنِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اتَّخِذُوا فِي اَسْنَانِكُمُ السُّعْدَ فَإِنَّهُ يُطَيِّبُ الْفَمَ وَيَزِيدُ فِي الْجِمَاعِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سعد (ایک بوٹی) سے دانتوں کو صاف کرو۔ اس سے منہ میں خوشبو آتی ہے اور جماع کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔

أكل الأشنان يورث خصلتين

اشان کھانے سے دو بیماریاں

⑨٢ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اَكْلُ الْاُشْنَانِ يُوهِنُ الرُّكْبَتَيْنِ وَ يُفْسِدُ مَاءَ الظَّهْرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اشان کا استعمال غذا کے طور پر کرنے سے جوڑوں کا مرض پیدا ہوتا ہے اور مادۂ تولید فاسد ہوجاتا ہے۔ (اشان ''الکلی'' ایک قسم کی گھاس جو کپڑے دھونے اور نہانے کے کام آتی تھی)۔

رجلان لا تنالهما شفاعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم

غالی شفاعت سے محروم رہے گا

⑨٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَنَّهُ قَالَ رَجُلَانِ لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي

صَاحِبُ سُلْطَانٍ عَسُوفٌ غَشُومٌ وَ غَالٍ فِي الدِّينِ مَارِقٌ.

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ظالم بادشاہ کے مصاحب اور ہم خیال اور وہ شخص جو دینداری میں غلو کی حد تک پہنچ گیا ہو انہیں میری شفاعت میسر نہ ہوگی۔

خلالان يهيجان عرق الجذام

دو لکڑیوں سے خلال جذام کا باعث

۹۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَا تَتَخَلَّلُوا بِعُودِ الرَّيْحَانِ وَلَا بِقَضِيبِ الرُّمَّانِ فَإِنَّهُمَا يُهَيِّجَانِ عِرْقَ الْجُذَامِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ریحان کی لکڑی اور انار کی شاخ سے خلال کرنے کی ممانعت فرمائی ہے کیونکہ اس سے جذام پیدا ہوتا ہے۔

الدنيا والآخرة ككفتي الميزان

دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند

۹۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ عَلَى الدُّنْيَا حَسَرَاتٍ وَ اللهِ مَا الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةُ إِلَّا كَكِفَّتَيِ الْمِيزَانِ فَأَيُّهُمَا رَجَحَ ذَهَبَ بِالْآخَرِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ يَعْنِي الْقِيَامَةَ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ خَفَضَتْ وَ اللهِ بِأَعْدَاءِ اللهِ إِلَى النَّارِ رَافِعَةٌ رَفَعَتْ وَ اللهِ أَوْلِيَاءَ اللهِ إِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللهَ وَ أَجْمِلْ فِي الطَّلَبِ وَ لَا تَطْلُبْ مَا لَمْ يُخْلَقْ فَإِنَّ مَنْ طَلَبَ مَا لَمْ يُخْلَقْ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسَرَاتٍ وَ لَمْ يَنَلْ مَا طَلَبَ ثُمَّ قَالَ وَ كَيْفَ يُنَالُ مَا لَمْ يُخْلَقْ فَقَالَ الرَّجُلُ وَ كَيْفَ يُطْلَبُ مَا لَمْ يُخْلَقْ فَقَالَ مَنْ طَلَبَ الْغِنَى وَ الْأَمْوَالَ وَ السَّعَةَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّمَا يَطْلُبُ ذَلِكَ لِلرَّاحَةِ وَ الرَّاحَةُ لَمْ تُخْلَقْ فِي الدُّنْيَا وَ لَا لِأَهْلِ الدُّنْيَا إِنَّمَا خُلِقَتِ الرَّاحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَ التَّعَبُ وَ النَّصَبُ خُلِقَا فِي الدُّنْيَا وَ لِأَهْلِ الدُّنْيَا وَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْهَا حَفْنَةً إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْحِرْصِ مِثْلَيْهَا وَ مَنْ أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا أَكْثَرَ كَانَ فِيهَا أَشَدَّ فَقْراً لِأَنَّهُ يَفْتَقِرُ إِلَى النَّاسِ فِي حِفْظِ

اَمْوَالِهِ وَ يَفْتَقِرُ اِلَى كُلِّ آلَةٍ مِنْ آلَاتِ الدُّنْيَا فَلَيْسَ فِي غِنَى الدُّنْيَا رَاحَةٌ وَ لَكِنَّ الشَّيْطَانَ يُوَسْوِسُ اِلَى ابْنِ آدَمَ اَنَّ لَهُ فِي جَمْعِ ذٰلِكَ الْمَالِ رَاحَةً وَ اِنَّمَا يَسُوقُهُ اِلَى التَّعَبِ فِي الدُّنْيَا وَ الْحِسَابِ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام كَلَّا مَا تَعِبَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا بَلْ تَعِبُوا فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَ مَنِ اهْتَمَّ لِرِزْقِهِ كُتِبَ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الْمَسِيحُ عِيسَى عليه السلام لِلْحَوَارِيِّينَ اِنَّمَا الدُّنْيَا قَنْطَرَةٌ فَاعْبُرُوهَا وَ لَا تَعْمُرُوهَا

زہری نے فرمایا ہے کہ میں نے علی بن الحسین علیہما السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا دل خدا کے وعدوں پر مطمئن نہیں ہوتا وہ دنیا سے حسرتیں لے کر چلا جاتا ہے۔ خدا کی قسم یہ دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھاری ہوتا ہے تو دوسرے کو لے جاتا ہے۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اذا وقعت الواقعۃ یعنی جب قیامت آئے گی لیس لوقعتھا کاذبہ تو کوئی بھی اس کے واقع ہونے کو جھٹلا نہ سکے گا خافضۃ پست کرنے والی جو اللہ کے دشمنوں کو جہنم مین لے جائے گی رافعۃ بلندی عطا کرنے والی وہ بخدا اولیائے خدا کو جنت میں لے جائے گی۔

پھر اس کے بعد وہاں بیٹھنے والوں میں سے ایک کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم خدا سے ڈرو۔ طلب دنیا میں میانہ روی اختیار کرو۔ دنیا میں ایسی شے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو جو ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ جو ایسی چیز کی طلب میں سرگرداں ہوگا جو ابھی خلق نہیں ہوئی تو اسے سوائے حسرت کے کچھ نہ ملے گا اور اسے اس کا مطلوب حاصل نہ ہوگا پھر فرمایا بھلا وہ کیسے ملے گا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ اس شخص نے سوال کیا بھلا وہ کیوں کر حاسل کرنا چاہے گا جو ابھی پیدا نہیں ہوا۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص نے دنیا میں تونگری، دولت اور وسعت طلب کی اور ان سے اس کا مقصد راحت طلب کرنا ہے اور راحت کی تخلیق دنیا اور دنیا والوں کے لیے نہیں کی گئی ہے البتہ راحت جنت مین اور جنت والوں کے لیے ہے۔ اور رنج و سختی دنیا اور دنیا والوں کے لیے نہیں کی گئی ہے۔ البتہ راحت جنت میں اور جنگ والوں کے لیے ہے۔ اور رنج و سختی دنیا میں دنیا والوں کے لیے خلق ہوئی ہیں اور اگر اس میں کسی کو کچھ ملا بھی تو حرص کو دو گنا کر کے دے دیا گیا اور جسے مال دنیا ملا تو وہ بہت بڑا فقیر ہوا اس لیے کہ وہ مال کی حفاظت کے لیے لوگوں کا محتاج ہوا اور وہ اسباب دنیا کا محتاج ہو گیا۔ دنیا کی ثروت مندی میں کوئی راحت و سکون نہیں، لیکن شیطان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ مال جمع کرنے میں راحت ہے اور اس طرح وہ اسے دنیا میں سختی میں مبتلا کر دیتا ہے اور آخرت مین اسے مال کا حساب دینا پڑے گا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا اولیائے خدا دنیا میں ہر گز اپنے کو مشقت میں نہیں ڈالتے بلکہ وہ دنیا کی سختیاں آخرت کے لیے برداشت کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو (خدا پر بھروسا کرنے کے بجائے) صرف اپنی روزی کی فکر میں لگا رہتا ہے وہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ حضرت مسیح نے اسی طرح کی گفتگو اپنے حواریوں سے کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ دنیا ایک پل کی مانند ہے اس کو عبور کرو اسے بساؤ نہیں۔ (یعنی دنیا

گزرگاہ ہے منزل نہیں)۔

دنیا و آخرت ترازو کے دو پلے ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام زہری سے نے فرمایا ہے کہ جو وعدۂ الٰہی سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ غم دنیا میں مرجاتا ہے۔ واللہ دنیا و آخرت ترازو کے دو پلے ہیں۔ ایک سنگین اور وزنی ہوگا تو دوسرا اٹھ جائے گا۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ

دو دریا جو ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے

۹۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ قَالَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ عليهما السلام بَحْرَانِ مِنَ الْعِلْمِ عَمِيقَانِ لَا يَبْغِي اَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بحرین سے مراد علی و فاطمہ علیہما السلام ہیں یہ دونوں حضرات علم کے دریا ہیں۔ ان میں کوئی دوسرے کی مخالفت نہیں کرتا۔ یخرج منهما الولوء والمرجان سے مراد ان کے دونوں فرزند امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں۔

ترك النبي صلى الله عليه وآله وسلم في أمته أمرين

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت میں دو چیزیں چھوڑی ہیں

۹۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَطْوَلُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَ عِتْرَتِي اَلَا وَ اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَقُلْتُ لِاَبِي سَعِيدٍ مَنْ عِتْرَتُهُ قَالَ اَهْلُ بَيْتِهِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے زیادہ وزنی اور مفید ہیں۔ ایک کتاب الٰہی اور دوسری اپنی عترت یہ دونوں جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حضرت کے پاس حوضِ کوثر پر پہنچ جائیں۔ عترت سے مراد اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

السؤال عن الثقلين يوم القيامة

ثقلین سے متعلق سوال اور قیامت کا دن

۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ وَ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَ نَحْنُ مَعَهُ اَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى اِلَى الْجُحْفَةِ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالنُّزُولِ فَنَزَلَ الْقَوْمُ مَنَازِلَهُمْ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ قَدْ نَبَّاَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اَنِّي مَيِّتٌ وَ اَنَّكُمْ مَيِّتُونَ وَ كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ وَ اَنِّي مَسْئُولٌ عَمَّا اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَيْكُمْ وَ عَمَّا خَلَّفْتُ فِيكُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَ حُجَّتِهِ وَ اَنَّكُمْ مَسْئُولُونَ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ لِرَبِّكُمْ قَالُوا نَقُولُ قَدْ بَلَّغْتَ وَ نَصَحْتَ وَ جَاهَدْتَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنَّا اَفْضَلَ الْجَزَاءِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ فَقَالُوا نَشْهَدُ بِذَلِكَ قَالَ اللهُمَّ اشْهَدْ عَلَى مَا يَقُولُونَ اَلَا وَ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَ اَنَا مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ اَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَهَلْ تُقِرُّونَ لِي بِذَلِكَ وَ تَشْهَدُونَ لِي بِهِ فَقَالُوا نَعَمْ نَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ فَقَالَ اَلَا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَاِنَّ عَلِيّاً مَوْلَاهُ وَ هُوَ هَذَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ عليه السلام فَرَفَعَهَا مَعَ يَدِهِ حَتَّى بَدَتْ آبَاطُهُمَا ثُمَّ قَالَ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ اَلَا وَ اِنِّي فَرَطُكُمْ وَ اَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ حَوْضِي غَداً وَ هُوَ حَوْضٌ عَرْضُهُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ فِيهِ اَقْدَاحٌ مِنْ فِضَّةٍ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ اَلَا وَ اِنِّي سَائِلُكُمْ غَداً مَا ذَا صَنَعْتُمْ فِيمَا اَشْهَدْتُ اللهَ بِهِ عَلَيْكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا اِذَا وَرَدْتُمْ عَلَيَّ حَوْضِي وَ مَا ذَا صَنَعْتُمْ بِالثَّقَلَيْنِ مِنْ بَعْدِي فَانْظُرُوا كَيْفَ تَكُونُونَ خَلَفْتُمُونِي فِيهِمَا حِينَ تَلْقَوْنِي قَالُوا وَ مَا هَذَانِ الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَمَّا الثَّقَلُ الْاَكْبَرُ فَكِتَابُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَبَبٌ مَمْدُودٌ مِنَ اللهِ وَ مِنِّي فِي اَيْدِيكُمْ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَ الطَّرَفُ الْآخَرُ بِاَيْدِيكُمْ فِيهِ عِلْمُ مَا مَضَى وَ مَا بَقِيَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَ اَمَّا الثَّقَلُ الْاَصْغَرُ فَهُوَ حَلِيفُ الْقُرْآنِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ عِتْرَتُهُ عليهم السلام وَ اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ فَعَرَضْتُ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ

صَدَقَ اَبُو الطُّفَیْلِ رَحِمَهُ اللهُ هَذَا الْکَلَامُ وَجَدْنَاهُ فِی کِتَابِ عَلِیٍّ علیہ السلام وَ عَرَفْنَاهُ وَ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ السَّعْدَآبَادِیُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِیِّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیدٍ الْغِفَارِیِّ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِیثِ سَوَاءً.

قال مصنف هذا الکتاب أدام الله عزه الأخبار فی هذا المعنی کثیرة و قد أخرجتها فی کتاب المعرفة فی الفضائل.

حذیفہ ابن سید غفاری بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج آخر سے مقام جحفہ میں ہم لوگوں کے ساتھ واپس پہنچے۔ قافلے والوں کو اترنے کا حکم دیا۔ جب سب اتر کر اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ گئے نماز کا وقت آ گیا۔ اذان دی گئی، حضرت نے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی پھر مجمع سے خطاب کر کے فرمایا کہ مجھے خدائے لطیف وخبیر نے مطلع فرمایا ہے کہ میں بھی مرنے والا ہوں اور تمہیں بھی موت آئے گی، مجھ سے تبلیغ رسالت کے متعلق سوال کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ میں نے تم میں کیا چھوڑا اور تم سے یہی سوال ہوگا اس وقت تم کیا جواب دو گے سب نے عرض کی: ہم جواب دیں گے کہ جیسی چاہئے آپ نے تبلیغ رسالت فرمائی۔ ہم کو نصیحت کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ خداوندعالم آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ پھر فرمایا: کیا تمہارا یہ اعتقاد نہیں کہ دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ سب نے عرض کی بے شک ہمارا بھی عقیدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خداوندا گواہ رہنا کہ یہ لوگ ان سب باتوں کا اقرار کرتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ متوجہ رہو میں تم کو گواہ کرتا ہوں اور خود بھی گواہ ہوں کہ اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مسلمان کا مولیٰ ہوں اور ان سے زیادہ (ان پر اولیٰ بالتصرف ہوں) آیا تم سب یہ اقرار کرتے ہو۔ سب نے عرض کی بیشک ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: آگاہ ہو جس کا میں مولیٰ اور آقا ہوں علی بھی اس کا آقا ومولیٰ ہے۔ اور یہ علی ہے کہہ کر علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ سفیدیِ زیر بغل نمودار ہوگئی اور فرمایا کہ خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ جو علی کو دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ۔ اور اس کے ناصر کا ناصر رہ، اور جو اس کی مدد نہ کرے تو بھی اس کی مدد نہ فرمانا، اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا۔ تم کل حوض کاثر پر میرے پاس آؤ گے اس وقت میں تم سے سوال کروں گا کہ جن چیزوں کو میں نے تمہارے درمیان چھوڑا تھا تم نے ان کے ساتھ کیا عمل کیا اور دو گراں قیمت چیزیں جو تم کو دے گیا تھا ان کے ساتھ تم نے کیا کیا۔ سب نے عرض کی وہ دونوں قیمتی چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ثقل اکبر کتاب الٰہی اور ثقل اصغر علی ابن ابی طالب اور ان کی اولاد طاہرین ہیں۔ یہ دونوں ایک

دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔

كان على الحسن و الحسين عليه السلام تعويذان

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے پاس دو تعویذ تھے

٩٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَزْوِينِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ مَقْبُرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الْمُقْرِءُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليه السلام تَعْوِيذَانِ حَشْوُهُمَا مِنْ زَغَبِ جَنَاحِ جَبْرَائِيلَ عليه السلام.

ابن عمر کہتے ہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے پاس دو تعویذ تھے جن میں جبریل امین کے پروں کے بال تھے۔

الليل و النهار مطيتان

روز و شب دو سواریاں ہیں

١٠٠ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرٍ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ مَطِيَّتَانِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز و شب (روز آخرت کی) دو سواریاں ہیں، جن کے ذریعے انسان موت کی طرف بڑھتا ہے۔

رجلان جعل الله عز و جل لكل واحد منهما جناحين يطير بهما مع الملائكة في الجنة

دو افراد جن کو بازوؤں کے بدلے اللہ تعالیٰ نے دو پر عطا کئے جن کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں

١٠١ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ

عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام رَحِمَ اللهُ الْعَبَّاسَ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ فَلَقَدْ آثَرَ وَ اَبْلَى وَ فَدَى اَخَاهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى قُطِعَتْ يَدَاهُ فَاَبْدَلَهُ اللهُ بِهِمَا جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ كَمَا جَعَلَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَ اِنَّ لِلْعَبَّاسِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَنْزِلَةً يَغْبِطُهُ بِهَا جَمِيعُ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

و الحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة و قد أخرجته بتمامه مع ما رويته فی فضائل العباس بن علی عليه السلام فی کتاب مقتل الحسين بن علی عليه السلام.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم حضرت ابوالفضل العباس پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام پر اپنی جان قربان کر دی اور ان کے دونوں بازو قلم کر دیئے گئے، خداوند عالم نے ان بازوؤں کے عوض دو پر عنایت فرمائے ہیں اور وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے ہیں، جس طرح جناب جعفر طیار اور خداوند عالم نے حضرت عباس کو وہ فضیلت دی ہے جس پر قیامت کے دن ہر شہید غبطہ کرے گا۔

جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ ایک طویل حدیث ہے ہم نے اس مقام پر صرف اپنے موضوع کے مطابق عبارت لی ہے اگر کوئی مطالعہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو مصنف کی کتاب ''مقتل الحسینؑ'' میں ملاحظہ کر سکتا ہے۔

اثنان أهلكا الناس

دو باتیں انسان کو ہلاک کرنے والی

۱۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُو عَبْدِ اللهِ الْقُضَاعِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اِسْحَاقُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَهْلَكَ النَّاسَ اثْنَانِ خَوْفُ الْفَقْرِ وَ طَلَبُ الْفَخْرِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو باتوں نے انسان کو ہلاک کر دیا۔ ایک تو فقر و افلاس کا خوف اور دوسری عادت فخر و تکبر۔

قول أمير المؤمنين عليه السلام قطع ظهري رجلان

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی

۱۰۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ الْمَعْرُوفُ بِمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَمِيرِ

الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ قَطَعَ ظَهْرِي رَجُلَانِ مِنَ الدُّنْيَا رَجُلٌ عَلِيمُ اللِّسَانِ فَاسِقٌ وَ رَجُلٌ جَاهِلُ الْقَلْبِ نَاسِكٌ هَذَا يَصُدُّ بِلِسَانِهِ عَنْ فِسْقِهِ وَ هَذَا بِنُسُكِهِ عَنْ جَهْلِهِ فَاتَّقُوا الْفَاسِقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ الْجَاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ أُولَئِكَ فِتْنَةُ كُلِّ مَفْتُونٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَقُولُ يَا عَلِيُّ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی۔ ایک مرد زبان آور یعنی زیادہ بولنے والا فاسق و بدکار جو اپنی گویائی سے اپنے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے اور دوسرا نادان عبادت کرنے والا جو اپنی جہالت پر عبادت کا پردہ ڈالتا ہے۔ بدکار دانش مندوں اور بے علم عبادت کرنے والوں سے پرہیز کرو کیونکہ یہ عام لوگوں کو دین کی حدوں سے خارج کر دیتے ہیں۔

نے فرمایا ہے کہ مجھ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علیؑ! اس امت کو چرب زبانی کرنے والے منافق ہلاک کر دیں گے۔

حرم الحریص خصلتین ولزمته خصلتان

حریص کی دو عادتوں کے دو نتیجے

۱۰۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ يَرْفَعُهُ إِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ حُرِمَ الْحَرِيصُ خَصْلَتَيْنِ وَ لَزِمَتْهُ خَصْلَتَانِ حُرِمَ الْقَنَاعَةَ فَافْتَقَدَ الرَّاحَةَ وَ حُرِمَ الرِّضَا فَافْتَقَدَ الْيَقِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حرص اور طمع کرنے والا قناعت سے محروم ہر کر راحت و آرام کو گم کر دیتا ہے اور چونکہ رضائے الٰہی پر راضی نہیں ہوتا اس لیے یقین بھی جاتا رہتا ہے۔

صلاتان لم یترکھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو نمازیں جو رسولؐ نے کبھی ترک نہیں کیں

۱۰۵ اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ فِيمَا اَجَازَهُ لِي بِبَلْخٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا خَلَفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ لَمْ يَتْرُكْهُمَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ سِرًّا وَ عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ اور اعلانیہ طور سے دو رکعتیں عصر کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل کبھی ترک نہیں کیں۔

۱۰۶ اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدِ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا يَسْاَلُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَتْ وَ الَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ تَعْنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَ كَانَ يُصَلِّي كَثِيراً مِنْ صَلَاتِهِ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَقُلْتُ اِنَّهُ لَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ كَانَ يَنْهَى عَنْهُمَا قَالَتْ صَدَقْتَ وَ لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يَثْقُلَ عَلَى اُمَّتِهِ وَ كَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّفَ عَلَيْهِمْ.

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازیں کبھی ترک نہیں فرمائیں۔ام المومنین عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نے کسی حال میں دو نمازیں ترک نہیں فرمائیں۔ایک نماز عصر کے بعد دو رکعت دوسری نماز صبح سے پہلے دو رکعت۔عبداللہ ابن ایمن کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالۂ عائشہ بیان کیا ہے کہ حضرت نے شدت مرض میں بھی جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے یہ دونوں نمازیں ترک نہیں فرمائیں۔میں نے کہا کہ جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو وہ ان نمازوں سے منع فرماتے تھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نمازوں میں مسجد میں اس خوف سے نہیں پڑھتے تھے کہ کہیں ان کی امت پر یہ امر دشوار نہ ہو جائے بلکہ وہ امت کے لیے تخفیف کے قائل تھے۔

۱۰۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدِي يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۸ اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ طَرْخَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ يَعْنِي الْعُوقِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَمْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي بَعْدَ الْغَدَاةِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه كان مرادي بإيراد هذه الأخبار الرد على المخالفين لأنهم لا يرون بعد الغداة و بعد العصر صلاة فأحببت أن أبين أنهم قد خالفوا

النبی ﷺ فی قوله و فعله.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ٹھنڈے وقت میں یعنی فجر کے بعد اور عصر کے بعد نماز پڑھے گا وہ جنت میں جائے گا۔

مصنف کتاب نے فرمایا ہے کہ میرا مورد اہل سنت کی اس بات کو رد کرنا ہے کہ وہ نماز صبح اور نماز عصر کے بعد نماز کو جائز نہیں جانتے میں چاہتا تھا کہ بیان کروں کہ وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل کی مخالفت کرتے ہیں۔

صنفان لا نصيب لهما في الإسلام

دو عادات جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں

۱۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَشَّارٍ الْقَزْوِينِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ اَحْمَدَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ علیہ السلام اَدْنَى مَا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْاِيمَانِ اَنْ يَجْلِسَ اِلَى غَالٍ فَيَسْتَمِعَ اِلَى حَدِيثِهِ وَ يُصَدِّقَهُ عَلَى قَوْلِهِ اِنَّ اَبِي حَدَّثَنِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ علیہ السلام اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَا نَصِيبَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ الْغُلَاةُ وَ الْقَدَرِيَّةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس شخص سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے جو محفل میں بیٹھے ہوئے کسی غالی کی باتیں سن کر ان کی تصدیق کرے۔

پھر نے فرمایا ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد ماجد اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، ایک غالی دوسرے قدریہ۔

۱۱۰ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَ الْقَدَرِيَّةُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں: مرجیہ اور قدریہ۔

معاداة الرجال لا يخلو صاحبها من خصلتين

لوگوں سے دشمنی دوحالتوں خالی نہ ہوگی

۱۱۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْوَلِيدِ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَاتِبُ النَّيْسَابُورِيُّ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ يَا بَنِيَّ اِيَّاكُمْ وَ مُعَادَاةَ الرِّجَالِ فَاِنَّهُمْ لَا يَخْلُونَ مِنْ ضَرْبَيْنِ مِنْ عَاقِلٍ يَمْكُرُ بِكُمْ اَوْ جَاهِلٍ يَعْجَلُ عَلَيْكُمْ وَ الْكَلَامُ ذَكَرٌ وَ الْجَوَابُ اُنْثَى فَاِذَا اجْتَمَعَ الزَّوْجَانِ فَلَا بُدَّ مِنَ النِّتَاجِ ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُولُ

سَلِيمُ الْعِرْضِ مَنْ حَذِرَ الْجَوَابَا — وَ مَنْ دَارَى الرِّجَالَ فَقَدْ اَصَابَا

وَ مَنْ هَابَ الرِّجَالَ تَهَيَّبُوهُ — وَ مَنْ حَقَرَ الرِّجَالَ فَلَنْ يُهَابَا

امیر المومنین علیہ السلام اپنی اولاد کو نصیحت نے فرمایا ہے کہ دیکھو کبھی کسی کو اپنا دشمن نہ بنانا کیونکہ اگر تمہارا دشمن عقلمند ہوگا تو تم کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہے گا۔ اور اگر جاہل ہوگا تو جلد سے جلد اپنی دشمنی نکال لے گا۔ سوال نر ہے اور جواب مادہ۔ جب دونوں جمع ہو گئے تو نتیجہ یعنی اولاد ضروری ہوگی۔

پھر وہ شعر پڑھے جس کا مطلب یہ ہے کہ

باعزت آدمی ہمیشہ جواب سے ڈرتا ہے لہٰذا ہر شخص سے نرمی سے پیش آنا چاہیے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عزت کی جائے تو تم بھی دوسروں کی تعظیم کرو۔ اگر تم نے ان کا اکرام نہ کیا تو وہ بھی تمہارا احترام نہ کریں گے۔

يهرم ابن آدم و يشب منه اثنان

طویل عمری کے دو نقصان

۱۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارِيُّ الْفَرْغَانِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ سَعِيدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَ يَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ.

ارشاد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس قدر آدمی کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ دنیا کی طمع اور جینے کی آرزو بڑھتی جاتی ہے۔

۱۱۳ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَهْلِكُ اَوْ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَبْقَى مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ وَالْاَمَلُ.

انس ابن مالک نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہلاک ہوجائے گا یا بوڑھا ہوجائے گا فرزند آدم اور دو چیزیں باقی رہ جائیں گی۔ حرص اور بے جا آرزوئیں۔

خصلتان تورث كل واحدة منهما خصلتين

طمع دنیا اور ترک دنیا

۱۱۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهَا عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ وَالزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَالْبَدَنَ.

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ طمع دنیا سے اندوہ وغم زیادہ ہوتا ہے اور ترک دنیا سے سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے۔

خصلتان يكرههما ابن آدم

انسان دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے

۱۱۵ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ شَيْئَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ.

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کی آدمی دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، ایک موت حالانکہ موت مومن کے لیے دنیا کے مصائب سے نجات پانے کا سبب ہے۔ دوسرے افلاس لیکن قیامت میں مفلس سے حساب بھی کم لیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مال نہ تھا تو حساب بھی کم ہی ہوگا۔

كان لرسول الله ﷺ سكتتان

آنحضرت ﷺ نماز میں دو جگہ سکتہ فرماتے تھے

۱۱۶ أَخْبَرَنِي الْقَاضِي أَبُو سَعِيدٍ الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَ سَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ عِنْدَ رُكُوعِهِ ثُمَّ إِنَّ قَتَادَةَ ذَكَرَ السَّكْتَةَ الْأَخِيرَةَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّالِّينَ أَيْ حَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَ أَنْكَرَهُ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبْنَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه إن النبي ﷺ إنما سكت بعد القراءة لئلا يكون التكبير موصولا بالقراءة و ليكون بين القراءة و التكبير فصل و هذا يدل على أنه لم يقل آمين بعد فاتحة الكتاب سرا و لا جهرا لأن المتكلم سرا و علانية لا يكون ساكتا و في ذلك حجة قوية للشيعة على مخالفيهم في قولهم آمين بعد الفاتحة و لا قوة إلا بالله العلي العظيم.

سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین باہم گفتگو کر رہے تھے۔ سمرہ نے کہا: میرے خیال میں جہاں تک حافظہ کام کرتا ہے حضرت نماز میں دو مقام پر سکتہ فرماتے تھے۔ ایک تو تکبیر الاحرام کے بعد دوسرے قرأت میں حمد وسورہ کے بعد ایک ذرا سا ٹھہر جاتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ سمرہ کی روایت میں دوسرا سکوت والاالضآلین کے بعد ہے۔ لیکن عمران بن حصین، حمد کے بعد سکوت کے قائل نہیں تھے۔ دونوں نے ابی ابن کعب سے تحریراً سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ سمرہ کا قول اور حافظہ درست ہے۔ اس کے بعد مصنف کتاب خصال، صدوق علیہ الرحمہ تحریر نے فرمایا ہے کہ اس سکوت کی غرض یہ تھی کہ قرات اور تکبیر میں فاصلہ ہو جائے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ حمد کے بعد حضرت رسول خدا ﷺ آمین نہیں فرماتے تھے، نہ بلند آواز سے نہ آہستہ کیونکہ اگر آہستہ فرماتے تو اس کا ذکر بھی ضروری تھا کہ امت مسلمہ واقف ہو جائے اور اس پر عمل درآمد رہے۔

مصنف نے فرمایا ہے کہ کہ حضرت پیغمبر اکرم ﷺ ہمیشہ نماز میں قرائت کے بعد سکوت اختیار فرمایا کرتے تھے رکوع کی تکبیر بھی قرائت سے ملا کر نہ کہا کرتے تھے بلکہ کچھ وقفہ دیا کرتے تھے یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از سورۂ فاتحہ چھپا کر یا ظاہری طور پر ''آمین'' نہیں کہا کرتے تھے کیونکہ سکوت اختیار کرنا اس بات کی دلیل ہے ورنہ ظاہری یا باطنی طور پر ''آمین'' کہنے سے سکوت نہیں کہلائے گا اور یہ اس بات کی قوی ترین دلیل ہے جو کہ شیعہ سورۂ حمد کے ''آمین'' کو جائز نہیں جانتے اور مخالفین یعنی اہل سنت اس کو لازمی تصور کرتے ہیں۔

خصلتان لا يجتمعان في مسلم

دو باتیں مسلمان میں جمع نہیں ہوسکتیں

۱۱۷ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُسْلِمٍ الْبُخْلُ وَ سُوءُ الْخُلُقِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان میں بیک وقت دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں: (۱) بخل (۲) بد خلقی۔

خصلتان لا يجتمعان في قلب عبد

دو باتیں قلب مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں

۱۱۸ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَ الْاِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اَبَداً.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو خصلتیں کسی آدمی کے اندر جمع نہیں ہوسکتیں: بخل اور ایمان۔

لا حسد إلا في اثنتين

حسد نہیں کیا جاسکتا مگر دو باتوں پر

۱۱۹ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّيْبُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي

اثْنَتَيْنِ رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو باتوں پر رشک کیا جا سکتا ہے: ایک تو اس مالدار پر جو شب و روز اپنا مال راہِ خدا میں صرف کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو خدا نے علم قرآن دیا ہو اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہو۔

علة محبة النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعقيل بن أبي طالب حبين

جناب عقیلؑ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وجہ

⑫⓪ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ رُسْتُمَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ السَّكُونِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لِعَقِيلٍ اِنِّي لَاُحِبُّكَ يَا عَقِيلُ حُبَّيْنِ حُبّاً لَكَ وَ حُبّاً لِحُبِّ اَبِي طَالِبٍ لَكَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عقیل سے فرماتے تھے کہ مجھ کو تم سے خود بھی ذاتی محبت ہے اور اس لیے اور زیادہ محبت ہے کہ حضرت ابو طالب کو تم سے بہت محبت تھی۔

أمران سر بهما النبي صلى الله عليه وآله وسلم

دو باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کا باعث

⑫① حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَمَاعَةً مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يَقُولُونَ اِنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَ كَانَ بِهَا مُهَاجِراً وَ ذَلِكَ يَوْمَ فَتْحِ خَيْبَرَ قَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَنَا اَسَرُّ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ اَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ.

و قد أخرجت الأخبار التي رويتها في هذا المعنى في كتاب فضائل جعفر بن أبي طالب عليه السلام.

حضرت کو اس روز دو بڑی مسرتیں ہوئیں جب روز فتح خیبر جناب جعفر حبشہ کی ہجرت سے واپس تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر ان کے پاس گئے اور ان کی پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا مجھے نہیں معلوم، میں کس بات کی زیادہ خوشی مناؤں فتح خیبر کی یا جعفر کے آنے کی۔

مصنف نے فرمایا ہے کہ میں نے اس مفہوم کی تمام روایتیں اپنی کتاب ''فضائل جعفر بن ابی طالب'' میں جمع کر دی ہیں۔

نحل النبي صلى الله عليه وآله وسلم الحسن عليه السلام والحسين خصلتين

حضور نے اپنی دو خصلتیں حسنین علیہما السلام کو بخشیں

۱۲۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ الرَّافِعِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدَّتِهِ بِنْتِ اَبِي رَافِعٍ قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِابْنَيْهَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام اِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي شَكْوَاهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئاً قَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَاِنَّ لَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدُدِي وَ اَمَّا الْحُسَيْنُ فَاِنَّ لَهُ جُرْاَتِي وَ جُودِي.

حضرت سیدہ صلواۃ اللہ علیہا مرض موت میں اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حسنین آپ فرزند ہیں ان کو (اپنے کمالات میں سے) کچھ دیتے جایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ حسن کو میں اپنی ہیبت وجلال اور سیادت و سرداری دیتا ہوں اور حسین کو اپنی جرأت و ہمت اور سخاوت ہبہ کرتا ہوں۔

۱۲۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يَرْفَعُهُ اِلَى زَيْنَبَ بِنْتِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَانِ ابْنَاكَ فَانْحَلْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَمَّا الْحَسَنُ فَنَحَلْتُهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدُدِي وَ اَمَّا الْحُسَيْنُ فَنَحَلْتُهُ سَخَائِي وَ شَجَاعَتِي.

زینب بنت ابی رافع اپنی ماں کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے یہ عرض کی یا رسول اللہ یہ دونوں حسن وحسین آپ کے بیٹے ہیں۔ آپ انہیں کچھ تحفتاً عطا فرمایئے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ حسن کو میں اپنی ہیبت وحلم و بردباری اور حسین کو اپنا جود وسخا اور رحم وکرم ہبہ کرتا ہوں۔

۱۲۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ اَمَّا الْحَسَنُ فَاَنْحَلُهُ الْهَيْبَةَ وَ الْحِلْمَ وَ اَمَّا الْحُسَيْنُ فَاَنْحَلُهُ الْجُودَ وَ الرَّحْمَةَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حسن کو اپنی ہیبت اور حلم ہبہ کرتا ہوں اور حسین کو سخاوت اور رحمت سے نوازتا ہوں۔

لا سمر بعد العشاء الآخرة إلا لأحد رجلين

عشا کے بعد جاگنا مناسب نہیں مگر دو آدمیوں کے لئے

۱۲۵ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا سَمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ اِلَّا لِاَحَدِ رَجُلَيْنِ مُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ.

پھر نے فرمایا ہے کہ عشا کے بعد جاگنا مناسب نہیں، سوائے نماز پڑھنے کے لیے یا سفر میں ہوتو۔

أكثر ما يدخل به الأمة النار شيئان وأكثر ما يدخل به الجنة شيئان

جہنمیوں کی اکثریت دو وجہ سے، جنتیوں اکثریت دو وجہ سے

۱۲۶ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُدْخَلُ بِهِ النَّارُ مِنْ اُمَّتِي الْاَجْوَفَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْاَجْوَفَانِ قَالَ الْفَرْجُ وَالْفَمُ وَاَكْثَرُ مَا يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت دو چیزوں کی وجہ سے جہنم میں جائے گی، پیٹ اور شرمگاہ اور دو چیزوں کی وجہ سے جنت میں جائے گی پرہیزگاری اور خوش اخلاقی۔

لا يجمع الله عز وجل على عبده خوفين ولا أمنين

خداوند عالم جمع نہیں کرتا کسی بندے کے لیے دونوں جہاں کا خوف اور دین و دنیا کا امن

۱۲۷ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا اَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَلَا اَجْمَعُ لَهُ اَمْنَيْنِ فَاِذَا اَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا اَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا آمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم کسی بندے کے لیے دونوں جہاں کا خوف اور نہ دین و دنیا کا امن جمع کرتا

ہے۔ اگر دنیا میں مجھ سے خائف رہا تو آخرت میں بے خوف ہوگا اور دنیا میں مجھ سے نہیں ڈرتا تھا تو آخرت میں خائف ہوگا۔

صلاح أول هذه الأمة بخصلتين وهلاك آخرها بخصلتين

اس امت کے اول کی صلاح دو باتوں میں ہے، ہلاکت دو باتوں میں

۱۲۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاحَ اَوَّلِ هَذِهِ الْاُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَ الْيَقِينِ وَ هَلَاكَ آخِرِهَا بِالشُّحِّ وَ الْاَمَلِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے اول کی صلاح دو باتوں میں ہے: زہد اور یقین اور اس امت کے آخر کی ہلاکت حرص اور آرزوئے دراز۔

باب۔۳

تین طرح کی عادات کا باب

ثلاثة يدخلهم الله الجنة بغير حساب وثلاثة يدخلهم الله النار بغير حساب

تین آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے اور تین بغیر حساب جہنم میں

① حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ اَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ ثَلَاثَةٌ يُدْخِلُهُمُ اللهُ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَاَمَّا الَّذِينَ يُدْخِلُهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَاِمَامٌ عَادِلٌ وَ تَاجِرٌ صَدُوقٌ وَ شَيْخٌ اَفْنَى عُمُرَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُدْخِلُهُمُ اللهُ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَاِمَامٌ جَائِرٌ وَ تَاجِرٌ كَذُوبٌ وَ شَيْخٌ زَانٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ اور تین بغیر حساب جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے۔ جنت میں جانے والے یہ ہیں: (۱) امام عادل (۲) سچا تاجر (۳) وہ بوڑھا جس نے اپنی زندگی عبادت خدا میں بسر کی ہو۔ اور جہنم میں جانے والے (۱) امام ظالم (۲) جھوٹا تاجر (۳) بدکار بوڑھا۔

ثلاثة أشياء لا يحاسب الله عز وجل عليهما المؤمن

تین چیزوں کا حساب خداوند عالم مومن سے نہیں لے گا

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا يُحَاسِبُ اللهُ

عَلَيْهَا الْمُؤْمِنَ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ وَ ثَوْبٌ يَلْبَسُهُ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ تُعَاوِنُهُ وَ تُحْصِنُ فَرْجَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزوں کا حساب خداوند عالم مومن سے نہیں لے گا: (۱) کھانا (۲) کپڑا (۳) زوجہ صالحہ۔ جو اپنے شوہر سے تعاون کرے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔

ثلاث خصال من كن فيه أو واحدة منهن كان في ظل عرش الله عز وجل

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی بندے میں ہوتو وہ قیامت کے دن سایۂ عرش الٰہی میں ہوگا

۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ لَهَا وَ رَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ رِجْلًا وَ لَمْ يُؤَخِّرْ أُخْرَى حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلّٰهِ فِيهِ رِضًى أَوْ سَخَطٌ وَ رَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْفِيَ ذَلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْفِي مِنْهَا عَيْباً إِلَّا بَدَا لَهُ عَيْبٌ وَ كَفَى بِالْمَرْءِ شُغُلًا بِنَفْسِهِ عَنِ النَّاسِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی بندے میں ہوتو وہ قیامت کے دن سایۂ عرش الٰہی میں ہوگا: (۱) وہ کہ جو دوسروں کے ساتھ خود بھی وہی حسن سلوک کرے جو اپنے لیے چاہتا ہے (۲) وہ جو ہر قدم یہ سمجھ کر رکھے کہ مرضی خدا کے مخالف ہے یا موافق (۳) وہ کہ جو دوسروں کے بجائے خود اپنے عیوب پر نظر رکھے اور جب تک اپنا عیب دور نہ کرے دوسروں کے عیبوں پر نگاہ نہ کرے۔

۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ رَجُلٌ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ وَ رَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ رِجْلًا وَ لَمْ يُؤَخِّرْ أُخْرَى حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ رِضًى أَوْ سَخَطٌ وَ رَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخَاهُ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْفِيَ ذَلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْفِي مِنْهَا عَيْباً إِلَّا بَدَا لَهُ عَيْبٌ آخَرُ وَ كَفَى بِالْمَرْءِ شُغُلًا بِنَفْسِهِ عَنِ النَّاسِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی بندے میں ہوتو وہ قیامت کے دن سایۂ عرش الٰہی میں ہوگا: (۱) وہ کہ جو دوسروں کے ساتھ خود بھی وہی حسن سلوک کرے جو اپنے لیے چاہتا ہے (۲) وہ جو ہر قدم یہ سمجھ کر رکھے کہ مرضی خدا کے مخالف ہے یا موافق (۳) وہ کہ جو دوسروں کے بجائے خود اپنے عیوب پر نظر رکھے اور جب تک اپنا عیب دور نہ کرے دوسروں کے عیبوں پر نگاہ نہ کرے۔[1]

ثلاثة أقرب الخلق إلى الله عز وجل يوم القيامة

قبولیت دعا کی علامتیں

⑤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ هُمْ اَقْرَبُ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ النَّاسُ مِنَ الْحِسَابِ رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُدْرَتُهُ فِي حَالِ غَضَبِهِ اِلَى اَنْ يَحِيفَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدَيْهِ وَ رَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِلْ مَعَ اَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ بِشَعِيرَةٍ وَ رَجُلٌ قَالَ الْحَقَّ فِيمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن مقرب بارگاہ الٰہی ہوں گے۔ ایک وہ شخص جو غصے کو ضبط کرے اور کمزوروں پر رحم کھائے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان یکساں سلوک کرے۔ تیسرے وہ جو ہر حال میں حق بات کہے۔ خواہ اس کو نقصان ہی ہو۔

عند وجود ثلاثة أشياء إجابة الدعاء

⑥ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُكَ وَ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ وَ وَجِلَ قَلْبُكَ فَدُونَكَ دُونَكَ فَقَدْ قُصِدَ قَصْدُكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں (یعنی بدن خوف خدا سے لرزنے لگے)، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور تمہارا دل نرم ہو جائے تو یاد یاد رکھو کہ یہ لمحات تمہاری قبولیت اجابت کے ہیں۔

[1] حدیث نمبر ۳ اور ۴ ایک ہی ہیں فرق صرف اور صرف سند کا ہے پہلی کی سند کی انتہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے اور دوسری کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر کیونکہ الخصال میں ایسے ہی ہے لہٰذا ہم نے بھی ترجمہ کرتے وقت اسی طرح رہنے دیا تا کہ خیانت نہ ہو اور مصنف جمع آوری اسی انداز میں رہے جیسے کہ انہوں نے کی تھی۔ (مجاہد حسین حرّ)

لا يكون المؤمن مؤمنا حتى يكون فيه ثلاث خصال

مومن اس وقت تک مومن نہیں جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں

⑦ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدِّلْهَاثِ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَ سُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ وَ سُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ فَالسُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ كِتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ اَحَداً اِلَّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ وَ اَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَ اَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ الصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن اس وقت تک مومن نہیں جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: سنت الٰہی، سنت نبی سنت وصی۔ سنت الٰہی راز داری ہے کہ وہ رسولان پسندیدہ کے سوا اپنے اسرار سے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سنت نبی یہ کہ ہر شخص کے ساتھ خلق و مروت سے پیش آئے، کیونکہ خدا نے انبیاء علیہم السلام کو چشم پوشی اور گناہوں سے درگزر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ سنت ولی یہ کہ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرے اور ان کی باتوں پر صبر کرے۔

ثلاث خصال لا تكون في المؤمن

مومن میں تین خصلتیں نہیں پائی جاتیں

⑧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ الْحَارِثِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ فِيهِ الشُّحُّ وَ الْحَسَدُ وَ الْجُبْنُ وَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَاناً وَ لَا حَرِيصاً وَ لَا شَحِيحاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص حریص اور ڈرپوک ہو اس میں ایمان نہیں ہوتا کیونکہ مومن میں تین خصلتیں نہیں ہوتیں: بخل، حسد اور خوف مردم۔

سأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم ربه عز وجل ثلاث خصال فأعطاه اثنتين ومنعه واحدة

خدا کی بارگاہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین دعاؤں میں سے دو کا قبول اور ایک کا رد ہونا

⑨ اَخۡبَرَنَا سُلَيۡمَانُ بۡنُ اَحۡمَدَ بۡنِ اَيُّوبَ اللَّخۡمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عُثۡمَانَ بۡنِ اَبِي شَيۡبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مِنۡجَابُ بۡنُ الۡحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيۡفَةَ الثَّعۡلَبِيُّ عَنۡ زِيَادِ بۡنِ عِلَاقَةَ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ سَاَلۡتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثَلَاثَ خِصَالٍ فَاَعۡطَانِي اثۡنَتَيۡنِ وَ مَنَعَنِي وَاحِدَةً قُلۡتُ يَا رَبِّ لَا تُهۡلِكۡ اُمَّتِي جُوعاً قَالَ لَكَ هَذِهِ قُلۡتُ يَا رَبِّ لَا تُسَلِّطۡ عَلَيۡهِمۡ عَدُوّاً مِنۡ غَيۡرِهِمۡ يَعۡنِي مِنَ الۡمُشۡرِكِينَ فَيَجۡتَاحُوهُمۡ قَالَ لَكَ ذَلِكَ قُلۡتُ يَا رَبِّ لَا تَجۡعَلۡ بَاۡسَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ فَمَنَعَنِي هَذِهِ.

قال سليمان بن أحمد لا يروى هذا الحديث عن علي عليه السلام إلا بهذا الإسناد تفرد به منجاب بن الحارث.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے خدا سے تین دعائیں کی جس میں سے دو قبول ہوئیں پہلی یہ کہ پروردگار میری امت بھوک سے ہلاک نہ ہو۔ فرمایا: قبول ہے۔ دوسری یہ کہ مسلمانوں پر کفار ومشرکین کا ایسا غلبہ نہ ہو کہ سب مسلمان ہلاک ہو جائیں۔ ارشاد ہوا یہ بھی قبول ہے۔ پھر عرض کی مسلمان آپس میں نہ لڑیں۔ لیکن یہ دعا قبول نہ ہوئی۔

سلیمان بن احمد شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کے استاد نے فرمایا ہے کہ حدیث کا صرف ایک راوی منجاب بن حارث ہے۔ اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو امیر المومنین علیہ السلام سے نقل نہیں کیا۔

ثلاث درجات وثلاث كفارات وثلاث موبقات وثلاث منجيات

تین درجات، تین کفارے، تین ہلاک کرنے والی عادتیں اور تین نجات دینے والی اچھائیاں

⑩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحَسَنِ بۡنِ اَحۡمَدَ بۡنِ الۡوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ اَبِي عَبۡدِ اللهِ الۡبَرۡقِيُّ عَنۡ اَبِيهِ عَنۡ هَارُونَ بۡنِ الۡجَهۡمِ عَنۡ ثُوَيۡرِ بۡنِ اَبِي فَاخِتَةَ عَنۡ اَبِي جَمِيلَةَ الۡمُفَضَّلِ بۡنِ صَالِحٍ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ طَرِيفٍ عَنۡ اَبِي جَعۡفَرٍ مُحَمَّدِ بۡنِ عَلِيٍّ الۡبَاقِرِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ وَ ثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُوبِقَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُنۡجِيَاتٌ فَاَمَّا الدَّرَجَاتُ فَاِفۡشَاءُ

السَّلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ وَ الْكَفَّارَاتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ الْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِلَى الصَّلَوَاتِ وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الْجَمَاعَاتِ وَ اَمَّا الثَّلَاثُ الْمُوبِقَاتُ فَشُحٌّ مُطَاعٌ وَ هَوًى مُتَّبَعٌ وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَ اَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَخَوْفُ اللهِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ وَ الْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَ الْفَقْرِ وَ كَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَ السَّخَطِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتوں سے درجات بلند ہوتے ہیں: (۱) احیائے سلام یعنی واضح طور سے سلام کرنا (۲) مومنین کو کھانا کھلانا (۳) نماز شب پڑھنا۔ تین باتیں گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں: (۱) جاڑوں میں کامل وضو کرنا (۲) نماز کے لیے گھر سے (مسجد میں) جانا (۳) جماعت میں پابندی سے شریک ہونا۔ بخل وخواہش نفس کی پیروی و خود بینی (تکبر) وجہ ہلاکت ہیں: خلوت وجلوت میں خدا کا خوف (۲) خوش حالی و مفلسی میں میانہ روی (۳) خوشی و خفگی میں سچی صحیح اور حق بات کہنا سبب نجات ہیں۔ (یادداشت) اسی حدیث کے سلسلے میں دو حدیثیں اسی مضمون کی اور نقل کی گئی ہیں جن کو بہ خیال تحصیل حاصل ترک کر دیا گیا ہے۔

⑪ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ الْقَاضِي قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ وَ اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَالْمُنْجِيَاتُ خَشْيَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ وَ الْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَ الْفَقْرِ وَ الْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ الثَّلَاثُ الْمُهْلِكَاتُ شُحٌّ مُطَاعٌ وَ هَوًى مُتَّبَعٌ وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ

وَ قَدْ رُوِيَ حَدِيثٌ آخَرُ عَنِ الصَّادِقِ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ الشُّحُّ الْمُطَاعُ سُوءُ الظَّنِّ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ

و قد أخرجته مسندا في كتاب معاني الأخبار

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو نجات دینے والی ہیں۔

پس جو چیزیں نجات دینے والی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) پنہاں و آشکار ہر حال میں خوف خدا،

(۲) میانہ روی اختیار کرنا غنی و فقر ہر دو حال میں،

(۳) عدالت قائم کرنا چاہے اس سے خود کو فائدہ ہو یا نقصان۔

اور جو تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) ایسی کنجوسی جو جسم انسانی پر حاکم وفرمانروا ہو جائے ،

(۲) بڑھاپے میں تابع ہوائے نفس ہو جانا ،

(۳) خود پسندی

اسی مضمون کی ایک دوسری روایت حضرت امام صادق علیہ السلام سے بیان ہوئی ہے کہ حضرت نے ''شُحٌّ مَطاعٌ'' کا معنی کنجوسی کی بجائے اللہ تعالیٰ سے بدگمانی کے لئے ہیں۔

یہ حدیث کتاب معانی الاخبار میں موجود ہے۔

۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ وَ ثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَاَمَّا الدَّرَجَاتُ فَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ الْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَ اَمَّا الْكَفَّارَاتُ فَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَ التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ وَ اَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَشُحٌّ مُطَاعٌ وَ هَوًى مُتَّبَعٌ وَ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَ اَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَخَوْفُ اللهِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ وَ الْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَ الْفَقْرِ وَ كَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَ السَّخَطِ.

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ لَمَّا سُئِلَ فِي الْمِعْرَاجِ فِيمَا اخْتَصَمَ الْمَلَاُ الْاَعْلَى قَالَ فِي الدَّرَجَاتِ وَ الْكَفَّارَاتِ قَالَ فَنُودِيتُ وَ مَا الدَّرَجَاتُ قُلْتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ الْمَشْيُ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ وَلَايَتِي وَ وَلَايَةُ اَهْلِ بَيْتِي حَتَّى الْمَمَاتِ.

و الحديث طويل قد أخرجته مسندا على وجهه فى كتاب إثبات المعراج.

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا علی علیہ السلام سے وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے علیؑ! تین چیزیں درجات میں بلندی کا باعث ہیں تین چیزیں گناہوں کے کفارہ کا باعث ہیں، تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں انسان کو نجات دلانے والی ہیں۔

پس وہ چیزیں جو انسان کے لئے باعث بلندی درجات ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سردترین موسم میں بھی مکمل وضو کرنا

(۲) ایک نماز سے فارغ ہوجانے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا

(۳) دن ہو یا رات نماز جماعت میں شریک ہونا

گناہوں کے لئے کفارہ کا باعث چیزیں یہ ہیں

(۱) بلند آواز سے سلام کرنا

(۲) لوگوں کو کھانا کھلانا

(۳) نماز شب قائم کرنا جبکہ لوگ سورہے ہوں

ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں یہ ہیں:

(۱) بخل کہ جو انسان کے جسم پر حاکم ہوجائے

(۲) بڑھاپے میں تابع ہوائے نفس ہوجانا،

(۳) خود پسندی

نجات دلانے والی چیزیں یہ ہیں:

(۱) پنہاں و آشکار ہر حال میں خوف خدا،

(۲) میانہ روی اختیار کرنا غنی وفقر ہر دو حال میں،

(۳) عدالت قائم کرنا چاہے اس سے خود کو فائدہ ہو یا نقصان۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراج کے بارے پوچھا گیا کہ آپؐ نے ملکوت اعلیٰ میں کیا گفتگو فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارگاہ ایزدی میں کمالات میں بلندی اور گناہوں کے کفارہ کے بارے میں سوال کیا تو جواب ملا کہ سرد موسم میں مکمل وضو کرنا نماز جماعت میں شریک ہونا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت پر قائم رہنا یہاں تک کہ موت آجائے۔

یہ ایک طولانی حدیث ہے جو کوئی مطالعہ کرنا چاہے تو وہ کتاب ''اثبات المعراج'' کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔

⑬ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ ثَلَاثٌ مُوبِقَاتٌ نَكْثُ الصَّفْقَةِ وَ تَرْكُ السُّنَّةِ وَ فِرَاقُ الْجَمَاعَةِ وَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ تَكُفُّ لِسَانَكَ وَ تَبْكِي عَلَى خَطِيئَتِكَ وَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں موجب ہلاکت ہیں:

وعدہ شکنی، سنت کوترک کرنا اور جماعت سے دوری

اور تین چیزیں نجات کا باعث ہیں:

اپنی زبان کی حفاظت کرو، اور اپنے گناہوں پر گریہ کرو اور گھر میں بیٹھ رہو۔ (یعنی فتنہ وفساد کے موقع پر گھر سے باہر نہ نکلو اور اس میں حصہ نہ لو)۔

ثلاث من كن فيه زوجه الله من الحور العين

جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں خداوند عالم کو حور العین سے تزویج کا اختیار دے گا

۱۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ زَوَّجَهُ اللهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كَيْفَ يَشَاءُ كَظْمُ الْغَيْظِ وَ الصَّبْرُ عَلَى السُّيُوفِ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ اَشْرَفَ عَلَى مَالٍ حَرَامٍ فَتَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس میں تین باتیں پائی جائیں اس کو خداوند عالم اختیار دے گا کہ جنت میں جس حور کو چاہے پسند کر کے لے لے (۱) غصے کو روکنا (۲) خدا کی راہ میں تلواریں کھانا (۳) خدا کے خوف سے مالِ حرام سے پرہیز کرنا۔

ثلاثة إن لم تظلمهم ظلموك

اگر تم سختی نہ بھی کرو گے تو وہ تم پر سختی کریں گے

۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثَةٌ اِنْ لَمْ تَظْلِمْهُمْ ظَلَمُوكَ السَّفِلَةُ وَ زَوْجَتُكَ وَ خَادِمُكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن پر اگر تم سختی نہ بھی کرو گے تو وہ تم پر سختی کریں گے: (۱) کمینے (۲) زوجہ (۳) خدمت گار

ثلاثة لا ينتصفون من ثلاثة

تین آدمی تین آدمیوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے

۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْتَصِفُونَ مِنْ ثَلَاثَةٍ شَرِيفٌ مِنْ وَضِيعٍ وَ حَلِيمٌ مِنْ سَفِيهٍ وَ بَرٌّ مِنْ فَاجِرٍ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی تین آدمیوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے: (۱) شریف اور کمینہ (۲) حلیم اور بے عقل (۳) نیکوکار اور بدکار۔

ثلاث خصال العبد بينهن

انسان تین باتوں میں گھرا ہوا ہے

۱۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ الْعَبْدُ بَيْنَ ثَلَاثَةٍ بَلَاءٍ وَ قَضَاءٍ وَ نِعْمَةٍ فَعَلَيْهِ فِي الْبَلَاءِ مِنَ اللهِ الصَّبْرُ فَرِيضَةً وَ عَلَيْهِ فِي الْقَضَاءِ مِنَ اللهِ التَّسْلِيمُ فَرِيضَةً وَ عَلَيْهِ فِي النِّعْمَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الشُّكْرُ فَرِيضَةً

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان تین باتوں میں گھرا ہوا ہے: (۱) بلا (۲) قضا (۳) نعمت۔ بلا میں صبر کرنا۔ قضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور نعمت میں شکر کرنا فرض ہے۔

ثلاثة حق لهم أن يرحموا

تین آدمیوں پر رحم کرنا چاہیے

۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنِّي لَأَرْحَمُ ثَلَاثَةً وَ حَقٌّ لَهُمْ أَنْ يُرْحَمُوا عَزِيزٌ أَصَابَتْهُ مَذَلَّةٌ بَعْدَ الْعِزِّ وَ غَنِيٌّ أَصَابَتْهُ

حَاجَةٌ بَعْدَ الْغِنَى وَ عَالِمٌ يَسْتَخِفُّ بِهِ أَهْلُهُ وَ الْجَهَلَةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں پر رحم کرنا چاہیے۔ایک وہ عزت دار جو (کسی وجہ سے) ذلیل ہو گیا ہو۔دوسرے وہ مالدار جو مفلس ہو گیا ہو۔تیسرے وہ عالم جو ناقدروں کے درمیان ہو۔

ثلاثة يبغضهم الله عزوجل

تین آدمیوں کو خداوند عالم دشمن رکھتا ہے

⑲ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ الْغَنِيَّ الظَّلُومَ وَ الشَّيْخَ الْفَاجِرَ وَ الصُّعْلُوكَ الْمُخْتَالَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرِي مَا الصُّعْلُوكُ الْمُخْتَالُ قَالَ فَقُلْنَا الْقَلِيلُ الْمَالِ قَالَ لَا هُوَ الَّذِي لَا يَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهِ.

پھر نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں کو خداوند عالم دشمن رکھتا ہے: (۱) وہ مالدار جو ظلم کرتا ہو۔(۲) بوڑھا بدکار۔(۳) تکبر کرنے والا فقیر۔

پھر فرمایا: تم سمجھے فقیر متکبر کون ہے؟

عرض کی گئی: مفلس۔

فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص جو اپنا مال خدا کی راہ میں صرف نہیں کرتا۔

ثلاث يحسن فيهن الكذب و ثلاث يقبح فيهن الصدق و ثلاثة مجالستهم تميت القلب

تین مقامات پر جھوٹ بولنا اچھا، تین مقام پر سچ بولنا برا اور تین جگہ بیٹھنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے،

⑳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكَذِبُ الْمَكِيدَةُ فِي الْحَرْبِ وَ عِدَتُكَ زَوْجَتَكَ وَ الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ ثَلَاثٌ يَقْبُحُ فِيهِمُ

الصِّدْقُ النَّمِيمَةُ وَ اِخْبَارُكَ الرَّجُلَ عَنْ اَهْلِهِ بِمَا يَكْرَهُهُ وَ تَكْذِيبُكَ الرَّجُلَ عَنِ الْخَبَرِ قَالَ وَ ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ مُجَالَسَةُ الْاَنْذَالِ وَ الْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ وَ مُجَالَسَةُ الْاَغْنِيَاءِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین مقامات پر جھوٹ بول دینا جائز ہے:

(۱) جہاد میں جو حکم امام سے ہو کافروں کو قتل کرنے کے لیے

(۲) اگر بیوی کی ضد سے مجبوراً کوئی وعدہ کرلیا ہو اور شوہر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا ہو

(۳) دو آدمیوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لیے۔

تین مقامات پر سچ بولنا برا ہے:

(۱) سخن چینی کرنا

(۲) عورت کی بدکاری کا اس کے شوہر سے ذکر کرنا

(۳) خبر دینے والے کو جھٹلانا۔ مطلب یہ ہے کہ ان مقامات پر خاموش رہے۔

تین آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے:

(۱) کمینے

(۲) عورتیں

(۳) مالدار۔

ثلاث بثلاث

تین چیزیں تین چیزوں کے ساتھ ہیں

۲۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ وَ مَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زَادَ اللهُ فِي رِزْقِهِ وَ مَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِاَهْلِهِ زَادَ اللهُ فِي عُمُرِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سچ بولنے والے کا عمل پاک ہوتا ہے۔ نیت اچھی ہوتی ہے۔ روزی زیادہ ہوتی ہے۔ جس کا برتاؤ اہل وعیال کے ساتھ اچھا ہو گا اس کی عمر زیادہ ہو گی۔

واحدة بثلاث

تین باتوں میں گرفتاری

۴۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْيَا تَعَلَّقَ مِنْهَا بِثَلَاثِ خِصَالٍ هَمٍّ لَا يَفْنَى وَ اَمَلٍ لَا يُدْرَكُ وَ رَجَاءٍ لَا يُنَالُ.

پھر نے فرمایا ہے جس کا دل محبت دنیا میں گرفتار ہوگا تین باتوں میں مبتلا ہوگا: (۱) غمِ بے اندازہ (۲) آرزوئے بے حاصل (۳) امید غیر نائل جو پوری نہ ہو۔

علامات الكبر ثلاث

بڑھاپے کی تین علامتیں

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الصَّبَّاحِ مَوْلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا مَرَرْنَا بِاُحُدٍ قَالَ تَرَى الثَّقْبَ الَّذِي فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَسْتُ اَرَاهُ وَ عَلَامَةُ الْكِبَرِ ثَلَاثٌ كَلَالُ الْبَصَرِ وَ انْحِنَاءُ الظَّهْرِ وَ رِقَّةُ الْقَدَمِ.

امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہم احد کے پہاڑ کے قریب سے گزرے تو امام علیہ السلام نے فرمایا تم وہ شگاف دیکھ رہے ہو جو پہاڑ میں موجود ہے؟

میں نے کہا کہ ہاں!

امام علیہ السلام نے فرمایا مگر میں اسے نہیں دیکھ رہا ہوں۔ اور (۱) ضعف بصارت (۲) کمر کا جھک جانا (۳) پنڈلیوں کا پتلا ہونا بڑھاپے کی علامت ہے۔

ثلاث خصال خص بها الأنبياء عليهم السلام وأولادهم وأتباعهم

انبیاء اولاد انبیاء اور پیروانِ انبیاء علیہم السلام کے لیے تین باتیں مخصوص ہیں

۴۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ

الْاَنْبِيَاءَ وَ اَوْلَادَ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَتْبَاعَ الْاَنْبِيَاءِ خُصُّوا بِثَلَاثِ خِصَالٍ السُّقْمِ فِي الْاَبْدَانِ وَ خَوْفِ السُّلْطَانِ وَ الْفَقْرِ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انبیاء اولاد انبیاء اور پیروانِ انبیاء علیہم السلام کے لیے تین باتیں مخصوص ہیں: (۱) امراض (۲) خوف بادشاہ (۳) مفلسی

ثلاث خصال فيهن المقت من الله تبارك وتعالى

تین باتیں اللہ کی ناپسندیدگی کا باعث ہیں

۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُعَلَّى عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْمَقْتُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَوْمٌ مِنْ غَيْرِ سَهَرٍ وَ ضَحِكٌ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ وَ اَكْلٌ عَلَى الشِّبَعِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں اللہ کی ناپسندیدگی کا باعث ہیں: بغیر بیداری کے سونا یعنی زیادہ سونا۔ بغیر تعجب کے ہنسنا یعنی بے جا ہنسنا اور پیٹ بھرے ہوئے کھانا کھانا۔

الهدية على ثلاثة وجوه

ہدیہ کی تین قسمیں ہیں

۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ الْهَدِيَّةُ عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ هَدِيَّةِ مُكَافَاةٍ وَ هَدِيَّةِ مُصَانَعَةٍ وَ هَدِيَّةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہدیہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) ہدیہ کے عوض ہدیہ (۲) خوش کرنے کے لیے ہدیہ (۳) صرف رضائے الٰہی کے لیے ہدیہ۔

ثلاث خصال لم يعر منها نبي فمن دونه

تین باتیں جن سے انبیاء وغیر انبیاء کوئی خالی نہیں

۲۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثٌ لَمْ يَعْرَ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَنْ دُونَهُ الطِّيَرَةُ وَ الْحَسَدُ وَ التَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه معنى الطيرة في هذا الموضع هو أن يتطير منهم قومهم فأما هم عليه السلام فلا يتطيرون و ذلك كما قال الله عز و جل عن قوم صالح "قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللهِ"[1] و كما قال آخرون لأنبيائهم عليه السلام "قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ"[2] الآية و أما الحسد فإنه في هذا الموضع هو أن يحسدوا لا أنهم يحسدون غيرهم و ذلك كما قال الله عز و جل "اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا"[3] و أما التفكر في الوسوسة في الخلق فهو بلواهم عليه السلام بأهل الوسوسة لا غير ذلك و ذلك كما حكى الله عز و جل عنهم عن الوليد بن المغيرة المخزومي "اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ"[4] يعني قال للقرآن إِنْ هذا "اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ"[5].

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں ہیں جن سے انبیاء وغیر انبیاء کوئی خالی نہیں۔

(۱) فال بد (۲) حسد (۳) فاسد وسوسے سے بدگمانی کرنے والے۔

مصنف کتاب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں فال بد کا معنی یہ ہے کہ لوگ خدائے کے پیغمبروں کے بارے میں فال بد کیا کرتے ہیں ورنہ خود پیغمبر اس بات سے بری ہیں کہ وہ بری گفتگو کریں۔ اسی طرف خداوند عالم کا یہ قول اشارہ کرتا ہے کہ جس میں قوم صالح کے بارے میں سورۂ نمل آیت نمبر ۴۷ میں خداوند عالم فرماتا ہے:

ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون ہی پایا ہے انہوں نے کہا کہ تمہاری بدقسمتی اللہ کے پاس مقدر ہے اور یہ درحقیقت تمہاری آزمائش کی جارہی ہے۔

دوسری جگہ سورۂ یٰسین آیت ۱۸ میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں لوگوں کا قول ذکر ہے:

ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم منحوس معلوم ہوتے ہو اگر اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم سنگسار کردیں گے۔

---

[1] سورۂ نمل آیت ۴۷
[2] سورۂ یٰسین آیت ۱۸
[3] سورۂ نساء آیت ۵۴
[4] سورۂ مدثر آیات ۱۸ تا ۲۰
[5] سورہ مدثر آیات ۲۴، ۲۵

اور حسد یہاں اس مقام پر مقصود یہ ہے کہ ان سے حسد کیا جاتا ہے نہ کہ انبیا کرام دوسروں سے حسد کرتے ہوں جیسا کہ سورۂ نساء آیت ۵۴ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

وہ (لوگ) ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے۔ تو پھر ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب وحکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے۔

باقی رہا وسوسہ و بدگمانی اللہ کی مخلوق کے بارے میں تو وسوسہ و بدگمانی کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے وسوسہ و بدگمانی کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول سورۂ مدثر کی آیات ۱۸ تا ۲۰ میں ولید بن مغیرہ مخزومی کے بارے میں ہے کہ

اس نے فکر کی اور اندازہ لگایا تو اسی میں مارا گیا کہ کیسا اندازہ لگایا پھر اسی میں اور تباہ ہو گیا کہ کیسا اندازہ لگایا۔

یعنی اس نے قرآن کے بارے میں کہا:

یہ تو ایک جادو ہے جو پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے یہ تو صرف انسان کا کلام ہے۔

أصول الكفر ثلاثة

تین چیزیں انکارِ نعمت کی اصل

۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اُصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ الْحِرْصُ وَ الِاسْتِكْبَارُ وَ الْحَسَدُ فَاَمَّا الْحِرْصُ فَآدَمُ حِينَ نُهِيَ عَنِ الشَّجَرَةِ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا وَ اَمَّا الِاسْتِكْبَارُ فَاِبْلِيسُ حِينَ اُمِرَ بِالسُّجُودِ فَاَبَى وَ اَمَّا الْحَسَدُ فَابْنَا آدَمَ حِينَ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَداً.

پھر فرماتے ہیں: تین چیزیں انکارِ نعمت کی اصل ہیں:

(۱) حرص (۲) تکبر (۳) حسد۔

جہاں تک حرص کا تعلق ہے تو آدم علیہ السلام کو جب درخت کے قریب جانے سے روکا گیا تھا تو حرص کی بنا پر انہوں نے اس کا پھل کھا لیا۔

جہاں تک تکبر کا تعلق ہے تو جب ابلیس کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو اس نے انکار کر دیا۔

باقی رہی حسد کی بات تو فرزندانِ آدم میں سے ایک نے دوسرے کو حسد کی بنیاد پر قتل کر دیا۔

الدين على ثلاثة وجوه

قرض کی تین قسمیں

٢٩ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُحْرِزٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّيْنُ عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ رَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهُ فَاَنْظَرَ وَ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ اَعْطَى وَ لَمْ يُمَاطِلْ فَذٰلِكَ لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ اَوْفَى فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَ لَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهُ اسْتَوْفَى وَ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ مَطَلَ فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَ لَا لَهُ.

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرض کی تین قسمیں ہیں: (۱) قرض دینے والا قرضدار کو مہلت دیتا ہے اور قرضدار قرض کو جلدی ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ (۲) اور وہ جو اپنا مطالبہ لے لیتا ہے اور دوسروں کا مطالبہ بھی ادا کر دیتا ہے۔ (۳) وہ جو اپنا مطالبہ تو لے لیتا ہے اور دوسروں کا مطالبہ نہیں دیتا۔ پہلا نفع میں ہے۔ دوسرے کو نہ نفع ہے نہ نقصان۔ تیسرے کو صرف نقصان۔

وجوه الاستئذان ثلاثة

تین بار اجازت لینا

٣٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثَةٌ اَوَّلُهُنَّ يَسْمَعُونَ وَ الثَّانِيَةُ يَحْذَرُونَ وَ الثَّالِثَةُ اِنْ شَاءُوا اَذِنُوا وَ اِنْ شَاءُوا لَمْ يَفْعَلُوا فَيَرْجِعُ الْمُسْتَاْذِنُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی کے یہاں جاؤ تو تین بار اجازت لو۔ پہلی بار وہ سنے گا دوسری بار آمادہ ہوگا، تیسری بار چاہے گا تو اجازت دے گا ورنہ نہیں۔

ثلاثة لا يسلمون

تین آدمیوں کو سلام نہ کرو

٣١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ

الْحِمْيَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ بِاِسْنَادِهٖ يَرْفَعُهُ اِلَى الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ الْمَاشِي مَعَ جَنَازَةٍ وَ الْمَاشِي اِلَى الْجُمُعَةِ وَ فِي بَيْتِ الْحَمَّامِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں کو سلام نہ کرو: (۱) جو جنازے کے ساتھ چل رہا ہو (۲) جو نماز جمعہ پڑھنے جارہا ہو (۳) جو حمام میں ہے۔

خير الناس ثلاثة

تین گروہ بہترین خلائق

۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِي خَالِدٍ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَيْرُكُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَفْشَى السَّلَامَ وَ صَلَّى وَ النَّاسُ نِيَامٌ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین گروہ بہترین خلائق ہیں: (۱) لوگوں کو کھانا کھلانے والا (۲) با قاعدہ سلام کرنے والا یعنی خوش روئی وخندہ پیشانی کے ساتھ (۳) وہ کہ جب سب سوتے ہوں تو وہ نماز پڑھتا ہو۔

ثلاث خصال خصلة منها تظهر الغنى و خصلة تظهر الجمال و خصلة تكبت الأعداء

تین خصلتیں: خوشبو لگانا، اچھا لباس پہننا اور خوش اخلاقی

۳۳ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهٖ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ الدُّهْنُ يُظْهِرُ الْغِنَى وَ الثِّيَابُ تُظْهِرُ الْجَمَالَ وَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يَكْبِتُ الْاَعْدَاءَ.

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ایک سے دولت مندی ظاہر ہوتی ہے یعنی عطر لگانا۔ ایک سے حسن بڑھتا ہے یعنی اچھی پوشاک پہننا۔ ایک سے دشمن ذلیل ہوتے ہیں یعنی خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

ثلاث من سنن المرسلين

تین باتیں خصال انبیاء علیہم السلام میں سے

۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ يَرْفَعُهُ إِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْعِطْرُ وَ إِحْفَاءُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں خصال انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں: (۱) عطر لگانا (۲) بالوں کی اصلاح کرنا اور کنگھی کرنا (۳) بکثرت بیوی کی قربت اختیار کرنا۔

ثلاثة يجلين البصر

تین چیزیں بصارت کو بڑھاتی ہیں

۳۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ علیہ السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يَجْلِينَ الْبَصَرَ النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ وَ النَّظَرُ إِلَى الْمَاءِ الْجَارِي وَ النَّظَرُ إِلَى الْوَجْهِ الْحَسَنِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں بصارت کو بڑھاتی ہیں: (۱) سبزے پر نظر کرنا (۲) بہتا ہوا پانی دیکھنا (۳) خوبصورت آدمی کو دیکھنا۔

الخصال الجميلة ثلاث

مرد میں تین چیزیں ہونا بہتر ہے

۳۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ اَجْمَلُ قَالَ علیہ السلام وَقَارٌ بِلَا مَهَابَةٍ وَ سَمَاحٌ بِلَا طَلَبِ مُكَافَاةٍ وَ تَشَاغُلٌ بِغَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرد میں تین خصلتیں ہونا بہتر ہے: (۱) سکون و وقار بغیر کسی کو خوف زدہ کیے

ہوئے (۲) سخاوت کرنا بغیر خواہشِ عِوض کے (۳) دنیا سے دل نہ لگانا۔

السرف في ثلاث

تین چیزوں میں خرچ کرنا

۳۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ السَّرَفُ فِي ثَلَاثٍ ابْتِذَالُكَ ثَوْبَ صَوْنِكَ وَ اِلْقَاؤُكَ النَّوَى يَمِيناً وَ شِمَالًا وَ اِهْرَاقُكَ فَضْلَةَ الْمَاءِ وَ قَالَ لَيْسَ فِي الطَّعَامِ سَرَفٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی آبرو کی حفاظت کے لیے لباس فاخرہ پر پیسے خرچ کرنا اور خرمے کی گٹھلیوں کو بیکار سمجھ کر پھینک دینا اور جو پانی پینے سے بچ جائے اس کو بہا دینا فضول خرچی ہے اور کھانے میں اسراف نہیں۔

لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة

تین گروہوں پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت

۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثَلَاثَةً الْآكِلَ زَادَهُ وَحْدَهُ وَ الرَّاكِبَ فِي الْفَلَاةِ وَحْدَهُ وَ النَّائِمَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین گروہوں پر لعنت کی ہے: (۱) اپنا زادِ سفر تنہا کھانے والا (۲) صحرا میں تنہا سفر کرنے والا (۳) تنہا مکان میں سونے والا۔

في الجنة درجة لا ينالها إلا ثلاثة

جنت کے ایک بلند درجہ تک تین گروہوں کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا

۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةً لَا يَنَالُهَا اِلَّا اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ ذُو رَحِمٍ وَصُولٍ اَوْ ذُو عِيَالٍ صَبُورٍ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک درجہ بلند ہے یہاں تک کہ تین گروہوں کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا: (۱) امام عادل (۲) عزیزوں سے ملنے والا (۳) ایسا مرد عیالدار جو صابر ہو۔

رفع القلم عن ثلاثة

تین افراد سے حکم اٹھالیا گیا ہے

۴۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ مَجْنُونَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرُّوا بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةٌ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَا تَعْجَلُوا فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

قال مصنف هذا الكتاب جاء هذا الحديث هكذا و الأصل في هذا قول أهل البيت عليهم السلام المجنون إذا زنى حد و المجنونة إذا زنت لا تحد لأن المجنون يأتي و المجنونة تؤتى.

کسی دیوانی عورت کے ساتھ ایک شخص نے زنا کیا۔ لوگ عمر بن خطاب کے پاس لے گئے۔ انہوں نے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ اتنے میں امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا: کیا ہوا ہے؟

لوگوں نے ماجرا بیان کیا۔

آپ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ جلدی نہ کرو۔

یہ کہہ کر آپ عمر کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں پر کوئی تکلیف شرعی نہیں: (۱) بچہ جب تک بالغ نہ ہو (۲) دیوانہ جب تک ہوش میں نہ آئے (۳) سونے والا جب تک بیدار نہ ہو۔

مصنف محترم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اس حدیث میں ایسا ہی بیان کیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اقوال ائمہ علیہم السلام یہ حکم ملتا ہے کہ اگر کوئی دیوانہ مرد کسی سے زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوگی لیکن دیوانہ عورت پر حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ مرد فاعل ہے جبکہ عورت مفعول ہے۔ (یعنی مرد جب تک خود عمل نہ کرنا چاہے عمل سے رک سکتا ہے جبکہ عورت سے جبرا زنا کیا جا سکتا ہے)۔

حديث الثلاثة النفر الذين حلفوا باللات و العزى أن يقتلوا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فنهض إليهم علي عليه السلام

حدیث؛ تین آدمیوں نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں گے علیؑ ان ختم کردیا

۴۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَشَجُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ يَوْمٍ وَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ اَيُّكُمْ يَنْهَضُ اِلَى ثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ آلَوْا بِاللَّاتِ وَ الْعُزَّى لِيَقْتُلُونِي وَ قَدْ كَذَبُوا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَحْجَمَ النَّاسُ وَ مَا تَكَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ مَا اَحْسَبُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فِيكُمْ فَقَامَ اِلَيْهِ عَامِرُ بْنُ قَتَادَةَ فَقَالَ اِنَّهُ وُعِكَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ لَمْ يَخْرُجْ يُصَلِّي مَعَكَ فَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُخْبِرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله شَأْنَكَ فَمَضَى اِلَيْهِ فَاَخْبَرَهُ فَخَرَجَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ كَاَنَّهُ نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ وَ عَلَيْهِ اِزَارٌ قَدْ عَقَدَ طَرَفَيْهِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا هَذَا الْخَبَرُ فَقَالَ هَذَا رَسُولُ رَبِّي يُخْبِرُنِي عَنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ نَهَضُوا اِلَيَّ لِيَقْتُلُونِي وَ قَدْ كَذَبُوا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَنَا لَهُمْ سَرِيَّةٌ وَحْدِي هُوَ ذَا اَلْبَسُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بَلْ هَذِهِ ثِيَابِي وَ هَذَا دِرْعِي وَ هَذَا سَيْفِي فَاَلْبَسَهُ وَ دَرَّعَهُ وَ عَمَّمَهُ وَ قَلَّدَهُ وَ اَرْكَبَهُ فَرَسَهُ وَ خَرَجَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَمَكَثَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا يَاْتِيهِ جَبْرَئِيلُ بِخَبَرِهِ وَ لَا خَبَرٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَلَى وَرِكَيْهَا تَقُولُ اَوْشَكَ اَنْ يُؤْتِمَ هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ فَاَسْبَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عَيْنَيْهِ يَبْكِي ثُمَّ قَالَ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ يَاْتِينِي بِخَبَرِ عَلِيٍّ اُبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَ افْتَرَقَ النَّاسُ فِي الطَّلَبِ لِعَظِيمِ مَا رَاَوْا بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ اَقْبَلَ عَامِرُ بْنُ قَتَادَةَ يُبَشِّرُ بِعَلِيٍّ وَ دَخَلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ مَعَهُ اَسِيرَانِ وَ رَاْسٌ وَ ثَلَاثَةُ اَبْعِرَةٍ وَ ثَلَاثَةُ اَفْرَاسٍ وَ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَخَبَّرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله تُحِبُّ اَنْ اُخْبِرَكَ بِمَا كُنْتَ فِيهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ هُوَ مُنْذُ سَاعَةٍ قَدْ اَخَذَهُ الْمَخَاضُ وَ هُوَ السَّاعَةَ يُرِيدُ اَنْ يُحَدِّثَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بَلْ تُحَدِّثُ اَنْتَ يَا اَبَا الْحَسَنِ لِتَكُونَ شَهِيداً عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا صِرْتُ فِي الْوَادِي رَاَيْتُ هَؤُلَاءِ رُكْبَاناً عَلَى الْاَبَاعِرِ فَنَادَوْنِي مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا مَا نَعْرِفُ لِلّٰهِ مِنْ رَسُولٍ سَوَاءٌ عَلَيْنَا وَقَعْنَا عَلَيْكَ اَوْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ شَدَّ عَلَيَّ هَذَا الْمَقْتُولُ وَ دَارَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ ضَرَبَاتٌ وَ هَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَ سَمِعْتُ صَوْتَكَ فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ

اَنْتَ تَقُولُ قَدْ قَطَعْتُ لَكَ جِرِبَّانَ دِرْعِهِ فَاضْرِبْ حَبْلَ عَاتِقِهِ فَضَرَبْتُهُ فَلَمْ اُحْفِهِ ثُمَّ هَبَّتْ رِيحٌ سَوْدَاءُ سَمِعْتُ صَوْتَكَ فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ اَنْتَ تَقُولُ قَدْ قَلَّبْتُ لَكَ الدِّرْعَ عَنْ فَخِذِهِ فَاضْرِبْ فَخِذَهُ فَضَرَبْتُهُ فَقَطَعْتُهُ وَ وَكَزْتُهُ وَ قَطَعْتُ رَاْسَهُ وَ رَمَيْتُ بِهِ وَ اَخَذْتُ رَاْسَهُ وَ قَالَ لِي هَذَانِ الرَّجُلَانِ بَلَغَنَا اَنَّ مُحَمَّداً رَفِيقٌ شَفِيقٌ رَحِيمٌ فَاحْمِلْنَا اِلَيْهِ وَ لَا تُعَجِّلْ عَلَيْنَا وَ صَاحِبُنَا كَانَ يُعَدُّ بِاَلْفِ فَارِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَّا الصَّوْتُ الْاَوَّلُ الَّذِي صَكَّ مَسَامِعَكَ فَصَوْتُ جَبْرَئِيلَ وَ اَمَّا صَوْتُ الْآخَرِ فَصَوْتُ مِيكَائِيلَ قَدِّمْ اِلَيَّ اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ فَقَدَّمَهُ عَلِيٌّ عليه السلام.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اشْهَدْ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَنَقْلُ جَبَلِ اَبِي قُبَيْسٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُولَ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فَقَالَ اَخِّرْهُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَ اضْرِبْ عُنُقَهُ فَضَرَبَ عَلِيٌّ عليه السلام عُنُقَهُ ثُمَّ قَالَ قَدِّمِ الْآخَرَ فَقَدَّمَ فَقَالَ قُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اشْهَدْ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ اَلْحِقْنِي بِصَاحِبِي قَالَ اَخِّرْهُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَ اضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَخَّرَهُ وَ قَامَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لِيَضْرِبَ عُنُقَهُ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنَّهُ حَسَنُ الْخُلُقِ سَخِيٌّ فِي قَوْمِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَ هُوَ تَحْتَ السَّيْفِ هَذَا رَسُولُ رَبِّكَ يُخْبِرُكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَ اللهِ مَا مَلَكْتُ دِرْهَماً مَعَ اَخٍ لِي قَطُّ اِلَّا اَنْفَقْتُهُ وَ لَا كَلَّمْتُ بِسُوءٍ مَعَ اَخٍ لِي وَ لَا قَطَبْتُ وَجْهِي فِي الْجَدْبِ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ ﷺ هَذَا مِمَّنْ جَرَّهُ حُسْنُ خُلُقِهِ وَ سَخَاؤُهُ اِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز صبح سے فارغ ہوکر اصحاب سے فرمایا کہ تین آدمیوں نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی ہے کہ مجھے قتل کریں گے اور قسم ہے رب کعبہ کی ان کی قسم کبھی پوری نہ ہوگی۔ کوئی ہے جوان کے مقابلے کے لیے جائے۔ یہ سن کر سب نے اپنی گردنیں جھکا لیں۔ آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام کہاں ہیں۔ عامر بن قتادہ نے کہا: ان کو آج بخار تھا۔ اس لیے حاضر نہیں ہوئے۔ حضور حکم دیں تو میں ان کو اطلاع کر دوں۔ ارشاد فرمایا: بلا لاؤ۔ عامر گئے سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ حضرتؐ نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ آپ فوراً حاضر خدمت ہوئے۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حکم ہے؟ فرمایا: تین آدمیوں نے میرے قتل کی قسم کھائی ہے اور خداوند عالم نے مجھے خبر دی ہے۔ آپؑ نے عرض کی: میں ابھی اپنی تلوار لے کر آتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں میری تلوار لے جاؤ۔ میری زرہ پہنو۔ میرا عمامہ سر پر رکھو۔ میرے گھوڑے پر سوار ہوکر جاؤ۔ حسب الحکم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام لباس رسول ﷺ پہن کر اسلحہ جنگ سے آراستہ ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے پر سوار ہوکر تشریف لے گئے روانگی کے بعد کئی روز تک کوئی خبر نہ ملی۔ جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا حسنین علیہما السلام کو لے کر حاضر ہوئیں۔ عرض کی: بابا جان کیا میرے بچے یتیم

ہو گئے۔ یہ سن کر حضرتؐ رونے لگے۔ اصحاب سے فرمایا: جو شخص علی علیہ السلام کی خیریت سے مطلع کرے۔ میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ اصحاب روانہ ہوئے۔ عامر بن قتادہ نے آ کر حضرت کی واپسی کی خبر بیان کی۔ اتنے میں خود حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف لے آئے ہاتھ میں ایک سر اور دو آدمی گرفتار تین اونٹ اور تین گھوڑے ساتھ ساتھ۔

جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر سارا واقعہ حضرت سے بیان کیا لیکن حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی علیہ السلام تم خود اصحاب کے سامنے بیان کرو تا کہ یہ سب گواہ رہیں۔ جناب امیرں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وادی میں پہنچا تو یہ تین آدمی اونٹوں پر سوار تھے۔ مجھے دیکھ کر آواز دی، تم کون ہو؟ میں نے کہا: علیؑ ابن ابی طالبؑ رسول اللہ کا چچا زاد بھائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے کسی رسول کو جانتے نہیں لیکن محمد ہوں یا تم ہمارے لیے دونوں برابر ہیں یہ کہہ کر اس شخص نے جس کا سر میرے ہاتھ میں ہے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میرے اور اس کے درمیان چند ضربتوں کا رد و بدل ہوا کہ ایک سرخ آندھی چلی اور آپ کی آواز آئی کہ یا علیؑ میں نے اس کی زرہ کے حلقے کھول دیئے ہیں۔ لگاؤ اس کے شانے پر ضرب کاری۔ میں نے تلوار لگائی مگر کارگر نہ ہوئی۔ اس کے بعد سیاہ آندھی چلی اور آواز آئی میں نے اس کی زرہ ہٹا دی ہے۔ اب ران پر ضرب لگاؤ۔ میں نے اس کی ران پر ایک وار کر کے قطع کر دیا۔ یہ زمین پر گرا تو میں نے اس کا سر قلم کر دیا۔ یہ دیکھ کر ان دونوں قیدیوں نے عرض کی، ہم نے سنا ہے کہ محمد بہت شفیق اور مہربان ہیں۔ ہم کو قید کر کے ان کے پاس بھیجو ہمارا یہ رفیق جس کو آپ نے قتل کیا ہے ہزار پہلوانوں سے تنہا لڑتا تھا۔

حضرت نے فرمایا: یا علیؑ پہلی آواز جبریل امین کی تھی اور دوسری میکائیل کی پھر آپ نے حکم دیا ایک قیدی کو میرے سامنے لاؤ۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ خدا کی یکتائی اور میری نبوت کی گواہی دے۔ اس نے جواب دیا یہ نہ ہوگا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کو قتل کر دو۔ اس کے بعد دوسرے کو بلایا اور فرمایا کہ کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس نے بھی انکار کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو بھی قتل کرو۔ امیر المومنین علیہ السلام چاہتے بھی تھے کہ قتل کریں کہ جبریل نازل ہوئے عرض کہ ارشاد حضرت رب العزت ہے کہ اے رسول تم پر میرا اسلام ہو۔ اس شخص کو چھوڑ دو یہ اپنی قوم میں خوش اخلاق اور بہادر ہے۔ حضرت نے اس کو رہا کر دیا۔ اس کو تعجب ہوا پوچھا: کیوں نہیں قتل کرتے؟ حضرت نے اس سے وحی کی کیفیت بیان کی۔ وہ حیران ہو گیا۔ حضرت سے عرض کی: کیا آپ کا خدا ان اوصاف کو پسند کرتا ہے۔ فرمایا: ہاں میں نے اسی کے حکم سے تیری جان بخشی کی۔ اس نے عرض کی تو اب میں اسلام لاتا ہوں۔ اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ خداوند عالم وحدہ لاشریک ہے اور آپ اس کے رسول برحق ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اصحاب سے فرمایا: دیکھو خوش اخلاقی وہ چیز ہے جو اس کو جہنم سے نکال کر جنت تک لے گئی۔

في البر بالإخوان والسعي في حوائجهم ثلاث خصال

بہترین لوگ بخشش کرنے والے اور بدترین انسان بخل کرنے والے

۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام خِيَارُكُمْ سُمَحَاؤُكُمْ وَ شِرَارُكُمْ بُخَلَاؤُكُمْ وَ مِنْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ الْبِرُّ بِالْإِخْوَانِ وَ السَّعْيُ فِي حَوَائِجِهِمْ وَ فِي ذَلِكَ مَرْغَمَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ تَزَحْزُحٌ عَنِ النِّيرَانِ وَ دُخُولُ الْجِنَانِ يَا جَمِيلُ أَخْبِرْ بِهَذَا الْحَدِيثِ غُرَرَ أَصْحَابِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ غُرَرُ أَصْحَابِي قَالَ هُمُ الْبَارُّونَ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ ثُمَّ قَالَ يَا جَمِيلُ أَمَا إِنَّ صَاحِبَ الْكَثِيرِ يَهُونُ عَلَيْهِ ذَلِكَ وَ قَدْ مَدَحَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَاحِبَ الْقَلِيلِ فَقَالَ وَ يُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہترین لوگ بخشش کرنے والے ہیں اور بدترین انسان بخل کرنے والے، نیکی کرنا اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنا شیطان کو ذلیل وخوار اور نیکی کرنے والے کو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ راوی حدیث جمیل سے حضرت نے فرمایا کہ اے جمیل اس حدیث کو اپنے دانش منداصحاب سے بیان کرنا۔ جمیل نے عرض کی: میرے دانشمند اصحاب کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو اپنے برادران ایمانی کے ساتھ مفلسی اور خوشحالی دونوں حالتوں میں حسن سلوک کرتے ہیں۔ پھر فرمایا: اے جمیل مالدار تو آسانی سے احسان کر سکتا ہے۔ مگر خداوند عالم ان احسان کرنے والوں کی مدح فرمایا ہے جو باوجود مفلسی کے بھی دوسروں کی خبر گیری کرتے ہیں اور ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھتے ہیں۔

النهي عن التغوط في ثلاثة مواضع

تین مقامات پر قضائے حاجات ممنوع ہے

۳۳ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَى شَفِيرِ مَاءٍ يُسْتَعْذَبُ مِنْهُ أَوْ نَهَرٍ يُسْتَعْذَبُ مِنْهُ أَوْ تَحْتَ شَجَرَةٍ عَلَيْهَا ثَمَرُهَا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مقامات پر قضائے حاجات سے منع فرمایا ہے: (۱) جہاں پانی پینے کا چشمہ ہو (۲) نہر کے کنارے (۳) پھلدار درخت کے نیچے۔

في استقبال الشمس ثلاث خصال ردية

دھوپ سے تین نقصانات

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى سُهَيْلُ بْنُ زِيَادٍ الْوَاسِطِيُّ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّمْسَ فَإِنَّهَا مَبْخَرَةٌ تُشْحِبُ اللَّوْنَ وَ تُبْلِي الثَّوْبَ وَ تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِينَ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دھوپ سے تین نقصانات ہوتے ہیں: (۱) رنگ سیاہ ہوجاتا ہے (۲) کپڑے جلد پھٹتے ہیں (۳) اندرونی امراض ظاہر ہوتے ہیں۔

للمسرف ثلاث علامات

اسراف کی تین علامتیں

۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يَرْفَعُهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لِلْمُسْرِفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ يَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ يَشْتَرِي مَا لَيْسَ لَهُ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسراف کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں: (۱) وہ ایسی چیز کھائے جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہو، (۲) ایسا لباس پہنے جو اس کی حیثیت سے بڑھ کر ہو، (۳) ایسی چیز خریدے جو اس کی ضرورت کی نہ ہو۔

كل عين باكية يوم القيامة إلا ثلاث أعين

قیامت کے دن تین آدمیوں کے سوا ہر شخص روتا ہوگا

۴۶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَ أَعْيُنٍ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ سَاهِرَةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کے سوا ہر شخص روتا ہوگا (۱) وہ جو دنیا میں خدا کے خوف سے رویا ہو (۲) وہ جس نے نامحرم پر عمداً نظر نہ کی ہو (۳) وہ جو جہاد کے وقت لشکر اسلام کی حفاظت کے لیے رات کو جاگا ہو۔

جمع الخير كله في ثلاث خصال

سب اچھائیاں تین باتوں میں جمع ہیں

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام جُمِعَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ النَّظَرِ وَ السُّكُوتِ وَ الْكَلَامِ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اعْتِبَارٌ فَهُوَ سَهْوٌ وَ كُلُّ سُكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ وَ كُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ نَظَرُهُ عِبْرَةً وَ سُكُوتُهُ فِكْراً وَ كَلَامُهُ ذِكْراً وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ وَ أَمِنَ النَّاسُ شَرَّهُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام نیکیاں نظر میں ہیں یا سکوت میں یا کلام میں یعنی جس نظر میں غیرت نہ ہو وہ سہو ہے۔ جس سکوت میں فکر آخرت نہ ہو وہ غفلت ہے۔ جس کلام میں ذکر حق نہ ہو وہ بے ہودہ ہے۔ خوشا حال اس کا جس کی نظر عبرت خیز خاموشی اندیشہ اور گفتگو ذکر خدا ہو۔ وہ اپنے گناہوں پر گریہ کناں ہو اور لوگ اس کے شر سے امان میں ہوں۔

النهي عن ارتداف ثلاثة نفر على الدابة

ایک جانور پر بیک وقت تین آدمیوں کی سواری ممنوع ہے

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ لَا يَرْتَدِفُ ثَلَاثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ فَإِنَّ أَحَدَهُمْ مَلْعُونٌ وَ هُوَ الْمُقَدَّمُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک جانور پر بیک وقت تین آدمی سوار نہ ہوں اور سوار ہوں گے تو جو سب سے آگے ہوگا وہ ملعون ہوگا۔

حق المسافر أن يقيم عليه أصحابه إذا مرض ثلاثا

حق مسافر: مریض کی صحت یابی کا انتظار کرنا

۴۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَصْحَابِنَا رَفَعُوا الْحَدِيثَ قَالَ حَقُّ الْمُسَافِرِ اَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهُ إِذَا مَرِضَ ثَلَاثاً.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسافر اگر راستے میں بیمار ہو جائے تو اس کے ساتھی انتظار صحت میں تین دن تک توقف کریں۔

في النعل السوداء ثلاث خصال ردية وفي الصفراء ثلاث خصال محمودة

سیاہ جوتا پہننے میں تین خرابیاں اور زرد جوتا پہننے میں تین خوبیاں ہیں

۵۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ عَلَيَّ نَعْلٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ مَا لَكَ وَ لُبْسَ نَعْلٍ سَوْدَاءَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ قُلْتُ وَ مَا هِيَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ تُضْعِفُ الْبَصَرَ وَ تُرْخِي الذَّكَرَ وَ تُورِثُ الْهَمَّ وَ هِيَ مَعَ ذَلِكَ مِنْ لِبَاسِ الْجَبَّارِينَ عَلَيْكَ بِلُبْسِ نَعْلٍ صَفْرَاءَ فَإِنَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ قُلْتُ وَ مَا هِيَ قَالَ تُحِدُّ الْبَصَرَ وَ تَشُدُّ الذَّكَرَ وَ تَنْفِي الْهَمَّ وَ هِيَ مَعَ ذَلِكَ مِنْ لِبَاسِ الْاَنْبِيَاءِ عليهم السلام.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سیاہ جوتا پہننے سے نگاہ کمزور، قوت باہ کم ہوتی ہے۔ رنج وغم بڑھتا ہے اور زرد جوتا پہننے سے نظر اور قوت باہ میں زیادتی ہوتی ہے اور رنج وغم دور ہوتا ہے۔ انبیائے الٰہی زرد اور جبابرہ یعنی حکم خدا سے سرکشی کرنے والے سیاہ جوتا پہنتے تھے۔

تعلموا من الغراب ثلاث خصال

کوّے سے تین باتیں سیکھو

۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ الرِّضَا عَنْ

آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَعَلَّمُوا مِنَ الْغُرَابِ خِصَالًا ثَلَاثاً اسْتِتَارَهُ بِالسِّفَادِ وَ بُكُورَهُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَ حَذَرَهُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوّے سے تین باتیں سیکھو: (۱) بہت مخفی اور پوشیدہ طور سے جماع کرنا (۲) بہت سویرے روزی کی تلاش میں نکلنا (۳) دشمن سے بہت زیادہ ہوشیار رہنا۔

ثلاثة تكون مع ثلاثة

تین چیزیں تین چیزوں کے ساتھ

۵۲ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْقَتَّاتِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ مَعَ التَّثَبُّتِ تَكُونُ السَّلَامَةُ وَ مَعَ الْعَجَلَةِ تَكُونُ النَّدَامَةُ وَ مَنِ ابْتَدَأَ بِعَمَلٍ فِي غَيْرِ وَقْتِهِ كَانَ بُلُوغُهُ فِي غَيْرِ حِينِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سوچ سمجھ کر کام کرنا باعث سلامتی ہے اور جلدی کام کرنے میں پشیمانی ہے اور جو وقت آنے سے پہلے کام شروع کرے گا اس کا نتیجہ بھی ناوقت ظاہر ہوتا ہے۔

الشؤم في ثلاثة

تین چیزوں میں نحوست

۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ تَذَاكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الدَّابَّةِ وَ الدَّارِ فَأَمَّا شُؤْمُ الْمَرْأَةِ فَكَثْرَةُ مَهْرِهَا وَ عُقُوقُ زَوْجِهَا وَ أَمَّا الدَّابَّةُ فَسُوءُ خُلُقِهَا وَ مَنْعُهَا ظَهْرَهَا وَ أَمَّا الدَّارُ فَضِيقُ سَاحَتِهَا وَ شَرُّ جِيرَانِهَا وَ كَثْرَةُ عُيُوبِهَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نحوست و بداقبالی تین چیزوں میں ہے: عورت، جانور، مکان۔ توضیح نے فرمایا ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا مہر زیادہ ہو اور شوہر کی دی ہوئی چیزوں پر شکر یہ ادا نہ کرے۔ جانور کی نحوست یہ ہے کہ شریر ہو۔ اور اپنے مالک کو سوار نہ ہونے دے۔ گھر کی نحوست یہ ہے کہ صحن چھوٹا ہو اور ہمسائے برے ہوں۔

الذين نسوا ما ذُكّروا به ثلاثة أصناف

"فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ" تین گروہ تھے

۵۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ طَلْحَةَ الشَّامِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ قَالَ كَانُوا ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفٌ ائْتَمَرُوا وَ اَمَرُوا فَنَجَوْا وَ صِنْفٌ ائْتَمَرُوا وَ لَمْ يَأْمُرُوا فَمُسِخُوا ذَرًّا وَ صِنْفٌ لَمْ يَأْتَمِرُوا وَلَمْ يَأْمُرُوا فَهَلَكُوا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تفسیر میں اس آیت کی کہ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ کہ تین گروہ تھے

(۱) ایک وہ کے جس نے حکم خدا کو سنا اور قبول کیا اور دوسروں کو بھی سنایا اور بتایا۔ وہ نجات پا گئے۔

(۲) دوسرا گروہ وہ جس نے سن کر قبول کیا مگر دوسروں کو تعلیم نہیں دی وہ دریائی پرندے کی صورت میں مسخ ہو گئے۔

(۳) تیسرے وہ جس نے نہ سنا نہ قبول کیا وہ ہلاک ہو گئے۔

ثلاثة في حرز الله عز وجل إلى أن يفرغ الله من الحساب

قیامت کے روز تین گروہ حفاظت الٰہی میں ہوں گے

۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الْعَطَّارِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثَةٌ فِي حِرْزِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى اَنْ يَفْرُغَ اللهُ مِنَ الْحِسَابِ رَجُلٌ لَمْ يَهُمَّ بِزِنًا قَطُّ وَ رَجُلٌ لَمْ يَشُبْ مَالَهُ بِرِبًا قَطُّ وَ رَجُلٌ لَمْ يَسْعَ فِيهِمَا قَطُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حساب خلائق ختم ہونے تک تین گروہ حفاظت الٰہی میں رہیں گے:

(۱) جس نے کبھی زنا نہ کیا ہو

(۲) جس نے سود نہ لیا ہو

(۳) جس نے ان دونوں میں حصہ نہ لیا ہو۔

من أعطي ثلاثة لم يحرم ثلاثة

جس کو تین چیزیں دی جاتی ہیں وہ تین چیزوں سے محروم نہیں رہتا

۵۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ مَنْ اُعْطِيَ ثَلَاثَةً لَمْ يُحْرَمْ ثَلَاثَةً مَنْ اُعْطِيَ الدُّعَاءَ اُعْطِيَ الْاِجَابَةَ وَ مَنْ اُعْطِيَ الشُّكْرَ اُعْطِيَ الزِّيَادَةَ وَ مَنْ اُعْطِيَ التَّوَكُّلَ اُعْطِيَ الْكِفَايَةَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ "وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ" [1] وَ يَقُولُ "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيدَنَّكُمْ" [2] وَ يَقُولُ "ادْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ" [3].

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے جس کو تین چیزیں خدا کی طرف سے دی جاتی ہیں وہ تین چیزوں سے محروم نہیں رہتا: (۱) جسے دعا کرنے کی توفیق دی جاتی ہے، اسے قبولیت دعا کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے (۲) جسے شکر خدا کرنے کا خیال آتا ہے وہ شکر الٰہی کرتا بھی ہے اور اس کی نعمتوں میں اضافہ بھی ہوتا ہے (۳) جو خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اس کو خدا کی کفایت حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس نے خود فرمایا ہے کہ مجھ سے سوال کرو میں تمہیں عطا کروں گا اور اگر میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو میں اور زیادہ سرفراز کروں گا اور جو مجھ پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے میں اس کی ہر مشکل کے لیے کافی ہوں۔

النهي عن مشاورة ثلاثة

تین لوگوں سے مشورہ ممنوع ہے

۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ آدَمَ عَنْ اَبِيهِ بِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَاناً فَاِنَّهُ يُضَيِّقُ عَلَيْكَ الْمَخْرَجَ وَ لَا تُشَاوِرَنَّ الْبَخِيلَ فَاِنَّهُ يَقْصُرُ بِكَ عَنْ غَايَتِكَ وَ لَا تُشَاوِرَنَّ حَرِيصاً فَاِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ شَرَّهَا وَ اعْلَمْ يَا عَلِيُّ اَنَّ الْجُبْنَ وَ الْبُخْلَ وَ الْحِرْصَ غَرِيزَةٌ وَاحِدَةٌ يَجْمَعُهَا سُوءُ الظَّنِ.

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام سے نے فرمایا ہے کہ یا علی تین آدمیوں سے کبھی مشورہ نہ کرنا: (۱) بزدل اور کمزور طبیعت والے سے کیونکہ وہ راہ چارہ اور تدبیر بند کر دے گا (۲) بخیل سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہاری

---

[1] سورۂ طلاق آیت ۳
[2] سورۂ ابراہیم آیت ۷
[3] سورۂ غافر آیت ۶۰

ہمت کو پست کردے گا (۳) لالچی اور حریص آدمی سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں مال خرچ کرنے سے روکے گا۔ یا علی یہ خصلتیں ایک جیسی ہیں اور خدا سے بدگمانی ان کا سرچشمہ ہے۔

قسم العقل على ثلاثة أجزاء

عقل کے تین اجزا ہیں

۵۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُسِمَ الْعَقْلُ عَلَى ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ كَمَلَ عَقْلُهُ وَ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلَا عَقْلَ لَهُ حُسْنُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حُسْنُ الطَّاعَةِ لَهُ وَ حُسْنُ الْبَصِيرَةِ عَلَى اَمْرِهِ.

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقل کے تین اجزا ہیں جس میں تینوں اجزا پائے جائیں اس کی عقل کامل ہے اور جس میں کوئی جز نہیں وہ بے عقل ہے اور اجزائے عقل یہ ہیں: (۱) خدا کی معرفت حاصل کرنا (۲) احکام خدا پر عمل کرنا (۳) اطاعت الٰہی میں جو تکلیفیں ہوں ان پر صبر کرنا۔

خير آدم علیہ السلام من ثلاث خصال واحدة

حضرت آدم علیہ السلام کا تین چیزوں میں سے ایک کا چننا

۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ علیہ السلام عَلَى آدَمَ علیہ السلام فَقَالَ يَا آدَمُ اِنِّي اُمِرْتُ اَنْ اُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَاخْتَرْ وَاحِدَةً وَ دَعِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ وَ مَا الثَّلَاثُ يَا جَبْرَئِيلُ قَالَ الْعَقْلُ وَ الْحَيَاءُ وَ الدِّينُ قَالَ آدَمُ فَاِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لِلْحَيَاءِ وَ الدِّينِ انْصَرِفَا فَقَالَا يَا جَبْرَئِيلُ اِنَّا اُمِرْنَا اَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُمَا كَانَ قَالَ جَبْرَئِيلُ فَشَاْنَكُمَا وَ عَرَجَ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام نے بحکم الٰہی حضرت آدم علیہ السلام سے عرض کی کہ تین چیزیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں آپ ان میں سے کوئی ایک چیز پسند کرلیں۔ حضرت آدم نے پوچھا: وہ کون سی چیزیں ہیں؟

جبریل امین نے عرض کی وہ عقل وحیا و دین ہیں۔

آپ نے عقل کو پسند کرلیا۔

جبریل امین نے حیاودین سے کہا: اب تم رخصت ہوجاؤ۔
انہوں نے عرض کی کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ عقل کے ساتھ رہیں۔اس لیے جس میں عقل ہوگی اس میں حیاودین کا ہونا ضروری ہے۔

يعتبر عقل الرجل في ثلاث

آدمی کی عقل کا اندازہ تین باتوں سے ہوتا ہے

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يُعْتَبَرُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِي ثَلَاثٍ فِي طُولِ لِحْيَتِهِ وَفِي نَقْشِ خَاتَمِهِ وَفِي كُنْيَتِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی کی عقل کا اندازہ تین باتوں سے ہوتا ہے:
(۱) داڑھی کی لمبائی
(۲) انگوٹھی کا نقش
(۳) اور اس کی کنیت یعنی عرفیت پکارنے کا نام۔

الشيعة ثلاث

شیعوں کی تین قسمیں

⑯ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام الشِّيعَةُ ثَلَاثٌ مُحِبٌّ وَادٌّ فَهُوَ مِنَّا وَمُتَزَيِّنٌ بِنَا وَنَحْنُ زَيْنٌ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِنَا وَمُسْتَأْكِلٌ بِنَا النَّاسَ وَمَنِ اسْتَأْكَلَ بِنَا افْتَقَرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شیعوں کی تین قسمیں ہیں کہ ایک وہ جو دل سے ہم کو دوست رکھتا ہے۔ وہ محبین میں سے ہے۔ دوسرے وہ جس نے ہم کو اپنی عزت کا ذریعہ بنایا ہے یقینا ہم اس کے لیے باعث عزت ہیں۔ تیسرے وہ جو صرف کسب معاش کے لیے محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ہمیشہ مفلس رہے گا۔

امتحان الشيعة عند ثلاث

تین باتوں میں شیعوں کا امتحان

۶۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ اللَّيْثِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ امْتَحِنُوا شِيعَتَنَا عِنْدَ ثَلَاثٍ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ كَيْفَ مُحَافَظَتُهُمْ عَلَيْهَا وَ عِنْدَ اَسْرَارِهِمْ كَيْفَ حِفْظُهُمْ لَهَا عِنْدَ عَدُوِّنَا وَ اِلَى اَمْوَالِهِمْ كَيْفَ مُوَاسَاتُهُمْ لِاِخْوَانِهِمْ فِيهَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتوں میں ہمارے شیعوں کا امتحان کرو۔ پہلے تو یہ دیکھو کہ وہ وقت پر نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ پھر یہ دیکھو کہ رموز ایمان کی محافظت کرتے ہیں یا نہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ اپنے برادران ایمانی کی مالی مدد کرتے ہیں یا نہیں۔

ثلاث خصال من كن فيه فقد استكمل الإيمان

تین باتیں جن سے ایمان مکمل ہوتا ہے

۶۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِيثَمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْاِيمَانِ مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ وَ كَظَمَ غَيْظَهُ وَ احْتَسَبَ وَ عَفَى وَ غَفَرَ كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ يُشَفِّعُهُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص ظلم پر صبر کرے، غصہ کو ضبط کرے، غلطی کو معاف کرے اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دے وہ بے حساب و کتاب داخل بہشت ہوگا اور قبیلۂ ربیعہ و مضر جتنے افراد کے لیے اللہ اس کی شفاعت کو قبول کرے گا۔

۶۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو صَالِحٍ الْكِنَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيِّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ جَلِيساً لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَيْثُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ اَوْ ظُلَامَةٌ فَلْيَاْتِ الْبَابَ فَاَتَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَعْنِي الْبَاقِرَ عليه السلام فَدَخَلَ اِلَيْهِ مَوْلَاهُ مُزَاحِمٌ فَقَالَ اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْبَابِ فَقَالَ لَهُ اَدْخِلْهُ يَا مُزَاحِمُ قَالَ فَدَخَلَ وَ عُمَرُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ مِنَ

الدُّمُوعَ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَا اَبْكَاكَ يَا عُمَرُ فَقَالَ هِشَامٌ اَبْكَاهُ كَذَا وَ كَذَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَا عُمَرُ اِنَّمَا الدُّنْيَا سُوقٌ مِنَ الْاَسْوَاقِ مِنْهَا خَرَجَ قَوْمٌ بِمَا يَنْفَعُهُمْ وَ مِنْهَا خَرَجُوا بِمَا يَضُرُّهُمْ وَ كَمْ مِنْ قَوْمٍ قَدْ ضَرَّهُمْ بِمِثْلِ الَّذِي اَصْبَحْنَا فِيهِ حَتَّى اَتَاهُمُ الْمَوْتُ فَاسْتَوْعَبُوا فَخَرَجُوا مِنَ الدُّنْيَا مَلُومِينَ لِمَا لَمْ يَأْخُذُوا لِمَا اَحَبُّوا مِنَ الْآخِرَةِ عُدَّةً وَ لَا مِمَّا كَرِهُوا جُنَّةً قَسَمَ مَا جَمَعُوا مَنْ لَا يَحْمَدُهُمْ وَ صَارُوا اِلَى مَنْ لَا يَعْذِرُهُمْ فَنَحْنُ وَ اللهِ مَحْقُوقُونَ اَنْ نَنْظُرَ اِلَى تِلْكَ الْاَعْمَالِ الَّتِي كُنَّا نَغْبِطُهُمْ بِهَا فَنُوَافِقَهُمْ فِيهَا وَ نَنْظُرَ اِلَى تِلْكَ الْاَعْمَالِ الَّتِي كُنَّا نَتَخَوَّفُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا فَنَكُفَّ عَنْهَا فَاتَّقِ اللهَ وَ اجْعَلْ فِي قَلْبِكَ اثْنَتَيْنِ تَنْظُرِ الَّذِي تُحِبُّ اَنْ يَكُونَ مَعَكَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَى رَبِّكَ فَقَدِّمْهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ تَنْظُرِ الَّذِي تَكْرَهُهُ اَنْ يَكُونَ مَعَكَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَى رَبِّكَ فَابْتَغِ فِيهِ الْبَدَلَ وَ لَا تَذْهَبَنَّ اِلَى سِلْعَةٍ قَدْ بَارَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكَ تَرْجُو اَنْ تَجُوزَ عَنْكَ وَ اتَّقِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَا عُمَرُ وَ افْتَحِ الْاَبْوَابَ وَ سَهِّلِ الْحِجَابَ وَ انْصُرِ الْمَظْلُومَ وَ رُدَّ الظَّالِمَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ الْاِيمَانَ بِاللهِ فَجَثَى عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِيهِ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ فَقَالَ نَعَمْ يَا عُمَرُ مَنْ اِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي الْبَاطِلِ وَ اِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنَ الْحَقِّ وَ مَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَنَاوَلْ مَا لَيْسَ لَهُ فَدَعَا عُمَرُ بِدَوَاةٍ وَ قِرْطَاسٍ وَ كَتَبَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا رَدَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ظُلَامَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَدَكَ.

٦٤) ہشام بن معاذ نے فرمایا ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز مدینہ میں داخل ہوئے تو میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے منادی کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا کہ جو ستم رسیدہ یا کسی بات کا عویدار ہو وہ دروازے پر آئے تو امام محمد بن علی یعنی باقر علیہا السلام تشریف لائے۔ عمر بن عبدالعزیز کا خادم مزاحم نے آکر اطلاع دی۔ محمد بن علی دروازے پر ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا اے مزاحم انہیں اندر لے آؤ۔ راوی کہتا ہے کہ جب باقر علیہ السلام داخل ہوئے تو عمر بن عبدالعزیز اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کر رہا تھا۔ محمد بن علی نے اس سے دریافت کیا: اے عمر تمہیں کس بات کی وجہ سے رونا آیا؟ تو ہشام بن معاذ نے جواب دیا: اے فرزند رسول خدا انہیں فلاں فلاں چیز نے رلایا تو محمد بن علی نے فرمایا: اے عمر بے شک دنیا بازاروں میں سے ایک بازار ہے۔ کچھ لوگوں نے اس سے منفعت حاصل کی اور کچھ کو اس میں نقصان اٹھانا پڑا۔ اور جس دنیا میں ہم رہتے ہیں کافی لوگوں نے اپنا نقصان کیا۔ آخر کار موت نے انہیں آلیا اور فنا کے گھاٹ اتار دیا، وہ دنیا سے رنجیدہ ہو کر نکلے اس لیے کہ انہوں نے وہ کچھ حاصل نہ کیا جو انہیں آخرت میں کام آئے اور نہ ہی انہیں جو باتیں ناپسند ہوں اس کی ڈھال بن سکے۔ انہوں نے جو مال جمع کیا تھا وہ وارثان ناحق شناس سے بانٹ لیا اور وہ ایسے لوگوں کے پاس گئے جو ان کا عذر سننے کے لیے تیار

نہیں ہیں۔ خدا کی قسم ہم اس امر کے زیادہ حق دار ہیں کہ جو امور انہوں نے انجام دیئے اور ہمیں جن پر رشک آ رہا ہے۔
ہم ان پر غور کریں اور ہم ان کے ہم نوا بن جائیں اور جو کام انہوں نے انجام دیئے اور ہم ان سے خوفزدہ ہیں۔ ہم ان سے باز رہیں۔ تم خدا سے ڈرو اور اپنے دل میں دو باتوں کو جگہ دو۔ یہ دیکھو کہ جس چیز کو تم پسند کرتے ہو جب تم اپنے رب کے حضور میں پیش ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہو تم اسے پہلے سے بھیج دو۔ اور یہ دیکھو کہ جس چیز کو تم ناپسند قرار دیتے ہو جب اپنے کے حضور میں جاؤ کہ وہ تمہارے ساتھ ہو تو پھر اسے دوسری چیز سے تبدیل کر دو اور ایسی پونجی کی طرف نہ جاؤ جس نے تم سے پہلے لوگوں کو ضرر پہنچایا ہے اس امید میں کہ تمہیں اس سے ضرر نہیں پہنچے گا اور اے عمر خدا سے ڈرتے رہو، دروازے کھلے رکھو، پردے ہٹا دو، مظلوم کی مدد کرو اور ظالم کے ہاتھ کو تاہ کر دو۔
اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: تین باتیں جس میں ہوں گی وہ کامل الایمان ہوگا۔ عمر دوزانو بیٹھ گیا اور کہا فرمایئے اے اہل بیت نبوت۔ تو امام نے فرمایا اے عمر خوشی کے موقع پر اس کی رضامندی اسے باطل کی طرف نہ لے جاؤ اور جب غضب ناک ہو تو ایسے عالم میں حق سے تجاوز نہ کرے اور قدرت پانے کے باوجود جو چیز اس کی نہین ہے اسے حاصل نہ کرے تو اس کے بعد عمر نے دوات اور کاغذ منگوایا اور تحریر کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جسے عمر بن عبدالعزیز نے بطور حق محمد بن علی کو واپس کر دیا یعنی فدک کو۔

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِثْمٍ وَ لَا بَاطِلٍ وَ إِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ وَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدِّي وَ إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن ہو ہوتا ہے کہ جب وہ خوش وخرم ہوتا ہے تو اس کی سرخوشی اسے گناہ اور باطل میں داخل نہیں کرتی اور جب ناراض ہوتا ہے تو اس کی خفگی اسے حق بات سے باہر نہیں لے جاتی اور مومن جب کسی بات پر قادر ہوتا ہے تو اس کی قدرت اسے ظلم و زیادتی اور اسے جس چیز کا حق نہین ہے اس کی اجازت نہیں دیتی۔

۶۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام عَنْ أَبِيهَا عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِثْمٍ وَ لَا بَاطِلٍ وَ إِذَا غَضِبَ لَمْ

يُخْرِجُهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ.

ابوحمزہ ثمالی نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہے اور وہ اپنی والدہ ماجدہ فاطمۃ بنت الحسین بن علی علیہما السلام اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس میں بھی تین باتیں ہوں گی تو اس میں ایمان کی خصلتیں مکمل ہوں گی کہ جن وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے گناہ اور باطل میں نہ لے جائے اور جب وہ غضب ناک ہو تو اس کا غضب اسے حق سے باہر نہ کردے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو جو اس کا مال نہ ہو اسے حاصل نہ کرے۔

۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنَ الْحَقِّ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ بِنَفْسِهِ

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ کسی شخص نے امام صادق علیہ السلام کے حضور مومن کا ذکر کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن وہ ہے کہ جب وہ ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے دور نہ کرے اور مومن وہ ہے کہ جب وہ خوش ہو تو اس کی رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کردے اور مومن وہ ہے کہ وہ قدرت حاصل کرنے کے باوجود جو اس کا مال نہیں ہے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔

ثلاثة لا يُكَلِّمُهُمُ الله عز و جل يَوْمَ الْقِيامَةِ ... وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ... وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ

تین گروہوں سے قیامت کے دن خداوند عالم مخاطب نہ ہوگا، نہ ان پر نظر کرم کرے اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف کرے

۶۸ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَنَّاطُ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ النَّاتِفُ شَيْبَهُ وَالنَّاكِحُ نَفْسَهُ وَالْمَنْكُوحُ فِي دُبُرِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین گروہ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند عالم مخاطب نہ ہوگا۔ ایک

وہ جو دنیا میں اپنی داڑھی کے سفید بال اکھاڑتا ہوگا۔ دوسرا وہ جو جلق لگاتا ہوگا۔ تیسرا وہ شخص جو لواط کراتا ہو۔

۶۹ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ مَنِ ادَّعَى اِمَاماً لَيْسَتْ اِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ وَمَنْ جَحَدَ اِمَاماً اِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيباً.

مالک جہنی کی روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خداوند عالم قیامت کے دن تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ تین گروہ یہ ہیں: (۱) جو شخص منصوص من اللہ نہ ہو اور امامت کا دعویٰ کرے حالانکہ خدا نے اس کو امام نہ بنایا ہو۔ (۲) وہ جو خدا کے بنائے ہوئے امام کا انکار کرے۔ (۳) وہ جو ان دونوں کو مسلمان سمجھے۔

۷۰ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَوَيْهِ السَّرَّاجُ الزَّاهِدُ الْهَمَذَانِيُّ بِهَمَذَانَ مُنْصَرَفَنَا مِنْ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ ...وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَاماً لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِلدُّنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَ اِلَّا كَفَّ وَ رَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَتِهِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَ كَذَا فَصَدَّقَهُ فَاَخَذَهَا وَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا مَا قَالَ وَ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ ابْنَ السَّبِيلِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ تین گروہ ہیں جو دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے:

(۱) وہ جو طمع دنیا میں کسی امام کی بیعت کرے اگر وہ امام اس کے حسب منشا مال دنیا دیدے تو بیعت پر باقی رہے ورنہ منحرف ہو جائے۔

(۲) وہ جو کوئی شے قرض خریدے اور کچھ دنوں بعد کہے کہ میں نے قیمت دے دی ہے اور نہ دی ہو۔

(۳) وہ جو صحرا میں اپنا ضرورت سے زیادہ پانی مسافروں کو نہ دے اور زمین پر بہا دے۔

أوحش ما يكون الخلق في ثلاثة مواطن

تین وحشت ناک مواقع

(۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنَّ أَوْحَشَ مَا يَكُونُ هَذَا الْخَلْقُ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ يَوْمَ يُولَدُ وَ يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ فَيَرَى الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَمُوتُ فَيَرَى الْآخِرَةَ وَ أَهْلَهَا وَ يَوْمَ يُبْعَثُ فَيَرَى أَحْكَاماً لَمْ يَرَهَا فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ قَدْ سَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى يَحْيَى فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْمَوَاطِنِ وَ آمَنَ رَوْعَتَهُ فَقَالَ وَ سَلامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا وَ قَدْ سَلَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلَى نَفْسِهِ فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْمَوَاطِنِ فَقَالَ وَ السَّلامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَ يَوْمَ أَمُوتُ وَ يَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین اوقات بہت زیادہ وحشت ناک ہیں ایک تو بچہ جب شکم مادر سے باہر آتا ہے۔ دوسرا جب مرتا ہے اور آخرت کا منظر دیکھتا ہے۔ تیسرے جب روز قیامت دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور الٰہی فیصلے دیکھے گا، لیکن جناب یحییٰ کو خدا نے ان سب سے نجات دی اور ان کے خوف کو دور کر دیا اور فرمایا ان پر سلامتی ہو جس روز وہ پیدا ہوئے جس روز وہ مریں گے اور جس دن دوبارہ زندہ ہوں گے اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے ان تینوں مواقع پر اپنے کے لیے سلامتی کا اعلان کیا ہے اور فرمایا مجھ پر سلامتی ہو جس روز میں پیدا ہوا جس روز مروں گا اور جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔

الشركاء في الظلم ثلاثة

ہر ظلم میں تین آدمی شریک ہوتے ہیں

(۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَ الْمُعِينُ عَلَيْهِ وَ الرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ثَلَاثَةٌ.

حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر ظلم میں تین آدمی شریک ہوتے ہیں: (۱) خود ظالم (۲) اس کی مدد کرنے والا (۳) اور جو اس ظلم پر راضی ہو۔

الساعي قاتل ثلاثة

چغل خور تین آدمیوں کو ہلاک کرتا ہے

۶۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ السَّاعِي قَاتِلُ ثَلَاثَةٍ قَاتِلُ نَفْسِهِ وَ قَاتِلُ مَنْ يَسْعَى بِهِ وَ قَاتِلُ مَنْ يَسْعَى اِلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چغل خور تین آدمیوں کو ہلاک کرتا ہے۔(۱) خود اپنے کو (۲) جس کی چغلی کی جاتی ہے اس کو (۳) اور جس سے چغلی کی ہے اس کو۔

للمؤمن ثلاثة مساكن سجن و حصن و مأوى و للكافر ثلاثة مساكن

مومن کے تین ٹھکانے؛ قید خانہ، قلعہ، جائے سکونت

۶۴ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ الْقَبْرُ حِصْنُهُ وَ الْجَنَّةُ مَأْوَاهُ وَ الدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَ الْقَبْرُ سِجْنُهُ وَ النَّارُ مَأْوَاهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کے تین ٹھکانے ہیں: (۱) قید خانہ (۲) قلعہ (۳) جائے سکونت۔ دنیا اس کا قید خانہ ہے۔ قبر اس کا قلعہ ہے۔ اور جنت اس کا مسکن اور محل قیام ہے۔

أيام الله عزوجل ثلاثة

ایام اللہ سے تین دن

۶۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ اَيَّامُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثَلَاثَةٌ يَوْمَ يَقُومُ الْقَائِمُ وَ يَوْمَ الْكَرَّةِ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایام اللہ سے تین دن مراد ہیں: (۱) روز ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ (۲) آپ کا روز رجعت (۳) روزِ قیامت۔

ثلاثة يعذبون يوم القيامة

روز قیامت تین آدمیوں پر سخت عذاب ہوگا

۷۶ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیُّ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِیثَمِیِّ عَنْ ھِشَامِ بْنِ اَحْمَرَ وَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُسْکَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السلام قَالَ سَمِعْتُہُ یَقُولُ ثَلَاثَۃٌ یُعَذَّبُونَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَنْ صَوَّرَ صُورَۃً مِنَ الْحَیَوَانِ یُعَذَّبُ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیھَا وَ لَیْسَ بِنَافِخٍ فِیھَا وَ الْمُکَذِّبُ فِی مَنَامِہٖ یُعَذَّبُ حَتّٰی یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیرَتَیْنِ وَ لَیْسَ بِعَاقِدٍ بَیْنَھُمَا وَ الْمُسْتَمِعُ اِلٰی حَدِیثِ قَوْمٍ وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُونَ یُصَبُّ فِی اُذُنِہِ الْآنُکُ وَ ھُوَ الْاُسْرُبُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روز قیامت تین آدمیوں پر سخت عذاب ہوگا، جو کوئی صورت بنائے کسی حیوان کی اس سے کہا جائے گا کہ صورت بنائی ہے تو روح بھی ڈھال اور یہ نہ ہو سکے گا۔ (۲) جو اپنے دل سے گڑھ کر غلط خواب بیان کرے اس سے کہا جائے گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ دے اور وہ نہ کر سکے گا۔ (۳) جو ایسے دو آدمیوں کی باتیں سنے جو نہیں چاہتے۔ اس کے کان میں سیسہ گلا کر ڈالا جائے گا۔

۷۷ اَخْبَرَنِی الْخَلِیلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الدَّیْبُلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ صَوَّرَ صُورَۃً عُذِّبَ وَ کُلِّفَ اَنْ یَنْفُخَ فِیھَا وَ لَیْسَ بِفَاعِلٍ وَ مَنْ کَذَبَ فِی حُلُمِہٖ عُذِّبَ وَ کُلِّفَ اَنْ یَعْقِدَ بَیْنَ شَعِیرَتَیْنِ وَ لَیْسَ بِفَاعِلٍ وَ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیثِ قَوْمٍ وَ ھُمْ لَہٗ کَارِھُونَ یُصَبُّ فِی اُذُنَیْہِ الْآنُکُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ سُفْیَانُ الْآنُکُ ھُوَ الرَّصَاصُ.

ابن عباس سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر کسی نے کوئی تصویر بنائی تو اس پر عذاب کیا جائے گا اور اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے اور وہ ایسا نہ کر سکے گا اور جو جھوٹے خواب بیان کرے گا اس سے کہا جائے گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائے اور وہ ایسا نہ کر سکے گا۔ اور جو ایسے لوگوں کی باتیں توجہ سے سنے گا جسے سنانا وہ پسند نہیں کرتے تھے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ''انک'' کے معنی ہیں رَصَاص یعنی سیسہ۔

ثلاث خصال تبرئ من الکبر

تین آدمی تکبر سے پاک

۷۸ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ رَقَعَ جَيْبَهُ هٰكَذَا وَ خَصَفَ نَعْلَهُ وَ حَمَلَ سِلْعَتَهُ فَقَدْ اَمِنَ مِنَ الْكِبْرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی تکبر سے پاک ہیں: (۱) جو آدمی اپنے کپڑوں میں پیوند لگائے۔ (۲) جو اپنا جوتا خود ٹانکے۔ (۳) جو اپنا بار خود اٹھائے۔

يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر من كانت فيه ثلاث خصال

تین خصلتیں رکھنے والے نصیحت اور امر بالمعروف کرنے کے لیے سزاوار ہیں

۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّمَا يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ عَامِلٌ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ وَ تَارِكٌ لِمَا يَنْهَى عَنْهُ عَادِلٌ فِيمَا يَأْمُرُ عَادِلٌ فِيمَا يَنْهَى رَفِيقٌ فِيمَا يَأْمُرُ وَ رَفِيقٌ فِيمَا يَنْهَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین خصلتیں رکھنے والے نصیحت اور امر بالمعروف کرنے کے لیے سزاوار ہیں:

(۱) حکم کرنے والا یا منع کرنے والا اس بات سے واقف ہو۔

(۲) جو نصیحت کرنے میں میانہ روی اختیار کرتا ہو۔

(۳) نرمی کے ساتھ نصیحت کرتا ہو۔

ثلاثة لا ينجبون

تین لوگ نجیب نہیں ہو سکتے

۸۰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمَدَانِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَوْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْجُبُونَ اَعْوَرُ يَمِينٍ وَ اَزْرَقُ كَالْفَصِّ وَ مُولَدُ السِّنْدِ.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین لوگ نجیب نہیں ہو سکتے: (۱) داہنی آنکھ سے کانا (۲) کبود چشم (۳) اور صرف اعلیٰ خاندانی ہونا۔

كفى بالمرء عيبا أن يكون فيه ثلاث خصال

وہ برائیاں جن کی پاداش جلد ہی انسان تک پہنچتی ہے وہ تین ہیں

(۸۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِنَّ اَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَاباً الْبِرُّ وَ اِنَّ اَسْرَعَ الشَّرِّ عِقَاباً الْبَغْيُ وَ كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً اَنْ يَنْظُرَ مِنَ النَّاسِ اِلَى مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ وَ يُعَيِّرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ وَ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ نیک کام جس کا ثواب جلدی انسان کو ملتا ہے وہ احسان کرنا ہے اور وہ برائی جس کی پاداش جلد ہی انسان تک پہنچتی ہے ظلم ڈھانا ہے: (۱) یہی عیب آدمی کے لیے بہت ہے کہ دوسروں کے عیوب کو دیکھے اور اپنے عیب کی طرف سے آنکھیں بند کرلے (۲) دوسروں کو بری باتوں کو چھوڑنے کا حکم دے اور خود نہ چھوڑے (۳) بے فائدہ اپنے دوست کو تکلیف دیتا ہو۔

من لم يحب عترة النبي صلى الله عليه وآله وسلم فهو لإحدى ثلاث

اہل بیت علیہم السلام سے تین آدمی محبت نہیں کرتے

(۸۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي نَصْرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ لَمْ يُحِبَّ عِتْرَتِي فَهُوَ لِاِحْدَى ثَلَاثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَ اِمَّا لِزَنْيَةٍ وَ اِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ اُمُّهُ فِي غَيْرِ طُهْرٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت سے تین آدمی محبت نہیں کرتے: (۱) منافق (۲) ولد الحرام یعنی حرام زادہ (۳) ولد الحیض۔

أحب الأمور إلى الله ثلاثة

تین امر خدا کو بہت زیادہ پسند ہیں

(۸۳) حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ كَانَ آخِرُ مَا أَوْصَى بِهِ الْخَضِرُ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام أَنْ قَالَ لَهُ لَا تُعَيِّرَنَّ أَحَداً بِذَنْبٍ وَ إِنَّ أَحَبَّ الْأُمُورِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثَلَاثَةٌ الْقَصْدُ فِي الْجِدَةِ وَ الْعَفْوُ فِي الْمَقْدُرَةِ وَ الرِّفْقُ بِعِبَادِ اللهِ وَ مَا رَفَقَ أَحَدٌ بِأَحَدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا رَفَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو آخری وصیت کی وہ یہ تھی کہ خبردار کسی کو اس کے گناہ کی وجہ سے سرزنش نہ کرنا اور تین امر خدا کو بہت زیادہ پسند ہیں: (۱) تونگری میں قناعت کرنا (۲) اختیار کے باوجود درگزر کرنا (۳) بندگان الٰہی سے نرمی سے پیش آنا۔ جو دنیا میں دوسروں کے ساتھ نرمی کرے گا قیامت میں اللہ اس کے حساب و کتاب میں نرمی فرمائے گا اور سرمایہ حکمت خوف خدا ہے۔

تكلم النار يوم القيامة ثلاثة

قیامت کے دن دوزخ تین آدمیوں سے کلام کرے گی

۹۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ تُكَلِّمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً أَمِيراً وَ قَارِئاً وَ ذَا ثَرْوَةٍ مِنَ الْمَالِ فَتَقُولُ لِلْأَمِيرِ يَا مَنْ وَهَبَ اللهُ لَهُ سُلْطَاناً فَلَمْ يَعْدِلْ فَتَزْدَرِدُهُ كَمَا يَزْدَرِدُ الطَّيْرُ حَبَّ السِّمْسِمِ وَ تَقُولُ لِلْقَارِءِ يَا مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ وَ بَارَزَ اللهَ بِالْمَعَاصِي فَتَزْدَرِدُهُ وَ تَقُولُ لِلْغَنِيِّ يَا مَنْ وَهَبَ اللهُ لَهُ دُنْيَا كَثِيرَةً وَاسِعَةً فَيْضاً وَ سَأَلَهُ الْفَقِيرُ الْيَسِيرَ قَرْضاً فَأَبَى إِلَّا بُخْلًا فَتَزْدَرِدُهُ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن دوزخ تین آدمیوں سے کلام کرے گی: (۱) بادشاہ سے (۲) قاری سے اور (۳) مالدار سے۔ بادشاہ سے کہے گی کہ اے وہ شخص جس کو خدا نے سلطنت عطا کی اور اس نے رعایا کے ساتھ انصاف نہ کیا۔ اس کے بعد اسے نگل جائے گی۔ قاری سے کہا جائے گا کہ اے وہ شخص جو اہل دنیا میں خودنمائی کرتا تھا اور خدا کی نافرمانی کرتا تھا۔ مالدار سے کہے گی: اے وہ شخص جس کو خدا نے دنیا میں بہت کچھ دیا اور ایک شخص نے قرض مانا تو نہ دیا یہ کہہ کر اس کو ہضم کر جائے گی۔

ثلاث قاصمات الظهر

تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں

۞ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْاِسْكَافِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ ثَلَاثٌ قَاصِمَاتُ الظَّهْرِ رَجُلٌ اسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَ نَسِيَ ذُنُوبَهُ وَ اُعْجِبَ بِرَأْيِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں: (۱) اپنے عمل خیر کو بزرگ سمجھنا (۲) گناہوں کو بھول جانا (۳) اور اپنے رائے پر غرور کرنا۔

۞ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ اِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِ لِجُنُودِهِ اِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنِ ابْنِ آدَمَ فِي ثَلَاثٍ لَمْ اُبَالِ مَا عَمِلَ فَاِنَّهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ مِنْهُ اِذَا اسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَ نَسِيَ ذَنْبَهُ وَ دَخَلَهُ الْعُجْبُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابلیس لعنۃ اللہ نے اپنے لشکر سے کہا کہ اگر میں اولاد آدم پر تین چیزوں میں مسلط ہوجاؤں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کون سا عمل کر رہا ہے: (۱) عمل خیر کو زیادہ سمجھنا (۲) اپنے گناہوں کو فراموش کر دینا (۳) اور خود بینی کا داخل ہوجانا۔

تطول الله عزوجل على عباده بثلاث

اللہ نے بندوں پر تین احسان کیے ہیں

۞ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ اِنِّي تَطَوَّلْتُ عَلَى عِبَادِي بِثَلَاثٍ اَلْقَيْتُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ بَعْدَ الرُّوحِ وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ مَا دَفَنَ حَمِيمٌ حَمِيماً وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْهِمُ السَّلْوَةَ بَعْدَ الْمُصِيبَةِ وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ لَمْ يَتَهَنَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ بِعَيْشِهِ وَ خَلَقْتُ هٰذِهِ الدَّابَّةَ وَ سَلَّطْتُهَا عَلَى الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ لَكَنَزَهُمَا مُلُوكُهُمْ كَمَا يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی ہے کہ میں نے بندوں پر تین احسان کیے ہیں: (۱) یہ کہ جانداروں

کے جسم سے مرنے کے بعد بدبو آنے لگتی ہے اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی کسی کو دفن ہی نہ کرتا (۲) یہ کہ ہر غم کے بعد دلوں کو تسکین دیتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو لوگوں کی زندگی دشوار ہو جاتی (۳) یہ کہ غلے کو عرصہ تک رکھا جائے تو اس میں کیڑے پیدا کر دیتا ہوں اور غلہ کو گھن لگ جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا تو سلاطین زر و جواہر کی طرح غلہ بھی جمع کرتے اور جس طرح سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں غلہ بھی ذخیرہ کرتے۔

لا سهر إلا في ثلاث

تین کاموں کے سوا کسی کام کے لیے رات کو جاگنا نہیں چاہیے

۸۸ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا سَهَرَ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ مُتَهَجِّدٍ بِالْقُرْآنِ أَوْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ أَوْ عَرُوسٍ تُهْدَى إِلَى زَوْجِهَا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین کاموں کے سوا کسی کام کے لیے رات کو جاگنا نہیں چاہیے: (۱) عبادت الٰہی کے لیے (۲) طلب علم کے لیے یا (۳) نئی دلہن کے لیے۔

لولا ثلاث في ابن آدم ما طأطأ رأسه شيء

تین چیزیں نہ ہوتیں تو آدمی کا سر کسی کے سامنے نہ جھکتا

۸۹ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَوْ لَا ثَلَاثٌ فِي ابْنِ آدَمَ مَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ شَيْءٌ الْمَرَضُ وَ الْفَقْرُ وَ الْمَوْتُ كُلُّهُمْ فِيهِ وَ إِنَّهُ مَعَهُنَّ لَوَثَّابٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو آدمی کا سر کسی کے سامنے نہ جھکتا: (۱) بیماری (۲) مفلسی (۳) موت اور باوجود یکہ آدمی ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتا ہے پھر بھی تکبر کرتا ہے۔

جميع شرائع الدين ثلاثة أشياء

کل دین صرف تین باتوں پر منحصر ہے

۹۰ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ

قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام اَخْبِرْنِي بِجَمِيعِ شَرَائِعِ الدِّينِ قَالَ قَوْلُ الْحَقِّ وَ الْحُكْمُ بِالْعَدْلِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ.

حضرت سیدالساجدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کل دین صرف تین باتوں پر منحصر ہے: (۱) گفتارِ حق (۲) منصفانہ فیصلہ (۳) وعدہ وفائی۔

الفتن ثلاث

تین باتیں سبب فتنہ وفساد

۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْفِتَنُ ثَلَاثٌ حُبُّ النِّسَاءِ وَ هُوَ سَيْفُ الشَّيْطَانِ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ هُوَ فَخُّ الشَّيْطَانِ وَ حُبُّ الدِّينَارِ وَ الدِّرْهَمِ وَ هُمْ سَهْمُ الشَّيْطَانِ فَمَنْ اَحَبَّ النِّسَاءَ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعَيْشِهِ وَ مَنْ اَحَبَّ الْاَشْرِبَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَ مَنْ اَحَبَّ الدِّينَارَ وَ الدِّرْهَمَ فَهُوَ عَبْدُ الدُّنْيَا وَ قَالَ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام الدِّينَارُ دَاءُ الدِّينِ وَ الْعَالِمُ طَبِيبُ الدِّينِ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الطَّبِيبَ يَجُرُّ الدَّاءَ اِلَى نَفْسِهِ فَاتَّهِمُوهُ وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ غَيْرُ نَاصِحٍ لِغَيْرِهِ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں سبب فتنہ وفساد ہیں: (۱) عورت (۲) شراب (۳) دولت۔ (نامحرم) عورت کی محبت شیطان کی تلوار ہے۔ شراب شیطان کا جال ہے اور دولت شیطان کا تیر ہے۔ (نامحرم) عورت کی محبت نفع نہ دے گی۔ شرابی پر جنت حرام ہے۔ دولت کی خواہش دنیا کا غلام بنا دیتی ہے۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کی دولت دین کے لیے مرض ہے۔ عالم دین کا طبیب ہے۔ جب یہ دیکھو کہ عالم خود مرض میں مبتلا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دوسروں کے لیے مفید نہیں ہوسکتا۔

للمرء المسلم ثلاثة أخلاء

مسلمان کے تین دوست

۹۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام اِنَّ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلَاثَةَ اَخِلَّاءَ فَخَلِيلٌ يَقُولُ اَنَا مَعَكَ حَيّاً وَ مَيِّتاً وَ هُوَ عَمَلُهُ وَ خَلِيلٌ يَقُولُ لَهُ اَنَا مَعَكَ اِلَى بَابِ قَبْرِكَ ثُمَّ

أُخَلِّيكَ وَهُوَ وَلَدُهُ وَخَلِيلٌ يَقُولُ لَهُ أَنَا مَعَكَ إِلَى أَنْ تَمُوتَ وَهُوَ مَالُهُ فَإِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَارِثِ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کے تین دوست ہوتے ہیں: (۱) پہلا دوست کہتا ہے کہ میں زندگی میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور مرنے کے بعد بھی ساتھ رہوں گا۔ (۲) دوسرا کہتا ہے کہ میں قبر تک تیرے ساتھ ہوں۔ (۳) تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں صرف تیری زندگی میں تیرا شریک حال ہوں۔ پہلا دوست آدمی کا عمل ہے جو قیامت تک ساتھ رہے گا۔ دوسرا دوست اولاد ہے جو اس کو قبر تک پہنچا دے گی۔ تیسرا دوست اس کا مال ہے جو زندگی میں اس کے کام آتا ہے اور دم نکلنے کے بعد وارثوں کا ہو جاتا ہے۔

۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دُرَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ عَنِ الْعَبْسِيِّ يَعْنِي أبو أَبَا مُحَمَّدٍ عُبَيْدَ اللهِ عَنْ أَبِيهِ وَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمِنْقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَفَدْتُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلْتُ وَ عِنْدَهُ الصَّلْصَالُ بْنُ الدَّلَهْمَسِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ عِظْنَا مَوْعِظَةً فَإِنَّا قَوْمٌ نَعْبُرُ فِي الْبَرِّيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مَعَ الْعِزِّ ذُلًّا وَإِنَّ مَعَ الْحَيَاةِ مَوْتاً وَإِنَّ مَعَ الدُّنْيَا آخِرَةً وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَسِيباً وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيباً وَإِنَّ لِكُلِّ حَسَنَةٍ ثَوَاباً وَلِكُلِّ سَيِّئَةٍ عِقَاباً وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَاباً وَإِنَّهُ لَا بُدَّ لَكَ يَا قَيْسُ مِنْ قَرِينٍ يُدْفَنُ مَعَكَ وَ هُوَ حَيٌّ وَ تُدْفَنُ مَعَهُ وَ أَنْتَ مَيِّتٌ فَإِنْ كَانَ كَرِيماً أَكْرَمَكَ وَإِنْ كَانَ لَئِيماً أَسْلَمَكَ ثُمَّ لَا يُحْشَرُ إِلَّا مَعَكَ وَ لَا تُبْعَثُ إِلَّا مَعَهُ وَ لَا تُسْأَلُ إِلَّا عَنْهُ فَلَا تَجْعَلْهُ إِلَّا صَالِحاً فَإِنَّهُ إِنْ صَلَحَ آنَسْتَ بِهِ وَ إِنْ فَسَدَ لَا تَسْتَوْحِشُ إِلَّا مِنْهُ وَ هُوَ فِعْلُكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْكَلَامُ فِي أَبْيَاتٍ مِنَ الشِّعْرِ نَفْخَرُ بِهِ عَلَى مَنْ يَلِينَا مِنَ الْعَرَبِ وَ نَدَّخِرُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَأْتِيهِ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ فَأَقْبَلْتُ أُفَكِّرُ فِيمَا أَشْبَهَ هَذِهِ الْعِظَةَ مِنَ الشِّعْرِ فَاسْتَتَبَّ لِيَ الْقَوْلُ قَبْلَ مَجِيءِ حَسَّانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حَضَرَتْنِي أَبْيَاتٌ أَحْسَبُهَا تُوَافِقُ مَا تُرِيدُ فَقُلْتُ:

تَخَيَّرْ خَلِيطاً مِنْ فِعَالِكَ إِنَّمَا — قَرِينُ الْفَتَى فِي الْقَبْرِ مَا كَانَ يَفْعَلُ
وَ لَا بُدَّ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ أَنْ تُعِدَّهُ — لِيَوْمٍ يُنَادَى الْمَرْءُ فِيهِ فَيُقْبِلُ
فَإِنْ كُنْتَ مَشْغُولًا بِشَيْءٍ فَلَا تَكُنْ — بِغَيْرِ الَّذِي يَرْضَى بِهِ اللهُ تُشْغَلُ
فَلَنْ يَصْحَبَ الْإِنْسَانُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ — وَ مِنْ قَبْلِهِ إِلَّا الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ
أَلَا إِنَّمَا الْإِنْسَانُ ضَيْفٌ لِأَهْلِهِ — يُقِيمُ قَلِيلًا بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَرْحَلُ

قیس بن عاصم کہتا ہے کہ میں نے بنی تمیم کے ایک گروہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا حضرت ہمیں وعظ و نصیحت فرمائیے کیونکہ ہم لوگ صحرا کے رہنے والے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: اے قیس ہر عزت کے ساتھ ذلت بھی ہر ذی روح کے لیے موت ہے اور دنیا کے ساتھ آخرت بھی ہے۔ ہر شے کا ایک حساب ہے اور ایک اس کا رقیب و نگہبان۔ ہر نیکی کا ایک ثواب ہے اور ہر گناہ کا عقاب ہے اور ہر مدت کے لیے ایک کتاب ہے۔ اے قیس تیرے لیے ایک ایسے دوست کا ہونا ضروری ہے جو قبر میں بھی تیرے ساتھ رہے تو مردہ ہو اور وہ زندہ رہے۔ اگر وہ خدا کے نزدیک باعزت ہو تو تجھ کو بھی گرامی رکھے اور اگر وہ پست ہو تو اس کے ساتھ تو بھی ذلیل رہے۔ قیامت کے دن تیرے ساتھ اٹھے اور اس کے متعلق تجھ سے سوال کیا جائے لہٰذا بہتر ہے کہ نیک رفیق اور اچھا ساتھی ہمراہ رکھو کہ اس کی وجہ سے تم قبر میں آرام سے رہو اور یہ ہم نشین تمہارا عمل ہے۔ قیس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتا ہوں کہ یہ کلمات آپ کے نظم ہو جائیں تا کہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔ حضرت نے حکم دیا: حسان کو بلاؤ۔ لیکن قیس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خود ہی نظم کرتا ہوں۔

اپنے کام سے اپنا ساتھی چن قبر میں اس کا ساتھی اکیلا عمل ہے، موت کے بعد کے کئے جس
چیز کو مہیا کیا ہے جس دن آدمی کو آواز دی جائے جب وہ آ جائے اگر کسی کام میں مصروف ہے تو وہ کر جس
سے اللہ راضی ہو موت سے پہلے اور اس کے بعد انسان کا ساتھی اس کا عمل ہوتا ہے انسان اپنے اہل کا
مہمان ہوتا ہے تھوڑی دیر رہتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے۔

أوحى الله عزوجل إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم في علي عليه السلام ثلاث كلمات

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کی مولا علیؑ کی تین فضیلتوں کے بارے

۹۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ الْمُزَكِّي بِالْكُوفَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ اُمِّيِّ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اُسْرِيَ بِي رَبِّي فَاَوْحَى اِلَيَّ فِي عَلِيٍّ عليه السلام بِثَلَاثٍ اِنَّهُ اِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج پروردگار عالم نے مجھ سے علیؑ کی یہ تین فضیلتیں بیان فرمائیں کہ (۱) علی صاحبان تقویٰ کا امام ہے (۲) مومنین کا سید و سردار ہے (۳) قائد الغر المحجلین ہے۔

الرجال ثلاثة

مرد تین قسم کے ہیں

۹۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللہِ الْبَرْقِیِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ مَیْمُونٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللہِ علیہ السلام قَالَ الرِّجَالُ ثَلَاثَۃٌ رَجُلٌ بِمَالِہٖ وَرَجُلٌ بِجَاھِہٖ وَرَجُلٌ بِلِسَانِہٖ وَھُوَ اَفْضَلُ الثَّلَاثَۃِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین قسموں کے مرد ہوتے ہیں: (۱) جو اپنے مال کی طاقت پر مردانگی دکھائے۔ (۲) وہ جو اپنی عزت کی وجہ سے مرد ہو۔ (۳) تیسرے وہ جو زبان اور گویائی کی وجہ سے مرد ہے اور یہ شخص سب سے بہتر ہے۔

۹۶ وَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ علیہ السلام الرِّجَالُ ثَلَاثَۃٌ عَاقِلٌ وَ اَحْمَقُ وَ فَاجِرٌ فَالْعَاقِلُ الدِّینُ شَرِیعَتُہٗ وَ الْحِلْمُ طَبِیعَتُہٗ وَ الرَّاْیُ سَجِیَّتُہٗ اِنْ سُئِلَ اَجَابَ وَ اِنْ تَکَلَّمَ اَصَابَ وَ اِنْ سَمِعَ وَعَی وَ اِنْ حَدَّثَ صَدَقَ وَ اِنِ اطْمَاَنَّ اِلَیْہِ اَحَدٌ وَفَی وَ الْاَحْمَقُ اِنِ اسْتُنْبِہَ بِجَمِیلٍ غَفَلَ وَ اِنِ اسْتُنْزِلَ عَنْ حَسَنٍ نَزَلَ وَ اِنْ حُمِلَ عَلَی جَھْلٍ جَھِلَ وَ اِنْ حَدَّثَ کَذَبَ لَا یَفْقَہُ وَ اِنْ فُقِّہَ لَا یَتَفَقَّہُ وَ الْفَاجِرُ اِنِ ائْتَمَنْتَہُ خَانَکَ وَ اِنْ صَاحَبْتَہُ شَانَکَ وَ اِنْ وَثِقْتَ بِہٖ لَمْ یَنْصَحْکَ

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگ تین قسم کے ہیں: (۱) عاقل (۲) احمق (۳) بدکار۔

عقل مند، دیندار و باایمان ہوتا ہے۔ حلیم و بردبار ہوتا ہے۔ اس کی نظر دوررس ہوتی ہے۔ ہر سوال کا صحیح جواب دیتا ہے۔ جو کچھ سنتا ہے اس کو سمجھتا بھی ہے۔ جو کہتا ہے، صحیح کہتا ہے۔ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اس کو نقصان نہیں ہوتا۔

احمق کو کسی نیک عمل کی طرف متوجہ کیا جائے تو پرواہ نہیں کرتا۔ برے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ بولتا ہے تو جھوٹ، سمجھانے سے سمجھتا نہیں۔

بدکار کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ رہنا ذلت ہے۔ اعتماد کیا جائے تو دھوکا دیتا ہے۔

الإمامة لا تصلح إلا لرجل فيه ثلاث خصال

امامت کے لیے تین خصلتوں کا پایا جانا ضروری ہے

۹۷ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ

الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ الْإِمَامَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنِ الْمَحَارِمِ وَ حِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ وَ حُسْنُ الْخِلَافَةِ عَلَى مَنْ وُلِّيَ حَتَّى يَكُونَ لَهُ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امامت کے لیے تین خصلتوں کا پایا جانا ضروری ہے: (۱) ورع و پرہیزگاری (۲) حلم وبردباری (۳) اپنے ماموین کے ساتھ حسن سلوک وخوش رفتاری اس طرح جیسے باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے۔

۹۸ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام الْإِمَامُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ بَعْدَ الْإِمَامِ قَالَ إِنَّ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٍ أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ بَعْدَهُ وَ يَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَ إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ قَالَ إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ قَالُوا إِلَى فُلَانٍ وَ السِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يَدُورُ مَعَ الْإِمَامِ حَيْثُ كَانَ.

امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ امام کی علامت کیا ہے، جس سے ایک امام کے بعد دوسرا امام پہچانا جائے؟

فرمایا: امام کے بعد وہ امام ہوتا ہے جو اپنے باپ کے بعد اس کا بڑا بیٹا ہو اور وہ صاحبِ فضیلت ہو اور جب قافلہ مدینہ پہنچے تو سوال کرے کہ فلاں نے کسے اپنا وصی قرار دیا ہے۔ تو وہ جواب دیں گے فلاں کو اپنا وصی بنایا ہے اور ہمارے پاس سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح ہے جس طرح بنی اسرائیل کے پاس تابوت تھا۔ امام جہاں ہوتا ہے وہ سلاح اس کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْغَنَوِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا الْحُجَّةُ عَلَى الْمُدَّعِي لِهَذَا الْأَمْرِ بِغَيْرِ حَقٍّ قَالَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ يَجْتَمِعْنَ فِي رَجُلٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ يَكُونَ صَاحِبَ الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّذِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ فَيَقُولُونَ إِلَى فُلَانٍ.

عبدالاعلی بن اعین کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا اگر کوئی شخص ناحق ادعائے امامت کرے تو ہم اس کے دعویٰ کو کس طرح مسترد کر سکتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بارے میں تین حجتیں ہیں جو صرف اس شخص میں پائی جائیں گی جو اس امر کا مالک ہوگا: (۱) وہ سابقہ امام سے قریب تر اور سب سے بہتر ہو (۲) اس کے پاس سلاح

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو (۳) اور وہ ظاہری وصیت کا حامل ہو کہ اگر کوئی مدینہ منورہ میں آکر عام افراد اور بچوں سے سوال کرے کہ فلاں نے کسے اپنا وصی بنایا ہے تو سب کے سب بیک زبان کہیں کہ فلاں کو اپنا وصی قرار دیا ہے۔

فیمن حج ثلاث حجج

وہ شخص جس نے لگاتار تین حج کیا ہو

۱۰۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ يَرْوِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ وَ ابْنِ فَضَّالٍ اَنَّ حَرِيزاً قَالَ مَنْ حَجَّ ثَلَاثَ سِنِينَ مُتَوَالِيَةً ثُمَّ حَجَّ اَوْ لَمْ يَحُجَّ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مُدْمِنِ الْحَجِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله تأييده هذا الإسناد مضطرب و لم أغيره لأنه كان هكذا في نسختي و الحديث صحيح.

حریز نے کہا کہ جس نے تین سال متواتر حج کیا ہو اس کے بعد وہ حج کرے یا نہ کرے وہ دائمی حج کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

مصنف کتاب خداوند عالم ان کے درجات ہمیشہ بلند رکھے نے فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں مضطرب ہیں۔ میں نے انہیں تبدیل نہیں کیا کیونکہ جو کتاب میرے پاس موجود ہے۔اس میں اسی طرح تحریر ہے، البتہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ لَمْ يُصِبْهُ فَقْرٌ اَبَداً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص تین حج کرے گا وہ کبھی بھی فقر و فاقہ سے دوچار نہ ہوگا۔

۱۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ اَيُّ بَعِيرٍ حُجَّ عَلَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ جُعِلَ مِنْ نَعَمِ الْجَنَّةِ وَ رُوِيَ سَبْعَ سِنِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے کسی اونٹ پر تین سال حج کیا ہو تو اس اونٹ کو جنت کے چوپاؤں

میں سے قرار دیا جائے گا اور سات سال کی روایت بھی ہے۔

فیمن حج بثلاثة نفر من المؤمنین

جو شخص تین مومنین کو حج کرائے

۱۰۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ یَحْیَی بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الدَّیْلَمِیِّ مَوْلَی الرِّضَا قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا علیہ السلام یَقُولُ مَنْ حَجَّ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ فَقَدِ اشْتَرَی نَفْسَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالثَّمَنِ وَ لَمْ یَسْاَلْهُ مِنْ اَیْنَ کَسَبَ مَالَهُ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے تین نفر مومنین کو حج کرایا اس نے اس کے عوض اپنے نفس کو خداوند عالم سے خرید لیا۔ خداوند عالم اس شخص سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ وہ یہ مال کہاں سے لایا ہے حلال ذریعے سے تھا یا حرام سے۔

کان في قمیص یوسف علیہ السلام ثلاث آیات

پیراہن یوسف علیہ السلام میں تین نشانیاں تھیں

۱۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ السَّعْدَآبَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِیُّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ کَانَ فِی قَمِیصِ یُوسُفَ علیہ السلام ثَلَاثُ آیَاتٍ فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ جَاؤُ عَلَی قَمِیصِهِ بِدَمٍ کَذِبٍ [1] وَ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِنْ کَانَ قَمِیصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ [2] الْآیَةَ وَ قَوْلِهِ اذْهَبُوا بِقَمِیصِی هٰذَا الْآیَةَ. [3]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیراہن یوسف علیہ السلام میں تین باتیں اور تین نشانیاں تھیں:

(۱) پہلی یہ کہ اس پر جانور کا خون چھڑکا اور یوسف کا خون بتایا۔

(۲) دوسری یہ کہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالٰی ہے کہ اگر سامنے سے پھٹا تو زلیخا سچی ہے۔

(۳) تیسری یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا کرتا لے جاؤ اور حضرت یعقوب علیہ السلام پر ڈال دو۔

---

[1] سورۂ یوسف آیت ۱۸

[2] سورۂ یوسف آیت ۲۶

[3] سورۂ یوسف آیت ۹۳

الظلم ثلاثة

ظلم کی تین قسمیں

۱۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ الظُّلْمُ ثَلَاثَةٌ ظُلْمٌ يَغْفِرُهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ظُلْمٌ لَا يَغْفِرُهُ وَ ظُلْمٌ لَا يَدَعُهُ فَاَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَغْفِرُهُ فَالشِّرْكُ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ اللهُ فَظُلْمُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يَدَعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی وہ جس کو خدا معاف کر دیتا ہے۔ دوسری وہ جس کو خدا معاف نہ کرے گا۔ تیسرے وہ جس کو خدا نہ چھوڑے گا۔ ظلم اور ایسا گناہ جس کو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جس ظلم کو خدا بخش دے گا وہ انسان کا اپنے نفس پر ظلم ہے یہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے اور جس ظلم کو اللہ نہ چھوڑے گا وہ ایک بندے کا دوسرے بندے پر حق ہے۔

تحل الفروج بثلاثة وجوه

عورتیں تین صورتوں سے حلال ہیں

۱۰۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَحِلُّ الْفُرُوجُ بِثَلَاثَةِ وُجُوهٍ نِكَاحٌ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٌ بِمِلْكِ الْيَمِينِ وَ نِكَاحٌ بِلَا مِيرَاثٍ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عورتیں تین صورتوں سے حلال ہیں: اول عقد دائمی سے عورتیں حلال ہوتی ہیں جس میں زوجہ کو میراث بھی ملتی ہے۔ دوسرے عقد منقطع یعنی متعہ سے جس میں میراث نہیں ملتی۔ تیسری کنیزی کی وجہ سے۔

ترجى النجاة لجميع الأمة إلا لأحد ثلاثة

امید ہے کہ ساری امت بخشی جائے گی سوائے تین طرح کے افراد کے

۱۰۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْفَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ اِنِّي لَاَرْجُو

النَّجَاةَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ لِمَنْ عَرَفَ حَقَّنَا مِنْهُمْ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ صَاحِبِ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَ صَاحِبِ هَوًى وَ الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس امت کے جو لوگ ہمارے حق کی معرفت رکھتے ہیں مجھے ان سب کے نجات پانے کی امید ہے سوائے تین طرح کے افراد کے: (۱) ظالم بادشاہ کا مصاحب (۲) خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والا (۳) علانیہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا۔

أشد ساعات ابن آدم ثلاث ساعات

فرزند آدم کے لیے تین گھڑیاں نہایت سخت ہوتی ہیں

۱۰۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَشَدُّ سَاعَاتِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ السَّاعَةُ الَّتِي يُعَايِنُ فِيهَا مَلَكَ الْمَوْتِ وَ السَّاعَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا مِنْ قَبْرِهِ وَ السَّاعَةُ الَّتِي يَقِفُ فِيهَا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَاِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ثُمَّ قَالَ اِنْ نَجَوْتَ يَا ابْنَ آدَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاَنْتَ اَنْتَ وَ اِلَّا هَلَكْتَ وَ اِنْ نَجَوْتَ يَا ابْنَ آدَمَ حِينَ تُوضَعُ فِي قَبْرِكَ فَاَنْتَ اَنْتَ وَ اِلَّا هَلَكْتَ وَ اِنْ نَجَوْتَ حِينَ يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ فَاَنْتَ اَنْتَ وَ اِلَّا هَلَكْتَ وَ اِنْ نَجَوْتَ حِينَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ فَاَنْتَ اَنْتَ وَ اِلَّا هَلَكْتَ ثُمَّ تَلَا وَ مِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ قَالَ هُوَ الْقَبْرُ وَ اِنَّ لَهُمْ فِيهِ لَمَعِيشَةً ضَنْكاً وَ اللّٰهِ اِنَّ الْقَبْرَ لَرَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ عَلِمَ سَاكِنُ السَّمَاءِ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاكِنِ النَّارِ فَاَيُّ الرَّجُلَيْنِ اَنْتَ وَ اَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُكَ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرزند آدم کے لیے تین گھڑیاں نہایت سخت ہوتی ہیں: (۱) وہ گھڑی جب ملک الموت کو دیکھتا ہے۔ (۲) اور وہ وقت جب وہ اپنی قبر سے اٹھے گا۔ (۳) اور وہ ساعت جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا تو اس وقت یا جنت کی جانب جائے گا یا جہنم کی طرف۔ امام علیہ السلام نے اس کے بعد فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے اگر تم نے نزع کے عالم میں نجات حاصل کر لی تو تمہاری ہستی رہے گی ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور اے فرزند جب تمہیں قبر میں رکھا جائے گا اگر اس وقت نجات پا گئے تو ٹھیک ہے ورنہ ہلاکت سے دور ہو جاؤ گے، اور جس وقت لوگوں کو صراط سے لے جایا جائے گا اگر اس وقت نجات پا گئے تو بہتر ہے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور جس ہنگام میں لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے

ہوں گے اگر تم نجات پا گئے تو تم ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد امام عالی مقام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون اور ان کے پیچھے ایک برزخ ہے جو قیامت تک قائم رہنے والا ہے اور فرمایا: وہ قبر ہے اور اس میں ان کے لیے زندگی تنگ و تاریک ہوگی۔ خدا کی قسم یقیناً قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ اس کے بعد آپ ہم نشینوں میں سے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا کہ جو آسمان کا رب ہے وہ جنتیوں اور جہنمیوں کو جانتا ہے۔ تم ان میں سے کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو اور تمہارا ٹھکانا کون سا ہے۔

لن يعمل ابن آدم عملا أعظم عند الله عز و جل من ثلاثة

فرزند آدم کے تین گناہ بارگاہِ خدا میں بہت ہی سخت ہیں

۱۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا يَرْوِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَنْ يَعْمَلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا اَعْظَمَ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْ رَجُلٍ قَتَلَ نَبِيّاً اَوْ اِمَاماً اَوْ هَدَمَ الْكَعْبَةَ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قِبْلَةً لِعِبَادِهِ اَوْ اَفْرَغَ مَاءَهُ فِي امْرَاَةٍ حَرَاماً.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرزند آدم کے تین گناہ بارگاہِ خدا میں بہت ہی سخت ہیں: (۱) کسی پیغمبر یا امام کو قتل کرنا (۲) خانہ کعبہ کو منہدم کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے قبلہ قرار دیا ہے (۳) زنا کرنا۔

لا يظعن الرجل إلا في ثلاث

آدمی کو سفر نہیں کرنا چاہیئے مگر تین کاموں کے لئے

۱۱۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَكْتُوبٌ فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ عليه السلام لَا يَظْعَنُ الرَّجُلُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ زَادٍ لِمَعَادٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَيَاةَ ذَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حکمت آلِ داؤد علیہ السلام میں مذکور ہے کہ آدمی تین کاموں کے لیے سفر کرے: (۱) آخرت درست کرنے کے لیے (۲) دنیاوی معاملات کی اصلاح کے لیے (۳) یا اور کسی جائز فائدے کو حاصل کرنے کے لیے۔

پھر فرمایا: جو بہر حال زندگی کو دوست رکھتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے (یعنی جو صرف دنیا کی فکر کرتا ہے)۔

الفرش ثلاثة

تین فرشِ خواب

⑪ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِی حَمَّادُ بْنُ عِیسَی عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اَنَّهُ نَظَرَ اِلَی فُرُشٍ فِی دَارِ رَجُلٍ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَ فِرَاشٌ لِاَهْلِهِ وَ فِرَاشٌ لِضَیْفِهِ وَ الْفِرَاشُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کے لیے تین فرش خواب یعنی بچھونوں کی ضرورت ہے۔ایک اپنے لیے دوسرا زوجہ کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔غالباً مقصود یہ ہے کہ بلاضرورت سامان رکھنا بے فائدہ ہے۔

الرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ

چوتھا شیطان کے لئے

⑫ اَخْبَرَنِی الْخَلِیلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِی هَانِئٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذَکَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَ فِرَاشٌ لِلْمَرْاَةِ وَ فِرَاشٌ لِلضَّیْفِ وَ الرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستر کے بارے میں بیان فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور دوسرا عورت کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

العلامات الثلاث

تین علامتیں

⑬ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِی حَمَّادُ بْنُ عِیسَی عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ یَا بُنَیَّ لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَامَةٌ یُعْرَفُ بِهَا وَ یُشْهَدُ عَلَیْهَا وَ اِنَّ لِلدِّینِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ الْعِلْمَ وَ الْاِیمَانَ وَ الْعَمَلَ بِهِ وَ لِلْاِیمَانِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ الْاِیمَانُ بِاللهِ وَ کُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ لِلْعَالِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ الْعِلْمُ بِاللهِ وَ بِمَا

يُحِبُّ وَ بِمَا يَكْرَهُ وَلِلْعَامِلِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ الصَّلَاةُ وَ الصِّيَامُ وَ الزَّكَاةُ وَلِلْمُتَكَلِّفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يُنَازِعُ مَنْ فَوْقَهُ وَيَقُولُ مَا لَا يَعْلَمُ وَ يَتَعَاطَى مَا لَا يَنَالُ وَلِلظَّالِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ وَ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَ يُعِينُ الظَّلَمَةَ وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يُخَالِفُ لِسَانُهُ قَلْبَهُ وَ قَلْبُهُ فِعْلَهُ وَ عَلَانِيَتُهُ سَرِيرَتَهُ وَلِلْآثِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَخُونُ وَ يَكْذِبُ وَ يُخَالِفُ مَا يَقُولُ وَلِلْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَ يَنْشَطُ إِذَا كَانَ النَّاسُ عِنْدَهُ وَ يَتَعَرَّضُ فِي كُلِّ أَمْرٍ لِلْمَحْمَدَةِ وَ لِلْحَاسِدِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَغْتَابُ إِذَا غَابَ وَ يَتَمَلَّقُ إِذَا شَهِدَ وَ يَشْمَتُ بِالْمُصِيبَةِ وَلِلْمُسْرِفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَشْتَرِي مَا لَيْسَ لَهُ وَ يَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهُ وَلِلْكَسْلَانِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَتَوَانَى حَتَّى يُفَرِّطَ وَ يُفَرِّطُ حَتَّى يُضَيِّعَ وَ يُضَيِّعُ حَتَّى يَأْثَمَ وَ لِلْغَافِلِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ السَّهْوُ وَ اللَّهْوُ وَ النِّسْيَانُ:

قَالَ حَمَّادُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام وَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ هَذِهِ الْعَلَامَاتِ شُعَبٌ يَبْلُغُ الْعِلْمُ بِهَا أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ بَابٍ وَ أَلْفِ بَابٍ وَ أَلْفِ بَابٍ فَكُنْ يَا حَمَّادُ طَالِباً لِلْعِلْمِ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ أَطْرَافِ النَّهَارِ فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تُقِرَّ عَيْنَكَ وَ تَنَالَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَاقْطَعِ الطَّمَعَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَ عُدَّ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَ لَا تُحَدِّثَنَّ نَفْسَكَ أَنَّكَ فَوْقَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَ اخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ مَالَكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ اے جان پدر ہر چیز کی ایک علامت اور پہچان ہوتی ہے۔ دین کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) علم (۲) ایمان اور (۳) عمل۔ پھر ایمان کی تین علامتیں ہیں: (۱) ایمان باللہ (۲) اس کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان اور (۳) اللہ کے رسولوں پر ایمان۔

اور عالم کی تین علامتیں ہیں: (۱) معرفت الٰہی (۲) معرفت اعمال پسندیدہ (۳) معرفت محرمات یعنی جن چیزوں کی مخالفت کی گئی ہے تاکہ حرام فعل صادر نہ ہو۔

اور عمل کرنے والے کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ۔

اور تصنع کرنے والے کی تین علامتیں ہیں: (۱) اپنے سے بلند مرتبہ سے جھگڑتا ہے (۲) جو بات نہیں جانتا وہ بات کہتا ہے (۳) جو چیز مل نہیں سکتی اس کو تلاش کرتا ہے۔

ستم گار کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) اپنے سے بلند مرتبہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (۲) کمزور پر ظلم کرتا ہے (۳) ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

اور فاسق کی تین علامتیں ہیں: (۱) اس کے دل میں کچھ ہوتا ہے اور کہتا کچھ ہے۔ (۲) اس کا دل اس کے عمل کے مخالف ہوتا ہے۔ (۳) اس کا ظاہر کچھ ہوتا اور اس کا باطن کچھ۔

گنہگار کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) خیانت کرتا ہے (۲) جھوٹ بولتا ہے (۳) وعدہ خلاف ہوتا ہے۔ جو کہتا ہے اس کے خلاف کرتا ہے۔

خودنمائی کرنے والے کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) تنہائی میں سستی اور کاہلی کرتا ہے (۲) لوگوں کے سامنے عقلمندی ظاہر کرتا ہے (۳) اپنے ہر کام کی داد چاہتا ہے۔

حاسد کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) پس پشت برا کہتا ہے (۲) سامنے خوشامد کرتا ہے (۳) گناہ کرنے والوں کو برا کہتا ہے۔

فضول خرچ کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) بلاضرورت چیزیں خریدا کرتا ہے (۲) حیثیت سے زیادہ لباس پہنتا ہے (۳) آمدنی سے زیادہ کھاتا ہے۔

کاہل اور سست آدمی کی بھی تین علامتیں ہیں: (۱) کام کرنے میں سستی کرتا ہے (۲) وقت کو ضائع کرتا ہے (۳) اور وقت ضائع کر کے گنہگار ہوتا ہے۔

غافل کی تین علامتیں ہیں: (۱) سہوونسیان (۲) لہوولعب، کھیل کود (۳) بھول چوک۔

حماد بن عیسی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ان تمام علامتوں کے لیے بیشار شعبے ہیں جو ہزار ہزار ہزار ابواب پر تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اے حماد شب و روز طلب علم میں مشغول رہو اور اگر تم چاہتے ہو کہ خیر دنیا و آخرت حاصل کرو اور تمہاری آنکھیں روشن ہوں تو اپنے دل سے حرص و طمع کو دور کر دو اور اپنے کو مردہ تصور کرو۔ کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھو اور اپنی زبان کو اس طرح بند رکھو جیسے اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو۔

خلق الله عز و جل العبد في ثلاثة أحوال من أمره

خالق کائنات کا اپنے بندے کو تین حالتوں میں رزق دینا

۱۱۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لُقْمَانُ ابْنَهُ أَنْ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ لِيَعْتَبِرْ مَنْ قَصُرَ يَقِينُهُ وَ ضَعُفَتْ نِيَّتُهُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَهُ فِي ثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ مِنْ أَمْرِهِ وَ آتَاهُ رِزْقَهُ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهَا كَسْبٌ وَ لَا حِيلَةٌ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَيَرْزُقُهُ فِي الْحَالِ الرَّابِعَةِ أَمَّا أَوَّلُ ذَلِكَ فَإِنَّهُ كَانَ فِي رَحِمِ أُمِّهِ يَرْزُقُهُ هُنَاكَ فِي قَرَارٍ

مَكِينٍ حَيْثُ لَا يُؤْذِيهِ حَرٌّ وَ لَا بَرْدٌ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَجْرَى لَهُ رِزْقاً مِنْ لَبَنِ أُمِّهِ يَكْفِيهِ بِهِ وَ يُرَبِّيهِ وَ يَنْعَشُهُ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ بِهِ وَ لَا قُوَّةٍ ثُمَّ فُطِمَ مِنْ ذَلِكَ فَأَجْرَى لَهُ رِزْقاً مِنْ كَسْبِ أَبَوَيْهِ بِرَأْفَةٍ وَ رَحْمَةٍ لَهُ مِنْ قُلُوبِهِمَا لَا يَمْلِكَانِ غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى إِنَّهُمَا يُؤْثِرَانِهِ عَلَى أَنْفُسِهِمَا فِي أَحْوَالٍ كَثِيرَةٍ حَتَّى إِذَا كَبِرَ وَ عَقَلَ وَ اكْتَسَبَ لِنَفْسِهِ ضَاقَ بِهِ أَمْرُهُ وَ ظَنَّ الظُّنُونَ بِرَبِّهِ وَ جَحَدَ الْحُقُوقَ فِي مَالِهِ وَ قَتَّرَ عَلَى نَفْسِهِ وَ عِيَالِهِ مَخَافَةَ إِقْتَارِ رِزْقٍ وَ سُوءِ يَقِينٍ بِالْخَلَفِ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي الْعَاجِلِ وَ الْآجِلِ فَبِئْسَ الْعَبْدُ هَذَا يَا بُنَيَّ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ اے جان پدر جس کا اعتقاد خداوند عالم کی رزاقی کی بابت کمزور ہو اس کو چاہیے کہ اپنی تین حالتوں کی طرف نظر کرے کہ اللہ نے ان اوقات میں کسی طرح اس کو روزی پہنچائی: (۱) رحم مادر میں اس کو روزی دی جہاں کوئی بندہ اس کو کچھ کھلا نہیں سکتا تھا۔ (۲) جب رحم سے باہر آیا تو شیر مادر کو غذا قرار دیا۔ (۳) پھر دودھ چھڑایا گیا اور کچھ کھانے کے قابل ہوا تو ماں باپ کو اس پر مہربان کر دیا اور انہوں نے اس کو نرم غذائیں دیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اکثر حالات میں اسے خود پر ترجیح دی اور جب وہ بڑا ہوا، سمجھ دار ہوا اور خود کفیل ہوا تو اسے تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اپنے رب سے بدگمانیاں کیں اور اپنے مال سے حقوق الٰہی کا انکار کر دیا اور روزی میں تنگی کے خوف سے اہل و عیال کے نفقہ میں کمی کر دی اور دنیا و آخرت میں اللہ سے سوءِ ظن کے سبب یہ سب کچھ ہوا۔ اے فرزند یہ بہت برا بندہ ہے۔

الناس ثلاثة

لوگ تین طرح کے ہیں

۱۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ النَّاسُ يَغْدُونَ عَلَى ثَلَاثَةٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ وَ سَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین قسم کے آدمی دنیا میں ہیں: (۱) عالم (۲) طالب علم (۳) جو کسی شمار میں نہیں۔ پس ہم ائمہ عالم ہیں اور ہمارے محب طالب علم اس کے علاوہ آدمیوں کی منزلت نہیں۔

۱۱۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ

الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ عَرَبِيٌّ وَ مَوْلًى وَ عِلْجٌ فَأَمَّا الْعَرَبُ فَنَحْنُ وَ أَمَّا الْمَوْلَى فَمَنْ وَالانَا وَ أَمَّا الْعِلْجُ فَمَنْ تَبَرَّأَ مِنَّا وَ نَاصَبَنَا.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگوں کی تین قسمیں ہیں: (۱) عربی (۲) مولی (۳) علج۔ پس ہم ائمہ علیہم السلام عرب ہیں۔ ہمارے دوست مولی ہیں اور ہمارے دشمن علج ہیں۔

۱۱۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اغْدُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً أَوْ أَحِبَّ الْعُلَمَاءَ وَ لَا تَكُنْ رَابِعاً فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی عالم ہو یا طالب علم یا ان دونوں کو دوست رکھنے والا چوتھی قسم میں نہ داخل ہو ورنہ ان کی دشمنی کے سبب ہلاک ہوگا۔

ثلاث خصال لا عذر فيها لأحد

تین باتوں میں کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا

۱۱۸ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِيهَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتوں میں کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا: (۱) امانت کے ادا کرنے میں (۲) عہد کو پورا کرنے میں اور (۳) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے میں خواہ یہ لوگ نیک ہوں یا بد۔

ثلاث خصال لا يموت صاحبهن حتى يرى وبالهن

تین گناہ ایسے ہیں جن کا وبال انسان اپنی زندگی میں دیکھ لیتا ہے

۱۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ الْبَغْيُ وَ

قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللهَ بِهَا وَ اِنَّ اَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَ اِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي اَمْوَالُهُمْ وَ يَبَرُّونَ فَتَزْدَادُ اَعْمَارُهُمْ وَ اِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ مِنْ اَهْلِهَا وَ يُثْقِلَانِ الرَّحِمَ وَ اِنَّ تَثَقُّلَ الرَّحِمِ انْقِطَاعُ النَّسْلِ.

کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں ہے کہ تین گناہ ایسے ہیں جن کا وبال انسان اپنی زندگی میں دیکھ لیتا ہے: (۱) ستم (۲) قطع رحم (۳) جھوٹی قسم جو خدا سے جنگ کرنے کے برابر ہے اور تین نیکیوں کا عوض بھی دنیا میں مل جاتا ہے۔ اگرچہ آدمی بدکار ہی کیوں نہ ہو عزیزوں سے ملنے سے مال میں برکت ہوتی ہے اور عمر طولانی ہوجاتی ہے اور جھوٹی قسم اور عزیزوں سے بے تعلقی کرنے سے گھر ویران ہوجاتا ہے۔ رحم سنگین ہوجاتا ہے اور اس طرح نسل قطع ہوجاتی ہے۔

ثلاث بهن يكمل المسلم

تین چیزوں سے تکمیل اسلام

۱۲۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِي بَحْرٍ عَنْ شُرَيْحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ:

قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام ثَلَاثٌ بِهِنَّ يَكْمُلُ الْمُسْلِمُ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَ التَّقْدِيرُ فِي الْمَعِيشَةِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّوَائِبِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتوں سے اسلام کامل ہوجاتا ہے: (۱) مسائل دین سے واقفیت (۲) قناعت اور (۳) مصیبتوں پر صبر۔

ما جاء على ثلاثة في وصية النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأمير المؤمنين علیہ السلام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین باتوں کی وصیت امیر المومنین علیہ السلام سے فرماتے ہیں۔

۱۲۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ كَانَ فِيمَا اَوْصَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيّاً علیہ السلام:

يَا عَلِيُّ اَنْهَاكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ عِظَامٍ الْحَسَدِ وَ الْحِرْصِ وَ الْكَذِبِ.

يَا عَلِيُّ سَيِّدُ الْاَعْمَالِ ثَلَاثُ خِصَالٍ اِنْصَافُكَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ وَ مُوَاسَاةُ الْاَخِ فِي اللهِ عَزَّ وَ

جَلَّ وَ ذِكْرُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى كُلِّ حَالٍ.

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ فَرَحَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِقَاءُ الْإِخْوَانِ وَ الْإِفْطَارُ فِي الصِّيَامِ وَ التَّهَجُّدُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَقُمْ لَهُ عَمَلٌ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خُلُقٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَ حِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ.

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مِنْ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ الْإِنْفَاقُ فِي الْإِقْتَارِ وَ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَ بَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمُتَعَلِّمِ.

يَا عَلِيُّ ثَلَاثُ خِصَالٍ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ تم کو تین باتوں منع کرتا ہوں: (۱) حسد (۲) حرص (۳) کذب۔

یا علیؑ تین اعمال تمام اعمال کے سردار ہیں: (۱) خود اپنے نفس اور اپنی ذات سے انصاف کرنا (۲) برادران دینی کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے اچھا سلوک کرنا (۳) ہر حال میں خدا کو یاد رکھنا۔

یا علیؑ مومن کے لیے دنیا میں تین مسرتیں ہیں: (۱) دوستوں سے ملاقات (۲) افطار صوم (۳) نماز شب۔

یا علیؑ بغیر تین باتوں کے عمل ناتمام رہتا ہے: (۱) ایسی پرہیز گاری جو اللہ کی نافرمانی کو روک دے (۲) ایسی خوش اخلاقی جس کے ذریعے لوگوں سے نرم سلوک کیا جائے (۳) ایسی حلم و بردباری جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو رد کیا جائے۔

یا علیؑ تین باتیں حقیقت ایمان ہیں: (۱) مفلسی میں دوسروں کو کھانا کھلانا اور ان کی مدد کرنا (۲) اپنے آپ سے انصاف کرنا (اور اگر غلطی ہوگئی ہے تو اس پر نادم ہونا اور انجام کے لیے آمادہ رہنا) (۳) اور طالبان علم کو تعلیم دینا۔

یا علیؑ تین باتیں اخلاق کی بزرگی میں ہیں: (۱) جو تم کو محروم رکھے تم اس کو دو (۲) جو عزیز تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو (۳) جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کرو۔

۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ الْمَرْوَرُوذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِهِنَّ فَهُوَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ مَنْ اَتَى اللهَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ وَ مَنْ وَرِعَ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ فَهُوَ مِنْ اَوْرَعِ النَّاسِ وَ مَنْ قَنِعَ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ فَهُوَ مِنْ اَغْنَى النَّاسِ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُطِيقُهَا هَذِهِ الْاُمَّةُ الْمُوَاسَاةُ لِلْاَخِ فِي مَالِهِ وَ اِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهِ وَ ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ لَيْسَ هُوَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ وَ لَكِنْ اِذَا وَرَدَ عَلَى مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ خَافَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَهُ وَ تَرَكَهُ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يُتَخَوَّفُ مِنْهُنَّ الْجُنُونُ التَّغَوُّطُ بَيْنَ الْقُبُورِ وَ الْمَشْيُ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَ الرَّجُلُ يَنَامُ وَحْدَهُ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ مُجَالَسَةُ الْاَنْذَالِ وَ مُجَالَسَةُ الْاَغْنِيَاءِ وَ الْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَ يَذْهَبْنَ السُّقْمَ اللُّبَانُ وَ السِّوَاكُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ اَكْلُ الطِّينِ وَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ بِالْاَسْنَانِ وَ اَكْلُ اللِّحْيَةِ

يَا عَلِيُّ اَنْهَاكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ الْحَسَدُ وَ الْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ

يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يُقَسِّينَ الْقَلْبَ اسْتِمَاعُ اللَّهْوِ وَ طَلَبُ الصَّيْدِ وَ اِتْيَانُ بَابِ السُّلْطَانِ

يَا عَلِيُّ الْعَيْشُ فِي ثَلَاثَةٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَ جَارِيَةٍ حَسْنَاءَ وَ فَرَسٍ قَبَّاءَ

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه الفرس القباء الضامر البطن يقال فرس أقب و قباء لأن الفرس يذكر و يؤنث و يقال للأنثى قباء لا غير

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی جس میں تین صفتیں ہوں وہ دوسروں سے افضل ہے: (۱) جو ان فرائض کو ادا کرتا ہو جو خدا کی طرف سے اس پر واجب ہیں وہ ہر عبادت گزار سے افضل ہے (۲) جو محرمات سے پرہیز کرے وہ سب سے پرہیز گار ہے (۳) جو خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرے وہ سب سے زیادہ بے پرواہے۔

یا علیؑ اس امت کے لوگ تین باتوں کی طاقت نہیں رکھتے: (۱) یہ کہ اپنے برادرانِ ایمانی کی مالی امداد (۲) اپنی ذات سے انصاف کرنا (۳) ہر گناہ کے خیال کے ساتھ خدا کو یاد کر کے اس سے باز رہنا۔

یاعلیؑ تین باتوں سے دیوانگی کا خوف ہے: (۱) قبروں کے درمیان بول و براز کرنا (۲) ایک پاؤں میں جوتا پہننا (۳) تنہا مکان میں سونا۔

یاعلیؑ تین قسم کے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے: (۱) کمینوں کی صحبت (۲) مالداروں کی صحبت (۳) عورتوں سے باتیں کرنا۔

یاعلیؑ تین باتوں سے حافظہ قوی ہوتا ہے اور بیماریاں دفع ہوتی ہیں: (۱) دودھ پینا (۲) مسواک کرنا (۳) قرآن پڑھنا۔

یاعلیؑ تین باتوں سے وسواس بڑھتا ہے: (۱) مٹی کھانا (۲) دانتوں سے ناخن کاٹنا (۳) دانتوں سے داڑھی چبانا۔

یاعلیؑ تین چیزوں سے پرہیز کرنا: (۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبر۔

یاعلیؑ تین باتوں سے دل سخت ہوجاتا ہے: (۱) گانا سننا (۲) شکار کرنا (۳) بادشاہوں کی درباداری۔

یاعلیؑ تین باتوں میں لطف زندگی ہے: (۱) کشادہ مکان (۲) خوبصورت لونڈی (۳) عمدہ گھوڑا۔

ثلاثة يرد عليهم الدعاء بلفظ الجماعة

تین افراد کی دعا کے لئے جمع کا لفظ استعمال ہوتا ہے

۱۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ اَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يُرَدُّ عَلَيْهِمُ الدُّعَاءُ جَمَاعَةً وَ اِنْ كَانُوا وَاحِداً الرَّجُلُ يَعْطِسُ فَيُقَالُ لَهُ يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَاِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ وَ الرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ الرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ عَافَاكُمُ اللهُ.

قال مصنف رحمه الله هذا الكتاب أدام الله عزه يقال للعاطس إذا كان مخالفا يرحمكما الله و المراد به الملكان الموكلان به فأما المؤمن فإنه يقال له يرحمكم الله إذا عطس.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین مقامات پر واحد کے لئے جمع کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے: (۱) چھینکنے والا اگر چہ ایک ہو مگر یرحمکم اللہ کہتے ہیں جو جمع کے لیے کہنا چاہیے (۲) سلام اگر چہ ایک ہی شخص کو کیا جائے مگر سلام علیکم کہتے ہیں (۳) دعا کے موقع پر واحد کے لیے جمع کہتے ہیں جیسے عافاکم اللہ۔

مصنف کتابؒ نے فرمایا ہے کہ چھینکنے والا اگر مخالف ہو تو تثنیہ کا صیغہ یرحمکما اللہ کہنا چاہیے۔ اس سے مراد

دونوں فرشتے ہوں گے۔ اور اگر چھینکنے والا مومن ہو تو اس سے یرحمکم اللہ کہنا چاہیے، اس جملے میں مومن کے ساتھ فرشتے بھی شامل ہوں گے۔

يسمت العاطس ثلاثا

تین مرتبہ چھینکنا

۱۳۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ يُسَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثاً فَمَا فَوْقَهَا فَهُوَ رِيحٌ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تین بار یرحمکم اللہ کہو اور جو اس سے زیادہ ہو تو وہ ایک ہوا ہے۔

۱۳۵ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّهُ إِنْ زَادَ الْعَاطِسُ عَلَى ثَلَاثٍ قِيلَ لَهُ شَفَاكَ اللهُ لِأَنَّ ذَلِكَ مِنْ عِلَّةٍ.

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر چھینکنے والا تین دفعہ سے زیادہ چھینکے تو سننے والے کو شفاک اللہ کہنا چاہیے کیونکہ یہ بیماری کے سبب سے ہے۔

ثلاث خصال لا يجمعها الله عز وجل لمنافق ولا فاسق

خداوند عالم تین خصلتیں بیک وقت کسی منافق یا فاسق میں جمع نہیں کرتا

۱۳۶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَجْمَعُ اللهُ لِمُنَافِقٍ وَلَا فَاسِقٍ حُسْنَ السَّمْتِ وَالْفِقْهَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ أَبَداً.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم تین خصلتیں بیک وقت کسی منافق یا فاسق میں جمع نہیں کرتا ہے:

(۱) حسن کلام (۲) احکام دین سے واقفیت اور (۳) حسن خلق۔

ثلاثة من أضياف الله عز وجل وزواره وفي كنفه

تین گروہ خدا کے مہمان اور اس کی پناہ میں ہیں

۱۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍؑ يُحَدِّثُ قَالَ إِنَّ ضَيْفَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَجُلٌ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَيْفُ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ رَجُلٌ كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَهُوَ فِي كَنَفِ اللهِ حَتَّى يَنْصَرِفَ وَ رَجُلٌ زَارَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهُوَ زَائِرُ اللهِ فِي عَاجِلِ ثَوَابِهِ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین گروہ خدا کے مہمان اور اس کی پناہ میں ہیں: حج اور عمرہ کرنے والا جب تک اپنے مکان پر واپس نہ پہنچے (۲) جو شخص نماز میں مشغول ہے وہ خدا کی پناہ میں ہے جب تک پلٹ کر نہیں آتا۔ (۳) جو کسی برادر مومن کی زیارت خدا کی خاطر کرتا ہے تو وہ خدا کا زائر ہے۔ اسے اس دنیا میں ثواب اور اللہ کی رحمت کے خزانے ملیں گے۔

الشرط في الحيوان ثلاثة أيام للمشتري

جانور خریدنے والے کو تین دن تک واپسی کا حق ہے

۱۲۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِؑ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الشَّرْطُ فِي الْحَيَوَانِ قَالَ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُشْتَرِي قُلْتُ فَمَا الشَّرْطُ فِي غَيْرِ الْحَيَوَانِ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِذَا افْتَرَقَا فَلَا خِيَارَ بَعْدَ الرِّضَا مِنْهُمَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جانور خریدنے والے کو خریداری کے بعد تین دن تک واپسی کا حق ہے۔ راوی نے عرض کی کہ اگر حیوان کے علاوہ اور کوئی شے خریدی ہو تو اس کو کب تک واپس کر سکتا ہے۔ فرمایا: جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اگر وہ جدا ہو گئے تو ان کی باہمی رضامندی کے بعد کوئی اختیار نہیں۔

ثلاث لم يجعل الله عز و جل لأحد من الناس فيهن رخصة

خداوند عالم نے تین باتوں میں کسی کو کوئی چھوٹ نہیں دی

۱۲۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِؑ يَقُولُ ثَلَاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِنَّ رُخْصَةً بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا اَوْ فَاجِرَيْنِ وَ وَفَاءٌ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے تین باتوں میں کسی کو کوئی چھوٹ نہیں دی:

(۱) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

(۲) وفائے عہد کرنا خواہ نیکوکار سے کیا ہو یا بدکار سے

(۳) امانت ادا کرنا خواہ وہ اچھے یا برے کسی کی بھی امانت ہو۔

ما ابتلي المؤمن بشيء أشد عليه من ثلاث خصال يحرمها

خداوند عالم نے اپنے بندوں کو تین ایسی باتوں کی تکلیف دی جو ان پر بہت دشوار ہے

۱۳۰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالٍ ثَلَاثٍ يُحْرَمُهَا قِيلَ وَ مَا هُنَّ قَالَ الْمُوَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِهِ بِاللهِ وَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَ ذِكْرُ اللهِ كَثِيراً أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَ لَكِنَّ ذِكْرَ اللهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ لَهُ وَ ذِكْرَ اللهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کو تین ایسی باتوں کی تکلیف دی جو ان پر بہت دشوار ہے:

(۱) اپنے مال سے اپنے برادران ایمانی کی مدد کرنا خدا کی رضا کے لیے

(۲) اپنی ذات سے دوسروں کو انصاف فراہم کرنا

(۳) اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنا میں یہ نہیں کہتا کہ تم سبحان اللہ والحمدللہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتے رہو بلکہ اللہ کو اس وقت یاد کرو جب حلال وحرام کا مسئلہ درپیش ہو۔

لولا ثلاث لصب الله العذاب على عباده صبا

اگر تین طرح کے لوگ نہ ہوتے تو عذاب خدا ضرور آتا

۱۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ لِلهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مَلَكاً يُنَادِي مَهْلًا مَهْلًا عِبَادَ اللهِ عَنْ مَعَاصِي اللهِ فَلَوْ لَا بَهَائِمُ رُتَّعٌ وَ صِبْيَةٌ رُضَّعٌ وَ شُيُوخٌ رُكَّعٌ لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبّاً وَ تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم کی طرف سے ایک فرشتہ ہر شب و روز آواز دیتا ہے کہ اے بندگان خدا اللہ کی نافرمانی سے باز رہو اگر بے زبان چوپائے اور شیر خوار بچے اور کمر خمیدہ بڈھے تمہارے درمیان نہ ہوتے تو یقینا عذاب الٰہی تم پر آتا اور تم سب کے سب ہلاک ہو جاتے۔

ثلاثة ملعونون

تین گروہ ملعون ہیں

۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ أكمه [كُمِّهُ] اَعْمَى عَنْ وَلَايَةِ اَهْلِ بَيْتِي مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَبَدَ الدِّينَارَ وَ الدِّرْهَمَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ نَكَحَ بَهِيمَةً.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین گروہ ملعون ہیں: (۱) جس کو میرے اہلبیت کی ولایت حاصل نہیں ہے (۲) بندہ سیم وزر (۳) جانور کے ساتھ وطی کرنے والا۔

كانت الحكماء والفقهاء إذا كاتب بعضهم بعضا كتبوا بثلاث ليس معهن رابعة

حکماء وفقہاء کی تحریروں میں یہ تین ہی باتیں ہوتی ہیں چوتھی کوئی بات نہیں ہوتی

۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام قَالَ كَانَتِ الْفُقَهَاءُ وَ الْحُكَمَاءُ اِذَا كَاتَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً كَتَبُوا ثَلَاثاً لَيْسَ مَعَهُنَّ رَابِعَةٌ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هِمَّتَهُ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَنْ اَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ اَصْلَحَ اللهُ عَلَانِيَتَهُ وَ مَنْ اَصْلَحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَصْلَحَ اللهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حکماء وفقہاء کی تحریروں میں یہ تین ہی باتیں ہوتی ہیں چوتھی کوئی بات نہیں ہوتی: (۱) جو آخرت کا ارادہ کرتا ہے خداوند عالم اس کی دنیاوی حاجتیں پوری کرتا ہے (۲) جو اپنے باطن اور اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے خدا اس کے ظاہری حالات کو بھی درست کر دیتا ہے (۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو درست رکھتا ہے تو خداوند عالم اس کے اور بندوں کے درمیان معاملات کو درست بنا دیتا ہے۔

المؤمن لا تكون سجيته ثلاث [ثلاثا]

تین باتیں مومن کی طبیعت میں دخیل نہیں

۱۳۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا تَكُونُ سَجِيَّتُهُ الْكَذِبَ وَ الْبُخْلَ وَ الْفُجُورَ وَ لَكِنْ رُبَّمَا اَلَمَّ بِشَيْءٍ مِنْ هَذَا لَا يَدُومُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ اَفَيَزْنِي قَالَ نَعَمْ هُوَ مُفَتَّنٌ تَوَّابٌ وَلَكِنْ لَا يُولَدُ لَهُ ابْنٌ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں مومن کی طبیعت میں دخیل نہیں: (۱) دروغ گوئی (۲) بخل (۳) بدکاری۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان گناہوں میں کسی ایک کی طرف رغبت ہوتی ہے لیکن اس گناہ کا عادی نہیں ہوتا۔ راوی نے سوال کیا کہ مومن زنا کرتا ہے۔ فرمایا: ہاں مگر جلد ہی توبہ کر لیتا ہے اور اس زنا سے کوئی اولاد نہیں ہوتی۔

ثلاث خصال لمن يؤخذ منه شيء من دنياه قسرا

تین طرح سے دنیا کو بندوں میں تقسیم کیا گیا ہے

۱۳۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ اِنِّي اَعْطَيْتُ الدُّنْيَا بَيْنَ عِبَادِي قَيْضاً فَمَنْ اَقْرَضَنِي مِنْهَا قَرْضاً اَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَشْراً اِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَ مَا شِئْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ مَنْ لَمْ يُقْرِضْنِي مِنْهَا قَرْضاً فَاَخَذْتُ مِنْهُ قَسْراً اَعْطَيْتُهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ اَعْطَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ مَلَائِكَتِي لَرَضُوا الصَّلَاةَ وَ الْهِدَايَةَ وَ الرَّحْمَةَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ الَّذِينَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَاحِدَةٌ مِنَ الثَّلَاثِ وَ رَحْمَةٌ اثنتين اثْنَتَانِ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام هَذَا لِمَنْ اَخَذَ اللهُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ارشاد الٰہی ہے کہ میں نے دنیا کو اپنے بندوں میں تقسیم کیا ہے جو اس میں سے میری راہ میں خرچ کرتا ہے تو ایک کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دیتا ہو۔ اور جو بہ مجبوری میری راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس کو بھی تین خصلتیں ایسی عنایت کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے ایک خصلت اپنے ملائکہ کو دوں تو وہ راضی ہو جائیں۔ ایک صلوٰۃ و درود، دوسری رحمت اور تیسری ہدایت جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ ''الذین اذا اصابتہم

مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون اولئک علیہم صلواۃ من ربھم ورحمۃ و اولئک ہم المہتد ون ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی جانب سے صلوات اور رحمت ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

للّٰہ عز و جل جنۃ لا یدخلھا إلا ثلاثۃ

جنت میں تین گروہوں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا

۱۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَنَّةٌ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ وَ رَجُلٌ زَارَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ وَ رَجُلٌ آثَرَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوندعالم نے ایک جنت پیدا کی ہے جس میں تین گروہوں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا: (۱) وہ جس نے اپنی ذات کے لیے فیصلہ حق کے مطابق کیا (۲) وہ جس نے اپنے برادر مومن کی صرف رضائے الٰہی کے لیے زیارت کی ہو یعنی ملاقات کو گیا ہو (۳) جس نے اپنے اوپر کسی برادر مومن کو مقدم کیا یعنی اپنی ضرورت پر اپنے برادر مومن کی ضرورت کو ترجیح دی ہو۔

ثلاث خصال لا تکون في الشیعۃ

شیعوں میں تین باتیں نہیں پائی جاتیں

۱۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا كَانَ فِي شِيعَتِنَا فَلَا يَكُونُ فِيهِمْ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا يَكُونُ فِيهِمْ مَنْ يَسْاَلُ بِكَفِّهِ وَ لَا يَكُونُ فِيهِمْ بَخِيلٌ وَ لَا يَكُونُ فِيهِمْ مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے کہ ہمارے شیعوں میں تین باتیں نہ تھیں نہ ہوں گی (۱) دست سوال دراز نہ کرے گا (۲) بخیل نہ ہوگا (۳) اس کے ساتھ لواط نہ کیا جائے گا۔

ثلاث خصال من أشد ما عمل العباد

تین باتیں بندوں کے لیے سخت ہیں

۱۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ أَشَدِّ مَا عَمِلَ الْعِبَادُ إِنْصَافُ الْمُؤْمِنِ مِنْ نَفْسِهِ وَ مُوَاسَاةُ الْمَرْءِ أَخَاهُ وَ ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ يَهُمُّ بِهَا فَيَحُولُ ذِكْرُ اللهِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ تِلْكَ الْمَعْصِيَةِ وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ "إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُونَ"[1].

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے کہ تین باتیں بندوں کے لیے سخت ہیں: (۱) مومن کا اپنی ذات سے انصاف کرنا (۲) اور اپنے برادر مومن کے ساتھ ہمدردی کرنا (۳) اور ہر حال میں خدا کو یاد کرنا جب خواہش گناہ پیدا ہوتو خوف الٰہی خوف الٰہی کے سبب باز رہے۔ ذکر خداوندی اس شخص کے اور اس گناہ کے درمیان حائل ہوجائے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین ......اذا ہم مبصرون سے ثابت ہے، (جو لوگ صاحبان تقویٰ میں جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھونا بھی چاہتا ہے تو وہ خدا کو یاد کرتے اور حقائق پر نظر رکھتے ہیں)۔

۱۳۹ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ أَشَدُّ الْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لَا تَرْضَى لَهَا مِنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا رَضِيتَ لَهُمْ مِنْهَا بِمِثْلِهِ وَ مُوَاسَاتُكَ الْأَخَ فِي الْمَالِ وَ ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ فَقَطْ وَ لَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ اللهِ أَخَذْتَ بِهِ وَ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین امور نہایت دشوار ہیں: (۱) تم اپنی ذات سے لوگوں سے انصاف کرو یہاں تک کہ ان کے بارے میں اس چیز سے راضہ نہ ہونا جب تک تم خود اپنے بارے میں اس سے راضی نہ ہو۔ (۲) مال سے اپنے بھائیوں کی مدد کرنا (۳) اور ہر حال میں خدا کو یاد کرنا۔ ذکر الٰہی فقط "سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ

[1] سورۂ اعراف آیت ۲۰۱

آ کے بڑھ'' کہنا نہیں ہے بلکہ جب تم تک اللہ کا کوئی حکم پہنچے تو اسے قبول کر لینا اور اللہ نے جس بات سے روک دیا ہے اسے ترک کر دینا۔

قول إبليس لعنه الله لنوح عليه السلام اذكرني في ثلاثة مواطن

قول ابلیس لعین؛ حضرت نوح سے کہتا ہے کہ تین مواقع پر مجھے یاد رکھنا

١٤٠ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَمَّا دَعَا نُوحٌ عليه السلام رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى قَوْمِهِ أَتَاهُ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ فَقَالَ يَا نُوحُ إِنَّ لَكَ عِنْدِي يَداً أُرِيدُ أَنْ أُكَافِئَكَ عَلَيْهَا فَقَالَ نُوحٌ وَ اللهِ إِنِّي لَبَغِيضٌ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ لَكَ عِنْدِي يَدٌ فَمَا هِيَ قَالَ بَلَى دَعَوْتَ اللهَ عَلَى قَوْمِكَ فَأَغْرَقْتَهُمْ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ أُغْوِيهِ فَأَنَا مُسْتَرِيحٌ حَتَّى يَنْشَأَ قَرْنٌ آخَرُ فَأُغْوِيَهُمْ فَقَالَ لَهُ نُوحٌ مَا الَّذِي تُرِيدُ أَنْ تُكَافِئَنِي بِهِ قَالَ لَهُ اذْكُرْنِي فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَإِنِّي أَقْرَبُ مَا أَكُونُ إِلَى الْعَبْدِ إِذَا كَانَ فِي إِحْدَاهُنَّ اذْكُرْنِي إِذَا غَضِبْتَ وَ اذْكُرْنِي إِذَا حَكَمْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ اذْكُرْنِي إِذَا كُنْتَ مَعَ امْرَأَةٍ خَالِياً لَيْسَ مَعَكُمَا أَحَدٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان نے عرض کی کہ اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اس قابل نہیں سمجھتا کہ احسان کروں۔ شیطان نے کہا کہ آپ نے بددعا کر کے اپنی قوم کو غرق کروا دیا۔ اب اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا جسے میں گمراہ کروں۔ میں استراحت کر رہا ہوں۔ جب تک دوسری نسل آئے اور میں انہیں گمراہ کروں۔ لہٰذا اس احسان کا عوض میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ جناب نوح علیہ السلام نے فرمایا: تو کیا عوض دے گا؟ عرض کی (تین نصیحتیں ہیں) مجھ کو تین اوقات میں یاد رکھئے یعنی مجھ سے ڈرتے رہیے کہ ان حالات میں میرا قابو آدمی پر بہت آسانی سے ہو جاتا ہے: (۱) غصے کے وقت (کہ غصے میں آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے) (۲) جب دو آدمیوں میں فیصلہ کرنا ہو (۳) جب آپ کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہوں۔

قول إبليس لعنه الله ما أعياني في ابن آدم فلن يعييني منه واحدة من ثلاث

قولِ ابلیس لعین؛ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں کسی نہ کسی میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے

١٤١ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يَقُولُ اِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ مَا اَعْيَانِي فِي ابْنِ آدَمَ فَلَنْ يُعْيِيَنِي مِنْهُ وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثٍ اَخْذُ مَالٍ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ اَوْ مَنْعُهُ مِنْ حَقِّهِ اَوْ وَضْعُهُ فِي غَيْرِ وَجْهِهِ.

عبدالرحمن بن محمد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ شیطان کہتا ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں کسی نہ کسی میں آدمی گمراہ ہوجاتا ہے: (۱) یا کسب حرام کرتا ہے (۲) یا خدا کا واجبی حق خمس وزکوۃ اپنے مال سے نہیں دیتا (۳) یا اپنا مال بے موقع صرف کردیتا ہے۔

ثلاث خصال لا يطيقهن الناس

تین باتیں آدمی کے لیے دشوار ہیں

۱۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثٌ لَا يُطِيقُهُنَّ النَّاسُ الصَّفْحُ عَنِ النَّاسِ وَمُوَاسَاةُ الْاَخِ اَخَاهُ فِي مَالِهِ وَذِكْرُ اللهِ كَثِيراً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں آدمی کے لیے دشوار ہیں: (۱) دوسرے کی خطا کو معاف کرنا (۲) مومنین کی مالی امداد کرنا (۳) اوراللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنا۔

المعروف لا يصلح إلا بثلاث خصال

احسان نہیں مگر تین شرائط کے ساتھ

۱۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَاتِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ رَاَيْتُ الْمَعْرُوفَ لَا يَصْلُحُ اِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ تَصْغِيرِهِ وَسَتْرِهِ وَتَعْجِيلِهِ فَاِنَّكَ اِذَا صَغَّرْتَهُ عَظَّمْتَهُ عِنْدَ مَنْ تَصْنَعُهُ اِلَيْهِ وَاِذَا سَتَرْتَهُ تَمَّمْتَهُ وَاِذَا عَجَّلْتَهُ هَنَّاْتَهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ مَحَقْتَهُ وَنَكَدْتَهُ.

حاتم امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ احسان کرنے کے بعد تین باتیں ضروری ہیں: (۱) اپنے احسان کو کم اور بے حقیقت سمجھنا (۲) احسان کو پوشیدہ رکھنا (۳) اوراحسان کرنے میں جلدی کرنا اس لیے کہ اگر اپنے نزدیک احسان کو کم سمجھے گا تو جس پر احسان کیا ہے وہ اس کو بزرگ تصور کرے گا۔ احسان کو پوشیدہ رکھے گا تو احسان کامل ہوگا۔ اگر احسان کرنے میں جلدی کرے گا تو زیادہ خوشگوار ہوگا اور اگر اس کے علاوہ ہوگا تو گویا کہ تم نے احسان کو ختم کردیا اور اسے مشکل بنادیا۔

الأيدي ثلاث

ہاتھ تین طرح کے ہیں

(۱۳۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْاَيْدِي ثَلَاثٌ فَيَدُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْعُلْيَا وَ يَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَ يَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَاَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تُعْجِزْ نَفْسَكَ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱) خداوند عالم کا ہاتھ جو سب سے بلند ہے (۲) محسن کا ہاتھ جو اس کے نیچے ہوتا ہے (۳) لینے والے کا ہاتھ جو سب سے نیچے ہوتا ہے۔ جو چیز تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے۔ اس سے احسان کرو اور اپنے کو محتاج نہ بناؤ۔

ثلاث خصال مستحبة

تین مستحب باتیں

(۱۳۵) حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَ اللهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللهْفَانِ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین باتیں مستحب ہیں: (۱) ہر نیکی صدقہ ہے (۲) اور نیکی کی جانب رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کا جیسا ہے (۳) اور اللہ ہر مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔

المعطون ثلاثة

عطا کرنے والے تین لوگ ہیں

(۱۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي سَمَّاكٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْمُعْطُونَ ثَلَاثَةٌ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ صَاحِبُ الْمَالِ وَ الَّذِي يَجْرِي عَلَى يَدَيْهِ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عطا کرنے والے تین لوگ ہیں: (۱) باری عزاسمہ (۲) صاحب مال (۳) اور وہ جس کے ہاتھ سے ملے۔

۱۳۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ الْمُعْطُونَ ثَلَاثَةٌ اللهُ الْمُعْطِي وَ الْمُعْطِي مِنْ مَالِهِ وَ السَّاعِي فِي ذٰلِكَ مُعْطٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دینے والے تین ہیں: (۱) اللہ دینے والا ہے (۲) صاحب مال جو اپنے مال میں سے دیتا ہے وہ بھی دینے والا ہے (۳) اور جو اس راہ میں کوشش کر کے کسی کو دلواتا ہے وہ بھی دینے والا ہے۔

لا تصلح المسألة إلا في ثلاث

سوال کرنا ٹھیک نہیں سوائے تین اوقات کے

۱۳۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ الطَّائِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَا تَصْلُحُ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ فِي دَمٍ مُنْقَطِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُثْقِلٍ اَوْ حَاجَةٍ مُدْقِعَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سوال کرنا ٹھیک نہیں سوائے تین اوقات کے: (۱) خون بہا جو ثابت ہو چکا ہو (۲) بھاری قرض (۳) ایسی شدید ضرورت جو انسان کو گوشہ نشین بنا دے۔

۱۳۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الرَّازِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ هُوَ قَاعِدٌ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَسَاَلَهُ فَاَمَرَ لَهُ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَرْشِدْنِي فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ دُونَكَ الْفِتْيَةَ الَّتِي تُرَى وَ اَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فِيهَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَمَضَى الرَّجُلُ نَحْوَهُمْ حَتَّى سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ سَاَلَهُمْ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام يَا هٰذَا اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا فِي اِحْدَى ثَلَاثٍ دَمٍ مُفْجِعٍ اَوْ دَيْنٍ مُقْرِحٍ اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ فَفِي اَيِّهَا تَسْاَلُ فَقَالَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ فَاَمَرَ لَهُ الْحَسَنُ عليه السلام بِخَمْسِينَ دِينَاراً وَ اَمَرَ لَهُ الْحُسَيْنُ عليه السلام بِتِسْعَةٍ وَ اَرْبَعِينَ دِينَاراً وَ اَمَرَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بِثَمَانِيَةٍ وَ اَرْبَعِينَ دِينَاراً فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَمَرَّ بِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعْتَ فَقَالَ مَرَرْتُ بِكَ فَسَاَلْتُكَ

فَأَمَرْتَ لِي بِمَا أَمَرْتَ وَلَمْ تَسْأَلْنِي فِيمَا أَسْأَلُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْوَفْرَةِ لَمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ لِي يَا هَذَا فِيمَا تَسْأَلُ فَإِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْوَجْهِ الَّذِي أَسْأَلُهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ فَأَعْطَانِي خَمْسِينَ دِينَاراً وَ أَعْطَانِي الثَّانِي تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَ أَعْطَانِي الثَّالِثُ ثَمَانِيَةً وَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً فَقَالَ عُثْمَانُ وَمَنْ لَكَ بِمِثْلِ هَؤُلَاءِ الْفِتْيَةِ أُولَئِكَ فَطَمُوا الْعِلْمَ فَطْماً وَحَازُوا الْخَيْرَ وَالْحِكْمَةَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه معنی قوله فطموا العلم فطما أی قطعوه عن غيرهم قطعا وجمعوه لأنفسهم جمعا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک شخص نے عثمان بن عفان سے سوال کیا (جن کو عوام غنی کہتے ہیں) انہوں نے پانچ درہم دیئے۔

سائل نے کہا مجھ سے ایسے لوگوں کا پتہ بتاؤ جو سخی ہوں۔

انہوں نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام اور جناب عبداللہ بن جعفر کی طرف اشارہ کیا جو مسجد کے ایک گوشے میں تشریف رکھتے تھے۔ سائل نے جا کر سلام کیا اور عرض مطلب کیا۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: اے شخص صرف تین اوقات میں سوال کرنا مناسب ہے یا کسی کو خون بہا دینا ہو یا بہت زیادہ قرضدار ہو یا بالکل فقیر ہو۔ تجھ کو ان تین کاموں میں کس کے لیے ضرورت ہے؟

سائل نے عرض کی صرف ایک کام کے لیے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس کو پچاس دینار اور امام حسین علیہ السلام نے انچاس اور جناب عبداللہ بن جعفر نے اڑتالیس دینار عنایت فرمائے۔

سائل واپس ہونے لگا تو عثمان کی طرف سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا ملا؟

اس سائل نے کہا: آپ سے کیا مطلب آپ نے جو کچھ دیا وہ دیا۔ ان حضرات کے پاس گیا۔ انہوں نے پہلے واقعہ دریافت کیا پھر ایک بزرگ نے پچاس دوسرے نے انچاس تیسرے نے اڑتالیس دینار دیئے۔

عثمان نے کہا: ان حضرات کی جیسی سخاوت کون کرسکتا ہے۔ انہوں نے ایک ساتھ علم و حکمت کو حاصل کیا ہے اور خیر و حکمت کو جمع کر لیا ہے۔

مصنف کتاب (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو شاد رکھے) فرماتے ہیں کہ "فَطَمُوا الْعِلْمَ فَطْماً" کا معنی یہ ہے کہ وہ دوسروں تک ایسے پہنچاتے ہیں جیسے پہنچانے کا حق ہے اور سب خیر و برکت جمع کر لیتے ہیں۔

ثلاث خصال تطول الله بها عز وجل على ابن آدم

اللہ تعالیٰ کے انسان پر تین مستقل احسانات

۱۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعُبَيْدِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَطَوَّلْتُ عَلَيْكَ بِثَلَاثٍ سَتَرْتُ عَلَيْكَ مَا لَوْ يَعْلَمُ بِهِ أَهْلُكَ مَا وَارَوْكَ وَ أَوْسَعْتُ عَلَيْكَ فَاسْتَقْرَضْتُ مِنْكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْراً وَ جَعَلْتُ لَكَ نَظِرَةً عِنْدَ مَوْتِكَ فِي ثُلُثِكَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَيْراً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی ہے: اے فرزند آدم میں نے تجھ پر تین احسانات کیے ہیں: (۱) تیری ان برائیوں اور گناہوں کو میں نے پوشیدہ رکھا جن کو تیرے اقربا پوشیدہ نہ رکھتے بلکہ تجھ کو دفن کرنا بھی پسند نہ کرتے۔ (۲) میں نے تیرے رزق میں وسعت دے کر تجھ سے قرض مانگا مگر تو نے خیر کی جانب قدم نہ بڑھایا۔ (۳) تیرے ایک ثلث یعنی تہائی مال میں تجھ کو اختیار دیا مگر تو نے کار خیر کے لیے کوئی اقدام نہ کیا۔

لا يكون العبد مشركا حتى يفعل إحدى ثلاث خصال

کوئی انسان مشرک نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس میں تین باتوں میں سے کوئی بات پائی جاتی ہے

۱۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْعَوَامَّ يَزْعُمُونَ أَنَّ الشِّرْكَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ عَلَى الْمِسْحِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُشْرِكاً حَتَّى يُصَلِّيَ لِغَيْرِ اللهِ أَوْ يَذْبَحَ لِغَيْرِ اللهِ أَوْ يَدْعُوَ لِغَيْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عامہ ناس یعنی عوام یہ خیال کرتے ہیں کہ شرک آدمی میں اس طرح پوشیدہ ہے جیسے اندھیری رات میں چکنے پتھر پر چونٹی کی چال کی آواز (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ شرک تین صورتوں سے ہوتا ہے: (۱) خدا کے سوا کسی غیر کی عبادت کرے (۲) یا خدا کے سوا کسی غیر کے نام پر قربانی کرے یا (۳) خدا کے سوا کسی غیر سے کوئی

دعا کرے۔

لم تعط هذه الأمة أقل من ثلاث

اس امت کو تین چیزیں بہت کم دی گئی

۱۵۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ تُعْطَ اُمَّتِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ الْجَمَالِ وَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ وَ الْحِفْظِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کو تین چیزیں بہت کم دی گئی: (۱) حسن (۲) خوش الحانی (۳) حافظہ۔

جهد البلاء في ثلاثة

وہ بلائیں جن میں صبر کی طاقت نہیں رہتی تین ہیں

۱۵۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله جَهْدُ الْبَلَاءِ اَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ فَيُضْرَبَ عُنُقُهُ صَبْراً وَ الْاَسِيرُ مَا دَامَ فِي وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَ الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى بَطْنِ امْرَاَتِهِ رَجُلًا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ بلائیں جن میں صبر کی طاقت نہیں رہتی تین ہیں: (۱) کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کے گردن ماردی جائے (۲) یا ایسا قیدی جسے دشمنوں نے زنجیروں میں جکڑ دیا ہو (۳) یا کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔

ليس في هذه الأمة ثلاثة أشياء

اس امت میں تین باتیں نہیں ہیں

۱۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَيْسَ فِي اُمَّتِي رَهْبَانِيَّةٌ وَ لَا سِيَاحَةٌ وَ لَا زَمٌّ يَعْنِي سُكُوتٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت میں تین باتیں نہیں ہیں: (۱) نہ رہبانیت ہے (یعنی دنیا کو ترک کر دینا) (۲) نہ سیاحت ہے (۳) نہ خاموشی ہے۔ شارحؒ نے فرمایا ہے کہ سیاحت سے مراد خانہ بدوشی اور سکوت سے مقصود روزۂ خاموشی ہے جیسا کہ یہودیوں کا قاعدہ تھا۔

لا تدخل الملائكة بيتا فيه ثلاثة أشياء

فرشتگانِ خدا تین مکانات میں داخل نہیں ہوتے

۱۵۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام اَتَانِي فَقَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْثَالُ جَسَدٍ وَلَا اِنَاءٌ يُبَالُ فِيهِ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ جبریل امین نے مجھ کو بتایا کہ ہم فرشتگان خدا تین مکانوں میں داخل نہیں ہوتے: (۱) جس مکان میں کتا ہو (۲) جہاں کوئی مورت ہو (۳) جس مکان میں کوئی ظرف ایسا ہو جس میں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔

ثلاثة يشتركون في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

تین آدمی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شریک ہیں

۱۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ اَوْ اَشَارَ بِهِ فَهُوَ شَرِيكٌ وَمَنْ اَمَرَ بِسُوءٍ اَوْ دَلَّ عَلَيْهِ اَوْ اَشَارَ بِهِ فَهُوَ شَرِيكٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمی امر بالمعروف یعنی نیکیوں کا حکم دینے اور نہی عن المنکر یعنی برائیوں اور گناہوں سے روکنے میں شریک ہیں: (۱) نیکی کا حکم دینے والا (۲) یا راہ نیک دکھانے والا (۳) یا نیکی کی طرف اشارہ کرنے والا۔ اسی طور سے گناہ کرنے والا (۲) حکم دینے والا (۳) اشارہ کر کے مدد دینے والا گناہ میں شریک ہیں۔

أعطى الله عز وجل المؤمن ثلاث خصال

اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین خصلتیں دی ہیں

۱۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَى الْمُؤْمِنَ ثَلَاثَ خِصَالٍ الْعِزَّ فِي الدُّنْيَا فِي دِينِهِ وَ الْفَلْجَ فِي الْآخِرَةِ وَ الْمَهَابَةَ فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مومن کو تین خصلتیں دی ہیں: (۱) دنیا میں عزّتِ دین (۲) اور آخرت میں کامرانی (۳) اور اہلِ دنیا کی نظر میں ہیبت۔

يحذر على الدين ثلاثة

تین آدمیوں سے اپنے دین کی حفاظت کرو

۱۵۸ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً عليه السلام يَقُولُ احْذَرُوا عَلَى دِينِكُمْ ثَلَاثَةً رَجُلًا قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ عَلَيْهِ بَهْجَتَهُ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ عَلَى جَارِهِ وَ رَمَاهُ بِالشِّرْكِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ قَالَ الرَّامِي وَ رَجُلًا اسْتَخَفَّتْهُ الْأَحَادِيثُ كُلَّمَا أُحْدِثَتْ أُحْدُوثَةُ كَذِبٍ مَدَّهَا بِأَطْوَلَ مِنْهَا وَ رَجُلًا آتَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ سُلْطَاناً فَزَعَمَ أَنَّ طَاعَتَهُ طَاعَةُ اللهِ وَ مَعْصِيَتَهُ مَعْصِيَةُ اللهِ وَ كَذَبَ لِأَنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ لَا يَنْبَغِي لِلْمَخْلُوقِ أَنْ يَكُونَ حُبُّهُ لِمَعْصِيَةِ اللهِ فَلَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَتِهِ وَ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللهَ إِنَّمَا الطَّاعَةُ لِلهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ وَ إِنَّمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِطَاعَةِ الرَّسُولِ لِأَنَّهُ مَعْصُومٌ مُطَهَّرٌ لَا يَأْمُرُ بِمَعْصِيَتِهِ وَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَاعَةِ أُولِي الْأَمْرِ لِأَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مُطَهَّرُونَ لَا يَأْمُرُونَ بِمَعْصِيَتِهِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں سے اپنے دین کی حفاظت کرو: (۱) قاریِ قرآن جو اپنے ہمسایہ کے خلاف تلوار کھینچ لے اور اسے مشرک کہتا ہو۔

راوی نے عرض کی یا حضرت کون شخص مشرک ہے؟

فرمایا وہ جو کسی پر (شرک کی) تہمت لگاتا ہے اور وہ جو دین الٰہی میں نئی نئی باتیں ایجاد کرتا ہے اور کوئی دوسرا اس کی ہمت افزائی کرتا ہے اور جب کوئی تازہ امر ہوتا ہے تو اس کو قوت دیتا ہے اور وہ سلطان جس کو خدا نے سلطنت دی اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کی اطاعت خدا کی اطاعت اور اس کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ معصیت الٰہی میں کسی شخص کی اطاعت جائز نہیں۔ کسی مخلوق کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی کو پسند کرے۔ پس اللہ معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ بس اطاعت تو اللہ کی، اس کے رسول کی اور اولی الامر کی ہونی چاہیے۔ اور اللہ نے رسول کی اطاعت کا حکم اس لیے دیا کہ وہ معصوم اور پاک و پاکیزہ ہیں اور ان کی نافرمانی کا حکم نہیں دیا اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا اس لیے کہ وہ معصوم اور پاک و پاکیزہ ہیں وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہیں دیتے۔

سؤال الديراني جعفر بن محمد عليه السلام عن ثلاث خصال

دیرانی کے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوالات

۱۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْمُكَارِي عَنْ سَلَمَةَ بَيَّاعِ الْجَوَارِي قَالَ سَاَلَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنْ اَقُومَ لَهُ فِي بَيْدَرٍ وَ اَحْفَظَهُ فَكَانَ اِلَى جَانِبِي دَيْرٌ فَكُنْتُ اَقُومُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَتَوَضَّأُ وَ اُصَلِّي فَنَادَانِي الدَّيْرَانِيُّ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي تُصَلِّي فَمَا اَرَى اَحَداً يُصَلِّيهَا فَقُلْتُ اَخَذْنَاهَا عَنِ ابْنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَ عَالِمٌ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ سَلْهُ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ عَنِ الْبَيْضِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ وَ عَنِ السَّمَكِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ وَ عَنِ الطَّيْرِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ قَالَ فَحَجَجْتُ مِنْ سَنَتِي فَدَخَلْتُ عَلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَنِي اَنْ اَسْاَلَكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي سَلْهُ عَنِ الْبَيْضِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ وَ عَنِ السَّمَكِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ وَ عَنِ الطَّيْرِ اَيُّ شَيْءٍ يَحْرُمُ مِنْهُ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام قُلْ لَهُ اَمَّا الْبَيْضُ كُلُّ مَا لَمْ تَعْرِفْ رَاْسَهُ مِنِ اسْتِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ وَ اَمَّا السَّمَكُ فَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ قِشْرٌ فَلَا تَاْكُلْهُ وَ اَمَّا الطَّيْرُ فَمَا لَمْ تَكُنْ لَهُ قَانِصَةٌ فَلَا تَاْكُلْهُ قَالَ فَرَجَعْتُ مِنْ مَكَّةَ فَخَرَجْتُ اِلَى الدَّيْرَانِيِّ مُتَعَمِّداً فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ هَذَا وَ اللهِ هُوَ نَبِيٌّ اَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه يؤكل من طير الماء ما كانت له قانصة أو صيصية و يؤكل من طير البر ما دف و لا يؤكل ما صف فإن كان الطير يصف و يدف و كان دفيفه

أ كثر من صفيفه أكل و إن كان صفيفه أ كثر من دفيفه لم يؤ كل.

سلمہ کنیز فروش کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ کو اپنے کھیتوں کی حفاظت کے لیے مقرر کیا۔ جب وقت نماز آتا تھا میں نماز پڑھتا تھا ایک روز ایک راہب نے جو قریب اپنی عبادتگاہ میں رہتا تھا مجھ سے کہا کہ یہ کیسی نماز اور کیسا طریقہ عبادت ہے؟

میں نے کہا: یہ طریقہ عبادت میں نے فرزند رسول سے سیکھا ہے۔

اس راہب نے کہا: کیا وہ عالم ہے۔

میں نے کہا: ہاں۔

اس نے کہا: ذرا اس سے پوچھنا کہ کس قسم کا انڈا حلال ہے؟ کونسی مچھلی حلال ہے؟ کونسا پرندہ حلال ہے؟

میں جب حج کرنے گیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسائل دریافت کیے۔ آپ نے فرمایا: جو انڈا بالکل گول ہو اس میں اوپر نیچے کا فرق نہ ہو حرام ہے جس مچھلی پر سفنے یعنی چھلکے نہ ہوں حرام ہے، جس پرندے کے پوٹا نہ ہو حرام ہے۔

راوی کہتا ہے کہ مکہ معظّمہ سے واپس ہو کر میں نے اس راہب کو یہ جواب دیا اس نے کہا: بخدا یہ جواب دینے والا یا پیغمبر ہے یا وصی پیغمبر۔

مصنف کتاب (کداوند عالم کی روح کو شادر کھے) فرماتے ہیں کہ

ما عجت الأرض إلى ربها عز و جل كعجيجها من ثلاثة

تین باتوں سے زمین اپنے پیدا کرنے والے سے فریاد کرتی ہے

﴿۱۶۰﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا عَجَّتِ الْأَرْضُ إِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَ جَلَّ كَعَجِيجِهَا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ دَمٍ حَرَامٍ يُسْفَكُ عَلَيْهَا أَوِ اغْتِسَالٍ مِنْ زِنًا أَوِ النَّوْمِ عَلَيْهَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین باتوں سے زمین اپنے پیدا کرنے والے سے فریاد کرتی ہے: (۱) خون ناحق جب زمین پر گرتا ہے (۲) جب زنا کر کے کوئی غسل کرتا ہے (۳) جب آفتاب نکلنے سے پہلے کوئی سوتا ہے۔

ثلاثة لا يتقبل الله لهم بالحفظ

تین موقعوں پر خداوند عالم اپنی حفظ وحمایت سے بندوں کو محروم رکھتا ہے

⑯١ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَتَقَبَّلُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ بِالْحِفْظِ رَجُلٌ نَزَلَ فِي بَيْتٍ خَرِبٍ وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَرَجُلٌ اَرْسَلَ رَاحِلَتَهُ وَلَمْ يَسْتَوْثِقْ مِنْهَا.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین موقعوں پر خداوند عالم اپنی حفظ وحمایت سے بندوں کو محروم رکھتا ہے: (١) جو اکیلا کسی ویران گھر میں رہے (٢) جو راستے میں نماز پڑھے (٣) جو اپنی سواری کہیں چھوڑ کر چلا جائے۔

ثلاثة يستظلون بظل عرش الله عزوجل يوم القيامة

تین گروہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے

⑯٢ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّهِيكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ رَجُلٌ زَوَّجَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اَوْ اَخْدَمَهُ اَوْ كَتَمَ لَهُ سِرّاً ثلاثة يشكون إلى الله عز و جل.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین گروہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے: (١) وہ جس نے اپنے برادر مومن کی شادی کرائی ہو۔ (٢) وہ جس نے اپنے برادر مومن کو خادم دیا ہو (٣) اور وہ جس نے اپنے برادر مومن کے راز کو پوشیدہ رکھا ہو۔

⑯٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ وَ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ اَهْلُهُ وَ عَالِمٌ بَيْنَ جُهَّالٍ وَ مُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ غُبَارٌ لَا يُقْرَأُ فِيهِ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں قیامت میں اللہ سے شکایت کریں گی: (١) وہ مسجد جو ویران رہتی ہو اور اس کے ہم سایہ اس میں نماز نہ پڑھتے ہوں (٢) وہ عالم جو جاہلوں میں گھرا ہوا ہو (٣) وہ قرآن جو پڑھا نہ جاتا ہو۔

قراء القرآن ثلاثة

قارئین قرآن کی تین قسمیں

۱۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ النَّاشِرِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ بِضَاعَةً وَ اسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَ اسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَ ضَيَّعَ حُدُودَهُ وَ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَى دَاءِ قَلْبِهِ فَاَسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَ اَظْمَاَ بِهِ نَهَارَهُ وَ قَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَ تَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَبِاُولَئِكَ يَدْفَعُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَ بِاُولَئِكَ يُدِيلُ اللهُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَ بِاُولَئِكَ يُنَزِّلُ اللهُ الْغَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَ اللهِ هَؤُلَاءِ قُرَّاءُ الْقُرْآنِ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْاَحْمَرِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھنے والوں کی تین قسمیں ہیں: (۱) وہ جس نے قرآن کو ذریعہ آمدنی قرار دیا ہے۔ روساء اور سلاطین سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے (۲) وہ جس نے قرآن کو حفظ کیا مگر احکام قرآن پر عمل نہ کیا (۳) وہ جس نے قرآن کو پڑھا اور اس سے اپنے روحانی و جسمانی امراض کا علاج کیا۔ قرآن کی وجہ سے راتوں کو بیدار رہتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھ کے پیاسا رہتا ہے اور قرآن کے سبب مساجد میں مشغول ہے اور اس کے وسیلے سے بستر سے دور رہتا ہے۔ خداوند عالم جو عزیز و جبار ہے ان کے ذریعے بلاؤں کو دور کرتا ہے اور انہی کے وسیلے سے اللہ انہیں دشمنوں پر غلبہ دلاتا ہے۔ خداوند عالم ان کے سبب سے برکتیں نازل فرماتا ہے۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، خدا کی قسم ایسے قرآن پڑھنے والے بہت کم پائے جاتے ہیں۔

۱۶۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ الْقُرَّاءُ ثَلَاثَةٌ قَارِئٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ لِيَسْتَدِرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَ يَسْتَطِيلَ بِهِ عَلَى النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ قَارِئٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَ ضَيَّعَ حُدُودَهُ فَذَاكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ قَارِئٌ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَاسْتَتَرَ بِهِ تَحْتَ بُرْنُسِهِ فَهُوَ يَعْمَلُ بِمُحْكَمِهِ وَ يُؤْمِنُ بِمُتَشَابِهِهِ وَ يُقِيمُ فَرَائِضَهُ وَ يُحِلُّ حَلَالَهُ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَهُ فَهَذَا مِمَّنْ يُنْقِذُهُ اللهُ مِنْ مَضَلَّاتِ الْفِتَنِ وَ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ يَشْفَعُ فِيمَنْ شَاءَ.

ہشام بن سالم امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: قرآن مجید کے قاری تین طرح کے

ہیں:

(۱) کوئی قاری قرآن اس لیے پڑھتا ہے کہ بادشاہوں (حکمرانوں) سے پیسے کمائے اور اس کے ذریعے لوگوں پر غلبہ حاصل کرے تو یہ جہنمی ہے

(۲) ایسا قاری جس نے قرآن کے الفاظ کو یاد کیا لیکن اس کی حدود کو ضائع کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے

(۳) اور وہ قاری جس نے قرآن کی تلاوت کی اور اسے اپنے ذہن میں محفوظ رکھا اور اس کی محکم آیات پر عمل کیا اور اس کی آیاتِ متشابہات پر ایمان لایا، اس کے بیان کردہ فرائض کو بجالایا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام گردانا تو یہ قاری وہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے گمراہ کرنے والوں کے فتنے سے بچایا ہے۔ اس کا تعلق جنتیوں میں سے ہوگا اور یہ جس کی چاہے گا شفاعت کرے گا۔

لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد

تین مسجدوں میں جانے کے لیے سفر کرنا چاہیے

۱۶۶ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ اَبِي الصَّخْرِ جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین مسجدوں میں جانے کے لیے سفر کرنا چاہیے: (۱) مسجد الحرام (۲) مسجد نبوی (۳) مسجد کوفہ۔

۱۶۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَى شَيْءٍ مِنَ الْقُبُورِ اِلَّا اِلَى قُبُورِنَا اَلَا وَ اِنِّي لَمَقْتُولٌ بِالسَّمِّ ظُلْماً وَ مَدْفُونٌ فِي مَوْضِعِ غُرْبَةٍ فَمَنْ شَدَّ رَحْلَهُ اِلَى زِيَارَتِي اسْتُجِيبَ دُعَاؤُهُ وَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری قبروں کی زیارت کے سوا اور کسی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا ضروری نہیں اور میں عالم مسافرت میں زہر سے شہید کیا جاؤں گا جو میری زیارت کو آئے گا اس کی دعا قبول کی جائے گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

في الفجل ثلاث خصال

مولی میں تین خصوصیتیں

۱۶۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيّ قَالَ حَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلَى الْمَائِدَةِ فَنَاوَلَنِي فُجْلَةً وَ قَالَ لِي يَا حَنَانُ كُلِ الْفُجْلَ فَاِنَّ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ وَرَقُهُ يَطْرُدُ الرِّيَاحَ وَ لُبُّهُ يُسَرْبِلُ الْبَوْلَ وَ اُصُولُهُ تَقْطَعُ الْبَلْغَمَ.

حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ ایک دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا تو امام علیہ السلام نے مجھے مولی عنایت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ اے حنان تم مولی کھایا کرو، مولی کی تین خاصیتیں ہیں: (۱) اس کے پتے ریاح خارج کرتے ہیں (۲) اس کا مغز پیشاب آور ہے (۳) اس کی جڑ بلغم کو خارج کرتی ہے۔

ثلاثة لا تضر

تین چیزیں بے ضرر ہیں

۱۶۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّهِيكِيِّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا تَضُرُّ الْعِنَبُ الرَّازِقِيُّ وَ قَصَبُ السُّكَّرِ وَ التُّفَّاحُ اللُّبْنَانِيُّ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں بے ضرر ہیں: (۱) انگور رازقی (۲) نیشکر یعنی گنّا (۳) سیب لبنانی۔

النبي صلى الله عليه وآله وسلم زعيم بثلاثة بيوت في الجنة لمن ترك ثلاث خصال

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو تین باتیں ترک کرے بہشت کے تین قصر اس کے لئے

۱۷۰ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ جَبَلَةَ الْاِفْرِيقِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتٍ فِي اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ اِنْ كَانَ مُحِقّاً وَ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ اِنْ كَانَ هَازِلًا وَ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تین باتوں کو ترک کرے میں بہشت میں تین قصروں کی اس کے لیے ضمانت کرتا ہوں۔ ایک چمن زار بہشت میں، دوسرا مرکز بہشت میں، تیسرا اعلیٰ درجے میں بہشت کے۔ (۱) یہ حق پر ہونے کے باوجود کسی سے بحث نہ کرے (۲) جو مذاق سے بھی جھوٹ نہ بولے (۳) اور جو خوش اخلاق ہو۔

أمر أمير المؤمنين علیہ السلام بقتال ثلاث فرق

امیر المومنین علیہ السلام: میں تین گروہوں سے جنگ کرنے پر مامور ہوں

﴿۷۱﴾ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبدِ اللهِ الراوسانى الْبَرَاوِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام يَقُولُ أُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه الناكثون أصحاب الجمل و القاسطون أهل الشام و معاوية و المارقون أهل النهروان و قد أخرجت كل ما رويته فى هذا المعنى فى كتاب وصف قتال الشراة المارقين.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں تین گروہوں سے جنگ کرنے پر مامور ہوں: (۱) ناکثین یعنی بیعت کو توڑنے والے (۲) قاسطین ستم ڈھانے والے (۳) مارقین یعنی دین سے خارج ہو جانے والے۔

مصنف (خداوند عالم ان کی روح کو شاد رکھے) فرماتے ہیں کہ ناکثین سے مراد جمل والے۔ قاسطین سے مراد اہل شام اور معاویہ اور مارقین سے مراد اہل نہروان تھے اس بارے میں جو روایات مجھ تک پہنچی ہیں انہیں اپنی کتاب ''وصف قتال الشراۃ المارقین'' میں لکھ دیا ہے۔

ثلاث من لم تكن فيه فليس من الله عز و جل و لا من رسوله

جس شخص میں تین صفتیں نہیں وہ خدا سے اور مجھ سے بے تعلق ہے

﴿۷۲﴾ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ خَرَاجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَا هُنَّ قَالَ

حِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ وَ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ وَ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص میں تین صفتیں نہیں وہ خدا سے اور مجھ سے بے تعلق ہے: (۱) حلم و بردباری جس سے جہالت کو رد کرے (۲) خوش اخلاقی جس کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان زندگی بسر کرے (۳) پرہیز گاری جس کے وسیلے سے اللہ کی نافرمانیوں کو دور کردے۔

لِلّٰه عزو جل حرمات ثلاث

جو شخص تین چیزوں میں حرمت الٰہی کا لحاظ رکھے

۱۶۳ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ وَ مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ الْاَزْدِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ رُشَيْدٍ الْبَصْرِيُّونَ قَالُوا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ حُرُمَاتٍ ثلاث [ثَلَاثاً] مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ اَمْرَ دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ وَ مَنْ لَمْ يَحْفَظْهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئاً حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ وَ حُرْمَتِي وَ حُرْمَةَ عِتْرَتِي.

ابوسعید خدری رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص تین چیزوں میں حرمت الٰہی کا لحاظ رکھے گا خدا اس کے دین و دنیا کے کاموں کو درست رکھے گا: (۱) حرمت اسلام (۲) حرمتِ رسول (۳) حرمت اہلبیت رسول۔ اور جو ان کا احترام نہ کرے گا خداوند عالم نہ اس کے دین کی خبر لے گا اور نہ اس کے دنیا کی۔

۱۶۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حُرُمَاتٍ ثلاث [ثَلَاثاً] لَيْسَ مِثْلَهُنَّ شَيْءٌ كِتَابُهُ وَ هُوَ نُورُهُ وَ حِكْمَتُهُ وَ بَيْتُهُ الَّذِي جَعَلَهُ لِلنَّاسِ قِبْلَةً لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ اَحَدٍ وَجْهاً اِلَى غَيْرِهِ وَ عِتْرَةُ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

ابن عباس کہتے ہیں کہ خداوند عالم کے نزدیک تین چیزیں بزرگ و محترم ہیں: (۱) کتاب الٰہی جو نور حکمت ہے (۲) خانہ کعبہ جو مسلمانوں کا قبلہ ہے (۳) اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ کی عترت۔

حقيقة الإيمان ثلاث خصال

حقیقت ایمان تین چیزیں

۱۶۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي

الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ قَالُوا مُؤْمِنُونَ قَالَ فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ قَالُوا الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَ التَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ وَ التَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءَ فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَ لَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَ اتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

حقیقت ایمان کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی سفر میں کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضرت پر درود بھیجا۔ آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم مومن ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: (۱) قضائے الٰہی پر راضی رہنا (۲) احکام الٰہی پر عمل کرنا (۳) خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: تم فرزانہ اور دانشمند ہو۔ یہ اوصاف پیغمبروں کے ہیں۔ شارح تحریر نے فرمایا ہے کہ یہ اوصاف ایمان کے آخری مدارج پر فائز ہونے والوں کے ہیں جو قریب بہ نبوت ہیں۔

الحاج على ثلاثة وجوه

حج کی تین قسمیں ہیں

۱۶۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ الْحَاجُّ عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ رَجُلٌ أَفْرَدَ الْحَجَّ بِسِيَاقِ الْهَدْيِ وَ رَجُلٌ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَ لَمْ يَسُقْ وَ رَجُلٌ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) حج قران جس میں میقات سے احرام باندھا جاتا ہے اور قربانی ساتھ ہوتی ہے (۲) حج افراد جس میں احرام تو میقات ہی سے باندھا جاتا ہے مگر قربانی ساتھ نہیں ہوتی (۳) جو شخص میقات سے نیت عمرہ تمتع کرتا ہے اور مکہ معظّمہ میں محرم بحج ہوتا ہے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔

۱۶۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَاجُّ ثَلَاثَةٌ فَأَفْضَلُهُمْ نَصِيباً رَجُلٌ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ وَقَاهُ اللهُ عَذَابَ النَّارِ وَ أَمَّا الَّذِي يَلِيهِ فَرَجُلٌ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ وَ أَمَّا الَّذِي يَلِيهِ فَرَجُلٌ حُفِظَ فِي أَهْلِهِ وَ مَالِهِ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ حاجیوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بہتر وہ حجاج ہیں، جن کے گناہان گذشتہ اور آئندہ بخش دیئے جائیں اور عذاب ودوزخ سے محفوظ رہیں۔

(۲) اس کے بعد وہ لوگ ہیں کہ حج کرنے کے بعد ان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں اور آئندہ گناہ سے باز رہیں۔

(۳) تیسری قسم ان حجاج کی ہے جن کے اہل و مال برکت حج سے محفوظ رہیں لیکن ان کو حج سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔

النهي عن ثلاث خصال

تین باتوں سے منع کیا گیا ہے

۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ إِيَّاكَ وَ الْعُجْبَ وَ سُوءَ الْخُلُقِ وَ قِلَّةَ الصَّبْرِ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ لَكَ عَلَى هَذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثِ صَاحِبٌ وَ لَا يَزَالُ لَكَ عَلَيْهَا مِنَ النَّاسِ مُجَانِبٌ وَ أَلْزِمْ نَفْسَكَ التَّوَدُّدَ وَ صَبِّرْ عَلَى مَئُونَاتِ النَّاسِ نَفْسَكَ وَ ابْذُلْ لِصَدِيقِكَ نَفْسَكَ وَ مَالَكَ وَ لِمَعْرِفَتِكَ رِفْدَكَ وَ مَحْضَرَكَ وَ لِلْعَامَّةِ بِشْرَكَ وَ مَحَبَّتَكَ وَ لِعَدُوِّكَ عَدْلَكَ وَ إِنْصَافَكَ وَ اضْنَنْ بِدِينِكَ وَ عِرْضِكَ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ فَإِنَّهُ أَسْلَمُ لِدِينِكَ وَ دُنْيَاكَ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے فرزند محمد حنفیہ کو نصیحت نے فرمایا ہے کہ (۱) خود بینی اور تکبر (۲) بدخلقی (۳) بے صبری سے پرہیز کرو کیونکہ ان اوصاف کے ساتھ کوئی تمہارا دوست نہ ہوگا اور ان اوصاف کے سبب لوگ تم سے دور ہو جائیں گے اور اپنے او پر مودت کو لازم قرار دو اور تم لوگوں پر جو رقم خرچ کر رہے ہیں اس پر ہمت سے کام لو اور اپنے دوست کے لیے جان اور مال سے مدد کرو۔ تم اپنے جاننے والوں سے سخاوت اور شرافت کا برتاؤ کرو اور تمام لوگوں سے خندہ پیشانی اور محبت سے پیش آؤ اور دشمنوں کے ساتھ عدل وانصاف کا برتاؤ کرو دوسروں کو اپنا دین اور عزت کسی مول نہ دو کیونکہ یہ تمہارے دین و دنیا کے لیے مناسب ہے۔

يكره السواد إلا في ثلاثة أشياء

سیاہ کپڑا مکروہ ہے مگر تین چیزوں کے لئے نہیں

۱۷۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُكْرَهُ السَّوَادُ اِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ الْعِمَامَةِ وَ الْخُفِّ وَ الْكِسَاءِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیاہ کپڑا مکروہ ہے مگر تین چیزوں کے لئے نہیں: (۱) عمامہ (۲) موزہ (۳) ردا۔

ما يعبأ بمن يؤم البيت إذا لم يكن فيه ثلاث خصال

حج کرنے والے میں اگر تین صفتیں نہیں ہیں تو وہ حاجی نہیں ہے

۱۸۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ مَا يُعْبَأُ بِمَنْ يَؤُمُّ هٰذَا الْبَيْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ تَعَالَى وَ حِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ وَ حُسْنُ الصِّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبَهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج کرنے والے میں اگر تین صفتیں نہیں ہیں تو وہ حاجی نہیں ہے: (۱) ایسی پرہیزگاری جو گناہوں سے روک دے (۲) ایسا حلم جو اس کے غضب پر قابو حاصل کرلے (۳) اور اپنے ہم نشینوں سے اچھا سلوک کرے۔

الضيافة ثلاثة أيام

مہمانداری تین روز ہوتی ہے

۱۸۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ سَجَّادَةَ وَ اسْمُهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الضِّيَافَةُ اَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَ الثَّانِيَ وَ الثَّالِثَ وَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَا يَنْزِلَنَّ اَحَدُكُمْ عَلَى اَخِيهِ حَتّٰى

يُوثِمَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ كَيفَ يُوثِمُهُ قَالَ حَتَّى لَا يَكُونَ عِندَهُ مَا يُنفِقُ عَلَيهِ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمانداری تین روز ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے دنوں مہمان نہ رہو کہ میزبان گنہگار ہونے لگے اور تم کو مہمان نہ رکھ سکے۔ دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیسے گناہگار ہوگا؟ فرمایا اس کے پاس کچھ باقی نہ رہے جو اس مہمان پر صرف کرے۔

ثلاث لا یغل علیهن قلب امرئ مسلم

تین باتیں ایسی ہیں کہ مرد مسلم کا دل کسی دوسرے کو اس بارے میں فریب نہیں دے گا

۱۸۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعدُ بنُ عَبدِ اللهِ عَن اَحمَدَ بنِ اَبِي عَبدِ اللهِ البَرقِيِّ عَن اَحمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ اَبِي نَصرٍ البَزَنطِيِّ عَن حَمَّادِ بنِ عُثمَانَ عَن عَبدِ اللهِ بنِ اَبِي يَعفُورٍ عَن اَبِي عَبدِ اللهِ عليه السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ فِي مَسجِدِ الخَيفِ فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثنَى عَلَيهِ ثُمَّ قَالَ نَضَّرَ اللهُ عَبداً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا اِلَى مَن لَم يَسمَعهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقهٍ غَيرُ فَقِيهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقهٍ اِلَى مَن هُوَ اَفقَهُ مِنهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيهِنَّ قَلبُ امرِءٍ مُسلِمٍ اِخلَاصُ العَمَلِ لِلّٰهِ وَ النَّصِيحَةُ لِاَئِمَّةِ المُسلِمِينَ وَ اللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِم فَاِنَّ دَعوَتَهُم مُحِيطَةٌ مِن وَرَائِهِم المُسلِمُونَ اِخوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُم يَسعَى بِذِمَّتِهِم اَدنَاهُم وَ هُم يَدٌ عَلَى مَن سِوَاهُم.

عبداللہ بن یعفور امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کی مسجد خیف میں خطبہ ارشاد فرمایا حمد وثنائے رب متعال کے بعد فرمایا خداوند عالم اس شخص کو شاداں وفرحاں رکھے جو میری گفتگو سن کر یاد رکھے پھر یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دے جنھوں نے نہیں سنی ہے۔ اکثر فقہ کو دوسروں تک پہنچانے والا خود فقیہ نہیں ہوتا اور کبھی وہ فقہ کو اپنے سے زیادہ بڑے فقیہ تک لے جاتا ہے۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ مرد مسلم کا دل کسی دوسرے کو اس بارے میں فریب نہیں دے گا: (۱) پورے خلوص سے اللہ کے لیے عمل کرنا (۲) رہنمایان کو صحیح مشورہ دینا (۳) اور اپنی جماعت سے منسلک رہنا اس لیے کہ رہنماؤں کی دعوت تمام پیچھے چلنے والوں کے لیے ہوتی ہے، تمام مسلمان رشتۂ اخوت میں منسلک ہیں، ان کے خون کی قیمت برابر ہے۔ ان میں چھوٹے بڑے سب یکساں ہیں اور تمام مسلمان کافروں کے مقابل متحد ہوجاتے ہیں۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثلاث أقسم أنهن حق

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تین باتیں حق ہیں

۱۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ نَصْرٍ الْعَطَّارِ عَمَّنْ رَفَعَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثٌ أُقْسِمُ أَنَّهُنَّ حَقٌّ إِنَّكَ وَ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِكَ عُرَفَاءُ لَا يُعْرَفُ اللهُ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِكُمْ وَ عُرَفَاءُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَكُمْ وَ عَرَفْتُمُوهُ وَ عُرَفَاءُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَكُمْ وَ أَنْكَرْتُمُوهُ.

پھر دوسرے مقام پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علیؑ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تین باتیں حق ہیں: تم اور تمہارے اوصیاء ذریعہ خدا شناسی ہیں (۲) بغیر تمہاری معرفت کے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا (۳) اور تمہارا منکر جنت میں جا نہیں سکتا۔

ليس يتبع الرجل بعد موته إلا ثلاث خصال

مرنے کے بعد کسی عمل کا ثواب نامۂ عمل میں نہیں لکھا جاتا مگر تین افراد کا

۱۸۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَيْسَ يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنَ الْأَجْرِ إِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ صَدَقَةٌ أَجْرَاهَا فِي حَيَاتِهِ فَهِيَ تَجْرِي بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ صَدَقَةٌ مَوْقُوفَةٌ لَا تُورَثُ أَوْ سُنَّةُ هُدًى سَنَّهَا فَكَانَ يَعْمَلُ بِهَا وَ عَمِلَ مِنْ بَعْدِهِ غَيْرُهُ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَسْتَغْفِرُ لَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کے مرنے کے بعد کسی عمل کا ثواب نامۂ عمل میں نہیں لکھا جاتا مگر (۱) صدقہ جاریہ جیسے کنواں کوئی کھدوایا جائے یا پل بنوائے یا کتاب دینی شائع کر جائے جس کو لوگ پڑھا کریں (۲) یا سنت جاریہ جس پر وہ خود عمل پیرا رہا ہو، اس کے بعد دوسرے اس پر عمل کریں (۳) یا نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد ایصال ثواب کرے کہ ان چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ عمل میں لکھا جاتا ہے۔

لا يسكن الله عزوجل جنته ثلاثة أصناف

اللہ تعالیٰ تین گروہوں کو داخل بہشت نہ کرے گا

۱۸۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ یَزِیدَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو هَارُونَ الْمَکْفُوفُ قَالَ قَالَ لِی اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام یَا اَبَا هَارُونَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی آلَی عَلَی نَفْسِهِ اَنْ لَا یُجَاوِرَهُ خَائِنٌ قَالَ قُلْتُ وَ مَا الْخَائِنُ قَالَ مَنِ ادَّخَرَ عَنْ مُؤْمِنٍ دِرْهَماً اَوْ حَبَسَ عَنْهُ شَیْئاً مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا قَالَ اَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی آلَی عَلَی نَفْسِهِ اَنْ لَا یُسْکِنَ جَنَّتَهُ اَصْنَافاً ثَلَاثَةً رَادٌّ عَلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْ رَادٌّ عَلَی اِمَامِ هُدًی اَوْ مَنْ حَبَسَ حَقَّ امْرِءٍ مُؤْمِنٍ قَالَ قُلْتُ یُعْطِیهِ مِنْ فَضْلِ مَا یَمْلِكُ قَالَ یُعْطِیهِ مِنْ نَفْسِهِ وَ رُوحِهِ فَاِنْ بَخِلَ عَلَیْهِ مُسْلِمٌ بِنَفْسِهِ فَلَیْسَ مِنْهُ اِنَّمَا هُوَ شِرْكُ الشَّیْطَانِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله تأييده الإعطاء من النفس و الروح إنما هو بذل الجاه له إذا احتاج إلى معاونته وهو السعي له في حوائجه.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوہارون اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قسم کھائی ہے کہ کوئی خیانت کار اس کا ہمسایہ نہیں ہوگا۔

میں نے سوال کیا: خائن کون ہے۔

فرمایا: وہ شخص جو مومن سے ایک ایک درہم بچا کر رکھے یا دنیاوی امور کی کوئی چیز اس کے اختیار میں نہ دے۔

میں نے کہا کہ میں غضب خداوندی سے پناہ کا طالب ہوں۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنی قسم کھائی ہے کہ تین گروہوں کو داخل بہشت نہ کرے گا: (۱) حکم خدا کو رد کرنے والا (۲) یا حکم امام برحق کو رد کرنے والا (۳) یا کسی مومن کے حق کو روک رکھنے والا۔

ابوہارون نے کہا، میں نے امام سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنی حجت اس کے حوالے کر دے؟

فرمایا: ہاں دل و جان سے اس کے سپرد کرے۔ اگر اس نے بخل سے کام لیا تو اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ شیطان کا کارندہ ہے۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ کہ جان دینے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مومن کو مدد کی ضرورت ہو تو وہ اس کی مدد

کے لئے کوشش کرے۔

الآباء ثلاثة

تین طرح کے باپ

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْآبَاءُ ثَلَاثَةٌ آدَمُ وَلَدَ مُؤْمِناً وَ الْجَانُّ وَلَدَ مُؤْمِناً وَ كَافِراً وَ إِبْلِيسُ وَلَدَ كَافِراً وَ لَيْسَ فِيهِمْ نِتَاجٌ إِنَّمَا يَبِيضُ وَ يُفْرِخُ وَ وُلْدُهُ ذُكُورٌ لَيْسَ فِيهِمْ إِنَاثٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس دنیا میں تین طرح کے باپ گزرے ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام جن کی اولاد مومن ہوئی (۲) جنات جن میں مومن و کافر دونوں پیدا ہوئے (۳) اور شیطان جس کی اولاد کافر ہوئی۔ ابلیس کے بچے نہیں انڈے ہوتے ہیں اور اس کے تمام بچے نر ہوتے ہیں۔

أعطي المؤمن ثلاث خصال

مومن کو تین خصلتیں عنایت فرمائی گئی ہیں

⑰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَى الْمُؤْمِنَ ثَلَاثَ خِصَالٍ الْعِزَّةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْفَلْحَ فِي الْآخِرَةِ وَ الْمَهَابَةَ فِي صُدُورِ الظَّالِمِينَ ثُمَّ قَرَأَ "وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" وَ قَرَأَ "قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ".

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مومن کو تین خصلتیں عنایت فرمائی ہیں: (۱) دنیا میں عزت (۲) آخرت میں کامیابی (۳) ظالموں کی نظر میں ہیبت و رعب و جلال۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''کہ عزت اللہ اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے نیز یہ آیت پڑھی یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے اور آپ نے ہم فیھا خالدون تک تلاوت فرمائی۔

أحق الناس بتمني ثلاثة أشياء ثلاثة نفر

تین طرح کے لوگ تین طرح کی اشیاء کی خواہش رکھتے ہیں

١٨٨ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ أَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الْغِنَى الْبُخَلَاءُ لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا اسْتَغْنَوْا كَفُّوا عَنْ أَمْوَالِهِمْ وَ أَحَقَّ النَّاسِ أَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الصَّلَاحَ أَهْلُ الْعُيُوبِ لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا صَلَحُوا كَفُّوا عَنْ تَتَبُّعِ عُيُوبِ النَّاسِ وَ أَحَقَّ النَّاسِ أَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الْحِلْمَ أَهْلُ السَّفَهِ الَّذِينَ يَحْتَاجُونَ إِلَى أَنْ يُعْفَى عَنْ سَفَهِهِمْ فَأَصْبَحَ أَهْلُ الْبُخْلِ يَتَمَنَّوْنَ فَقْرَ النَّاسِ وَ أَصْبَحَ أَهْلُ الْعُيُوبِ يَتَمَنَّوْنَ مَعَايِبَ النَّاسِ وَ أَصْبَحَ أَهْلُ السَّفَهِ يَتَمَنَّوْنَ سَفَهَ النَّاسِ وَ فِي الْفَقْرِ الْحَاجَةُ إِلَى الْبَخِيلِ وَ فِي الْفَسَادِ طَلَبُ عَوْرَةِ أَهْلِ الْعُيُوبِ وَ فِي السَّفَهِ الْمُكَافَاةُ بِالذُّنُوبِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) بخیلوں کو یہ آرزو کرنا چاہیے کہ ہر شخص مالدار ہوجائے (۲) جس میں عیب ہو اس کو تمنا کرنا چاہیے کہ ہر شخص عیب سے پاک ہو خصوصاً عیب جو نہ ہو کیونکہ جب کوئی شخص عیب جو نہ ہوگا تو اس کے عیب کا ذکر کون کرے گا (۳) اور بے عقل آدمیوں کو یہ تمنا کرنا چاہیے کہ ہر شخص حلیم و بردبار ہوتا کہ اس کی محرومی پر کوئی نہ ٹوکے۔ لیکن اس کے برخلاف بخیل چاہتا ہے کہ ہر شخص پریشان حال رہے اور جس میں کوئی عیب ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے جیسے معیوب ہوں اور بے عقل چاہتا ہے کہ سب بے عقل ہوں اور کوئی اس کو بے عقل کہنے والا نہ رہے، کیونکہ فقر کی صورت میں بخیلوں کے محتاج ہوں گے۔ فساد، عیب جوئی، اہل عیب کا کام ہے۔ بے وقوف اور بے عقل کے گناہوں کی کوئی پاداش نہیں ہے۔

الأمور ثلاثة

تین طرح کے مسائل

١٨٩ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّاجِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَحْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَ أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَ أَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيهِ فَرُدَّهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین طرح کے مسائل ومعاملات پیش آیا کرتے ہیں: (۱) وہ کہ جن کی خوبی ہر طرح ظاہر ہوتی ہے اس کو اختیار کرو (۲) وہ جس کی خرابی ظاہر ہوتی ہے اس سے پرہیز کرو (۳) وہ جس کی خوبی وخرابی سمجھ میں نہیں آتی اس میں اللہ کی طرح رجوع کرو۔[۱]

السراق ثلاثة

چوروں کی تین قسمیں ہیں

۱۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رُشَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ بَسَّامٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام السُّرَّاقُ ثَلَاثَةٌ مَانِعُ الزَّكَاةِ وَمُسْتَحِلُّ مُهُورِ النِّسَاءِ وَكَذٰلِكَ مَنِ اسْتَدَانَ دَيْناً وَلَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چور تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) زکوٰۃ نہ دینے والے (۲) زوجہ کا مہر ادا نہ کرنے والے (جبکہ وہ معاف نہ کریں) (۳) اور وہ جو قرض لے کر نہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

الملائكة على ثلاثة أصناف

ملائکہ کی تین قسمیں ہیں

۱۹۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ الْمَلَائِكَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجُزْءٌ لَهُمْ جَنَاحَانِ وَجُزْءٌ لَهُمْ ثَلَاثَةُ أَجْنِحَةٍ وَجُزْءٌ لَهُمْ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ملائکہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) بعض کے دو پر ہیں (۲) بعضوں کے تین پر اور (۳) بعض کے چار پر ہوتے ہیں۔

الجن على ثلاثة أجزاء والإنس على ثلاثة أجزاء

جنوں اور انسانوں کی تین تین قسمیں ہیں

۱۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ

---

[۱] بظاہر یہاں استخارہ کی جانب اشارہ جیا گیا ہے کہ ایسے مواقع پر استخارہ کرنا چاہیے۔

الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْجِنُّ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجُزْءٌ مَعَ الْمَلَائِكَةِ وَ جُزْءٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَ جُزْءٌ كِلَابٌ وَ حَيَّاتٌ وَ الْإِنْسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجُزْءٌ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَ جُزْءٌ عَلَيْهِمُ الْحِسَابُ وَ الْعَذَابُ وَ جُزْءٌ وُجُوهُهُمْ وُجُوهُ الْآدَمِيِّينَ وَ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ.

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جنوں اور انسانوں کی بھی تین تین قسمیں ہیں کچھ جناب ملائکہ کے ساتھ رہتے ہیں کچھ ہوا میں پرواز کرتے ہیں کچھ کتے اور سانپ ہیں۔ (۱) کچھ انسان وہ ہیں جو عرش الٰہی کے سائے میں ہیں (۲) کچھ وہ ہیں جن پر ثواب وعذاب ہوگا (۳) کچھ وہ ہیں جن کی صورتیں آدمیوں کی ہیں اور دل شیاطین کے ہیں۔

ثلاثة لا يصلى خلفهم

تین آدمیوں کے پیچھے نماز جماعت نہ پڑھو

۱۹۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا نَسِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اسْمَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُصَلَّى خَلْفَهُمُ الْمَجْهُولُ وَ الْغَالِي وَ إِنْ كَانَ يَقُولُ بِقَوْلِكَ وَ الْمُجَاهِرُ بِالْفِسْقِ وَ إِنْ كَانَ مُقْتَصِداً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں کے پیچھے نماز جماعت نہ پڑھو: (۱) وہ جس کا مذہب معلوم نہ ہو اور اس کی عدالت کا حال نہ جانتا ہو (۲) غالی جو صفات مخصوصہ الٰہی حضرات ائمہ علیہم السلام کے لیے ثابت کرتا ہو اگرچہ اور چیزوں میں تمہارا ہم عقیدہ ہو (۳) وہ جو اعلی الاعلان گناہ کرتا ہو۔ اگرچہ خوش عقیدہ کیوں نہ ہو۔

ثلاثة لا يؤكلن فيسمن و ثلاثة يؤكلن فيهزلن

تین چیزیں نہ کھائیں کہ موٹاپا ہوگا تین چیزیں کھائیں کہ اس سے دبلا پن ہوگا

۱۹۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ يُسْمِنَّ وَ ثَلَاثَةٌ يُهْزِلْنَ فَأَمَّا الَّتِي يُسْمِنَّ فَإِدْمَانُ الْحَمَّامِ وَ شَمُّ الرَّائِحَةِ الطَّيِّبَةِ وَ لُبْسُ الثِّيَابِ اللَّيِّنَةِ وَ أَمَّا الَّتِي يُهْزِلْنَ فَإِدْمَانُ أَكْلِ الْبَيْضِ وَ السَّمَكِ وَ الطَّلْعِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه يعني بإدمان الحمام أن يدخله يوم و يوم لا فإنه

إن دخله كل يوم نقص من لحمه.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں نہیں کھائی جائیں مگر: آدمی کو فربہ اور موٹا کر دیتی ہیں اور تین چیزیں (کھائی جاتی ہیں اور) انسان کو لاغر اور دبلا کر دیتی ہیں: وہ چیزیں جو نہیں کھائی جاتیں اور فربہ بنا دیتی ہیں وہ (۱) ہمیشہ حمام جانا اور غسل کرنا (۲) خوشبو سونگھنا (۳) نرم کپڑے پہننا ہیں۔ اور وہ چیزیں جو کھائی جائے اور ان کے کھانے سے آدمی دبلا ہوتا ہے وہ (۱) ہمیشہ انڈا کھانا (۲) برابر مچھلی کھانا (۳) اور خرمے کے پھول کھانا ہیں۔

مصنف کتاب (اللہ ان کی روح کو شاد رکھے) فرماتے ہیں کہ انسان کو ایک دن چھوڑ کر حمام میں جایا کرے کیونکہ اگر ہر روز حمام جائے گا تو اس کو جلدی بیماری ہونے کا خدشہ ہے۔

جميع أحكام المسلمين تجري على ثلاثة أوجه

مسلمانوں کے تمام فیصلے تین صورتوں میں ہیں

۱۹۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيعُ أَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ تَجْرِي عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ شَهَادَةٍ عَادِلَةٍ أَوْ يَمِينٍ قَاطِعَةٍ أَوْ سُنَّةٍ جَارِيَةٍ مَعَ أَئِمَّةِ الْهُدَى.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فیصلہ کرنے کا تین صورتوں سے اسلام میں حکم ہے: (۱) گواہ عادل (۲) قسم (۳) اور جو قواعد ائمہ معصومین علیہم السلام نے بتائے ہیں۔

ثلاثة مقرون بها ثلاثة

تین باتیں تین باتوں کے ساتھ ملی ہوئی ہیں

۱۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ دِلْهَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِثَلَاثَةٍ مَقْرُونٍ بِهَا ثَلَاثَةٌ أُخْرَى أَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ فَمَنْ صَلَّى وَ لَمْ يُزَكِّ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَلَاتُهُ وَ أَمَرَ بِالشُّكْرِ لَهُ وَ لِلْوَالِدَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وَ أَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَ صِلَةِ الرَّحِمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَحِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتوں کا تین باتوں کے ساتھ حکم دیا گیا ہے: (۱) نماز کا زکوٰۃ کے ساتھ،

جونماز پڑھے اور واجب زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کی نماز مقبول نہیں (۲) خدا کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ماں باپ کا شکر بھی ادا کرنا، جو ماں باپ کا عملی طور سے فرمانبردار اور شکرگزار نہیں وہ خدا کا شکر بھی نہیں ادا کرتا (۳) خدا سے ڈر اور صلۂ رحمی کا حکم دیا اور جو عزیزوں سے بے تعلق رہتا ہے وہ خدا سے نہیں ڈرتا۔

ثلاثة يشفعون إلى الله عز وجل فيشفعون

تین قسم کے لوگوں کی شفاعت بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے

۱۹۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلَاثَةٌ يَشْفَعُونَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيُشَفَّعُونَ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین گروہ ایسے شفاعت کرنے والے ہیں، جن کی شفاعت بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے: (۱) انبیاء علیہم السلام (۲) علماء (۳) شہداء۔

أول من سوهم عليه ثلاثة

تین شخصیات جن کے لئے سب سے پہلے قرعہ ڈالا گیا

۱۹۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اَوَّلُ مَنْ سُوهِمَ عَلَيْهِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَ السِّهَامُ سِتَّةٌ ثُمَّ اسْتَهَمُوا فِي يُونُسَ لَمَّا رَكِبَ مَعَ الْقَوْمِ فَوَقَفَتِ السَّفِينَةُ فِي اللُّجَّةِ فَاسْتَهَمُوا فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلَى يُونُسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَمَضَى يُونُسُ اِلَى صَدْرِ السَّفِينَةِ فَاِذَا الْحُوتُ فَاتِحٌ فَاهُ فَرَمَى بِنَفْسِهِ ثُمَّ كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وُلِدَ لَهُ تِسْعَةٌ فَنَذَرَ فِي الْعَاشِرِ اِنْ يَرْزُقُهُ اللهُ غُلَاماً اَنْ يَذْبَحَهُ قَالَ فَلَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللهِ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ اَنْ يَذْبَحَهُ وَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي صُلْبِهِ فَجَاءَ بِعَشْرٍ مِنَ الْاِبِلِ وَ سَاهَمَ عَلَيْهَا وَ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَخَرَجَ السِّهَامُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَزَادَ عَشْراً فَلَمْ تَزَلِ السِّهَامُ تَخْرُجُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَ يَزِيدُ عَشْراً فَلَمَّا اَنْ بَلَغَتْ مِائَةً خَرَجَتِ السِّهَامُ عَلَى الْاِبِلِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ مَا اَنْصَفْتُ رَبِّي فَاَعَادَ السِّهَامَ ثَلَاثاً فَخَرَجَتْ عَلَى الْاِبِلِ فَقَالَ الْآنَ عَلِمْتُ اَنَّ رَبِّي قَدْ رَضِيَ فَنَحَرَهَا

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں کے لیے قرعہ ڈالا گیا: (۱) حضرت مریم بنت عمران، جن کی پرورش کے متعلق آپس میں اختلاف تھا کہ ان کی سرپرستی کون کرے گا اور چھ قرعے ڈالے گئے (۲) حضرت یونس کے بارے میں قرعہ اندازی ہوئی تو تین بار ان کا نام نکلا وہ کشتی مین تھے اور مچھلی منہ کھولے ہوئے ان کا انتظار کر رہی تھی (۳) جناب عبداللہ پدر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ کے دادا کے نو فرزند تھے۔ دسواں پیدا ہونے والا تھا تو آپ نے نذر کی کہ اگر بیٹا پیدا ہوگا تو راہ خدا میں اس کو قربان کردوں گا۔ جناب عبداللہ پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے تو آپ نے ان کے قربان کرنے کا ادارہ کیا۔ آپ کے اعزا نے منع کیا اور قرعہ پر بنا ہوئی۔ دس اونٹوں اور عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالا قرعہ عبداللہ کے نام نکلا۔ دس دس اونٹ زیادہ کرتے گئے۔ قرعہ عبداللہ کے نام نکلتا گیا۔ جب سو اونٹ ہوئے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا۔ عبدالمطلب نے کہا میں نے اپنے رب سے انصاف نہیں کیا۔ تین بار قرعہ ڈالا تینوں بار اونٹوں کے نام نکلا۔ کہا اب میرا رب مجھ سے راضی ہے اور اونٹوں کو نحر کیا۔

السفرجل فيه ثلاث خصال

بہی میں تین خصوصیات ہیں

۱۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّ الزُّبَيْرَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ بِيَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا زُبَيْرُ مَا هَذِهِ بِيَدِكَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَقَالَ يَا زُبَيْرُ كُلِ السَّفَرْجَلَ فَإِنَّ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ يُجِمُّ الْفُؤَادَ وَ يُسَخِّي الْبَخِيلَ وَ يُشَجِّعُ الْجَبَانَ

قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ شَيْخَنَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْوِي أَنَّ الصَّادِقَ عليه السلام قَالَ مَا زَالَ الزُّبَيْرُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ حَتَّى أَدْرَكَ فَرْخُهُ فَنَهَاهُ عَنْ رَأْيِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابن زبیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہاتھ میں بہی کا پھل تھا۔ آنحضرتؐ نے ان سے دریافت کیا ابن ابیر تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا 'بہی' ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا بہی کھایا کرو اس میں تین خصلتیں ہیں۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی (سفرجلہ) میں کونسی تین خصلتیں ہیں؟ فرمایا: (۱) دل کو گرم کرتی ہے (۲) بخیل کو سخی بناتی ہے (۳) بزدل کو بہادر بنادیتی ہے۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ زبیر با قاعدہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہے۔ عبداللہ کے پیدا ہونے کے بعد وہ اپنی رائے سے پھر گیا۔

في البصل ثلاث خصال

پیاز میں تین فائدے ہیں

۲۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكِسَائِيِّ عَنْ مُيَسِّرٍ بَيَّاعِ الزُّطِّيِّ وَ كَانَ خَالَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ كُلُوا الْبَصَلَ فَإِنَّ فِيهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يَزِيدُ فِي الْمَاءِ وَ الْجِمَاعِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیاز میں تین فائدے ہیں: (۱) منہ سے خوشبو آتی ہے (۲) دانتوں کی جڑ کو مضبوط کرتی ہے (۳) قوت باہ بڑھاتی ہے۔

لا رقى إلا في ثلاثة

تعویذ یا دَم کرنا صرف تین باتوں کے لیے مفید

۲۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَا رُقَى إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ فِي حُمَةٍ اَوْ عَيْنٍ اَوْ دَمٍ لَا يَرْقَأُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تعویذ یا دَم کرنا تین باتوں کے لیے مفید ہے: (۱) کسی جانور کے ڈنک مارنے میں (۲) نظر بد میں (۳) جو خون جم گیا ہو، اس کے لیے۔

ثلاث خصال من علامات الفقه

تین خصلتیں دینداری کی علامت ہیں

۲۰۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمُ وَ الْعِلْمُ وَ الصَّمْتُ إِنَّ الصَّمْتَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْحِكْمَةِ وَ إِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ وَ

اِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین خصلتیں دینداری کی علامت ہیں: (۱) بردباری (۲) عقلمندی (۳) خاموشی۔ یقینا خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ہے۔ حکمت سے محبت حاصل ہوتی ہے اور یہ ہر خیر کی رہنما ہے۔

يكره النفخ في ثلاثة أشياء

تین چیزوں میں پھونکنا مکروہ ہے

۴۰۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الرُّقَى وَ الطَّعَامِ وَ مَوْضِعِ السُّجُودِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزوں میں پھونکنا برا ہے: (۱) نوشتہ، تعویذ، طلسم (۲) خوراک (۳) اور جائے سجدہ میں پھونک مارنا بد ہے۔

ثلاث خصال من كن فيه فهو في جهنم

جس مرد میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ جہنمی ہے

۴۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا كُنَّ فِي الرَّجُلِ فَلَا تَحَرَّجْ اَنْ تَقُولَ اِنَّهُ فِي جَهَنَّمَ الْجَفَاءُ وَ الْجُبْنُ وَ الْبُخْلُ وَ ثَلَاثٌ اِذَا كُنَّ فِي الْمَرْاَةِ فَلَا تَحَرَّجْ اَنْ تَقُولَ اِنَّهَا فِي جَهَنَّمَ الْبَذَاءُ وَ الْخُيَلَاءُ وَ الْفَجْرُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جس مرد میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ جہنمی ہے: (۱) جفا کاری (۲) بزدلی (۳) کنجوسی۔ اور جس عورت میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ بھی جہنمی ہے: (۱) بے شرمی (۲) خود فروشی (۳) اور بدکاری۔

من كسب مالا من غير حله سلط الله عليه ثلاثة أشياء

جو حرام ذریعے سے پیسہ حاصل کرے اللہ تعالیٰ تین چیزیں اس پر مسلط کرے گا

۴۰۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ كَسَبَ

مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلٍّ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَ الْمَاءَ وَ الطِّينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جو حرام ذریعے سے پیسہ حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ تین چیزیں اس شخص پر مسلط کر دے گا: (۱) عمارت (۲) پانی (۳) مٹی۔

ثلاثة للمؤمن فيهن راحة

مومن کے لیے تین باتوں میں راحت ہے

(۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ مُطَرِّفٍ مَوْلَى مَعْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لِلْمُؤْمِنِ فِيهِنَّ رَاحَةٌ دَارٌ وَاسِعَةٌ تُوَارِي عَوْرَتَهُ وَ سُوءَ حَالِهِ مِنَ النَّاسِ وَ امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ ابْنَةٌ أَوْ أُخْتٌ يُخْرِجُهَا مِنْ مَنْزِلِهِ بِمَوْتٍ أَوْ بِتَزْوِيجٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن کے لیے تین باتوں میں راحت ہے: (۱) وسیع گھر جو اس کے عیب کو بری حالت میں پوشیدہ کرے گا (۲) اور نیک بیوی جو دنیا و آخرت کے امور میں اس کی مددگار ہو گی (۳) بیٹی یا ہمشیرہ جیسے وہ موت یا شادی کے بعد گھر سے جدا کرے گا۔

من سعادة المرء أن يكون له ثلاثة أشياء

تین باتیں خوش نصیبی سے ہوتی ہیں

(۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُونَ مَتْجَرُهُ فِي بِلَادِهِ وَ يَكُونَ خُلَطَاؤُهُ صَالِحِينَ وَ يَكُونَ لَهُ وُلْدٌ يَسْتَعِينُ بِهِمْ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں خوش نصیبی سے ہوتی ہیں: (۱) ذریعہ معاش وطن میں ہونا (۲) نیک دوستوں کا وجود (۳) فرمان بردار بیٹا ہو اور یہ ان سب سے فائدہ اٹھائے۔

ثلاثة لا يستجاب لهم دعوة

تین آدمیوں جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں

(۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ

أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ جَفْنَةٌ مِنْ رُطَبٍ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ جَاءَ سَائِلٌ آخَرُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَوْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ أَلْفاً ثُمَّ شَاءَ أَنْ لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَسَمَهُ فِي حَقٍّ فَعَلَ فَيَبْقَى لَا مَالَ لَهُ فَيَكُونُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُرَدُّ دُعَاؤُهُمْ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ هُمْ قَالَ رَجُلٌ رَزَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَالًا فَأَنْفَقَهُ فِي وُجُوهِهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَوَ لَمْ أَرْزُقْكَ وَ رَجُلٌ دَعَا عَلَى امْرَأَتِهِ وَ هُوَ ظَالِمٌ لَهَا فَيُقَالُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِكَ وَ رَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَ تَرَكَ الطَّلَبَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى الطَّلَبِ لِلرِّزْقِ.

ولید بن صبیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اُن کے پاس خرمے کا ایک تھال رکھا ہوا تھا۔ ایک سائل آیا آپ نے اسے عطا کیا، دوسرا آیا اسے بھی دیا، تیسرا آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تیرے رزق میں برکت دے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کے پاس تیس یا چالیس ہزار کا مال ہو اور پھر وہ چاہے کہ اسے اپنی مرضی سے راہِ حق میں اسے تقسیم کر دے اور اس کے پاس کچھ نہ بچے تو وہ ان تین آدمیوں میں سے ہوگا۔ جن کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ میں نے عرض کی میں قربان جاؤں وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو مال سے نوازا اور اس نے پورا مال راہ خدا میں خرچ کر دیا اور کہتا ہے یا اللہ مجھے رزق دے (۲) وہ شخص جو اپنی عورت کے لیے بددعا کرتا ہے اور اس پر ظلم ڈھاتا ہے، خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے میں نے اس کے رکھنے کا اختیار تجھے نہیں دیا تھا؟ (۳) اور وہ شخص جو گھر میں بیٹھ رہے دروازہ بند کر دے اور روزی کی تلاش میں نہ نکلے اور کہنے لگے: اے میرے پروردگار مجھے رزق عطا فرما تو خدا اس سے فرماتا ہے کیا میں نے تمہاری روزی کی سبیل نہیں نکالی تھی۔

صيام السنة ثلاثة أيام من كل شهر

ہر ماہ میں تین روزے سنت ہیں

۲۰۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَمَّا جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ فِي الصَّوْمِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمِيسٌ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَ أَرْبِعَاءُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَ خَمِيسٌ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ يَعْدِلُ صِيَامُهُنَّ صِيَامَ الدَّهْرِ

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثالِها فَمَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا لِضَعْفٍ فَصَدَقَةُ دِرْهَمٍ اَفْضَلُ لَهُ مِنْ صِيَامِ يَوْمٍ.

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتی روزوں کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے اور یہ تین روزے ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہیں کیونکہ پروردگار عالم ہر نیکی کے عوض دس حصہ زیادہ دیتا ہے:

(۱) پہلے دس دنوں میں جمعرات

(۲) دوسرے دس دنوں میں بدھ

(۳) تیسرے دس دنوں میں پھر جمعرات کو۔

اور جو شخص ان روزوں پر ضعف کی وجہ سے قادر نہ ہو تو ایک درہم صدقہ دینا ایک روزہ رکھنے سے افضل ہے۔

لهو المؤمن في ثلاثة أشياء

مومن کی دل بستگی تین چیزوں سے ہوتی ہے

۲۱۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ لَهْوُ الْمُؤْمِنِ فِي ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ التَّمَتُّعِ بِالنِّسَاءِ وَ مُفَاكَهَةِ الْاِخْوَانِ وَ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کی دلبستگی تین چیزوں سے ہوتی ہے: (۱) ہمسر سے (۲) دوستوں سے (۳) نماز شب سے۔

من اجتمعت له ثلاث خصال فكأنما حيزت له الدنيا

جس کے پاس تین چیزیں ہوں اسے دنیا کی راحت حاصل ہے

۲۱۱ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَهْبِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَمِّهِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي عَبْلَةَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَصْبَحَ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ آمِناً فِي سَرْبِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَاَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا يَا ابْنَ خَثْعَمٍ يَكْفِيكَ مِنْهَا مَا سَدَّ جَوْعَتَكَ وَ وَارَى عَوْرَتَكَ فَاِنْ يَكُنْ بَيْتٌ يُكِنُّكَ فَذَاكَ وَ

اِنْ تَكُنْ دَابَّةٌ تَرْ كَبُهَا فَبَخٍ فَلَقُ الْخُبْزِ وَ مَاءُ الْجَرِّ وَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ حِسَابٌ عَلَيْكَ اَوْ عَذَابٌ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس تین چیزیں ہوں اس کو دنیا کی راحت حاصل ہے:

(۱) صحت بدن (۲) روزی (۳) امن۔

اے ابن خثعم اتنی خوراک کہ آدمی سیر ہو جائے۔ اتنا لباس کے آدمی برہنہ نہ رہے کافی ہے اور اگر رہنے کو مکان ہو تو بہتر ہے اور سواری ہے تو اس سے زیادہ بہتر ہے۔ ایک ٹکڑا روٹی یا یا گھونٹ پانی کا۔ اس سے زیادہ پر تجھے حساب دینا پڑے یا عذاب ملے گا۔

ضرب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في الخندق بالمعول ثلاث مرات وكبر ثلاث مرات

خندق کے روز حضورؐ کی ایک پتھر پر تین ضربیں اور تین تکبیریں

۲۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الشُّرُوطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُ صَخْرَةٌ عَظِيمَةٌ شَدِيدَةٌ فِي عَرْضِ الْخَنْدَقِ لَا تَأْخُذُ فِيهَا الْمَعَاوِلُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَلَمَّا رَآهَا وَضَعَ ثَوْبَهُ فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ وَ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَ ضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَهَا فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ وَ اللهِ اِنِّي لَاُبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ السَّاعَةَ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ فَفَلَقَ ثُلُثاً آخَرَ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ فَارِسَ وَ اللهِ اِنِّي لَاُبْصِرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الْاَبْيَضَ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ فَفَلَقَ بَقِيَّةَ الْحَجَرِ فَقَالَ اللهُ اَكْبَرُ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ وَ اللهِ اِنِّي لَاُبْصِرُ اَبْوَابَ صَنْعَاءَ مِنْ مَكَانِي هٰذَا.

جنگ خندق میں جب خندق کھودی جانے لگی تو ایک بہت بڑا پتھر ظاہر ہوا جس پر کھودنے سے کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت کو خبر ہوئی آپ تشریف لائے اور ایک بیلچہ خدا کا نام لے کر اس پتھر پر مارا اس کا ایک حصہ ٹوٹ گیا، آپ نے تکبیر کہی اور فرمایا: ملک شام کی سلطنت مجھے مل گئی۔ میں وہاں کے سرخ محلوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسری ضرب لگائی اور دوسرا حصہ ٹوٹ کر گرا۔ حضرت نے پھر تکبیر کہی اور فرمایا: مجھے مدائن کے سفید محل نظر آ رہے ہیں۔ پھر تیسری ضرب لگائی، ایک حصہ جو باقی رہ گیا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا، آپ نے پھر تکبیر کہی اور فرمایا کہ مجھے یمن کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔ میں صنعاء دارالسلطنت یمن کے قصور کو دیکھ رہا ہوں۔

أحب الأعمال إلى الله عز وجل ثلاثة

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ تین اعمال

۲۱۳ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْعِيزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَ اَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ لَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا کام پسند ہے تو آنحضرت نے فرمایا کہ تین عمل خداوند عالم کے نزدیک بہت پسندیدہ ہیں:

(۱) نماز کو وقت پر ادا کرنا

(۲) والدین کے ساتھ نیکی کرنا

(۳) خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔

آپ نے مجھ سے اتنا ہی کہا اگر میں زیادہ پوچھتا تو مجھے زیادہ بتاتے۔

أشد ما يتخوف على أمتي ثلاثة أشياء

اُمت رسولؐ پر تین باتیں بہت خوفناک

۲۱۴ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اُسَيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ وَ كَانَ مِنْ خِيَارِ مَنْ اَدْرَكْنَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَشَدُّ مَا يُتَخَوَّفُ عَلَى اُمَّتِي ثَلَاثَةٌ زَلَّةُ عَالِمٍ اَوْ جِدَالُ مُنَافِقٍ بِالْقُرْآنِ اَوْ دُنْيَا تَقْطَعُ رِقَابَكُمْ فَاتَّهِمُوهَا عَلَى اَنْفُسِكُمْ.

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین باتیں بہت خوفناک ہیں: (۱) لغزش عالم (۲) قرآن سے منافق کا غلط مطلب ثابت کرنا (۳) دولت دنیا جو تمہاری گردن اڑا دے تم اس کے بارے میں بدگمان رہو۔

مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فلا يفعل ثلاثة أشياء

جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تین باتوں سے پرہیز کرے:

۲۱۵ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعْ حَلِيلَتَهُ تَخْرُجُ اِلَى الْحَمَّامِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تین باتوں سے پرہیز کرے: (۱) جس دسترخوان پر شراب رکھی ہو اس پر کھانا نہ کھائے (۲) بغیر لنگی کے حمام نہ جائے (۳) اپنی عورتوں کو گھر سے باہر حمام میں نہ بھیجے۔

التخوف على الأمة من ثلاث خصال

رسول اکرمؐ اپنے بعد اس امت سے تین باتوں میں خائف

۲۱۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَسْوَارِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ السِّجْزِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا اَتَخَوَّفُ عَلَى اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ثَلَاثَ خِصَالٍ اَنْ يَتَاَوَّلُوا الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ اَوْ يَتَّبِعُوا زَلَّةَ الْعَالِمِ اَوْ يَظْهَرَ فِيهِمُ الْمَالُ حَتَّى يَطْغَوْا وَ يَبْطَرُوا وَ سَاُنَبِّئُكُمُ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ اَمَّا الْقُرْآنُ فَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ وَ آمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ وَ اَمَّا الْعَالِمُ فَانْتَظِرُوا فَيْئَتَهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا زَلَّتَهُ وَ اَمَّا الْمَالُ فَاِنَّ الْمَخْرَجَ مِنْهُ شُكْرُ النِّعْمَةِ وَ اَدَاءُ حَقِّهِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بعد اس امت سے تین باتوں میں خائف ہوں: (۱) قرآن کی غلط تفسیر اور غلط معنی بیان کیے جائیں (۲) عالم دانشمند کی غلطی کی پیروی کی جائے (۳) دولت دنیا گمراہ کردے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ان تینوں مشکلوں کا حل بتاتا ہوں: (۱) قرآن کے محکمات اور احکام پر عمل کرو اور متشابہات جو چیزیں تمہارے مشاہدے اور دیکھنے میں نہیں آئیں مثلاً موت، قبر، حشر وغیر پر ایمان لاؤ (۲) عالم کی آزمائش اور امتحان کا انتظار کرو اور اس کی غلطیوں کی پیروی نہ کرو (۳) مال سے بچنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ خدا کا

شکر ادا کرو اور مال کا حق دوا کرو۔

حبب إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الدنيا ثلاث

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ تین چیزیں

۲۱۷ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الشَّافِعِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيِّ وَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ غَيْرِهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَ الطِّيبُ وَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.

انس بن مالک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا کی تین باتیں مجھے پسند ہیں۔(۱)عورتیں (۲) خوشبو (۳) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز پڑھنا ہے۔

۲۱۸ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارُ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُصْعَبٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ الْقَاسِمِ السُّلَمِيُّ بِتِرْمِذَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ هَارُونَ الْآمُلِيُّ بِآمُلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْبَصْرِيُّ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا يَسَارٌ مَوْلَى أخي اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَ الطِّيبُ وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه إن الملحدين يتعلقون بهذا الخبر و يقولون إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَ الطِّيبُ و أراد أن يقول الثالث فندم

وَ قَالَ وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

و كذبوا لأنه صلى الله عليه وآله لم يكن مراده بهذا الخبر إلا الصلاة وحدها

لأنه صلى الله عليه وآله قال: رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيهَا غَيْرُ مُتَزَوِّجٍ.

و إنما حبب الله إليه النساء لأجل الصلاة و هكذا

قال: رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا مُتَعَطِّرٌ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيهَا غَيْرُ مُتَعَطِّرٍ.

و إنما حبب الله إليه الطيب أيضا لأجل الصلاة ثم.

قال علیہ السلام وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.

لأن الرجل لو تطيب و تزوج ثم لم يصل لم يكن له في التزويج و الطيب فضل و لا ثواب.

انس نے آنحضرتؐ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں: (۱) عورتیں (۲) خوشبو (۳) اور نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا گیا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ملحدین اس حدیث میں حاشیہ آرائی ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں پسند ہیں: عورتیں اور خوشبو۔ وہ تیسری بات کہنا چاہتے تھے کہ انہیں شرم آ گئی اور انہوں نے فرمایا: اللہ نے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی ہے۔

وہ منکرین خدا جھوٹ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد اس سے صرف نماز نہیں تھی کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ''شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز پڑھنے سے افضل ہے''

اور اللہ نے نماز کی وجہ سے عورتوں کی محبت کو ان کے لیے محبوب بنایا۔

اور اسی طرح فرمایا کہ

''اگر کوئی عطر لگا کر نماز پڑھتا ہے تو وہ ایسی ستر رکعت نمازوں سے افضل ہے جسے بغیر عطر لگائے ہوئے پڑھا جائے''

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عطر کو بھی نماز کی وجہ سے پسندیدہ قرار دیا۔

اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں قرار دی ہے''۔

اس لیے کہ اگر کوئی شخص خوشبو لگائے اور شادی کرے اور نماز نہ پڑھے تو اس کی خوشبو لگانا اور شادی رچانا کسی فضیلت اور ثواب کا موجب نہ ہوگا۔

كان الصادق علیہ السلام لا يخلو من إحدى ثلاث خصال

امام صادق علیہ السلام کو تین حالتوں کے بغیر نہیں دیکھا گیا

۲۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ فَقِيهَ الْمَدِينَةِ يَقُولُ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام فَيُقَدِّمُ لِي

مُحَدَّثَةً وَ يَعْرِفُ لِي قَدْراً وَ يَقُولُ يَا مَالِكُ إِنِّي أُحِبُّكَ فَكُنْتُ أُسَرُّ بِذَلِكَ وَ أَحْمَدُ اللهَ عَلَيْهِ وَ كَانَ عليه السلام لَا يَخْلُو مِنْ إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ إِمَّا صَائِماً وَ إِمَّا قَائِماً وَ إِمَّا ذَاكِراً وَ كَانَ مِنْ عُظَمَاءِ الْعُبَّادِ وَ أَكَابِرِ الزُّهَّادِ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كَانَ كَثِيرَ الْحَدِيثِ طَيِّبَ الْمُجَالَسَةِ كَثِيرَ الْفَوَائِدِ فَإِذَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اخْضَرَّ مَرَّةً وَ اصْفَرَّ أُخْرَى حَتَّى يُنْكِرَهُ مَنْ يَعْرِفُهُ وَ لَقَدْ حَجَجْتُ مَعَهُ سَنَةً فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ كَانَ كُلَّمَا هَمَّ بِالتَّلْبِيَةِ انْقَطَعَ الصَّوْتُ فِي حَلْقِهِ وَ كَادَ يَخِرُّ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَقُلْتُ قُلْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ أَنْ تَقُولَ فَقَالَ عليه السلام يَا ابْنَ أَبِي عَامِرٍ كَيْفَ أَجْسُرُ أَنْ أَقُولَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَ أَخْشَى أَنْ يَقُولَ عَزَّ وَ جَلَّ لِي لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ

مالک ابن انس کہتا ہے کہ برابر خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت (۱) یا تو روزے سے ہوتے (۲) نماز میں مشغول ہوتے تھے (۳) یا ذکر الٰہی کرتے ہوئے تھے۔ ہر عابد سے بہتر عبادت کرتے تھے۔ احادیث بکثرت بیان فرماتے تھے۔ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تھا تو کبھی آپ کا چہرہ مبارک سبز اور کبھی زرد ہوجاتا تھا۔ لوگ آپ کو پہچان نہ سکتے تھے۔ ایک سال میں نے آپ کے ساتھ حج کیا، احرام کے وقت جب سواری تیار ہوئی جب بھی آپ نے تلبیہ کہنے کا ارادہ کیا آواز گلوگیر ہوگئی۔ سواری سے گرنے کے قریب تھے، میں نے عرض کی: یا بن رسول اللہ تلبیہ کہنا تو ضروری ہے۔ فرمایا: اے ابن ابی عامر! کس طرح تلبیہ کہوں خوف ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ کی طرف سے جواب ملے لا لبیک ولا سعدیک۔

ينتفع زائر الرضا عليه السلام في ثلاث مواطن

زائر امام رضا علیہ السلام کو قیامت کے دن تین مقام پر فائدہ ہوگا

﴿۲۲﴾ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الرَّازِيِّ عَنْ حَمْدَانَ الدِّيوَانِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَنْ زَارَنِي عَلَى بُعْدِ دَارِي أَتَيْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ حَتَّى أُخَلِّصَهُ مِنْ أَهْوَالِهَا إِذَا تَطَايَرَتِ الْكُتُبُ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ وَ عِنْدَ الْمِيزَانِ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری زیارت کو آئے گا میں قیامت میں تین مقامات پر اس کی مدد کروں گا: (۱) جب نامۂ اعمال لوگوں کے داہنے اور بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے (۲) پل صراط پر (۳) جب میزان میں اعمال کا وزن رکھا جائے گا۔

الأعمال على ثلاثة أحوال

اعمال کی تین حالتیں ہیں

﴿۲۱﴾ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بن الْمِيثَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْغَازِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَقُولُ الْاَعْمَالُ عَلَى ثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ فَرَائِضَ وَ فَضَائِلَ وَ مَعَاصِيَ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰهِ وَ بِرِضَى اللّٰهِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَ تَقْدِيرِهِ وَ مَشِيئَتِهِ وَ عِلْمِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَيْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَ لَكِنْ بِرِضَى اللّٰهِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ وَ بِعِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الْمَعَاصِي فَلَيْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَ لَكِنْ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَ بِمَشِيئَتِهِ وَ عِلْمِهِ ثُمَّ يُعَاقِبُ عَلَيْهَا.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه المعاصي بقضاء الله معناه بنهي الله لأن حكمه عز و جل فيها على عباده الانتهاء عنها و معنى قوله بقدر الله أي بعلم الله بمبلغها و مقدارها و معنى قوله و بمشيئته فإنه عز و جل شاء أن لا يمنع العاصي من المعاصي إلا بالزجر و القول و النهي و التحذير دون الجبر و المنع بالقوة و الدفع بالقدرة.

جہاں تک فرائض کا تعلق ہے وہ امر خدا اور رضائے خداوندی اس کی قضاوقدر مشیت اور علم کے مطابق ہے۔ فضائل کا تعلق حکم خداوندی سے نہیں ہے، لیکن اللہ کی خوشنودی، فیصلہ، مشیت اور علم خدائے عزوجل کے مطابق ہے۔

جہاں تک عصیان کا تعلق ہے تو وہ حکم خداوندی کے مطابق نہیں ہے لیکن قضاوقدر مشیت اور علم کو اس میں دخل ہے پھر خدا اس پر سزا دے گا۔

اس کتاب کے مصنف نے فرمایا ہے کہ "معاصی بقضاء الله" کا مفہوم ہے کہ معصیت کے بارے میں اللہ نے منع فرمادیا ہے۔ اس لیے کہ معاصی کے بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے کہ اُن سے اپنے بندوں کو باز رکھے اور اللہ کے قول "بقدر اللہ" کا مفہوم کہ علم کے مبلغ اور مقدار کے لحاظ سے اور اللہ کے قول بمشیته کے معنی ہیں کہ اللہ نے چاہا کہ گناہ گاروں کو عصیان سے منع نہ کرے۔ الا یہ کہ زجر، قبول، نہی اور تحذیر ہو، جبر، قوت اور طاقت سے اس کی مدافعت نہ کی جائے۔

أمر الباقر علیہ السلام ابنه الصادق علیہ السلام بثلاث ونهاه عن ثلاث

امام محمد باقر علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو تین باتوں کا حکم دیا اور تین باتوں سے منع فرمایا

۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّرَّاجُ الْهَمَذَانِيُّ بِهَمَذَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ الصَّادِقَ بْنَ الصَّادِقِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ علیہ السلام فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ أَوْصِنِي فَقَالَ لِي يَا سُفْيَانُ لَا مُرُوءَةَ لِكَذُوبٍ وَ لَا أَخَ لِمُلُوكٍ (لِمَلُولٍ) وَ لَا رَاحَةَ لِحَسُودٍ وَ لَا سُؤْدُدَ لِسَيِّئِ الْخُلُقِ فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ زِدْنِي فَقَالَ لِي يَا سُفْيَانُ ثِقْ بِاللهِ تَكُنْ مُؤْمِناً وَ ارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ غَنِيّاً وَ أَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرْتَهُ تَكُنْ مُسْلِماً وَ لَا تَصْحَبِ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمَكَ مِنْ فُجُورِهِ وَ شَاوِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ زِدْنِي فَقَالَ لِي يَا سُفْيَانُ مَنْ أَرَادَ عِزّاً بِلَا عَشِيرَةٍ وَ غِنًى بِلَا مَالٍ وَ هَيْبَةً بِلَا سُلْطَانٍ فَلْيَنْتَقِلْ مِنْ ذُلِّ مَعْصِيَةِ اللهِ إِلَى عِزِّ طَاعَتِهِ فَقُلْتُ زِدْنِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالَ لِي يَا سُفْيَانُ أَمَرَنِي وَالِدِي علیہ السلام بِثَلَاثٍ وَ نَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لِي يَا بُنَيَّ مَنْ يَصْحَبْ صَاحِبَ السَّوْءِ لَا يَسْلَمْ وَ مَنْ يَدْخُلْ مَدَاخِلَ السَّوْءِ يُتَّهَمْ وَ مَنْ لَا يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَنْدَمْ ثُمَّ أَنْشَدَنِي فَقَالَ علیہ السلام

عَوِّدْ لِسَانَكَ قَوْلَ الْخَيْرِ تَحْظَ بِهِ	إِنَّ اللِّسَانَ لِمَا عَوَّدْتَ يَعْتَادُ
مُوَكَّلٌ بِتَقَاضِي مَا سَنَنْتَ لَهُ	فِي الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ فَانْظُرْ كَيْفَ تَعْتَادُ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام کو تین باتوں کا حکم دیا اور تین باتوں سے منع فرمایا۔
سفیان ثوری کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت ہوا کرتا تھا۔ ایک بار میں نے عرض کی کہ یا حضرت کچھ نصیحت فرمایئے؟

آپ نے فرمایا: اے سفیان (۱) جھوٹ بولنے والا ہمت و مردانگی نہیں رکھتا (۲) بادشاہ کسی سے بھائی چارہ اور برادری نہیں رکھتے (۳) حاسد کبھی آرام سے نہیں رہتا (۴) بداخلاق کبھی بزرگی نہیں پاتا۔

میں نے عرض کی اور ارشاد ہو۔

فرمایا: اے سفیان (۱) خدا پر بھروسہ کرتا کہ قوت ایمانی پیدا ہو (۲) قناعت کرتا کہ لوگوں سے بے پروا ہوجا

(۳)اپنے ہم سایہ سے اچھا برتاؤ کرتا کہ اسلامی شان ظاہر ہو (۴)بدکار کی صحبت میں نہ بیٹھ کہ تم بھی وہی بدکاریاں سیکھو (۵)اپنے کاموں میں خدا سے مشورہ اور استخارہ کرو۔

میں نے عرض کی فرزند رسول اور کچھ ارشاد ہو۔

فرمایا: جو شخص بغیر خاندان کی مدد کے عزت حاصل کرنا چاہے اور مال کے بغیر بے پروا ہونا چاہے اور بلا سلطنت کے رعب و دبدبہ کا خواہاں ہو وہ معصیت کو ترک کر کے اطاعت الٰہی میں کوشاں رہے۔

میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ کچھ اور فرمائیے۔

ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے کہ جو بروں کے ساتھ رہے گا بدنام ہو جائے گا۔ جو بری جگہ جائے گا بدنام ہوگا اور جو اپنی زبان بند نہ رکھے گا اس کو ندامت ہوگی۔

إذا قام القائم عليه السلام حكم بثلاث لم يحكم بها أحد قبله

جب امام قیام کرینگے تو ایسی تین باتوں کا حکم دینگے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں دیا

۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ وَ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَا لَوْ قَدْ قَامَ الْقَائِمُ لَحَكَمَ بِثَلَاثٍ لَمْ يَحْكُمْ بِهَا اَحَدٌ قَبْلَهُ يَقْتُلُ الشَّيْخَ الزَّانِيَ وَيَقْتُلُ مَانِعَ الزَّكَاةِ وَيُوَرِّثُ الْاَخَ اَخَاهُ فِي الْاَظِلَّةِ.

جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کا ظہور ہوگا تو ایسی تین باتوں کا حکم دیں گے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں دیا:

(۱)بڈھا زنا کار (۲)زکوۃ نہ دینے والا قتل کیا جائے گا (۳)اور سایہ دار چیزوں میں بھائی بھائی کا وارث ہوگا۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه إن لك في علتك ثلاث خصال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلیمان فارسیؓ سے فرمانا کہ بیمار کو تین خصلتیں حاصل ہیں

۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا سَلْمَانُ اِنَّ لَكَ فِي عِلَّتِكَ اِذَا اعْتَلَلْتَ ثَلَاثَ خِصَالٍ اَنْتَ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِذِكْرٍ وَ دُعَاؤُكَ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَ لَا تَدَعُ الْعِلَّةُ عَلَيْكَ ذَنْباً اِلَّا حَطَّتْهُ مَتَّعَكَ

اللهُ بِالْعَافِيَةِ إِلَى انْقِضَاءِ أَجَلِكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سلمان فارسی سے فرمایا کہ بیمار کو تین خصلتیں حاصل ہیں جو صحیح وتندرست کو حاصل نہیں ہیں: (۱) زمانہ بیماری میں گویا یاد خدا کرتا ہے (۲) اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے (۳) اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

قول عمر أتوب إلى الله من ثلاث

عمر بن خطاب کا قول؛ میں گناہوں سے توبہ کرتا ہوں

۲۳۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْمُؤَدِّبُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ ثَلَاثٍ اغْتِصَابِي هَذَا الْأَمْرَ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ دُونِ النَّاسِ وَ اسْتِخْلَافِي عَلَيْهِمْ وَ تَفْضِيلِي الْمُسْلِمِينَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عمر بن خطاب نے وقت آخر میں کہا کہ میں گناہوں سے توبہ کرتا ہوں: (۱) میں نے کیوں خلافت کا دعویٰ کیا اور (۲) ابوبکر بھی اس میں شریک ہیں اور (۳) مسلمانوں میں بعض کو بعض پر کیوں فضیلت دی۔

۲۳۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْمُؤَدِّبُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الطَّائِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطِيَّةَ فِيمَا يَظُنُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ عِنْدَ مَوْتِهِ يَقُولُ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ ثَلَاثٍ مِنْ رَدِّي رَقِيقَ الْيَمَنِ وَ مِنْ رُجُوعِي عَنْ جَيْشِ أُسَامَةَ بَعْدَ أَنْ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْنَا وَ مِنْ تَعَاقُدِنَا عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ إِنْ قَبَضَ اللهُ رَسُولَهُ لَا نُوَلِّي مِنْهُمْ أَحَداً.

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب عمر کا آخری وقت تھا۔ انہوں نے کہا میں تین گناہوں سے توبہ کرتا ہوں (۱) میں نے یمن کے غلاموں کو کیوں واپس کیا (۲) لشکر اسامہ سے کیوں پلٹ آیا حالانکہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا تھا (۳) اہلبیت رسول کی مخالفت کیوں کی (دوسرے اسناد سے بھی اصل کتاب میں یہ حدیث مذکور ہے)۔

۳۲۷ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ زِيَادُ بْنُ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ لَمَّا حَضَرَ عُمَرَ الْمَوْتُ قَالَ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ رُجُوعِي عَنْ جَيْشِ أُسَامَةَ وَ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ عِتْقِي سَبْيَ الْيَمَنِ وَ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ شَيْءٍ كُنَّا أَشْعَرْنَاهُ قُلُوبَنَا نَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَكْفِيَنَا ضَرَّهُ وَ إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً.

زیاد بن عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ میں جیش اسامہ سے واپس چلے جانے پر اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور اس بات سے توبہ کرتا ہوں کہ میں نے یمن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا اور میں اللہ سے ہر اس شئے کی توبہ کرتا ہوں۔ ہم نے اپنے دل میں جس کا تصور کیا تھا ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس کے نقصان سے بچائے اور حضرت ابوبکر کی بیعت غیر متوقع ہوئی تھی۔

قول أبي بكر لا آسى من الدنيا إلا على ثلاث فعلتها وددت أني تركتها و ثلاث تركتها وددت أني فعلتها وثلاث وددت أني كنت سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

مجھے دنیا کی تین باتوں کے سلسلے میں بے حد افسوس ہے جنھیں میں اختیار نہ کرتا تو بہتر تھا اور تین باتیں ایسی ہیں جنھیں میں نے چھوڑ دیا اگر اختیار کرتا تو اچھا تھا اور تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر لیتا تو اچھا ہوتا۔(ابوبکر)

۳۲۸ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَمَّادٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُلْوَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَمَا إِنِّي لَا آسَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَلَى ثَلَاثٍ فَعَلْتُهَا وَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهَا وَ ثَلَاثٍ تَرَكْتُهَا وَ وَدِدْتُ أَنِّي فَعَلْتُهَا وَ ثَلَاثٍ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَأَلْتُ عَنْهُنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَمَّا الَّتِي وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهَا فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ كَشَفْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَ إِنْ كَانَ أُغْلِقَ عَلَيَّ الْحَرْبُ وَ وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ

اَحۡرَقۡتُ الۡفُجَاءَةَ وَ اَنِّي قَتَلۡتُهُ سَرِيحاً اَوۡ اَطۡلَقۡتُهُ نَجِيحاً وَ وَدِدۡتُ اَنِّي يَوۡمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ كُنۡتُ قَذَفۡتُ الۡاَمۡرَ فِي عُنُقِ اَحَدِ الرَّجُلَيۡنِ عُمَرَ اَوۡ اَبِي عُبَيۡدَةَ فَكَانَ اَمِيراً وَ كُنۡتُ وَزِيراً وَ اَمَّا الَّتِي تَرَكۡتُهَا فَوَدِدۡتُ اَنِّي فَعَلۡتُهَا فَوَدِدۡتُ اَنِّي يَوۡمَ اُتِيتُ بِالۡاَشۡعَثِ اَسِيراً كُنۡتُ ضَرَبۡتُ عُنُقَهُ فَاِنَّهُ يُخَيَّلُ لِي اَنَّهُ لَمۡ يَرَ صَاحِبَ شَرٍّ اِلَّا اَعَانَهُ وَ وَدِدۡتُ اَنِّي حِينَ سَيَّرۡتُ خَالِداً اِلَى اَهۡلِ الرِّدَّةِ كُنۡتُ قَدِمۡتُ اِلَى قَرۡيَةٍ فَاِنۡ ظَفِرَ الۡمُسۡلِمُونَ ظَفِرُوا وَ اِنۡ هُزِمُوا كَيۡداً كُنۡتُ بِصَدَدِ لِقَاءٍ اَوۡ مَدَدٍ وَ وَدِدۡتُ اَنِّي كُنۡتُ اِذۡ وَجَّهۡتُ خَالِداً اِلَى الشَّامِ قَذَفۡتُ الۡمَشۡرِقَ لِعُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ فَكُنۡتُ بَسَطۡتُ يَدَيَّ يَمِينِي وَ شِمَالِي فِي سَبِيلِ اللهِ وَ اَمَّا الَّتِي وَدِدۡتُ اَنِّي كُنۡتُ سَاَلۡتُ عَنۡهُنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَدِدۡتُ اَنِّي كُنۡتُ سَاَلۡتُهُ فِيمَنۡ هَذَا الۡاَمۡرُ فَلَمۡ نُنَازِعۡهُ اَهۡلَهُ وَ وَدِدۡتُ اَنِّي كُنۡتُ سَاَلۡتُهُ هَلۡ لِلۡاَنۡصَارِ فِي هَذَا الۡاَمۡرِ نَصِيبٌ وَ وَدِدۡتُ اَنِّي كُنۡتُ سَاَلۡتُهُ عَنۡ مِيرَاثِ الۡاَخِ وَ الۡعَمِّ فَاِنَّ فِي نَفۡسِي مِنۡهَا حَاجَةً.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه إن يوم غدير خم لم يدع لأحد عذرا هكذا

قَالَتۡ سَيِّدَةُ النِّسۡوَانِ فَاطِمَةُ عليها السلام لَمَّا مُنِعَتۡ فَدَكَ وَ خَاطَبَتِ الۡاَنۡصَارَ فَقَالُوا يَا بِنۡتَ مُحَمَّدٍ لَوۡ سَمِعۡنَا هَذَا الۡكَلَامَ مِنۡكِ قَبۡلَ بَيۡعَتِنَا لِاَبِي بَكۡرٍ مَا عَدَلۡنَا بِعَلِيٍّ اَحَداً فَقَالَتۡ وَ هَلۡ تَرَكَ اَبِي يَوۡمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِاَحَدٍ عُذۡراً.

عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابوبکر کا جس بیماری میں انتقال ہوا انہوں نے کہا کہ مجھے دنیا کی تین باتوں کے سلسلے میں بے حد افسوس ہے جنھیں میں اختیار نہ کرتا تو بہتر تھا اور تین باتیں ایسی ہیں جنھیں میں نے چھوڑ دیا اگر اختیار کرتا تو اچھا تھا اور تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر لیتا تو اچھا ہوتا۔

جن امور کو میں نے انجام دیا اور چاہتا تھا کہ ترک کر دیتا وہ یہ کہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر کو نہ کھولتا خواہ میرے خلاف اعلان جنگ ہی کیوں نہ ہوتا اور میں پسند کرتا کہ فجاءہ کو جلاتا نہیں بلکہ اسے آسانی سے قتل کر دیتا یا کامیابی کے ساتھ آزاد کر دیتا اور کاش کہ میں امر خلافت کا قلادہ عمر یا ابوعبیدہ کے گلے میں ڈال دیتا وہ امیر ہوتے اور میں وزیر ہوتا۔

اور جس چیز کو میں نے چھوڑ دیا اور چاہتا تھا کہ کر لیتا وہ ہے کہ جس روز اشعث میرے پاس قید ہو کر آیا میں اس کی گردن اڑا دیتا، اس لیے کہ وہ ہر صاحب شر کو دیکھتے ہی اس کی مدد کرتا ہے۔ کاش جب میں خالد بن ولید کو مرتدین کی جانب روانہ کرتا تو میں ایک دیہات میں چلا جاتا۔ اگر مسلمان کامیاب ہو جاتے تو بہتر ہوتا اور اگر وہ شکست سے دوچار ہوتے تو میں ان کی ملاقات اور کمک کے لیے موجود ہوتا۔ اے کاش جب میں خالد بن ولید کو شام کی جانب بھیجتا تو عمر بن خطاب کو مشرق کی

جانب روانہ کرتا تا کہ میرا دایاں اور بایاں دونوں ہاتھ اللہ کی راہ میں مصروف ہو جاتے اور میں جن امور کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے کا خواہش مند تھا وہ یہ کہ خلافت کا اہل کون ہے۔ میں اس سے نہ جھگڑتا اور یہ بھی سوال کر لیتا کہ کیا اس معاملے میں انصار کا بھی کوئی حصہ ہے۔ بھائی اور چچا کی وراثت کے بارے میں بھی دریافت کر لیتا۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ غدیر خم کے دن نے کسی کے لیے اس قسم کی معذرت خواہی کا موقع فراہم نہیں کیا۔ جب سیدہ نساء العالمین کو فدک سے روک دیا گیا تو آپ نے انصار سے خطاب فرمایا تھا: اور انہوں نے جواب دیا تھا: اے دختر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ابوبکر کی بیعت سے قبل ہم آپ سے یہ کلام سن لیتے تو ہم علی سے کسی دوسرے کی جانب نہ جاتے تو فاطمہ زہراؑ نے فرمایا: کیا میرے والد نے غدیر خم میں کسی کے لیے عذر باقی رکھا تھا۔

قول عبد الله بن مسعود علماء الأرض ثلاثة

ابن مسعود کا قول؛ دنیا میں صرف تین عالم ہیں

۲۲۹ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ الْمُزَكِّي بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عُلَمَاءُ الْاَرْضِ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِالشَّامِ وَ عَالِمٌ بِالْحِجَازِ وَ عَالِمٌ بِالْعِرَاقِ اَمَّا عَالِمُ الشَّامِ فَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَ اَمَّا عَالِمُ الْحِجَازِ فَهُوَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ اَمَّا عَالِمُ الْعِرَاقِ فَهُوَ اَخٌ لَكُمْ بِالْكُوفَةِ وَ عَالِمُ الشَّامِ وَ عَالِمُ الْعِرَاقِ مُحْتَاجَانِ اِلَى عَالِمِ الْحِجَازِ وَ عَالِمُ الْحِجَازِ لَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِمَا.

ابن مسعود کہتے ہیں کہ دنیا میں صرف تین عالم ہیں: (۱) عالم حجاز امیر المومنین علیہ السلام (۲) ابودرداء عالم شام (۳) اور عالم کوفی ایک کوفہ میں رہنے والا تمہارا بھائی مراد خود علی بن ابی طالب ہیں۔

عالم شام و عراق محتاج ہیں۔ عالم حجاز یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور اور علی علیہ السلام کسی کے محتاج نہیں ہیں۔

ثلاثة لم يكفروا بالوحي طرفة عين

تین لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وحی کا انکار ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں کیا

۲۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الشَّهْرَزُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَكْفُرُوا بِالْوَحْيِ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُؤْمِنُ آلِ يس وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمی وحی الٰہی سے کبھی منکر نہیں ہوئے: (۱) مومن آل یاسین (۲) علی ابن ابی طالب علیہ السلام (۳) زن فرعون آسیہ

ثواب من كن له ثلاث بنات فصبر عليهن

تین بیٹیوں کی تربیت و پرورش کرنے والے کا اجر

۱۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّافِعِيُّ الْفَرْغَانِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهِنَّ وَ ضَرَّائِهِنَّ وَ سَرَّائِهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کی تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی مشقت، تربیت اور نگہبانی پر صبر کرتا ہو تو روز قیامت ان کا صبر (عذاب الٰہی سے) حائل ہو جائے گا۔

ثلاثة يشكون إلى الله عز وجل يوم القيامة

تین چیزیں قیامت کے روز خدا سے شکایت کریں گی

۱۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْجِعَابِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُصْحَفُ وَ الْمَسْجِدُ وَ الْعِتْرَةُ يَقُولُ الْمُصْحَفُ يَا رَبِّ حَرَّقُونِي وَ مَزَّقُونِي وَ يَقُولُ الْمَسْجِدُ يَا رَبِّ عَطَّلُونِي وَ ضَيَّعُونِي وَ تَقُولُ الْعِتْرَةُ يَا رَبِّ قَتَلُونَا وَ طَرَدُونَا وَ شَرَّدُونَا فَأَجْثُوا لِلرُّكْبَتَيْنِ لِلْخُصُومَةِ فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ لِي أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں قیامت کے روز خدا سے شکایت کریں گی:

(۱) قرآن کہے گا کہ بارالٰہا میں جلایا گیا اور پھاڑا گیا

(۲) مسجد کہے گی خداوندا مجھ کو خالی چھوڑ دیا اور مسلمانوں نے نماز نہیں پڑھی
(۳) اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کریں گے کہ پروردگارا ہم کو در بدر کیا قتل کیا اور شدید مخالفت کی۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ان لوگوں سے حساب لینے کے لیے زانو کے بل بیٹھ جاؤں گا۔ پس ارشاد باری ہوگا کہ میں اس کا فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

رفع القلم عن ثلاثة

تین لوگوں سے حکم اٹھالیا گیا ہے

۳۳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ الْمُزَكِّي بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ مَجْنُونَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَمَرُّوا بِهَا عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ مَا هَذِهِ فَقَالُوا مَجْنُونَةٌ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَا تَعْجَلُوا فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه جاء هذا الحديث هكذا و الأصل فی هذا قول أهل البيت عليهم السلام إن المجنون إذا زنى حد و المجنونة إذا زنت لم تحد لأن المجنون يأتي و المجنونة تؤتى.

ابوظبیان کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اور کسی نے اس سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے اس کے رجم اور سنگسار کرنے کا حکم دیدیا۔ اتفاقاً امیر المومنین علیہ السلام وہاں تشریف لے آئے، آپ نے واقعہ دریافت فرمایا، جب اصل واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ عورت سنگسار نہیں کی جاسکتی کیونکہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں یعنی ان سے کوئی باز پرس نہیں کی جاسکتی:

(۱) نابالغ بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے
(۲) دیوانہ جب تک ہوش میں نہ آئے
(۳) سونے والا جب تک بیدار نہ ہو۔

مصنف نے فرمایا ہے کہ قول اہلبیت علیہم السلام یہ ہے کہ اگر دیوانہ مرد زنا کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور دیوانی عورت کے ساتھ اگر زنا کیا جائے تو اس پر حد نہیں ہے اس لیے کہ مرد فاعل ہے اور عورت مفعول۔

الشح يولد ثلاث خصال مذمومة

بخل سے تین مذموم خصلتیں پیدا ہوتی ہیں

۳۳۴ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الشُّحَّ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ اَمَرَهُمْ بِالْكَذِبِ فَكَذَبُوا وَ اَمَرَهُمْ بِالظُّلْمِ فَظَلَمُوا وَ اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخل سے تین مذموم خصلتیں پیدا ہوتی ہیں: (۱) جھوٹ بولنے کی عادت (۲) ظلم کرنے کا شوق (۳) عزیزوں سے بے تعلقی۔

۳۳۵ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الْفُحْشَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ وَ اِيَّاكُمْ وَ الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ عِنْدَ اللهِ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اِيَّاكُمْ وَ الشُّحَّ فَاِنَّهُ دَعَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ حَتّٰى سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَ دَعَاهُمْ حَتّٰى قَطَعُوا اَرْحَامَهُمْ وَ دَعَاهُمْ حَتّٰى انْتَهَكُوا وَ اسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم بدکاری سے بچو! اس لیے کہ خداوند عالم بداخلاق، بے شرم، بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔ اور تم ظلم سے بچو اس لیے کہ ظلم اللہ کے نزدیک روز قیامت کی ظلمتیں (اندھیرے) ہیں اور خبردار تم کنجوسی سے بچو اس لیے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ لوگوں کا خون بہائیں اور انہیں تیار کیا کہ وہ رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیں اور انہیں دعوت دی کہ وہ حرمتوں کو پامال کریں اور محرم کو حلال سمجھنے لگیں۔

بدء أمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم من ثلاثة

فرمان رسولؐ؛ میرے امر کی ابتدا تین چیزوں سے ہوئی

۳۳۶ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الْفَقِيهُ بِاَخْسِيكَث قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِبُخَارَا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا كَانَ بَدْءُ اَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيمَ وَ بُشْرٰى عِيسٰى

ابْنِ مَرْيَمَ وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا شَيْءٌ أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے امر کی ابتدا تین چیزوں سے ہوئی: (۱) دعائے حضرت ابراہیم (۲) مژدہ حضرت عیسیٰ (۳) اور میری مادر گرامی کا خواب دیکھنا کہ ایک نور ساطع ہوا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

ثلاث خصال من فعلهن فله ما للمسلمين وعليه ما عليهم

جس میں تین عادتیں مسلمانوں کی سی پائی جائیں اس کو وہی سہولتیں اور دشواریاں ہیں جو مسلمانوں کو

۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَ صَلَّى صَلَاتَنَا وَ أَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَلَهُ مَا لَنَا وَ عَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا.

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھے اور (۲) ہمارے طریقے سے نماز پڑھے اور (۳) ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائے اس کو وہی سہولتیں حاصل ہیں اور وہی دشواریاں ہیں جو ہم کو ہیں۔

ثلاثة أشياء كل واحد منها جزء من خمسة وأربعين جزءا من النبوة

تین اشیاء ایسی ہیں جو نبوت کا ۴۵ واں جز ہیں

۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْهَدْيُ الصَّالِحُ وَ السَّمْتُ الصَّالِحُ وَ الِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مناسب روشنی (۲) خوش مظہری (۳) اور درمیانی رفتار نبوت کے ۴۵ اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

الإيمان ثلاثة أشياء

ایمان تین چیزوں کا نام ہے

۲۳۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ اَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْاِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان (۱) معرفت قلبی (۲) زبان سے اقرار (۳) اور ہاتھ پیروں سے عمل کا نام ہے۔ اسی مضمون کی حدیث الوالصلت ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ الرَّازِيِّ عَنْ اَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَاَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْاِيمَانِ فَقَالَ الْاِيمَانُ عَقْدٌ بِالْقَلْبِ وَلَفْظٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ لَا يَكُونُ الْاِيمَانُ اِلَّا هٰكَذَا.

ابوصلت ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان کے بارے مین دریافت کیا تو امامؑ نے فرمایا کہ (۱) ایمان دل میں گرہ باندھ لینا (۲) اور زبان سے ادا کرنا (۳) اور اعضاء وجوارح سے عمل کرنے کا نام ہے۔ ایمان تو اسی طرح ہوتا ہے۔

۲۴۱ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ مُوسَى عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْاِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان (۱) دل کی معرفت (۲) زبان کے اقرار (۳) اور اعضاء وجوارح کے عمل کا نام ہے۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْغَازِی قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الْبَاقِرُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ الْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ.

قال حمزة بن محمد رضی الله عنه و سمعت عبد الرحمن بن أبی حاتم يقول سمعت أبی يقول و قد روی هذا الحديث عن أبی الصلت الهروی عبد السلام بن صالح عن علی بن موسی الرضا علیہ السلام بإسناد مثله قال أبو حاتم لو قرء هذا الإسناد علی مجنون لبرأ.

حضرت علی علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایمان نام ہے: (۱) زبان سے اقرار کرنا (۲) دل سے پہچاننا (۳) اور اعضاء سے عمل کرنا۔

عبدالرحمن بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرما رہے تھے اور اس حدیث کی روایت ابوصلت ہروی نے امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے کی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ سند اگر دیوانے پر پڑھی جائے تو اس کا جنون جاتا رہے۔

ثلاثة لا يدخلون الجنة

تین گروہ جنت میں نہ جائیں گے

۱۳۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِیُّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ یَحْیَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ بِمَدِینَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ جَمِیلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى فُضَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ اَبِی جَرِیرٍ اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی مُوسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ مُدْمِنُ سِحْرٍ وَ قَاطِعُ رَحِمٍ وَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ خَمْرٍ سَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ نَهَرِ الْغُوطَةِ قِیلَ وَ مَا نَهَرُ الْغُوطَةِ قَالَ نَهَرٌ یَجْرِی مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ یُؤْذِی اَهْلَ النَّارِ رِیحُهُنَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے فرمایا ہے کہ تین گروہ جنت میں نہ جائیں گے:

(۱) برابر شراب پینے والا

(۲) ہمیشہ سحر کرنے والے اور

(۳) جو اپنے عزیزوں سے بے تعلق رہے۔
اور جو شخص شرابخوری کرتے کرتے مرجائے اس کو ایسی بدبودار نہر سے پانی پلایا جائے گا جو جہنمی عورتوں کی شرمگاہ سے نکلی ہے اور اس کی بو سے جہنم والے اذیت محسوس کرتے ہیں۔

۳۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ السَّفَّاكُ لِلدَّمِ وَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَ مَشَّاءٌ بِنَمِیمَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے: (۱) جو خوں ریزی کرتا ہو (۲) جو شرابخوری کرتا ہو (۳) جو چغلی کھایا کرتا ہو۔

فیمن مات له ثلاثة أولاد

جس کے تین بچے دنیا میں مرجائیں

۳۵ اَخْبَرَنَا الْخَلِیلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمَخْلَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِیَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ ثَکِلَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ فَاحْتَسَبَهُمْ عَلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے تین بچے دنیا میں مرجائیں اور وہ صبر کرے اس پر بہشت لازم ہے۔

ثواب ثلاث خصال إسباغ الوضوء و إفشاء السلام و صدقة السر

تین اچھی عادتیں؛ باوضو رہنا، سلام کرنا، چھپا کر صدقہ دینا

۳۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِیٍّ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاْمُونِ بْنِ هَارُونَ الرَّشِیدِ بْنِ مُوسَی الْهَادِی بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِیِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَنْصُورِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْخَضِرُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ اَبِی هَدِیَّةَ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَدِیَّةَ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَوْماً یَا اَنَسُ

أَسْبِغِ الْوُضُوءَ تَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّ السَّحَابِ أَفْشِ السَّلَامَ يَكْثُرْ خَيْرُ بَيْتِكَ أَكْثِرْ مِنْ صَدَقَةِ السِّرِّ فَإِنَّهَا تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے انس (۱) وضو کامل کرو کہ پل صراط پر سے تیزی سے گزر جاؤ گے (۲) سلام بلند آواز سے کرو کہ تمہارے گھر میں خیر و برکت ہوگی (۳) پوشیدہ طور سے صدقہ دو کہ غضب خدا کی آگ خاموش ہو جائے گی۔

ثلاثة إخوة بين كل واحد منهم وبين الذي يليه عشر سنين

تین بھائی ہر ایک کے درمیان دس دس سال کا وقفہ

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ طَالِبٍ وَ عَقِيلٍ عَشْرُ سِنِينَ وَ بَيْنَ عَقِيلٍ وَ جَعْفَرٍ عَشْرُ سِنِينَ وَ بَيْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيٍّ عليه السلام عَشْرُ سِنِينَ وَ كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام أَصْغَرَهُمْ.

ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جناب طالب اور جناب عقیل کے درمیان دس برس اور جناب عقل اور جناب جعفر کے درمیان دس برس اور جناب جعفر اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے درمیان دس برس کا فاصلہ اور مدت تھی۔

ذل الناس بعد ثلاثة أشياء

عرب لوگ تین واقعات کے بعد ذلیل ہوئے

۲۳۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ مَتَى ذَلَّ النَّاسُ قَالَ حِينَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ ادَّعَى زِيَادٌ وَ قُتِلَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ.

عمر بن بشیر ہمدانی کہتا ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے دریافت کیا کہ لوگ یعنی عرب کب سے ذلیل ہوئے انہوں نے کہا: (۱) جب سے حسین ابن علی علیہما السلام شہید کیے گئے (۲) جب سے زیاد ابوسفیان سے ملحق ہو گیا (۳) اور حجر بن عدی قتل کیے گئے۔

في السؤال ثلاث خصال و شر الناس ثلاثة

سوال میں تین خوبیاں ہیں اور لوگوں کا شر تین طرح کا ہے

۳۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ يَا أَبَا ذَرٍّ إِيَّاكَ وَ السُّؤَالَ فَإِنَّهُ ذُلٌّ حَاضِرٌ وَ فَقْرٌ تَتَعَجَّلُهُ وَ فِيهِ حِسَابٌ طَوِيلٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعِيشُ وَحْدَكَ وَ تَمُوتُ وَحْدَكَ وَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَحْدَكَ يَسْعَدُ بِكَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَتَوَلَّوْنَ غُسْلَكَ وَ تَجْهِيزَكَ وَ دَفْنَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَسْأَلْ بِكَفِّكَ وَ إِنْ أَتَاكَ شَيْءٌ فَاقْبَلْهُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْعَيْبَ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ سوال کسی نے نہ کرنا کیونکہ (۱) سبب رسوائی ہے اور (۲) مفلسی (۳) اور قیامت میں طولانی حساب دینا ہوگا۔

اے ابوذر تم تنہا زندگی بسر کرو گے تنہائی میں تم کو موت آئے گی۔ عراق کا ایک گروہ تم کو غسل و کفن دے کر سعادت پائے گا۔

اے ابوذر کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا۔ اگر کوئی کچھ دے دے تو لے لینا۔

پھر اصحاب سے فرمایا کہ بدخصلت ہیں وہ لوگ جو: (۱) چغل خوری کریں (۲) دوستوں میں جدائی ڈالیں (۳) بے گناہ کو عیب لگائیں۔

لا هجرة فوق ثلاث

تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہنا

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

پھر حضرت نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے رنجیدہ رہے اور

ملاقات ترک کرے۔

﴿۲۵۱﴾ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ اهْتَجَرَا فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا وَ بَرِئْتُ مِنْهُمَا فِي الثَّالِثَةِ فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا حَالُ الظَّالِمِ فَمَا بَالُ الْمَظْلُومِ فَقَالَ عليه السلام مَا بَالُ الْمَظْلُومِ لَا يَصِيرُ اِلَى الظَّالِمِ فَيَقُولُ اَنَا الظَّالِمُ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن کسی مومن سے اگر تین دن سے زیادہ ناراض رہے تو میں ان دونوں سے بری و بیزار ہوں۔ راوی نے عرض کی: یا بن رسول اللہ تو ظالم کا قصور ہے مظلوم کا کوئی تعلق نہیں، مظلوم سے آپ کیوں بیزار ہوں گے؟ فرمایا: مظلوم کو چاہیے تھا کہ وہ ظالم کے پاس جاتا اور اس سے کہتا میں ظالم ہوں اور صلح کر لیتا۔

ثلاثة من سعادة المسلم

مسلمان کی خوش نصیبی تین باتوں میں

﴿۲۵۲﴾ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ جَمِيلٍ مَوْلَى عَبْدِ الْحَارِثِ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ الْمُسْلِمِ سَعَةُ الْمَسْكَنِ وَ الْجَارُ الصَّالِحُ وَ الْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد مسلمان کی خوش نصیبی ہے کہ (۱) اس کا مکان کشادہ (۲) نیک ہم سایہ (۳) اور اچھی سواری اس کے پاس ہو۔

ثلاثة لا يكلمهم الله عزوجل

تین گروہوں سے خداوند عالم کلام نہ کرے گا

﴿۲۵۳﴾ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئاً اِلَّا بِمِنَّةٍ وَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَ الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین گروہوں سے خداوند عالم کلام نہ کرے گا: (۱) وہ جو احسان کر کے احسان

جتایا کرے (۲) تکبر سے زمین پر دامن کھینچنے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔

الصديقون ثلاثة

صدیق تین ہیں

۱۵۴ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي الدِّلْهَاثِ الْبَلَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ حَبِيبٌ النَّجَّارُ وَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ.

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ صدیق تین ہیں (۱) علی ابن ابی طالب ں (۲) حبیب نجار (۳) مومن آل فرعون۔

أصحاب الرقيم ثلاثة

اصحاب الرقیم تین افراد ہیں

۱۵۵ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَا هَؤُلَاءِ وَ اللهِ مَا يُنْجِيكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِي اَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَمَلًا عَلَى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَ تَرَكَهُ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهِ اَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ بَقَراً ثُمَّ اَتَانِي فَطَلَبَ اَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ اِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ اِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقُلْتُ اعْمِدْ اِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ عَنْهُمْ وَ قَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَاَبْطَاْتُ عَلَيْهِمَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْتُهُمَا وَ قَدْ رَقَدَا وَ اَهْلِي وَ عِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا اَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُمَا مِنْ رَقْدَتِهِمَا وَ كَرِهْتُ اَنْ اَرْجِعَ فَيَسْتَيْقِظَا لِشُرْبِهِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا اِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ اَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ

نَفْسِهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ إِلَّا اَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ عَلَيْهَا فَجِئْتُ بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللهَ وَ لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا وَ تَرَكْتُ لَهَا الْمِائَةَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصحاب رقیم تین ہیں جو کہیں جا رہے تھے راستے میں بارش ہونے لگی یہ تینوں آدمی ایک پہاڑ کے غار میں چلے گئے۔ اتفاقاً پہاڑ سے ایک بہت بڑا پتھر ٹوٹ کر غار کے منہ پر گرا اور نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ یہ بہت پریشان ہوئے۔ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ مناسب ہے کہ ہر شخص اپنے کسی نیک عمل کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کرے کہ یہ پتھر پہاڑ کے دہانے سے ہٹ جائے۔

پہلے ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک پیمانے دھان پر ایک مزدور کسی کام کے لیے بلایا تھا جب وہ کام ختم کر کے مزدوری لینے آیا، میں نے اس کو ایک پیمانہ چاول دیئے مگر اس نے نہ لیا اور ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس سے زراعت کی اور جو کچھ پیدا ہوا۔ اس سے ایک گائے خریدی۔ اس گائے کے بچے ہوئے اور رفتہ رفتہ ایک گلہ ہو گیا۔ عرصے کے بعد وہ مزدور پھر آیا اور اپنی مزدوری مانگی۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے کا گلہ تیرا ہے۔ اس کو لے جا۔ اسے تعجب ہوا۔ میں نے کہا کہ یہ اسی مزدوری کی آمدنی سے ہے۔ وہ گلہ ہنکا لے گیا۔ خداوندا اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہو تو یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ دعا قبول ہوئی اور پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔

پھر دوسرے نے کہا کہ بارالہا! تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میرے پاس گوسفند تھے۔ میں ان کا دودھ ماں باپ کو پلایا کرتا تھا۔ ایک دن مجھے واپسی میں دیر ہوگئی۔ دونوں آرام کر رہے تھے۔ میں دودھ لیے ہوئے صبح تک ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ بارالہا اگر میرا یہ فعل تیری رضا کے لیے تھا تو یہ پتھر ہٹ جائے۔ دعا قبول ہوئی اور پتھر تھوڑا سا اور ہٹا۔

پھر تیسرے نے دعا کی کہ بارالہا تو جانتا ہے کہ میری ایک چچازاد بہن تھی جس میں بہت زیادہ دوست رکھتا تھا۔ اس سے میں نے اپنی آرزو بیان کی۔ اس نے سو اشرفی طلب کی میں بمشکل سو اشرفی فراہم کر کے اس کے پاس لے گیا وہ پہلے تو راضی ہوگئی مگر پھر اس نے کہا کہ کیوں بغیر نکاح کیے فعل حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔ میں نادم ہوا۔ سو اشرفی بھی اس کو دے دیں اور واپس چلا آیا۔ بارالہا اگر میرا یہ فعل تیری خوشی اور رضا کے لیے ہو تو یہ پتھر ہٹ جائے۔ دعا قبول ہوئی اور پتھر ہٹ گیا اور اس طرح یہ لوگ غار سے باہر نکل آئے۔

أحب الأعمال إلى الله عزوجل ثلاثة

تین عمل خداوند عالم کے نزدیک بہت پسندیدہ ہیں

۱۵۶ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْعِيزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ الصَّلَاةُ وَ الْبِرُّ وَ الْجِهَادُ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین عمل خداوند عالم کے نزدیک بہت پسندیدہ ہیں: (۱) نماز (۲) نیکی (۳) اور جہاد۔

الناس ثلاثة

لوگوں کی تین قسمیں ہیں

۱۵۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْخَوَّاصُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْكُدَيْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَاَخَذَ بِيَدِي وَ اَخْرَجَنِي اِلَى الْجَبَّانِ وَ جَلَسَ وَ جَلَسْتُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَقَالَ يَا كُمَيْلُ احْفَظْ عَنِّي مَا اَقُولُ لَكَ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ رَبَّانِيٌّ وَ مُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ وَ هَمَجٌ رَعَاعٌ اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ يَمِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ وَ لَمْ يَلْجَئُوا اِلَى رُكْنٍ وَثِيقٍ يَا كُمَيْلُ الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ الْعِلْمُ يَحْرُسُكَ وَ اَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَ الْمَالُ تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ وَ الْعِلْمُ يَزْكُو عَلَى الْاِنْفَاقِ يَا كُمَيْلُ مَحَبَّةُ الْعَالِمِ دِينٌ يُدَانُ بِهِ تُكْسِبُهُ الطَّاعَةَ فِي حَيَاتِهِ وَ جَمِيلَ الْاُحْدُوثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَمَنْفَعَةُ الْمَالِ تَزُولُ بِزَوَالِهِ يَا كُمَيْلُ مَاتَ خُزَّانُ الْاَمْوَالِ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ وَ الْعُلَمَاءُ بَاقُونَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ اَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ وَ اَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ هَاهْ وَ اِنَّ هَاهُنَا وَ اَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى صَدْرِهِ لَعِلْماً جَمّاً لَوْ اَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً بَلَى اَصَبْتُ لَقِناً غَيْرَ مَاْمُونٍ يَسْتَعْمِلُ آلَةَ الدِّينِ فِي الدُّنْيَا وَ يَسْتَظْهِرُ بِحُجَجِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ بِنِعَمِهِ عَلَى عِبَادِهِ لِيَتَّخِذَهُ الضُّعَفَاءُ وَلِيجَةً مِنْ دُونِ وَلِيِّ الْحَقِّ اَوْ مُنْقَاداً لِحَمَلَةِ الْعِلْمِ لَا بَصِيرَةَ لَهُ فِي اَحْنَائِهِ يُقْدَحُ الشَّكُّ فِي قَلْبِهِ بِاَوَّلِ عَارِضٍ مِنْ شُبْهَةٍ اَلَا لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ فَمَنْهُومٌ بِاللَّذَّاتِ سَلِسُ الْقِيَادِ اَوْ مُغْرًى بِالْجَمْعِ وَ الِادِّخَارِ لَيْسَا مِنْ رُعَاةِ الدِّينِ اَقْرَبُ شَبَهاً بِهِمَا الْاَنْعَامُ السَّائِمَةُ كَذَلِكَ يَمُوتُ الْعِلْمُ بِمَوْتِ حَامِلِيهِ اللهُمَّ بَلَى لَا تَخْلُو

الْاَرْضُ مِنْ قَائِمٍ بِحُجَّةٍ ظَاهِرٍ اَوْ خَافٍ مَغْمُورٍ لِئَلَّا تَبْطُلَ حُجَجُ اللهِ وَ بَيِّنَاتُهُ وَ كَمْ وَ اَيْنَ اُولَئِكَ الْاَقَلُّونَ عَدَداً الْاَعْظَمُونَ خَطَراً بِهِمْ يَحْفَظُ اللهُ حُجَجَهُ حَتَّى يُودِعُوهَا نُظَرَاءَهُمْ وَ يَزْرَعُوهَا فِي قُلُوبِ اَشْبَاهِهِمْ هَجَمَ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقَائِقِ الْاُمُورِ فَبَاشَرُوا رُوحَ الْيَقِينِ وَ اسْتَلَانُوا مَا اسْتَوْعَرَهُ الْمُتْرَفُونَ وَ اَنِسُوا بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْجَاهِلُونَ صَحِبُوا الدُّنْيَا بِاَبْدَانٍ اَرْوَاحُهَا مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْاَعْلَى يَا كُمَيْلُ اُولَئِكَ خُلَفَاءُ اللهِ وَ الدُّعَاةُ اِلَى دِينِهِ هَاىْ هَاىْ شَوْقاً اِلَى رُؤْيَتِهِمْ وَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَ لَكُمْ

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه قد رويت هذا الخبر من طرق كثيرة قد أخرجتها فی كتاب كمال الدين و تمام النعمة فی إثبات الغيبة و كشف الحيرة.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں: (۱) عالم ربانی (۲) طالبِ علم دین (۳) اور بقیہ لوگ جو ہر کس و ناکس کی پیروی کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ اے کمیل!

علم مال سے بہتر ہے۔ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی حفاظت تم کرتے ہو۔

علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور مال کم ہو جاتا ہے۔

عالم کی محبت دین ہے۔

علم سے زندگی میں اور موت کے بعد ہر حال میں نفع پہنچتا ہے اور مال ختم ہو جاتا ہے تو اس کا نفع بھی ختم ہو جاتا ہے۔

صاحبان دولت زندگی میں بھی مردہ ہیں اور عالم باقی رہے گا جب تک زمانہ باقی رہے گا۔ عالم خود نہ رہے گا مگر اس کے آثار باقی رہیں گے۔

اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے حضرت نے فرمایا کہ اس میں علم کا ذخیرہ اور خزانہ ہے۔

کاش! مجھے کوئی طالب علم ملتا جو علم کو اس کے مصرف میں لاتا۔ ہاں ایسے شاگرد تو ہیں جو طوطے کی طرح سبق کورٹ لیں مگر امانت دار نہیں ہیں۔ علم دین کو حصول دنیا کے لیے استعمال کرتے ہیں اور لوگوں پر برتری حاصل کرنا چاہتے اور امام برحق کا مقابلہ کرتے ہیں اور اگر کوئی مخلص شاگرد ہے تو وہ ہوش و فہم نہیں رکھتا۔ مخالفین کا جواب نہیں دے سکتا اور وہ شاگرد بھی ہیں جو نہ ایسے ہیں نہ ویسے۔ لذت دنیا میں غرق ہیں ان میں کوئی مبلغ دین نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ عالم کی موت سے علم بھی اٹھ جاتا ہے لیکن زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے گی یا ظاہر ہوگی مگر دشمنوں کی کثرت سے مجبور یا پردۂ غیبت میں وہ حجج الٰہی کتنے ہیں اور کہاں ہیں۔ تعداد میں بہت کم لیکن ان کی بزرگی سب سے زیادہ ہے۔ انہی کے ذریعے سے اللہ اپنی حجت کی حفاظت

کرائے گا یہاں تک کہ وہ اسے اپنے جیسے افراد تک پہنچا دیں اور خود سے مشابہ افراد کے دلوں میں اس کا بیج بو دیں۔ علم نے انہیں امور کے حقائق تک پہنچایا ہے، اس طرح روحِ یقین تک ان کی رسائی ہوگئی ہے صاحبانِ عیش وعشرت نے جسے دشوار سمجھ لیا تھا انہوں نے اسے آسان پایا ہے اور جہلاء جن امور سے نامانوس تھے اُن سے انس پیدا کر لیا ہے۔ وہ ایسے اجسام کے ساتھ دنیا میں ہیں جن کی روحیں مقام بلند پر معلق ہیں۔ اے کمیل یہ افراد جانشین خدا ہیں اور اس کے دین کے داعی ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو دیکھنے کا خواہشمند ہوں اور اپنے اور تمہارے لیے مغفرت کا طلب گار۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اکثر طرق سے روایت کی گئی ہے۔ میں نے اسے کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ سے غیبت کے اثبات اور کشفِ حیرت کے باب میں اخذ کیا ہے۔

ذكر النور الذي جعل ثلاثة أثلاث

نورِ خدا تین حصوں میں تقسیم ہوا

۱۵۸ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ النَّهَاوَنْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبْدُوسٍ الْمُهَنْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا هَانِئُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ الْعَرْشِ ثُمَّ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ فَقَذَفَهُ فَاَصَابَنِي ثُلُثُ النُّورِ وَ اَصَابَ فَاطِمَةَ ثُلُثُ النُّورِ وَ اَصَابَ عَلِيّاً وَ اَهْلَ بَيْتِهِ ثُلُثُ النُّورِ فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدَى اِلَى وَلَايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَمَنْ لَمْ يُصِبْهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ ضَلَّ عَنْ وَلَايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پروردگار عالم نے جنت کو نور عرش سے پیدا کیا پھر اس نور کو منتشر کر کے ایک حصہ سے مجھ کو، ایک سے فاطمہؑ کو، ایک سے علیؑ اور اولادِ علیؑ سے ائمہ ہدایت کو پیدا کیا جس کو اس نور کا کچھ حصہ ملا اس نے ہدایت پائی اور جو محروم رہا وہ آل محمد کی ولایت سے گمراہ ہوا۔

الناس يعبدون الله عز وجل على ثلاثة أوجه

لوگ تین وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں

۱۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الْحَبَّالُ الطَّبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَشَّابُ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحْصَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام إِنَّ النَّاسَ يَعْبُدُونَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ فَطَبَقَةٌ يَعْبُدُونَهُ رَغْبَةً فِي ثَوَابِهِ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْحُرَصَاءِ وَ هُوَ الطَّمَعُ وَ آخَرُونَ يَعْبُدُونَهُ فَرَقاً مِنَ النَّارِ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ هِيَ الرَّهْبَةُ وَ لَكِنِّي أَعْبُدُهُ حُبّاً لَهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْكِرَامِ وَ هُوَ الْأَمْنُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ فَمَنْ أَحَبَّ اللهَ أَحَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ أَحَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَانَ مِنَ الْآمِنِينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین صورتوں سے لوگ عبادت خدا کرتے ہیں۔

(۱) ایک گروہ کے لوگ صرف ثواب کی طمع میں عبادت کرتے ہیں۔ یہ عبادت حریص اور طماع لوگوں کی ہے۔

(۲) ایک گروہ جہنم کے خوف سے عبادت کرتا ہے یہ عبادت غلاموں کی ہے،

(۳) لیکن میں صرف محبت الٰہی میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور یہ بزرگوں کی عبادت ہے اور اس کا تعلق امن سے ہے۔

اس لیے کہ ارشاد رب العزت ہے: ''اے پیغمبر آپ فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔ جو اللہ سے محبت کرتا ہے اس سے اللہ محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ محبت کرتا ہے وہ محفوظ لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔

ضمن أمير المؤمنين عليه السلام من أضافه ثلاث خصال

امیر المومنین علیہ السلام کا تین شرائط پر دعوت قبول کرنا

۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَوْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَى أَنْ تَضْمَنَ لِي ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُدْخِلُ عَلَيْنَا شَيْئاً مِنْ خَارِجٍ وَ لَا تَدَّخِرُ عَنِّي شَيْئاً فِي الْبَيْتِ وَ لَا تُجْحِفُ بِالْعِيَالِ قَالَ ذَلِكَ لَكَ فَأَجَابَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دعوت کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تین شرطوں پر دعوت قبول کر سکتا ہوں:

(۱) خاص میرے لیے باہر سے کچھ لانا نہیں

(۲) گھر میں پہلے سے صرف میرے لیے کچھ جمع نہ کرنا جو کچھ موجود ہو وہ لے آنا

(۳) گھر والوں کے کھانے میں کمی نہ کرنا۔

ثلاث كن في أمير المؤمنين

امیر المومنین علیہ السلام سے تین باتیں معلوم کرنا

۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبِ بْنِ عَبَّادِ [بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ هُنَّ فِيكَ أَسْأَلُكَ عَنْ قِصَرِ خَلْقِكَ وَ عَنْ كِبَرِ بَطْنِكَ وَ عَنْ صَلَعِ رَأْسِكَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْنِي طَوِيلًا وَ لَمْ يَخْلُقْنِي قَصِيراً وَ لَكِنْ خَلَقَنِي مُعْتَدِلًا أَضْرِبُ الْقَصِيرَ فَأَقُدُّهُ وَ أَضْرِبُ الطَّوِيلَ فَأَقُطُّهُ وَ أَمَّا كِبَرُ بَطْنِي فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَنِي بَاباً مِنَ الْعِلْمِ فَفَتَحَ لِي ذَلِكَ الْبَابُ أَلْفَ بَابٍ فَازْدَحَمَ الْعِلْمُ فِي بَطْنِي فَنَفَجَتْ عَنْهُ عُضُوِي وَ أَمَّا صَلَعُ رَأْسِي فَمِنْ إِدْمَانِ لُبْسِ الْبِيضِ وَ مُجَالَدَةِ الْأَقْرَانِ.

کسی شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی: میں تین باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں:

(۱) آپ کا قد کیوں کم ہے

(۲) پیٹ بڑا کیوں ہے

(۳) سر پر سامنے بال کیوں نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا:

(۱) میرا قد درمیانی ہے کہ پستہ قامت دشمن کو طول میں اور بلند قامت کو کمر سے دو کر دوں۔

(۲) بزرگی شکم کی وجہ تعلیم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم کی زیادتی ہے اس لیے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کا ایک باب سکھلایا اور اس باب سے مجھ پر ہزار ابواب کھول دیئے۔ اس طرح علم میرے شکم میں جمع ہو گیا اور اس طرح جسم کا یہ حصہ فربہ ہو گیا (یہ خوشی کی جانب اشارہ ہے)

(۳) اور چونکہ ہمیشہ آہنی خود سر پر رکھ کر دشمن سے جنگ کی اس لیے سامنے کے بال اڑ گئے۔

جرت في بريرة مولاة عائشة ثلاث من السنن

بریرہ کنیز عائشہ میں تین اچھی عادتیں تھیں

۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ النَّابِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ زَوْجٍ لَهَا وَ هِيَ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَقِرَّ عِنْدَ زَوْجِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ وَ كَانَ مَوَالِيهَا الَّذِينَ بَاعُوهَا قَدِ اشْتَرَطُوا عَلَى عَائِشَةَ أَنَّ لَهُمْ وَلَاءَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ صُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِلَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَعَلَّقَتْهُ عَائِشَةُ وَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ اللَّحْمُ مُعَلَّقٌ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا اللَّحْمِ لَمْ يُطْبَخْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا وَ أَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِطَبْخِهِ فَجَرَتْ فِيهَا ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بریرہ ایک شادی شدہ کنیز تھی۔ جس کو ام المومنین عائشہ نے خرید لیا تھا اور اس کے بعد آزاد کر دیا۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو آزاد ہو چکی ہے خواہ شوہر کے پاس رہ یا جدائی اختیار کر۔

اب جن لوگوں سے ام المومنین نے بریرہ کو خرید لیا تھا کہا کہ حق آزادی ہم کو حاصل ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ حق آزادی اس کو پہنچتا ہے جو آزاد کرے (یہ دوسرا حکم ہے) بریرہ کو بطور صدقہ کسی قدر گوشت کہیں سے ملا۔ انہوں نے بطور ہدیہ وہ گوشت حضرت کے لیے پیش کیا۔

ام المومنین عائشہ نے کہا: حضرت صدقہ نہیں کھاتے ہیں اور گوشت کو گھر میں ایک مقام پر لٹکا دیا۔

حضرت کی نظر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کیسا ہے؟ کیوں نہیں پکایا گیا؟

ام المومنین نے عرض کی کہ یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا۔ انہوں نے صدقہ لے کر آپ کے واسطے بطور ہدیہ پیش کیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا اور مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے اب میرے لیے حلال ہے۔

ثلاثة كانوا يكذبون على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

تین آدمی حضرت رسولؐ کی طرف غلط حدیثیں منسوب کرتے تھے

۲۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ ثَلَاثَةٌ كَانُوا يَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اَبُو هُرَيْرَةَ وَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ امْرَاَةٌ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین آدمی حضرت رسولؐ کی طرف غلط حدیثیں منسوب کرتے تھے:

(۱) ابوہریرہ (۲) انس بن مالک (۳) اور ایک عورت۔

ثلاثة ملعونون قائد وسائق وراكب

تین ملعون؛ سواری آگے والا، پیچھے والا اور سوار

۲۶۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّقْرِ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حُصَيْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَكِبَ بَعِيراً لَهُ وَ مُعَاوِيَةُ يَقُودُهُ وَ يَزِيدُ يَسُوقُ بِهِ فَلَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الرَّاكِبَ وَ الْقَائِدَ وَ السَّائِقَ.

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ابوسفیان اونٹ پر جا رہا تھا معاویہ اور یزید آگے پیچھے جا رہے تھے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو تینوں پر لعنت کی۔

ثلاثة لا أدري أيهم أعظم جرما

نہیں معلوم تین آدمیوں میں کون زیادہ مجرم ہے

۲۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا اَدْرِي اَيُّهُمْ اَعْظَمُ جُرْماً الَّذِي يَمْشِي خَلْفَ جَنَازَةٍ فِي مُصِيبَةِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ اَوِ الَّذِي يَضْرِبُ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ اَوْ الَّذِي يَقُولُ ارْفُقُوا بِهِ وَ

تَرَحَّمُوا عَلَيْهِ يَرْحَمْكُمُ اللهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں معلوم تین آدمیوں میں کون زیادہ مجرم ہے:

(۱) جو جنازے کے ساتھ بغیر ردا کے چلے

(۲) جو کسی کے غم میں ران پر ہاتھ مارے

(۳) یا وہ جو کہے کہ اس پر رحم کرو خداوند عالم تم پر رحم فرمائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت ہے اس میں ران پر ہاتھ مارنے کے بجائے ہے کہ اس میت کے لیے طلب مغفرت کرو۔ خداوند عالم تمہاری مغفرت فرمائے۔

۲۶۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثَةٌ لَا اَدْرِي اَيُّهُمْ اَعْظَمُ جُرْماً اَلَّذِي يَمْشِي مَعَ الْجَنَازَةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ وَ الَّذِي يَقُولُ ارْفُقُوا بِهِ وَ الَّذِي يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے نہیں معلوم ان تین آدمیوں میں کون بڑا مجرم ہے:

(۱) جو جنازے کے ساتھ بغیر چادر چل رہا ہے

(۲) جو یہ کہہ رہا ہے اس پر مہربانی کرو

(۳) یا جو یہ کہہ رہا ہے تم اس کے لیے مغفرت طلب کرو اللہ تمہیں معاف کردے۔

جرت في البراء بن معرور الأنصاري ثلاث من السنن

تین باتیں براء بن معرور کی وجہ سے داخل احکام اسلام ہیں

۲۶۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ جَرَتْ فِي الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْاَنْصَارِيِّ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ اَمَّا اُولَاهُنَّ فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْاَحْجَارِ فَاَكَلَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ الدُّبَّاءَ فَلَانَ بَطْنُهُ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كَانَ غَائِباً عَنِ الْمَدِينَةِ فَاَمَرَ اَنْ يُحَوَّلَ وَجْهُهُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ اَوْصَى بِالثُّلُثِ مِنْ مَالِهِ فَنَزَلَ الْكِتَابُ بِالْقِبْلَةِ وَ جَرَتِ السُّنَّةُ

بِالثُّلُثِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں براء بن معرور کی وجہ سے داخل احکام اسلام ہیں:

(۱) پانی سے استنجا کرنا

(۲) وقت احتضار آدمی کو رو بقبلہ کرنا

(۳) اپنے ایک ثلث مال میں وصیت کا حق۔

جرت في صفوان بن أمية الجمحي ثلاث من السنن

در صفوان بن امیہ جمحی سے تین اچھی باتیں جاری ہونا

۶۸ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام جَرَتْ فِي صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ الْجُمَحِيِّ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ اسْتَعَارَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ سَبْعِينَ دِرْعاً حُطَمِيَّةً فَقَالَ اَغَصْباً يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَّةٌ مُؤَدَّاةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ اَقَبْلَ هِجْرَتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ كَانَ رَاقِداً فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ تَحْتَ رَأْسِهِ رِدَاؤُهُ فَخَرَجَ يَبُولُ فَجَاءَ وَ قَدْ سُرِقَ رِدَاؤُهُ فَقَالَ مَنْ ذَهَبَ بِرِدَائِي وَ خَرَجَ فِي طَلَبِهِ فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ فَقَالَ اقْطَعُوا يَدَهُ فَقَالَ اَتَقْطَعُ يَدَهُ مِنْ اَجْلِ رِدَائِي يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَاَنَا اَهَبُهُ لَهُ فَقَالَ اَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ.

لسعد بن معاذ ثلاثة مواقف في الإسلام لو كانت واحدة منهن لجميع الناس لا كتفوا بها فضلا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوان بن امیہ جمحی سے ستر زرہیں عاریۃً لینا چاہیں اس نے کہا کہ کیا آپ زبردستی لینا چاہتے ہیں؟

فرمایا: نہیں، عاریت کے طور پر جو بعد کو واپس کر دی جائیں گی۔ (یہ ایک سنت جاری ہوئی کہ عاریت میں واپسی کا عہد اور ضمانت جائز ہے)

پھر اس نے عرض کی یا حضرت ہجرت قبل یا بعد (یعنی کب واپس ہوں گی)۔ آپ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے (یہ دوسری سنت ہوئی)

پھر یہی صفوان بن امیہ مسجد میں اپنی عبا سر کے نیچے رکھے سو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اٹھ کر باہر گیا کوئی عبا اٹھا کر لے گیا تلاش کرنے کے بعد ایک شخص کے پاس ملی۔

صفوان اس کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے واقعہ معلوم کر کے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

صفوان نے کہا: یا حضرت میری عبا کے لیے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

آپ نے فرمایا: ہاں۔

صفوان نے کہا: یا حضرت میں نے اپنی عبا اس کو بخش دی۔

حضرت نے فرمایا: اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر میرے سامنے مقدمہ پیش کرنے سے پہلے تو نے عبا بخشی ہوتی تو ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔ (یہ تیسری سنت جاری ہوئی)۔

سعد بن معاذ کو اسلام میں تین ایسے مواقع ملے کہ اگر ان میں کوئی ایک بھی تمام لوگوں میں پایا جاتا تو ان کے لئے یہ کافی تھا۔

حملة العلم على ثلاثة أصناف

طالبان علم کی تین قسمیں ہیں

(۲۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي الْجَارُودِ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام طَلَبَةُ هٰذَا الْعِلْمِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ اَلَا فَاعْرِفُوهُمْ بِصِفَاتِهِمْ وَ اَعْيَانِهِمْ صِنْفٌ مِنْهُمْ يَتَعَلَّمُونَ لِلْمِرَاءِ وَ الْجَهْلِ وَ صِنْفٌ مِنْهُمْ يَتَعَلَّمُونَ لِلِاسْتِطَالَةِ وَ الْخَتْلِ وَ صِنْفٌ مِنْهُمْ يَتَعَلَّمُونَ لِلْفِقْهِ وَ الْعَقْلِ فَاَمَّا صَاحِبُ الْمِرَاءِ وَ الْجَهْلِ تَرَاهُ مُؤْذِياً مُمَارِياً لِلرِّجَالِ فِي اَنْدِيَةِ الْمَقَالِ وَ قَدْ تَسَرْبَلَ بِالتَّخَشُّعِ وَ تَخَلَّى مِنَ الْوَرَعِ فَدَقَّ اللهُ مِنْ هٰذَا حَيْزُومَهُ وَ قَطَعَ مِنْهُ خَيْشُومَهُ اَمَّا صَاحِبُ الِاسْتِطَالَةِ وَ الْخَتْلِ فَاِنَّهُ يَسْتَطِيلُ عَلَى اَشْبَاهِهِ مِنْ اَشْكَالِهِ وَ يَتَوَاضَعُ لِلْاَغْنِيَاءِ مِنْ دُونِهِمْ فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ وَ لِدِينِهِ حَاطِمٌ فَاَعْمَى اللهُ مِنْ هٰذَا بَصَرَهُ وَ قَطَعَ مِنْ آثَارِ الْعُلَمَاءِ اَثَرَهُ وَ اَمَّا صَاحِبُ الْفِقْهِ وَ الْعَقْلِ تَرَاهُ ذَا كَآبَةٍ وَ حُزْنٍ قَدْ قَامَ اللَّيْلُ فِي حِنْدِسِهِ وَ قَدِ انْحَنَى فِي بُرْنُسِهِ يَعْمَلُ وَ يَخْشَى خَائِفاً وَجِلًا مِنْ كُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ كُلِّ فَقِيهٍ مِنْ اِخْوَانِهِ فَشَدَّ اللهُ مِنْ هٰذَا اَرْكَانَهُ وَ اَعْطَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمَانَهُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طالبان علم کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہلی قسم ان طلبہ کی ہے جن کا مطلب تحصیل علم سے صرف بحث ومباحثہ ہے اور اپنے علم کی شہرت اور جہالت ہے

(۲) دوسری قسم ہیں وہ لوگ جو عوام پر اپنی برتری ثابت کرتے ہیں اور لوگوں کو فریب دیتے ہیں

(۳) صرف ایک قسم ہے ان لوگوں کی جو سمجھنے کے لیے تحصیل علم کرتے ہیں اور ان کا مقصد دانشمندی ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ جو لوگ خودنما ہیں وہ مجمع میں لوگوں کو اذیت دیتے ہیں یعنی ان کو شرمندہ کرنا چاہتے ہیں۔ مجادلہ اور لڑنا جھگڑنا ان کا طریقہ ہے۔ ظاہر میں خدا سے ڈرتے ہیں۔ دل میں پرہیزگاری کا نام نہیں ہوتا۔ خداوندعالم ان کی کمر کو توڑ دے۔ متکبر طالب علم وہ ہے جو اپنے برابر والوں سے آگے بڑھنا چاہتا ہے لوگوں کو دھوکا دیتا ہے اور سرکشی کرتا ہے۔ مالداروں کے سامنے عجز وخاکساری کرتا ہے ان کے دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتا ہے اور اپنے دین کو ان کے ہاتھ بیچتا ہے۔

لیکن وہ طالب علم جو علم کو علم کے لیے حاصل کرتا ہے وہ (اکثر) رنجیدہ رہتا ہے۔ راتیں عبادت خدا میں بسر کرتا ہے اس کا سرخم رہتا ہے اور دل میں خوف وہراس (آخرت سے)۔ ہر شخص سے ڈرتا ہے (کہ اس کو گمراہ نہ کردے) سوائے اپنے برادران دینی کے جن کو وہ سمجھ چکا ہے۔

ثلاثة من عازهم ذل

جو تین لوگوں کے ساتھ برا سلوک کرے ذلیل ہوگا

۞ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثَةٌ مَنْ عَازَّهُمْ ذَلَّ الْوَالِدُ وَ السُّلْطَانُ وَ الْغَرِيمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص (۱) اپنے باپ اور (۲) بادشاہ اور (۳) قرض خواہ کے ساتھ برابرتاؤ کرے گا وہ ذلیل ہوگا۔

الناس في القدر على ثلاثة أوجه

قضاوقدر کے متعلق لوگوں کے عقائد تین قسموں پر ہیں

۞ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ النَّاسُ فِي الْقَدَرِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ رَجُلٍ يَزْعُمُ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَجْبَرَ النَّاسَ عَلَى الْمَعَاصِي فَهَذَا قَدْ ظَلَمَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي حُكْمِهِ فَهُوَ كَافِرٌ وَ رَجُلٍ يَزْعُمُ اَنَّ الْاَمْرَ مُفَوَّضٌ اِلَيْهِمْ فَهَذَا قَدْ وَهَّنَ اللهَ فِي سُلْطَانِهِ فَهُوَ كَافِرٌ وَ رَجُلٍ يَقُولُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَلَّفَ الْعِبَادَ مَا يُطِيقُونَ وَ لَمْ يُكَلِّفْهُمْ مَا لَا يُطِيقُونَ فَاِذَا اَحْسَنَ حَمِدَ اللهَ وَ اِذَا اَسَاءَ اسْتَغْفَرَ اللهَ فَهَذَا مُسْلِمٌ بَالِغٌ وَ اللهُ الْمُوَفِّقُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قضاوقدر کے متعلق لوگوں کے عقائد تین قسموں پر ہیں:

(۱) وہ کہ جو عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا نے بندوں کو گناہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ کافر ہے

(۲) وہ جو یہ گمان اور عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا نے بندوں کو پیدا کر کے ہر کام ان کے سپرد کر دیا اب وہ اپنے بندوں کے وجود میں کوئی اثر نہیں رکھتا یہ بھی کافر ہے

(۳) وہ جس کا یہ اعتقاد ہے کہ خدا نے بندوں کی طاقت سے زیادہ کوئی حکم نہیں دیا جب کار خیر کرے تو خدا کا شکر کرے جب گناہ سرزد ہو تو استغفار کرے یہ شخص مسلم ہے۔

باب۔ ۴

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم أربعة أنا الشفيع لهم يوم القيامة

قولِ رسولؐ؛ چار آدمیوں کے لیے میں شفاعت کروں گا

① حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَرْبَعَةٌ اَنَا الشَّفِيعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَوْ اَتَوْنِي بِذُنُوبِ اَهْلِ الْاَرْضِ مُعِينُ اَهْلِ بَيْتِي وَ الْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوا اِلَيْهِ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ وَ الدَّافِعُ عَنْهُمْ بِيَدِهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار گروہ ایسے ہیں جن کا شفیع میں ہوں قیامت میں۔ خواہ وہ ساری دنیا کے گناہ لے کر آئیں: (۱) میرے اہلبیت کی مدد کرنے والا (۲) ان کی حاجتوں کو پورا کرنے والا (۳) دل و زبان سے میرے اہل بیت کے دوست رکھنے والا (۴) اور (دشمن کو) ان سے دفع کرنے والا۔

عقوبة من أطاع امرأته في أربعة أشياء

چار باتوں میں اپنی عورتوں کی اطاعت کا عذاب

② حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ مَنْ اَطَاعَ امْرَاَتَهُ اَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ مَا تِلْكَ الطَّاعَةُ قَالَ يَأْذَنُ لَهَا فِي الذَّهَابِ اِلَى الْحَمَّامَاتِ وَ الْعُرُسَاتِ وَ النِّيَاحَاتِ وَ لُبْسِ الثِّيَابِ الرِّقَاقِ.

امیرالمومنین علیہ السلام سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ! جو شخص چار باتوں میں اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خداوند عالم اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا: (۱) ان کو حمام میں (۲) شادیوں میں (۳) غمی میں جانے (۴) باریک کپڑے پہننے کی اجازت دے۔

۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ اَبِي هَمَّامٍ اِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَنْ اَطَاعَ امْرَاَتَهُ فِي اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ اَكَبَّهُ اللهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي النَّارِ قِيلَ وَمَا هِيَ قَالَ فِي الثِّيَابِ الرِّقَاقِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّيَاحَاتِ.

سکونی امام صادق علیہ السلام سے اور وہ امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو چار باتوں میں اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا تو خداوند عالم اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ کہا گیا وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (۱) باریک کپڑے پہننے کی اجازت دینا (۲) حمام (۳) شادی بیاہ (۴) گریہ وبکا کے مقامات پر اسے پہن کر جانے کی اجازت دینا۔

أربعة لا ترد لهم دعوة

چار افراد جن کی دعائیں رد نہیں ہوتیں

۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ وَالِدٌ لِوَلَدِهِ وَ الرَّجُلُ يَدْعُو لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ وَ الْمَظْلُومُ يَقُولُ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَاَنْتَصِرَنَّ لَكَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وصیت میں امیرالمومنین علیہ السلام سے نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: (۱) امام عادل (۲) باپ کی دعا اولاد کے حق میں (۳) اور جو شخص دوسرے کے لیے دعا کرے اور اس کی عدم موجودگی میں (۴) مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں خواہ کچھ عرصے بعد ہی قبول ہو۔

قوام الدين بأربعة

چارآدمی جن سے دین قائم ہے

۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قِوَامُ الدِّينِ بِأَرْبَعَةٍ بِعَالِمٍ نَاطِقٍ مُسْتَعْمِلٍ لَهُ وَبِغَنِيٍّ لَا يَبْخَلُ بِفَضْلِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِ اللهِ وَبِفَقِيرٍ لَا يَبِيعُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ وَبِجَاهِلٍ لَا يَتَكَبَّرُ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَإِذَا كَتَمَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ وَ بَخِلَ الْغَنِيُّ بِمَالِهِ وَ بَاعَ الْفَقِيرُ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ وَ اسْتَكْبَرَ الْجَاهِلُ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ رَجَعَتِ الدُّنْيَا إِلَى وَرَائِهَا الْقَهْقَرَى فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ كَثْرَةُ الْمَسَاجِدِ وَ أَجْسَادُ قَوْمٍ مُخْتَلِفَةٍ قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ الْعَيْشُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَقَالَ خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ يَعْنِي فِي الظَّاهِرِ وَ خَالِفُوهُمْ فِي الْبَاطِنِ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَ هُوَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَ انْتَظِرُوا مَعَ ذَلِكَ الْفَرَجَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام محمد باقر علیہ السلام امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ چارآدمیوں سے دین (خدا) باقی ہے: (۱)عالم باعمل (۲)وہ سخی جو دینداروں کی مالی مدد کرتا ہو (۳)ایسے فقیر سے جو دنیا کے لیے اپنے دین کو نہ بیچتا ہو (۴)اس جاہل کی وجہ سے جوطلب علم میں شرم نہ کرتا ہو۔

جب عالم اپنے علم کو پوشیدہ رکھے گا اور دولت مند بخل کرے گا اور فقیر دنیا کے لیے دین کو بیچ ڈالے گا اور جاہل طلب علم میں تکبر کرے گا تو پھر دنیا پلٹ جائے گی۔اس وقت تم مسجدوں کی کثرت تعداد سے دھوکہ نہ کھانا نہ نمازیوں کو دیکھ کر۔

اصحاب نے عرض کی: ایسی حالت میں لوگوں کو کیا کرنا چاہیے۔

فرمایا: اس وقت لوگوں سے (بقائے تمدن کے لیے) ملتے رہو لیکن ان کے اعتقادات اختیار نہ کرو جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی جزا ملے گی اور جس کو دوست رکھتا ہوگا اسی کے سامنے قیامت میں اٹھایا جائے گا۔ایسی حالت میں ناامید نہ ہو اور خدا کی دی ہوئی کشائش کے منتظر رہو۔

غفر الله عز وجل لرجل كان سهلا في أربعة أحوال

ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے چار عادتوں کی وجہ سے بخش دیا

۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ السَّرَخْسِيُّ الْفَقِيهُ بِسَرَخْسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ سَائِبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِرَجُلٍ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا قَضَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى.

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ (اس زمانے سے) قبل ایک شخص جو (۱) خرید (۲) فروش (۳) دینے (۴) لینے میں سہولت کرتا تھا خداوند عالم نے اس خصلت کی وجہ سے اس کو بخش دیا۔

مطلوبات الناس في الدنيا الفانية أربعة

فانی دنیا کی چار آرزوئیں

⑦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السُّكَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام مَطْلُوبَاتُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ أَرْبَعَةٌ الْغِنَى وَ الدَّعَةُ وَ قِلَّةُ الِاهْتِمَامِ وَ الْعِزُّ.

فَأَمَّا الْغِنَى فَمَوْجُودٌ فِي الْقَنَاعَةِ فَمَنْ طَلَبَهُ فِي كَثْرَةِ الْمَالِ لَمْ يَجِدْهُ وَ أَمَّا الدَّعَةُ فَمَوْجُودَةٌ فِي خِفَّةِ الْمَحْمِلِ فَمَنْ طَلَبَهَا فِي ثِقْلِهِ لَمْ يَجِدْهَا وَ أَمَّا قِلَّةُ الِاهْتِمَامِ فَمَوْجُودَةٌ فِي قِلَّةِ الشُّغُلِ فَمَنْ طَلَبَهَا مَعَ كَثْرَتِهِ لَمْ يَجِدْهَا وَ أَمَّا الْعِزُّ فَمَوْجُودٌ فِي خِدْمَةِ الْخَالِقِ فَمَنْ طَلَبَهُ فِي خِدْمَةِ الْمَخْلُوقِ لَمْ يَجِدْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس دنیا کی چار باتیں انسان چاہتا ہے: (۱) بے نیازی (۲) آرام (۳) فراغت خاطر (۴) عزت۔

بے نیازی قناعت میں حاصل ہوتی ہے۔ آرام سبک باری میں ہے جو کثرت مال ہیں زیادہ مال واسباب میں چاہتا ہے اس کو نہیں مل سکتی۔ فراغت خاطر مشاغل کی کمی میں ہے۔ عزت اطاعت باری میں ہے جو خدمت سلاطین کر کے حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو عزت دینی حاصل نہیں ہوسکتی۔

لا يؤمن عبد حتى يؤمن بأربعة

ایمان مکمل نہیں ہوتا مگر چار باتوں سے

⑧ أَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعَةٍ حَتَّى يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی مومن نہیں جب تک چار باتوں کا اعتقاد نہ رکھے: (۱) توحید باری یعنی لا الہ الا اللہ کوئی اللہ نہیں سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے اور (۲) یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور نبی برحق ہیں (۳) موت کے بعد پھر جزا و سزا کے لیے دوبارہ زندہ کیا جائے گا (۴) قدر الٰہی پر ایمان ہو۔

كان لأمير المؤمنين عليه السلام أربعة خواتيم

حضرت علی علیہ السلام کی چار انگوٹھیاں

⑨ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُذَكِّرُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ كَانَ لِعَلِيٍّ عليه السلام أَرْبَعَةُ خَوَاتِيمَ يَتَخَتَّمُ بِهَا يَاقُوتٌ لِنُبْلِهِ وَ فَيْرُوزَجٌ لِنُصْرَتِهِ وَ الْحَدِيدُ الصِّينِيُّ لِقُوَّتِهِ وَ عَقِيقٌ لِحِرْزِهِ وَ كَانَ نَقْشُ الْيَاقُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ وَ نَقْشُ الْفَيْرُوزَةِ اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَ نَقْشُ الْحَدِيدِ الصِّينِيِّ الْعِزَّةُ لِلهِ جَمِيعاً وَ نَقْشُ الْعَقِيقِ ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ ما شاء الله لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ.

۹) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں: (۱) یاقوت شرف و فیاضی کے لیے (۲) فیروزہ مدد کے لیے (۳) حدید چینی قوت کے لیے (۴) عقیق حفاظت کے لیے۔ یاقوت پر کندہ تھا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ"۔ فیروزہ پر "اَللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ"۔ حدید پر "الْعِزَّةُ لِلهِ جَمِيعاً"۔ عقیق پر تین سطریں کندہ تھیں: "ما شاء الله لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ"۔

أربع سور شيبت النبي صلى الله عليه وآله وسلم

چار سورتوں کی وجہ سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوڑھا ہونا

⑩ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَسَدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْرَعَ إِلَيْكَ

الشَّيْبُ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودُ وَ الْوَاقِعَةُ وَ الْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.

ابوبکر نے حضرتؐ سے عرض کی: یا حضرت آپ بہت جلد بوڑھے ہو گئے۔ فرمایا کہ سورہ ہود، واقعہ، مرسلات اورعم یتساءلون نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

اعتمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم أربع عمر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چار مرتبہ عمرہ کرنا

⑪ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ وَ الثَّالِثَةَ مِنْ جِعْرَانَةَ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ.

ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ ہجرت کے بعد حضرت نے چار عمرہ کیے: (۱) حدیبیہ (۲) عمرۃ القضا (۳) جعرانہ سے (۴) حجۃ الوداع میں۔

يعرف الإمام بأربع خصال

امام کی پہچان چار باتوں سے

⑫ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِمَ يُعْرَفُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ بِالسَّكِينَةِ وَ الْوَقَارِ وَ الْعِلْمِ وَ الْوَصِيَّةِ

حارث بن مغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ امام کن علامتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: (۱) اطمینان قلب (۲) وقار، متانت اور سنجیدگی سے (۳) علم و فہم (۴) سابق امام کی وصیت سے۔

⑬ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا مَضَى عَالِمُكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ مَنْ يَجِيءُ بَعْدَهُ قَالَ بِالْهُدَى وَ الْإِطْرَاقِ وَ إِقْرَارِ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ بِالْفَضْلِ وَ لَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا بَيْنَ صَدَفَيْهَا إِلَّا أَجَابَ فِيهِ.

ابی جارود امام باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے امامؑ سے کہا میری جان آپ پر فدا

ہوجائے۔فرمائیے کہ جب آپ اہل بیت کا عالم دنیا سے چلا جائے تو ان کے بعد آنے والے کو ہم کس طرح پہچانیں گے۔ فرمایا: (۱) ہدایت یافتہ ہونے کی بنیاد پر (۲) بزرگواری (۳) آل محمد کا اس کی فضیلت کا اعتراف (۴) وہ ہر سوال کا جواب دریافت کرنے پر بتائے گا۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم فضلت بأربع

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھے چار فضیلتیں دی گئیں

۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ أَعْيَنَ أَبُو الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ جُعِلَتْ لِأُمَّتِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَ طَهُوراً وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَرَادَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً وَ وَجَدَ الْأَرْضَ فَقَدْ جُعِلَتْ لَهُ مَسْجِداً وَ طَهُوراً وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَ أُحِلَّتْ لِأُمَّتِيَ الْغَنَائِمُ وَ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چار فضیلتیں دی گئی ہیں: (۱) میری امت کے لیے زمین سجدہ گاہ اور پاک کنندہ قرار دی گئی جو شخص چاہے زمین پر سجدہ کرے اور اگر پانی استعمال کرنا غسل و وضو کے لیے ممکن نہ ہو تو تیمم کرے (۲) مجھے ایسا رعب و دبدبہ عطا کیا کہ جو دشمن ایک مہینہ کے فاصلے پر تھا مجھے اس پر کامیابی عطا کردی (۳) میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے (۴) اور میں سارے بنی آدم کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خير الصحابة أربعة و خير السرايا أربع مائة و خير الجيوش أربعة آلاف

بہترین اصحاب سفر چار اور بہترین سرایا چار سو اور بہترین لشکر چار ہزار ہیں

۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَكِيمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدَانَ الْعَسْكَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَ خَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَ لَنْ يُهْزَمَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفٌ مِنْ قِلَّةٍ إِذَا صَبَرُوا وَ صَدَقُوا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین اصحاب سفر چار ہیں اور بہترین سرایا چار سو ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار ہیں۔اور اگر وہ ثابت قدم ہوں تو بارہ ہزار سے بھی شکست نہیں کھا سکتے۔

من أعطي أربعا لم يحرم أربعا

چار چیزوں والا چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا

⑯ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام مَنْ اُعْطِيَ اَرْبَعاً لَمْ يُحْرَمْ اَرْبَعاً مَنْ اُعْطِيَ الدُّعَاءَ لَمْ يُحْرَمِ الْاِجَابَةَ وَ مَنْ اُعْطِيَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ التَّوْبَةَ وَمَنْ اُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُحْرَمِ الزِّيَادَةَ وَمَنْ اُعْطِيَ الصَّبْرَ لَمْ يُحْرَمِ الْاَجْرَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا نے چار چیزیں عطا فرمائیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا: (۱) جس کو خدا نے دعا کرنے کی توفیق دی اس کو قبولیت دعا سے محروم نہیں رکھا (۲) جس کو توفیق استغفار دی گئی ہے وہ بخشش سے محروم نہیں رہتا (۳) جس کو شکر نعمت کی توفیق دی گئی وہ زیادتی نعمت سے محروم نہیں رہتا (۴) جس کو قوت صبر دی گئی وہ صابروں کا اجر پاتا ہے۔

أربعة أشياء أعطيت سمع الخلائق

چار چیزوں کو دنیا بھر کی قوت سماعت دی گئی ہے

⑰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَائِذٍ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ اُوتُوا سَمْعَ الْخَلَائِقِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَ حُورُ الْعِينِ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا بَلَغَهُ ذٰلِكَ وَ سَمِعَهُ وَ مَا مِنْ اَحَدٍ قَالَ اللّٰهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ اِلَّا سَمِعْنَهُ وَ قُلْنَ يَا رَبَّنَا اِنَّ فُلَاناً قَدْ خَطَبَنَا اِلَيْكَ فَزَوِّجْنَا مِنْهُ وَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ اَسْكِنْهُ فِيَّ وَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَسْتَجِيرُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَالَتِ النَّارُ يَا رَبِّ اَجِرْهُ مِنِّي.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں کو دنیا بھر کی قوت سماعت دی گئی ہے: (۱) حوریں (۲) جنت (۳) جہنم (۴) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جو شخص خدا سے حوریں طلب کرتا ہے اس کی آواز حوروں تک پہنچتی ہے اور وہ کہتی ہیں کہ بارالٰہا اس نے تجھ سے ہماری خواستگاری کی ہے، اس کی خواہش کو پورا کردے اور اس سے ہماری تزویج کردے۔ جنت کہتی ہے کہ بارالٰہا اس بندے نے تجھ سے مجھ کو طلب کیا ہے اس کی دعا قبول فرما۔ (۳) جہنم کہتا ہے کہ بارالٰہا اس نے میرے عذاب سے پناہ مانگی ہے اس کو میرے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (۴) اور جو شخص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

صلوات بھیجتا ہے حضرت اس کی آواز کو سنتے ہیں۔

اَرْبَعَةٌ لا يَنْظُرُ اللهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ

چار آدمیوں پر خداوند عالم روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا

⑱ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ لا يَنْظُرُ اللهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَاقٌّ وَ مَنَّانٌ وَ مُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ وَ مُدْمِنُ خَمْرٍ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں پر خداوند عالم روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا: (۱) جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو (۲) احسان جتانے والا (۳) قضاوقدر کا انکار کرنے والا (۴) ہمیشہ شراب پینے والا۔

الركبان يوم القيامة أربعة

روزِ قیامت کے چار سوار

⑲ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَلْخِيُّ فِيمَا قَرَاَهُ عَلَيْهِ اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عُقْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا فِي الْقِيَامَةِ رَاكِبٌ غَيْرُنَا وَ نَحْنُ اَرْبَعَةٌ فَقَامَ اِلَيْهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَعَلَى الْبُرَاقِ وَ وَجْهُهَا كَوَجْهِ الْاِنْسَانِ وَ خَدُّهَا كَخَدِّ الْفَرَسِ وَ عُرْفُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ مَسْمُوطٍ وَ اُذُنَاهَا زَبَرْجَدَتَانِ خَضْرَاوَانِ وَ عَيْنَاهَا مِثْلُ كَوْكَبِ الزُّهَرَةِ تَتَوَقَّدَانِ مِثْلَ النَّجْمَيْنِ الْمُضِيئَيْنِ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ يَنْحَدِرُ مِنْ نَحْرِهَا الْجُمَانُ مَطْوِيَّةُ الْخَلْقِ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ لَهَا نَفَسٌ كَنَفَسِ الْآدَمِيِّينَ تَسْمَعُ الْكَلَامَ وَ تَفْهَمُهُ وَ هِيَ فَوْقَ الْحِمَارِ وَ دُونَ الْبَغْلِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ﷺ وَ اَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي عَقَرَهَا قَوْمُهُ قَالَ الْعَبَّاسُ وَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَ عَمِّي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللهِ وَ اَسَدُ رَسُولِهِ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عَلَى نَاقَتِيَ الْعَضْبَاءِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَ اَخِي عَلِيٌّ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ زِمَامُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ عَلَيْهَا مَحْمِلٌ مِنْ يَاقُوتٍ اَحْمَرَ قُضْبَانُهُ مِنَ الدُّرِّ الْاَبْيَضِ

عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ عَلَيْهِ حُلَّتَانِ خَضْرَاوَانِ بِيَدِهِ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ هُوَ يُنَادِي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ فَيَقُولُ الْخَلَائِقُ مَا هَذَا إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ لَيْسَ هَذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا حَامِلُ عَرْشٍ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه هذا حديث غريب لما فيه من ذكر البراق و وصفه و ذكر حمزة بن عبد المطلب.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم چار آدمیوں کے سوا کوئی پانچواں قیامت کے دن سوار نہ ہوگا: (۱) میں براق پر سوار ہوں گا جس کا چہرہ آدمی کا، جسم گھوڑے کا، پر موتیوں کا، دونوں پیر زبرجد سبز کے، آنکھیں دو ستاروں کی طرح، جان آدمیوں کی ایسی جو باتوں کو سنتا ہے اور سمجھتا ہے (۲) حضرت صالح اس اونٹ پر ہوں گے جو خدا نے قدرت سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا تھا اور ان کی قوم نے اس کو پے کر دیا (۳) میرے چچا جناب حمزہ اسد اللہ و اسد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ناقۂ عضبا پر سوار ہوں گے (۴) میرے بھائی علی علیہ السلام ایک جنتی ناقے پر جس کی مہار موتیوں کی، محمل یاقوت سرخ کی، ان کے سر پر لوز کا تاج جسم پر بندہ دوحے، ہاتھ میں لوائے حمد آواز دیتے ہوں گے کہ میں گواہ ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں۔ اہل محشر دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو یا نبی مرسل ہے یا ملک مقرب۔ ایک آواز آئے گی یہ نہ تو نبی ہے نہ ملک۔ یہ تو وصی رسول علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

٢٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَطَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ علیه السلام وَ هُوَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَا مُحَمَّدٌ أَنَا رَسُولُ اللهِ أَلَا إِنِّي خُلِقْتُ مِنْ طِينَةٍ مَرْحُومَةٍ فِي أَرْبَعَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ حَمْزَةُ وَ جَعْفَرٌ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هَؤُلَاءِ مَعَكَ رُكْبَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّهُ لَنْ يَرْكَبَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ صَالِحٌ نَبِيُّ اللهِ فَأَمَّا أَنَا فَعَلَى الْبُرَاقِ وَ أَمَّا فَاطِمَةُ ابْنَتِي فَعَلَى نَاقَتِيَ الْعَضْبَاءِ وَ أَمَّا صَالِحٌ فَعَلَى نَاقَةِ اللهِ الَّتِي عُقِرَتْ وَ أَمَّا عَلِيٌّ فَعَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ زِمَامُهَا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهِ حُلَّتَانِ خَضْرَاوَانِ فَيَقِفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ قَدْ أُلْجِمَ النَّاسُ مِنَ الْعَرَقِ يَوْمَئِذٍ فَتَهُبُّ رِيحٌ مِنْ قِبَلِ

الْعَرْشِ فَتَنْكَشِفُ عَنْهُمْ عَرَقُهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ وَ الْاَنْبِيَاءُ وَ الصِّدِّيقُونَ مَا هَذَا اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ فَيُنَادِي مُنَادٍ مَا هَذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَخُو رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

اس کے بعد ایک دوسری حدیث نقل نے فرمایا ہے کہ ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضرت رسول ﷺ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے کہ اے گروہ انصار اے بنی ہاشم، ابی بنی عبدالمطلب میں محمد ہوں۔ خدا کا رسول آگاہ رہو کہ میں اپنے چار اہلبیت کے ساتھ طینت مرحومہ سے پیدا کیا گیا ہوں: (۱) علی علیہ السلام (۲) حمزہؓ (۳) جعفرؓ۔ کسی نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ حضرات روز قیامت سوار ہوکر آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: تیری ماں تجھ کو روئے اس روز چار آدمیوں کے سوا کوئی سوار نہ ہوگا۔ میں اور علی و فاطمہ وصالح پیغمبر صلواۃ اللہ علیہم۔ میں براق پر، فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا میرے ناقہ عضباء پر، صالح اس ناقے پر جس کو خدا نے معجزہ بنا کر بیمار کیا تھا اور ان کی امت نے پے کر دیا اور علی ایک جنتی ناقے پر جس کی زمام یاقوت کی ہوگی۔ علی جنت کے دو سبز پیراہن پہنے ہوئے جنت و دوزخ کے درمیان کھڑے ہوں گے اور اہل محشر پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ پس جنت سے ایک ہوا آئے گی اور پسینہ خشک ہوجائے گا۔ پس ملائکہ اور انبیا صدیقین علی کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ ملک مقرب ہے۔ ایک منادی آواز دے گا کہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے بھائی ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

أربع خصال سألت عجوز بني إسرائيل موسى عليه السلام

بنی اسرائیل کی ایک عورت کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چار مطالبات کرنا

۲۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ احْتُبِسَ الْقَمَرُ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَاَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ اِلَى مُوسَى عليه السلام اَنْ اَخْرِجْ عِظَامَ يُوسُفَ مِنْ مِصْرَ وَ وَعَدَهُ طُلُوعَ الْقَمَرِ اِذَا اَخْرَجَ عِظَامَهُ فَسَاَلَ مُوسَى عَمَّنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَهُ فَقِيلَ لَهُ هَاهُنَا عَجُوزٌ تَعْلَمُ عِلْمَهُ فَبَعَثَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِعَجُوزٍ مُقْعَدَةٍ عَمْيَاءَ فَقَالَ لَهَا اَتَعْرِفِينَ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَخْبِرِينِي بِهِ قَالَتْ لَا حَتَّى تُعْطِيَنِي اَرْبَعَ خِصَالٍ تُطْلِقَ لِي رِجْلِي وَ تُعِيدَ اِلَيَّ شَبَابِي وَ تُعِيدَ اِلَيَّ بَصَرِي وَ تَجْعَلَنِي مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى مُوسَى فَاَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ اِلَيْهِ يَا مُوسَى اَعْطِهَا مَا سَاَلَتْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا تُعْطِي عَلَيَّ فَفَعَلَ فَدَلَّتْهُ عَلَيْهِ فَاسْتَخْرَجَهُ مِنْ شَاطِئِ النِّيلِ فِي صُنْدُوقٍ مَرْمَرٍ فَلَمَّا اَخْرَجَهُ طَلَعَ الْقَمَرُ فَحَمَلَهُ اِلَى الشَّامِ

فَلِذٰلِكَ يَحْمِلُ اَهْلُ الْكِتَابِ مَوْتَاهُمْ اِلَى الشَّامِ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے چاند طلوع نہیں ہوتا تھا۔ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ جناب یوسف علیہ السلام کی ہڈیوں کو مصر سے شام لے جا کر دفن کر دو تو چاند طالع ہوگا۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے دریافت کیا کہ جناب یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے۔ سب نے جواب دیا کہ ہم کو تو نہیں معلوم، مگر ایک بوڑھی نابینا عورت کو معلوم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلایا اور قبر حضرت یوسف علیہ السلام کا پتہ پوچھا۔ اس نے کہا کہ جانتی تو ہوں مگر جب تک آپ چار باتوں کا وعدہ نہ کریں گے میں نہیں بتاؤں گی۔

آپ نے سوال کیا: وہ کون سی باتیں ہیں۔

اس نے کہا: (۱) میری آنکھیں روشن ہو جائیں (۲) پیروں میں چلنے کی طاقت آ جائے (۳) میری جوانی پلٹ آئے (۴) جنت میں آپ کے ساتھ جاؤں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو سوالات سخت معلوم ہوئے۔ وحی الٰہی ہوئی کہ موسیٰؑ کیوں اس کے سوالات پورے نہیں کرتے۔ حاجت روائی میرا کام ہے۔

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی) ضعیفہ جوان ہوئی اور اس نے قبر جناب یوسفؑ کا پتا بتایا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے قبر پر جا کر دیکھا تو ایک صندوق میں جو سنگ مرمر کا تھا، جناب یوسف علیہ السلام کی لاش تھی۔ آپ نے وہاں سے شام میں لے جا کر دفن کیا اور چاند طالع ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اپنے مردوں کو شام لے جاتے ہیں۔

أفضل نساء أهل الجنة أربع

بہترین زنان اہل جنت چار ہیں

۲۲ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْبَعَ خِطَطٍ فِي الْاَرْضِ وَ قَالَ اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْبَعٌ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.

جناب ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں بنائیں۔ فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: بہترین زنان اہل جنت چار ہیں: (۱) خدیجہ دختر خویلد (۲) فاطمہ دختر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳) مریم دختر عمران (۴) آسیہ زن فرعون۔

۴۳ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْبَعَ خِطَطٍ ثُمَّ قَالَ خَيْرُ نِسَاءِ الْجَنَّةِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں بنائیں۔ فرمایا: بہترین زنان اہل جنت چار ہیں: (۱) خدیجہ دختر خویلد (۲) فاطمہ دختر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳) مریم دختر عمران (۴) آسیہ زن فرعون۔

أربعة أشياء من قواصم الظهر

جن باتوں سے کمر ٹوٹ جاتی ہے

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَصِيَّتِهِ لِي يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ مِنْ قَوَاصِمِ الظَّهْرِ اِمَامٌ يَعْصِي اللهَ وَ يُطَاعُ اَمْرُهُ وَ زَوْجَةٌ يَحْفَظُهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ تَخُونُهُ وَ فَقْرٌ لَا يَجِدُ صَاحِبُهُ لَهُ مُدَاوِياً وَ جَارُ سَوْءٍ فِي دَارِ مُقَامٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علی چار صورتیں کمر توڑ دیتی ہیں: (۱) وہ جو خود خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں (۲) وہ عورت جو اپنے محبت کرنے والے شوہر سے خیانت کرتی ہے (۳) اور جس مفلسی کا کوئی علاج غریب کے پاس نہ ہو (۴) برا ہمسایہ جو رہائشی مکان کے ساتھ ہو۔

الاطلاعات الأربع من الله عز و جل إلى الدنيا

خداوند عالم کا دنیا پر چار بار توجہ کرنا

۴۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَشْرَفَ عَلَى الدُّنْيَا فَاخْتَارَنِي مِنْهَا عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ بَعْدِي ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَ الْاَئِمَّةَ

مِنْ وُلْدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ بَعْدَكَ ثُمَّ اطَّلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ خداوند عالم نے پہلی نگاہِ انتخاب دنیا پر فرمائی اور مجھ کو منتخب فرمایا۔ (۲) پھر دوسری نظر کی اور تم کو چن لیا (۳) پھر تیسری بار نظر کی تو گیارہ ائمہ کو تمہاری اولاد سے منتخب فرمایا (۴) پھر چوتھی بار نظر کی تو تمام دنیا کی عورتوں میں حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو منتخب فرمایا۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعلي عليه السلام إني رأيت اسمك مقرونا إلى اسمي في أربعة مواطن

قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اے علیؑ! میں نے چار مقامات پر اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام دیکھا

۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لِي يَا عَلِيُّ إِنِّي رَأَيْتُ اسْمَكَ مَقْرُوناً بِاسْمِي فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ فَأَنِسْتُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ إِنِّي لَمَّا بَلَغْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فِي مِعْرَاجِي إِلَى السَّمَاءِ وَجَدْتُ عَلَى صَخْرَتِهَا مَكْتُوباً لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ مَنْ وَزِيرِي فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَجَدْتُ مَكْتُوباً عَلَيْهَا إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي مُحَمَّدٌ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِيلَ مَنْ وَزِيرِي فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا جَاوَزْتُ السِّدْرَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ فَوَجَدْتُ مَكْتُوباً عَلَى قَوَائِمِهِ أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي مُحَمَّدٌ حَبِيبِي أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ فَلَمَّا رَفَعْتُ رَأْسِي وَجَدْتُ عَلَى بُطْنَانِ الْعَرْشِ مَكْتُوباً أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَ رَسُولِي أَيَّدْتُهُ بِوَزِيرِهِ وَ نَصَرْتُهُ بِوَزِيرِهِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علی میں نے چار مقامات پر اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام دیکھا اور بہت مسرور ہوا: (۱) شب معراج جب بیت المقدس پہنچا تو میں نے ایک پتھر پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ میں نے جبریل امین سے پوچھا: میرا وزیر کون ہے؟ جبریل نے کہا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام (۲) پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ پہنچا تو وہاں لکھا ہوا دیکھا، الا انا اللہ لا الہ انا وحدی محمد صفوتی منی خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہاں میرے وزیر سے کون مقصود ہے؟ عرض کی علی ابن ابی طالب علیہ السلام (۳) پھر جب میں سدرۃ المنتہی

سے آگے بڑھا اور عرش تک پہنچا تو وہاں پایاے عرش پر لکھا ہوا دیکھا: انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد حبیبی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ (۴) پھر جب میں نے سر اٹھایا تو عرش کے درمیان یہ لکھا ہوا دیکھا: انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد عبدی ورسولی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔

لا يحتمل حديث أهل البيت عليه السلام إلا أربعة

احادیث ائمہ علیہم السلام کو سمجھنے والے چار گروہ

۲۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَدَانِيُّ فِي مَنْزِلِهِ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بُزُرْجَ الْحَنَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْيَسَعِ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ أَوْ مَدِينَةٌ حَصِينَةٌ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لِشُعَيْبٍ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَيُّ شَيْءٍ الْمَدِينَةُ الْحَصِينَةُ قَالَ فَقَالَ سَأَلْتُ الصَّادِقَ عليه السلام عَنْهَا فَقَالَ لِي الْقَلْبُ الْمُجْتَمِعُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری حدیثیں مشکل ہوتی ہیں ان کو سوائے چار گروہوں کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے: (۱) ملک مقرب (۲) نبی مرسل (۳) یا وہ بندے جس کے ایمان کی اللہ نے آزمائش کر لی ہے (۴) یا قلب مجتمع (مطمئن)۔

من عامل الناس مجتنبا الثلاث خصال وجبت له عليهم أربع خصال

جو لوگوں کے ساتھ میل جول میں تین عادات رکھتا ہو تو لوگوں پر اس کے چار حق واجب ہوتے ہیں

۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ حَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَ وَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَتْ مُرُوءَتُهُ وَ ظَهَرَتْ عَدَالَتُهُ وَ وَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ وَ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (۱) جو شخص معاملہ کرنے میں لوگوں پر ظلم وستم نہ کرے (۲) جو صرف صحیح خبریں بیان کرے (۳) وعدے کا سچا ہو۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے (۱) جن کا ایمان کامل ہے (۲) عدالت ظاہر ہے (۳) اس کے ساتھ برادرانہ تعلقات رکھنا واجب ہے (۴) اور اس کی غیبت حرام ہے۔

۲۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اَوْجَبْنَ لَهُ اَرْبَعاً عَلَى النَّاسِ مَنْ إِذَا حَدَّثَهُمْ لَمْ يَكْذِبْهُمْ وَ إِذَا خَالَطَهُمْ لَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ إِذَا وَعَدَهُمْ لَمْ يُخْلِفْهُمْ وَجَبَ اَنْ تَظْهَرَ فِي النَّاسِ عَدَالَتُهُ وَ تَظْهَرَ فِيهِمْ مُرُوءَتُهُ وَ اَنْ تَحْرُمَ عَلَيْهِمْ غِيبَتُهُ وَ اَنْ تَجِبَ عَلَيْهِمْ اُخُوَّتُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص تین چیزیں رکھتا ہوگا لوگوں پر اس کی چار چیزیں واجب ہوں گی: (۱) جب کسی خبر سے آگاہ کرے تو جھوٹ نہ بولے (۲) ان سے معاشرت میں ظلم نہ کرے (۳) جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔ تو لازم ہے کہ لوگ اس کے انصاف کو ظاہر کریں۔ اس کی مروت لوگوں پر واضح ہو، اس کی غیبت حرام ہوگی اور اس کی اخوت لازمی ہوگی۔

أربع أبيات شعر لإبليس أجاب بها آدم عليه السلام عن بيتين

حضرت آدم علیہ السلام کے دو اشعار کے جواب میں شیطان کے چار اشعار

۳۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ بِإِيلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي اَسْاَلُكَ عَنْ اَشْيَاءَ فَقَالَ سَلْ تَفَقُّهاً وَ لَا تَسْاَلْ تَعَنُّتاً فَسَاَلَهُ عَنْ اَشْيَاءَ فَكَانَ فِيمَا سَاَلَهُ اَنْ قَالَ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنْ اَوَّلِ مَنْ قَالَ الشِّعْرَ فَقَالَ آدَمُ فَقَالَ وَ مَا كَانَ مِنْ شِعْرِهِ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَ إِلَى الْاَرْضِ مِنَ السَّمَاءِ فَرَاَى تُرْبَتَهَا وَ سَعَتَهَا وَ هَوَاءَهَا وَ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ فَقَالَ آدَمُ ع

تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَ مَنْ عَلَيْهَا

فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِيحٌ
تَغَيَّرَ كُلُّ ذِي لَوْنٍ وَ طَعْمٍ
وَ قَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الْمَلِيحِ

فَاَجَابَهُ اِبْلِيسُ

تَنَحَّ عَنِ الْبِلَادِ وَ سَاكِنِيهَا
فَبِي فِي الْخُلْدِ ضَاقَ بِكَ الْفَسِيحُ
وَ كُنْتَ بِهَا وَ زَوْجُكَ فِي قَرَارٍ
وَ قَلْبُكَ مِنْ اَذَى الدُّنْيَا مُرِيحٌ
فَلَمْ تَنْفَكَّ مِنْ كَيْدِي وَ مَكْرِي
اِلَى اَنْ فَاتَكَ الثَّمَنُ الرَّبِيحُ
فَلَوْ لَا رَحْمَةُ الْجَبَّارِ اَضْحَتْ
بِكَفِّكَ مِنْ جِنَانِ الْخُلْدِ رِيحٌ

مسجد کوفہ میں امیر المومنین علیہ السلام خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ درمیان میں ایک شخص نے سوال کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام کچھ پوچھنا ہے: آپ نے فرمایا کہ سمجھنے کے لیے پوچھنا ہے تو پوچھو۔ اس نے کچھ سوالات کیے۔ جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ سب سے پہلے کس نے شعر کہا۔ حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت ہابیل کو قابیل نے قتل کیا تو جناب آدم علیہ السلام نے دو شعر فرمائے۔

دنیا اور اس پر رہنے والے دگرگوں ہو گئے اس لئے زمین بدنما اور سیاہ ہے، رنگ اور کھانے تبدیل ہو گئے اور چہرے کی رونق نہ رہی۔

ابلیس نے اس کے جواب میں چار شعر کہے:

دنیا اور اہل دنیا سے دور ہو جا کیا خلد بریں تم پر تنگ تھی، تیرا بیوی کے ساتھ وہاں پر ٹھکانہ تھا دنیا کی تکالیف سے تیرا دل الھ تھا، تو میرے مکر اور چالبازی سے دور نہ ہو فائدہ کا سودہ تیرے ہاتھوں سے گھاٹے میں بدل گیا، پس خدا کا رحم شامل حال نہ رہا اور تیرے ہاتھ سے جنت نکل گئی۔

إن الله تبارك وتعالى أخفى أربعة في أربعة

اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے

۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَخْفَى أَرْبَعَةً فِي أَرْبَعَةٍ أَخْفَى رِضَاهُ فِي طَاعَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ طَاعَتِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ رِضَاهُ وَ أَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَ أَخْفَى سَخَطَهُ فِي مَعْصِيَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ مَعْصِيَتِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ سَخَطُهُ مَعْصِيَتَهُ وَ أَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَ أَخْفَى إِجَابَتَهُ فِي دَعْوَتِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ شَيْئاً مِنْ دُعَائِهِ فَرُبَّمَا وَافَقَ إِجَابَتَهُ وَ أَنْتَ لَا تَعْلَمُ وَ أَخْفَى وَلِيَّهُ فِي عِبَادِهِ فَلَا تَسْتَصْغِرَنَّ عَبْداً مِنْ عَبِيدِ اللهِ فَرُبَّمَا يَكُونُ وَلِيَّهُ وَ أَنْتَ لَا تَعْلَمُ

(۳۱) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے: (۱) اپنی رضامندی کو اپنی اطاعت میں رکھا ہے اس لیے کسی اطاعت کم نہ سمجھو۔ ممکن ہے کہ وہی اس کو پسند ہو اور تمہیں خبر نہ ہو (۲) اور اپنے قہر وغضب کو اپنی مخالفت میں رکھا ہو اس لیے کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو کم نہ جانو (۳) قبولیت کو دعا میں پنہاں رکھا ہے لہٰذا کسی دعا کو حقیر نہ سمجھو شاید وہی دعا قبول ہو جائے (۴) اور اپنے ولی کو سارے بندوں میں چھپا رکھا ہے اس لیے کسی شخص کی نا قدری نہ کرو شاید وہی خدا کا دوست ہو اور تم پہچانتے نہ ہو۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تكرهوا أربعة فإنها لأربعة

قول رسولؐ؛ چار سخت امراض چار مہلک امراض کو دور کرتے ہیں

۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا تَكْرَهُوا أَرْبَعَةً فَإِنَّهَا لِأَرْبَعَةٍ لَا تَكْرَهُوا الزُّكَامَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ وَ لَا تَكْرَهُوا الدَّمَامِيلَ فَإِنَّهَا أَمَانٌ مِنَ الْبَرَصِ وَ لَا تَكْرَهُوا الرَّمَدَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْعَمَى وَ لَا تَكْرَهُوا السُّعَالَ فَإِنَّهُ أَمَانٌ مِنَ الْفَالِجِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار امراض چار سخت اور مہلک امراض کو دور کرتے ہیں: (۱) زکام سے

جذام (۲) پھنسیوں سے برص یعنی سفید داغ (۳) آشوب چشم سے نابینائی (۴) کھانسی سے فالج دور ہوتا ہے۔

لأمير المؤمنين عليه السلام أربع مناقب لم يسبقه إليها عربي

حضرت علی علیہ السلام کی چار فضیلتیں جو کسی عرب کو نہیں ملیں

۳۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الدِّينَوَرِيُّ الْقَاضِي قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِعَلِيٍّ عليه السلام اَرْبَعُ مَنَاقِبَ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهَا عَرَبِيٌّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ كَانَ صَاحِبَ رَايَتِهِ فِي كُلِّ زَحْفٍ وَ انْهَزَمَ النَّاسُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ وَ ثَبَتَ وَ غَسَّلَهُ وَ اَدْخَلَهُ قَبْرَهُ.

جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علیہ السلام کو چار فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی عربی کو حاصل نہیں ہیں: (۱) علی علیہ السلام نے سب سے پہلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی (۲) ہر غزوہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمبردار رہے (۳) جنگ احد میں جب سب فرار ہو گئے تو علی علیہ السلام ثابت قدم رہے (۴) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور دفن کیا۔

۳۴ 34 حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ اَنَّهُ ذَكَرَ عَلِيّاً عليه السلام عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَ عِنْدَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ تَذْكُرُ عَلِيّاً اَمَا اِنَّ لَهُ مَنَاقِبَ اَرْبَعاً لَاَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا وَ ذَكَرَ حُمْرَ النَّعَمِ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ نَسِيَ سَعْدٌ الرَّابِعَةَ.

ربیعہ حرسی کہتے ہیں کہ معاویہ کے درمیان میں جب کہ سعد بن وقاص بھی موجود تھے۔ امیرالمومنین علی علیہ السلام کا ذکر خیر آ گیا تو سعد نے کہا: علی علیہ السلام کو چار فضیلتیں ایسی حاصل تھیں۔ اگر ان میں سے ایک فضیلت مجھ کو حاصل ہوتی تو دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ بہتر ہوتی: (۱) جنگ خیبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو علم لشکر دوں گا جو کرار غیر فرار ہوگا۔ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے (۲) حضرت کا یہ ارشاد ہے کہ یا علی علیہ السلام تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی (۳) روز غدیر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمایا کہ جس میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں (۴) فضیلت کو راوی حدیث بھول گیا۔

قول معاوية لابن عباس إني لأحبك لخصال أربع مع مغفرتي لك خصالا أربعا

معاویہ کا کہنا ابن عباسؓ سے کہ چار باتوں کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تمہاری چار باتیں معاف کرتا ہوں

۳۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ الْغِفَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَ فِيهِمْ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا بَنِي هَاشِمٍ بِمَ تَفْخَرُونَ عَلَيْنَا اَلَيْسَ الْاَبُ وَ الْاُمُّ وَاحِداً وَ الدَّارُ وَ الْمَوْلِدُ وَاحِداً.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفْخَرُ عَلَيْكُمْ بِمَا اَصْبَحْتَ تَفْخَرُ بِهِ عَلَى سَائِرِ قُرَيْشٍ وَ تَفْخَرُ بِهِ قُرَيْشٌ عَلَى سَائِرِ الْاَنْصَارِ وَ تَفْخَرُ بِهِ الْاَنْصَارُ عَلَى سَائِرِ الْعَرَبِ وَ تَفْخَرُ بِهِ الْعَرَبُ عَلَى سَائِرِ الْعَجَمِ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ بِمَا لَا تَسْتَطِيعُ لَهُ اِنْكَاراً وَ لَا مِنْهُ فِرَاراً.

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ اُعْطِيتَ لِسَاناً ذَلْقاً تَكَادُ تَغْلِبُ بِبَاطِلِكَ حَقَّ سِوَاكَ.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَهْ فَاِنَّ الْبَاطِلَ لَا يَغْلِبُ الْحَقَّ وَ دَعْ عَنْكَ الْحَسَدَ فَلَبِئْسَ الشِّعَارُ الْحَسَدُ

.

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ صَدَقْتَ اَمَا وَ اللهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ لِخِصَالٍ اَرْبَعٍ مَعَ مَغْفِرَتِي لَكَ خِصَالًا اَرْبَعاً فَاَمَّا اَنِّي اُحِبُّكَ فَلِقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ فَاِنَّكَ رَجُلٌ مِنْ اُسْرَتِي وَ اَهْلِ بَيْتِي وَ مِنْ مُصَاصِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَاَبِي كَانَ خِلًّا لِاَبِيكَ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّكَ لِسَانُ قُرَيْشٍ وَ زَعِيمُهَا وَ فَقِيهُهَا وَ اَمَّا الْاَرْبَعُ الَّتِي غَفَرْتُ لَكَ فَعَدْوُكَ عَلَيَّ بِصِفِّينَ فِيمَنْ عَدَا وَ اِسَاءَتُكَ فِي خِذْلَانِ عُثْمَانَ فِيمَنْ اَسَاءَ وَ سَعْيُكَ عَلَى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَنْ سَعَى وَ نَفْيُكَ عَنِّي زِيَاداً فِيمَنْ نَفَى فَضَرَبْتُ اَنْفَ هَذَا الْاَمْرِ وَ عَيْنَهُ حَتَّى اسْتَخْرَجْتُ عُذْرَكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَوْلِ الشُّعَرَاءِ اَمَّا مَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَوْلُهُ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً وَ اَمَّا مَا قَالَتِ الشُّعَرَاءُ فَقَوْلُ اَخِي

بَنِی ذُبْیَانَ.

وَ لَسْتُ بِمُسْتَبِقٍ اَخاً لَا تَلُمُّهُ

عَلَی شَعَثٍ اَیُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبِ

فَاعْلَمْ اَنِّی قَدْ قَبِلْتُ فِیكَ الْاَرْبَعَ الْاُولَی وَ غَفَرْتُ لَكَ الْاَرْبَعَ الْاُخْرَی وَ كُنْتُ فِی ذَلِكَ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ.

سَاَقْبَلُ مِمَّنْ قَدْ اُحِبُّ جَمِیلَهُ

وَ اَغْفِرُ مَا قَدْ كَانَ مِنْ غَیْرِ ذَلِكَا

ثُمَّ اَنْصَتَ فَتَكَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ تُحِبُّنِی لِقَرَابَتِی مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَلِكَ الْوَاجِبُ عَلَیْكَ وَ عَلَی كُلِّ مُسْلِمٍ آمَنَ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ لِاَنَّهُ الْاَجْرُ الَّذِی سَاَلَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَی مَا آتَاكُمْ بِهِ مِنَ الضِّیَاءِ وَ الْبُرْهَانِ الْمُبِینِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ لا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبی فَمَنْ لَمْ یُجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ اِلَی مَا سَاَلَهُ خَابَ وَ خَزِیَ وَ كَبَا فِی جَهَنَّمَ وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنِّی رَجُلٌ مِنْ اُسْرَتِكَ وَ اَهْلِ بَیْتِكَ فَذَلِكَ كَذَلِكَ وَ اِنَّمَا اَرَدْتَ بِهِ صِلَةَ الرَّحِمِ وَ لَعَمْرِی اِنَّكَ الْیَوْمَ وَصُولٌ مِمَّا قَدْ كَانَ مِنْكَ مِمَّا لَا تَثْرِیبَ عَلَیْكَ فِیهِ الْیَوْمَ وَ اَمَّا قَوْلُكَ اِنَّ اَبِی كَانَ خِلًّا لِاَبِیكَ فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ وَ قَدْ سَبَقَ فِیهِ قَوْلُ الْاَوَّلِ.

سَاَحْفَظُ مَنْ آخَی اَبِی فِی حَیَاتِهِ

وَ اَحْفَظُهُ مِنْ بَعْدِهِ فِی الْاَقَارِبِ

وَ لَسْتُ لِمَنْ لَا یَحْفَظُ الْعَهْدَ وَامِقاً

وَ لَا هُوَ عِنْدَ النَّائِبَاتِ بِصَاحِبٍ

وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَنِّی لِسَانُ قُرَیْشٍ وَ زَعِیمُهَا وَ فَقِیهُهَا فَاِنِّی لَمْ اُعْطَ مِنْ ذَلِكَ شَیْئاً اِلَّا وَ قَدْ اُوتِیتَهُ غَیْرَ اَنَّكَ قَدْ اَبَیْتَ بِشَرَفِكَ وَ كَرَمِكَ اِلَّا اَنْ تُفَضِّلَنِی وَ قَدْ سَبَقَ فِی ذَلِكَ قَوْلُ الْاَوَّلِ.

وَ كُلُّ كَرِیمٍ لِلْكِرَامِ مُفَضِّلٌ

یَرَاهُ لَهُ اَهْلًا وَ اِنْ كَانَ فَاضِلًا

وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدْوِی عَلَیْكَ بِصِفِّینَ فَوَ اللهِ لَوْ لَمْ اَفْعَلْ ذَلِكَ لَكُنْتُ مِنَ الْاَلْاَمِ الْعَالَمِینَ اَكَانَتْ نَفْسُكَ تُحَدِّثُكَ یَا مُعَاوِیَةُ اَنِّی اَخْذُلُ ابْنَ عَمِّی اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ وَ سَیِّدَ الْمُسْلِمِینَ وَ

قَدْ حَشَدَ لَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْاَنْصَارُ وَ الْمُصْطَفَوْنَ الْاَخْيَارُ وَ لِمَ يَا مُعَاوِيَةُ اَشَكٌّ فِي دِينِي اَمْ حَيْرَةٌ فِي سَجِيَّتِي اَمْ ضَنٌّ بِنَفْسِي وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ خِذْلَانِ عُثْمَانَ فَقَدْ خَذَلَهُ مَنْ كَانَ اَمَسَّ رَحِماً بِهِ مِنِّي وَ لِي فِي الْاَقْرَبِينَ وَ الْاَبْعَدِينَ اُسْوَةٌ وَ اِنِّي لَمْ اَعْدُ عَلَيْهِ فِيمَنْ عَدَا بَلْ كَفَفْتُ عَنْهُ كَمَا كَفَّ اَهْلُ الْمُرُوءَاتِ وَ الْحِجَى وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ سَعْيِي عَلَى عَائِشَةَ فَاِنَّ اللهَ تَعَالَى اَمَرَهَا اَنْ تَقَرَّ فِي بَيْتِهَا وَ تَحْتَجِبَ بِسِتْرِهَا فَلَمَّا كَشَفَتْ جِلْبَابَ الْحَيَاءِ وَ خَالَفَتْ نَبِيَّهَا ﷺ وَسِعَنَا مَا كَانَ مِنَّا اِلَيْهَا وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ نَفْيِ زِيَادٍ فَاِنِّي لَمْ اَنْفِهِ بَلْ نَفَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذْ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَ اِنِّي مِنْ بَعْدِ هٰذَا لَاُحِبُّ مَا سَرَّكَ فِي جَمِيعِ اُمُورِكَ.

فَتَكَلَّمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ اللهِ مَا اَحَبَّكَ سَاعَةً قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ اُعْطِيَ لِسَاناً ذَرِباً فَقَلَّبَهُ كَيْفَ شَاءَ وَ اِنَّ مَثَلَكَ وَ مَثَلَهُ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ وَ ذَكَرَ بَيْتَ شِعْرٍ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ عَمْراً دَاخِلٌ بَيْنَ الْعَظْمِ وَ اللَّحْمِ وَ الْعَصَا وَ اللِّحَاءِ وَ قَدْ تَكَلَّمَ فَلْيَسْتَمِعْ فَقَدْ وَافَقَ قَرْناً اَمَا وَ اللهِ يَا عَمْرُو اِنِّي لَاُبْغِضُكَ فِي اللهِ وَ مَا اَعْتَذِرُ مِنْهُ اِنَّكَ قُمْتَ خَطِيباً فَقُلْتَ اَنَا شَانِئُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ فَاَنْتَ اَبْتَرُ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا وَ اَنْتَ شَانِئُ مُحَمَّدٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ الْاِسْلَامِ وَ قَدْ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ قَدْ حَادَدْتَ اللهَ وَ رَسُولَهُ قَدِيماً وَ حَدِيثاً وَ لَقَدْ جَهَدْتَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ جَهْدَكَ وَ اَجْلَبْتَ عَلَيْهِ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ حَتَّى اِذَا غَلَبَكَ اللهُ عَلَى اَمْرِكَ وَ رَدَّ كَيْدَكَ فِي نَحْرِكَ وَ اَوْهَنَ قُوَّتَكَ وَ اَكْذَبَ اُحْدُوثَتَكَ نُزِعْتَ وَ اَنْتَ حَسِيرٌ ثُمَّ كِدْتَ بِجَهْدِكَ لِعَدَاوَةِ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ لَيْسَ بِكَ فِي ذٰلِكَ حُبُّ مُعَاوِيَةَ وَ لَا آلِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا الْعَدَاوَةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ مَعَ بُغْضِكَ وَ حَسَدِكَ الْقَدِيمِ لِاَبْنَاءِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ مَثَلُكَ فِي ذٰلِكَ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ

تَعَرَّضَ لِي عَمْرٌو وَ عَمْرٌو خَزَايَةٌ
تَعَرُّضَ ضَبْعِ الْقَفْرِ لِلْاَسَدِ الْوَرْدِ
فَمَا هُوَ لِي نِدٌّ فَاَشْتُمَ عِرْضَهُ
وَ لَا هُوَ لِي عَبْدٌ فَاَبْطِشَ بِالْعَبْدِ

فَتَكَلَّمَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَطَعَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ وَ قَالَ اَمَا وَ اللهِ يَا عَمْرُو مَا اَنْتَ مِنْ رِجَالِهِ فَاِنْ شِئْتَ فَقُلْ وَ اِنْ شِئْتَ فَدَعْ فَاغْتَنَمَهَا عَمْرٌو وَ سَكَتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دَعْهُ يَا مُعَاوِيَةُ فَوَ اللهِ

لَآسِمَنَّهُ بِمِيسَمٍ يَبْقَى عَلَيْهِ عَارُهُ وَ شَنَارُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَتَحَدَّثُ بِهِ الْإِمَاءُ وَ الْعَبِيدُ وَ يُتَغَنَّى بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَ يُتَحَدَّثُ بِهِ فِي الْمَحَافِلِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَمْرُو وَ ابْتَدَأَ فِي الْكَلَامِ فَمَدَّ مُعَاوِيَةُ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى فِي ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ لَهُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا أَمْسَكْتَ وَ كَرِهَ أَنْ يَسْمَعَ أَهْلُ الشَّامِ مَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ اخْسَأْ أَيُّهَا الْعَبْدُ وَ أَنْتَ مَذْمُومٌ وَ افْتَرَقُوا.

عبدالملک ابن مروان کہتا ہے کہ معاویہ کے دربار میں، میں اور چند بنی ہاشم بیٹھے ہوئے تھے کہ معاویہ نے بنی ہاشم سے کہا کہ آخر جب ہمارے ماں باپ ایک خاندان ایک اور وطن ایک تو تم کس بات پر فخر کرتے ہو؟

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم تم پر اسی وجہ سے فخر کرتے ہیں جس وجہ سے تم دوسروں پر فخر کرتے ہو اور جس وجہ سے قریش انصار پر فخر کرتے ہیں اور انصار تم عرب پر فخر کرتے ہیں اور تمام عرب غیر عرب پر فخر کرتے ہیں۔ہم ذات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فخر کرتے ہیں اور تم بھی اس کے صحیح ہونے کا انکار نہیں کر سکتے۔

معاویہ نے کہا: ابن عباس تم بہت گو یا ہوا پنے غلط کو صحیح عنوان سے پیش کرتے ہو۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: ہرگز باطل کبھی حق پر غالب نہیں آ سکتا۔اے معاویہ حسد کرنا چھوڑ دو یہ بہت برا ہے۔

معاویہ نے کہا تم نے سچ کہا خدا کی قسم چار خصلتوں کی وجہ سے تم کو دوست رکھتا ہوں اور چار خصلتوں کو بخشتا ہوں۔ تمہاری چار خصلتیں جو مجھ کو پسند ہیں وہ یہ ہیں: (۱) تم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت رکھتے ہو (۲) تم میرے خاندان سے ہو اور عبد مناف کی پاک نسل سے ہو (۳) یہ کہ تمہارے والد اور میرا باپ آپس میں دوست تھے (۴) یہ کہ تم قریش میں بولنے والوں کے سردار اور بافہم آدمی ہو۔

اور وہ چار باتیں جو میں نے معاف کیں: (۱) اوّل جنگ صفین میں میرے خلاف رہنا (۲) عثمان کی مدد نہ کرنا (۳) عائشہ کے خلاف کوشش کرنا (۴) میں نے زیاد کو اپنا بھائی بنایا اور تم نے مخالفت کی۔ چونکہ قرآن مجید سورۂ براۃ میں ارشاد الٰہی ہے کہ "عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا" [1] یعنی ان لوگوں نے اعمال نیک و بد کو مخلوط کر دیا۔

نیز شاعر نے بھی کہا ہے یعنی نابغہ وزبیانی کا شعر ہے: تم کو ایسا کوئی دوست نہ ملے گا جو ہر امر میں تمہاری موافقت کرے۔

پھر معاویہ نے دوسرا شعر پڑھا: میں ایک نیکی اور خوبی کی وجہ سے دوستی کرتا ہوں اور ناپسندیدہ باتوں سے چشم پوشی کرتا ہوں۔

جب معاویہ اپنی گفتگو ختم کر چکا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حمد وثنائے صرف اسی معبود برحق کے لیے زیبا ہے۔ تیرا یہ

---

[1] سورۂ برائت آیت ۱۰۲

کہنا کہ میں تم کو قرابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے دوست رکھتا ہوں تو یہ رعایت و لحاظ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ قرابت داران رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرے۔ اس لیے حضرت نے بحکم الٰہی امت سے یہی اجر طلب کیا تھا جو اجر رسالت ادا نہ کرے گا وہ ذلیل و رسوا ہوگا اس کے لیے جہنم ہے۔

اور یہ جو تو نے کہا کہ میں تیرے خاندان کا ایک فرد ہوں، صحیح ہے اور اب یہ نسبت پہلے کے تمہارے رویہ بہتر ہے اس وجہ سے تمہاری گذشتہ غلطیاں قابل گرفت نہیں رہیں اور یہ جو کہا تمہارا باپ میرے والد ماجد کا دوست تھا یہ بھی درست ہے۔

اور یہ جو کہا کہ میں قریش میں بہت بولنے والا ہوں تو تو مجھ سے بھی زیادہ بولنے والا ہے اور یہ جو کہا کہ میں نے صفین میں تیرے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ خدا کی قسم اگر ایسا نہ کرتا تو دنیا میں بدترین خلائق ہوتا۔ اے معاویہ کیا میں امیر المومنین علیہ السلام کو چھوڑ کر تیری مدد کرسکتا تھا؟

اور یہ جو تو نے کہا کہ میں نے عثمان کی مدد نہیں کی تو وہ لوگ جو عثمان کے قریبی عزیز اور تیرے قوم وقبیلہ کے تھے انہوں نے کب مدد کی، میں تو انہیں کی پیروی کررہا ہوں۔ میں نے ہرگز عثمان پر زیادتی نہیں کہ بلکہ غیر جانب دار رہا۔

اور یہ جو کہا کہ میں نے عائشہ کے خلاف کوشش کی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پردے میں رہنے اور گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے خلاف ورزی کی۔ میں نے جو کچھ کیا بالکل درست تھا۔

اور یہ جو تو نے کہا کہ میں نے زیاد کو تیرا بھائی نہ مانا۔ یہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اولاد صرف صاحب فراش کی ہے، زانی و زانیہ کے لئے سنگسار کیا جانا ہے) سے تھا۔ حضرت خود بھی زیاد کو تیرا بھائی نہیں جانتے تھے۔ لیکن خیر اب ان باتوں سے کیا فائدہ۔

عمرو عاص نے کہا: اے امیر یہ بڑے گویا ہیں تجھ کو بالکل دوست نہیں رکھتے۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کیوں فساد برپا کرتا ہے۔ تو ہی ہے جس نے کہا تھا میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بدخواہ ہوں اور پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارا بدخواہ اور دشمن دم بریدہ ہے تو دنیا و آخرت میں دم بریدہ اور جاہلیت و اسلام میں بدخواہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

عمرو عاص نے کچھ کہنا چاہا مگر معاویہ نے روک دیا۔ اور کہا کہ تو ان سے گفتگو نہیں کرسکتا۔ بہتر ہے کہ خاموش رہو۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ عمرو عاص جو کہنا چاہتا ہے کہے مگر ایسا جواب دوں گا کہ شریف تو شریف، غلاموں اور کنیزوں میں ہمیشہ کے لیے رسوا ہو جائے۔

وجوه الذنوب أربعة

گناہوں کی چار وجوہات

۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ وَ لَا اسْتَفَدْتُ مِنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي طُولِ صُحْبَتِي لَهُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ فِي عِصْمَةِ الْإِمَامِ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ يَوْماً عَنِ الْإِمَامِ أَهُوَ مَعْصُومٌ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ فَمَا صِفَةُ الْعِصْمَةِ فِيهِ وَ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ فَقَالَ إِنَّ جَمِيعَ الذُّنُوبِ لَهَا أَرْبَعَةُ أَوْجُهٍ لَا خَامِسَ لَهَا الْحِرْصُ وَ الْحَسَدُ وَ الْغَضَبُ وَ الشَّهْوَةُ فَهَذِهِ مَنْفِيَّةٌ عَنْهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَرِيصاً عَلَى هَذِهِ الدُّنْيَا وَ هِيَ تَحْتَ خَاتَمِهِ لِأَنَّهُ خَازِنُ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَى مَا ذَا يَحْرِصُ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حَسُوداً لِأَنَّ الْإِنْسَانَ إِنَّمَا يَحْسُدُ مَنْ فَوْقَهُ وَ لَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ يَحْسُدُ مَنْ هُوَ دُونَهُ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَغْضَبَ لِشَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَضَبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِ إِقَامَةَ الْحُدُودِ وَ أَنْ لَا تَأْخُذَهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَ لَا رَأْفَةٌ فِي دِينِهِ حَتَّى يُقِيمَ حُدُودَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَّبِعَ الشَّهَوَاتِ وَ يُؤْثِرَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَبَّبَ الْآخِرَةَ كَمَا حَبَّبَ إِلَيْنَا الدُّنْيَا فَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى الْآخِرَةِ كَمَا نَنْظُرُ إِلَى الدُّنْيَا فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً تَرَكَ وَجْهاً حَسَناً لِوَجْهٍ قَبِيحٍ وَ طَعَاماً طَيِّباً لِطَعَامٍ مُرٍّ وَ ثَوْباً لَيِّناً لِثَوْبٍ خَشِنٍ وَ نِعْمَةً دَائِمَةً بَاقِيَةً لِدُنْيَا زَائِلَةٍ فَانِيَةٍ.

محمد ابن ابی عمیر نے ہشام بن حکم سے سوال کیا کہ امام معصوم ہوتا ہے۔ ہشام نے کہا: ہاں۔ محمد نے سوال کیا کہ عصمت کی حقیقت و علامت کیا ہے؟ ہشام نے کہا کہ ہر گناہ کا منشاء اور سبب چار ہیں پانچویں صورت نہیں ہے: (۱) حرص (۲) حسد (۳) غصہ اور غیظ و غضب (۴) خواہش نفس۔ اور ان چاروں میں سے کوئی بات امام میں نہیں پائی جاتی، کیونکہ حرص ناداری سے پیدا ہوتی ہے اور امام نادار نہیں ہوتا۔ ساری دنیا پر امام کو اختیار حاصل ہے۔ حسد اس سے ہوتا ہے جو مرتبہ میں کسی سے بلند ہو۔ امام سے بلند مرتبہ کوئی مخلوق نہیں۔ امام کا غصہ بھی صرف خدا کے لیے ہوتا ہے دنیا کے لیے نہیں۔ امام خواہش نفس کا اس لیے پیرو نہیں ہوتا کہ اس کی نظر میں دنیا سے زیادہ آخرت محبوب ہے اور جس اطمینان اور عقیدہ سے ہم دنیا کو دیکھتے ہیں اس سے زیادہ امام کا یقین آخرت پر ہوتا ہے۔

ثواب من حج أربع حجج

چار بارحج کرنے کا ثواب

۳۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَمَّنْ حَجَّ اَرْبَعَ حِجَجٍ مَا لَهُ مِنَ الثَّوَابِ قَالَ يَا مَنْصُورُ مَنْ حَجَّ اَرْبَعَ حِجَجٍ لَمْ تُصِبْهُ ضَغْطَةُ الْقَبْرِ اَبَداً وَ اِذَا مَاتَ صَوَّرَ اللهُ الْحَجَّ الَّذِي حَجَّ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ مِنْ اَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الصُّوَرِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ تُصَلِّي فِي جَوْفِ قَبْرِهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ قَبْرِهِ وَ يَكُونُ ثَوَابُ تِلْكَ الصَّلَاةِ لَهُ وَ اعْلَمْ اَنَّ صَلَاةً مِنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ تَعْدِلُ اَلْفَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْآدَمِيِّينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جوشخص چار مرتبہ حج کرلے اس پر ہرگز فشارقبر نہ ہوگا اور مرنے کے بعد اس کے چاروں حج بہترین صورت میں اس کے سامنے آئیں گے اور قیامت تک اس کی قبر میں نماز پڑھتے رہیں گے اور اس کا ثواب اس مرنے والے حاجی کے نامہ عمل میں لکھا جائے گا اور ہر نماز کی ایک ایک رکعت آدمیوں کی ہزار ہزار رکعت کے برابر ہوگی اجر وثواب میں۔

أربع لا يجزن في أربعة

چارطریقوں سے حاصل کیا ہوا مال چار کاموں میں صرف کرنے کا کوئی ثواب نہیں

۳۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ وَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَحْمَرِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اَرْبَعٌ لَا يُجْزِنَ فِي اَرْبَعٍ الْخِيَانَةُ وَ الْغُلُولُ وَ السَّرِقَةُ وَ الرِّبَا لَا يُجْزِنَ فِي حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ لَا جِهَادٍ وَ لَا صَدَقَةٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چارطریقوں سے حاصل کیا ہوا مال چار کاموں میں صرف کرنے کا کوئی صلہ وثواب نہیں: (۱) خیانت سے حاصل کیا ہوا مال (۲) چوری سے حاصل کیا ہوا مال (۳) دھوکا دے کر حاصل کیا ہوا مال (۴) سود سے حاصل کیا ہوا مال۔ (۱) حج میں (۲) عمرہ میں (۳) جہاد میں (۴) صدقہ میں صرف کرنے سے کوئی ثواب نہیں۔

الطعام إذا جمع أربع خصال فقد تم

جس خوراک میں چار صفتیں پائی جائیں وہ مفید ہے

۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا جُمِعَ لِلطَّعَامِ أَرْبَعُ خِصَالٍ فَقَدْ تَمَّ إِذَا كَانَ مِنْ حَلَالٍ وَ كَثُرَتِ الْأَيْدِي عَلَيْهِ وَ سُمِّيَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ وَ حُمِدَ فِي آخِرِهِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس خوراک میں چار صفتیں پائی جائیں وہ خوراک مفید ہے: (۱) حلال (۲) کچھ لوگ مل کر کھائیں (۳) کھانے سے پہلے بسم اللہ (۴) اور کھانے کے بعد الحمد للہ کہا جائے۔

لولد الزنا أربع علامات

ولد الزنا کی چار علامتیں

۴۰ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام مَنْ لَمْ يُبَالِ مَا قَالَ وَ مَا قِيلَ فِيهِ فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسِيئاً فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنِ اغْتَابَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ وَ مَنْ شَعِفَ بِمَحَبَّةِ الْحَرَامِ وَ شَهْوَةِ الزِّنَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ لِوَلَدِ الزِّنَا عَلَامَاتٍ أَحَدُهَا بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ ثَانِيهَا أَنَّهُ يَحِنُّ إِلَى الْحَرَامِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ وَ ثَالِثُهَا الِاسْتِخْفَافُ بِالدِّينِ وَ رَابِعُهَا سُوءُ الْمَحْضَرِ لِلنَّاسِ وَ لَا يُسِيءُ مَحْضَرَ إِخْوَانِهِ إِلَّا مَنْ وُلِدَ عَلَى غَيْرِ فِرَاشِ أَبِيهِ أَوْ مَنْ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي حَيْضِهَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس کو یہ پرواہ نہ ہو کہ اس کو کسی نے کیا کہا اور اس نے کسی کو کیا کہا (۲) جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اسے گناہ میں مبتلا دیکھ رہے ہیں (۳) جو مومن کسی مومن کی غیبت کرے بلا سبب (۴) جو فعل حرام کو بہت دوست رکھے وہ سب مشرک شیطان ہیں۔

پھر اسی سلسلے میں نے فرمایا ہے کہ حرام زادے کی چار علامتیں ہیں: (۱) اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمن رکھے (۲) زنا کا دلدادہ ہو (۳) احکام دین کو سبک اور حقیر سمجھے (۴) لوگوں سے بدسلوکی کرے۔

أوصى الله عزوجل موسى عليه السلام بأربعة أشياء

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی نصیحتیں چار نصیحتیں

(۳۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي صَفِيَّةَ عَنْ سَعْدٍ الْخَفَّافِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِمُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى احْفَظْ وَصِيَّتِي لَكَ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهُنَّ مَا دُمْتَ لَا تَرَى ذُنُوبَكَ تُغْفَرُ فَلَا تَشْتَغِلْ بِعُيُوبِ غَيْرِكَ وَ الثَّانِيَةُ مَا دُمْتَ لَا تَرَى كُنُوزِي قَدْ نَفِدَتْ فَلَا تَغْتَمَّ بِسَبَبِ رِزْقِكَ وَ الثَّالِثَةُ مَا دُمْتَ لَا تَرَى زَوَالَ مُلْكِي فَلَا تَرْجُ اَحَداً غَيْرِي وَ الرَّابِعَةُ مَا دُمْتَ لَا تَرَى الشَّيْطَانَ مَيِّتاً فَلَا تَأْمَنْ مَكْرَهُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ کو چار نصیحتیں فرمائیں۔فرمایا: (۱) جب تک تم یہ نہ یقین کرلو کہ تمہاری گناہ معاف ہو گئے ہیں کسی دوسرے کے گناہوں پر نظر نہ کرو (۲) جب تک تم کو میرے خزانے کے خالی ہوجانے کا یقین نہ ہوجائے اپنی روزی کا غم نہ کرو (۳) جب تک تم میری سلطنت کے زوال کا یقین نہ کرلو میرے سوا کسی سے امیدوار نہ ہو (۴) یہ کہ جب تک شیطان کے مرنے کا یقین نہ ہوجائے اس کی مکاریوں سے ڈرتے رہو۔

كان لأمير المؤمنين عليه السلام إذا توجه في سرية أربع خصال

امیر المومنین علیہ السلام جب بھی جنگ کی طرف گئے چار خصوصیتوں کے ساتھ گئے

(۳۲) حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَجَّهْتُ عَلِيّاً قَطُّ فِي سَرِيَّةٍ اِلَّا وَ نَظَرْتُ اِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام فِي سَبْعِينَ اَلْفاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَ اِلَى مِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِ فِي سَبْعِينَ اَلْفاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ اِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ اَمَامَهُ وَ اِلَى سَحَابَةٍ تُظِلُّهُ حَتَّى يُرْزَقَ حُسْنَ الظَّفَرِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب میں نے علی علیہ السلام کو کسی لڑائی پر بھیجا تو جبریل امین کو ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ ان کے داہنے اور میکائیل کو ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ بائیں جانب اور ملک الموت کو ان کے آگے آگے اور ایک ابر کو ان پر سایہ کیے ہوئے دیکھا جب تک فتح نہ ہوجائے۔

العجب لمن يفزع من أربعة كيف لا يفزع إلى أربعة

تعجب ہے اس شخص سے جو چار چیزیں پائے مگر چار چیزیں نہ پائے

۴۳ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمَاعَةٌ مِنْ مَشَايِخِنَا مِنْهُمْ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ عَجِبْتُ لِمَنْ فَزِعَ مِنْ أَرْبَعٍ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى أَرْبَعٍ عَجِبْتُ لِمَنْ خَافَ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ بِعَقِبِهَا فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَ فَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَ عَجِبْتُ لِمَنِ اغْتَمَّ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ مُكِرَ بِهِ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ وَ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللهَ جَلَّ وَ تَقَدَّسَ يَقُولُ بِعَقِبِهَا فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَ عَجِبْتُ لِمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللهَ عَزَّ اسْمُهُ يَقُولُ بِعَقِبِهَا إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَ وَلَداً فَعَسَى رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْراً مِنْ جَنَّتِكَ وَ عَسَى مُوجِبَةٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تعجب ہے مجھ کو اس شخص سے جو اپنے دشمن سے ڈرتا ہے اور خدا سے پناہ نہیں مانگتا (۲) اور جو رنجیدہ رہتا ہے اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین نہیں پڑھتا (۳) اور اس سے جس کا کوئی بداندیش ہے کیوں نہیں کہتا: افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد (۴) اور اس سے جو عیش دنیا کا طالب ہے کیوں نہیں کہتا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

أربعة كتموا الشهادة لأمير المؤمنين عليه السلام بالولاية فاستجاب الله عز وجل دعاءه عليهم

چار افراد جنہوں نے ولایت امیر کو چھپایا اور خداوند عالم نے ان پر نفرین کی

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا

عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ قُدَّامَ مِنْبَرِكُمْ هٰذَا اَرْبَعَةُ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله مِنْهُمْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَجَلِيُّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَنَسٍ فَقَالَ يَا اَنَسُ اِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ثُمَّ لَمْ تَشْهَدْ لِيَ الْيَوْمَ بِالْوَلَايَةِ فَلَا اَمَاتَكَ اللهُ حَتّٰى يَبْتَلِيَكَ بِبَرَصٍ لَا تُغَطِّيهِ الْعِمَامَةُ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَشْعَثُ فَاِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ثُمَّ لَمْ تَشْهَدْ لِيَ الْيَوْمَ بِالْوَلَايَةِ فَلَا اَمَاتَكَ اللهُ حَتّٰى يَذْهَبَ بِكَرِيمَتَيْكَ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا خَالِدَ بْنَ يَزِيدَ فَاِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ ثُمَّ لَمْ تَشْهَدْ لِيَ الْيَوْمَ بِالْوَلَايَةِ فَلَا اَمَاتَكَ اللهُ اِلَّا مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ اَمَّا اَنْتَ يَا بَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَاِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ ثُمَّ لَمْ تَشْهَدْ لِيَ الْيَوْمَ بِالْوَلَايَةِ فَلَا اَمَاتَكَ اللهُ اِلَّا حَيْثُ هَاجَرْتَ مِنْهُ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ وَ اللهِ لَقَدْ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَ قَدِ ابْتُلِيَ بِبَرَصٍ يُغَطِّيهِ بِالْعِمَامَةِ فَمَا تَسْتُرُهُ وَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ وَ قَدْ ذَهَبَتْ كَرِيمَتَاهُ وَ هُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ دُعَاءَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ بِالْعَمٰى فِي الدُّنْيَا وَ لَمْ يَدْعُ عَلَيَّ بِالْعَذَابِ فِي الْآخِرَةِ فَاُعَذَّبَ وَ اَمَّا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ فَاِنَّهُ مَاتَ فَاَرَادَ اَهْلُهُ اَنْ يَدْفِنُوهُ وَ حُفِرَ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ فَدُفِنَ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ كِنْدَةُ فَجَاءَتْ بِالْخَيْلِ وَ الْاِبِلِ فَعَقَرَتْهَا عَلٰى بَابِ مَنْزِلِهِ فَمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ اَمَّا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَاِنَّهُ وَلَّاهُ مُعَاوِيَةُ الْيَمَنَ فَمَاتَ بِهَا وَ مِنْهَا كَانَ هَاجَرَ.

جناب جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ اس منبر کے سامنے انس بن مالک، براء بن عازب، اشعث بن قیس اور خالد بن یزید بجلی موجود ہیں۔ اے انس میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز غدیر کیا یہ نہیں فرمایا کہ جس میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کا آقا و مولا ہے۔ اگر آج اس کی گواہی نہ دے گا تو تیرے مرنے سے پہلے خداوند عالم تجھ کر ایسے مرض میں مبتلا کرے گا جو تیرے عمامہ سے چھپ نہ سکے گا۔ اور اے اشعث اگر تو گواہی نہ دے گا باوجود کہ حضرت سے سن چکا ہے تو، تو مرنے سے پہلے اندھا ہو جائے گا اور اے خالد بن یزید اگر تو گواہی نہ دے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا اور اے ابراء بن عازب اگر تو عمداً حق کو پوشیدہ رکھے گا تو وہیں جا کر مرے گا جہاں سے ہجرت کر کے آیا ہے۔

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں بخدا میں نے انس کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر وہ مرض پیدا ہو گیا جو اس کے عمامہ سے

نہیں چھپتا تھا۔ اور اشعث بن قیس اندھا ہو گیا۔ اور کہتا تھا کہ خدا کا شکر ہے کہ علی نے میری دنیا ہی کے لیے بددعا کی آخرت کے لیے نہیں کی۔

خالد بن یزید جب مر گیا تو اس کے اعزاء نے جاہلیت کے قاعدے کے مطابق اس کو دفن کیا اور براء بن عازب کو معاویہ نے یمن کا والی بنا کر بھیجا وہیں سے ہجرت کر کے آیا تھا اور وہیں مر گیا۔

ما فيه الأمان من أربع خصال في الدنيا والكلمات الأربع للآخرة

چار باتیں دنیا کے لئے امان ہیں اور چار باتیں آخرت کے لئے

٢٥ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عُبْدُوسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْجُرْجَانِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بُنْدَارُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرْمُزَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيُّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ رَحَّبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا قَبِيصَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ كَبِرَتْ سِنِّي وَ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَ هُنْتُ عَلَى اَهْلِي وَ عَجَزْتُ عَنْ اَشْيَاءَ قَدْ كُنْتُ اَحْمِلُهَا فَعَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِنَّ وَ اَوْجِزْ فَاِنِّي رَجُلٌ نَسِيٌّ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ قُلْتَ يَا قَبِيصَةُ فَاَعَادَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ حَوْلَكَ حَجَرٌ وَ لَا شَجَرٌ وَ لَا مَدَرٌ اِلَّا وَ قَدْ بَكَى رَحْمَةً لَكَ يَا قَبِيصَةُ احْفَظْ عَنِّي اَمَّا لِدُنْيَاكَ فَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَهُنَّ اٰمِنْتَ مِنْ عَمًى وَ جُذَامٍ وَ بَرَصٍ وَ فَالِجٍ وَ اَمَّا لِآخِرَتِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ انْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُهُنَّ وَ قَبِيصَةُ يَعْقِدُ عَلَيْهِنَّ اَصَابِعَهُ

فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ اِنَّ خَالَكَ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَشَدَّ مَا عَقَدَ عَلَيْهِنَّ اَصَابِعَهُ يَعْنِي عَلَى الْكَلِمَاتِ الْاَرْبَعِ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ وَافَى بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَدَعْهُنَّ مُتَعَمِّداً فُتِحَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَاراً لِي جَلِيساً لِلْحَسَنِ فَحَدَّثَ بِهِ الْحَسَنَ

فَقَالَ لَهُ ائْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلَنِي عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثْتُهُ
فَقَالَ مَا اَغْلَى حَدِيثَكَ هٰذَا يَا خُرَاسَانِيُّ عِنْدِي وَ اَرْخَصَهُ عِنْدَكَ وَ اللهِ لَقَدْ اَوْطَأَ رَجُلٌ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى صَاحِبِ الْحَدِيثِ وَ هُوَ وَالِي مِصْرَ
فَقَالَ اِنِّي لَمْ آتِكَ لِشَيْءٍ مِمَّا فِي يَدِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

قبیصہ ابن مخارق بلالی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر وضعیف، سست و کمزور ہو گیا ہوں۔ اپنے گھر والوں میں بے قدر ہو گیا ہوں۔ جو کام کیا کرتا تھا اب نہیں کر سکتا ہوں۔ کچھ ایسے کلمات تعلیمات فرمائیے۔ جس سے مجھے فائدہ ہوا اور مختصر بھی ہوں کہ یاد رہیں۔ حضرت نے فرمایا: پھر کہو تم نے کیا کہا۔ قبیصہ نے دوبارہ کہا۔ پھر فرمایا: ایک بار اور کہو۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر کہا۔ اب حضرت نے فرمایا: اے قبیصہ جتنے درخت یا سنگریزے تیرے گرد ہیں۔ سب نے تیری باتوں پر گریہ کیا۔ اے قبیصہ اپنی دنیا کے لیے نماز صبح کے بعد تین بار کہو "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ"۔ اگر تو ان کلمات کو کہے گا تو دنیا میں کوری و خورہ وپیسی اور فالج سے محفوظ رہے گا۔

اور آخرت کے لیے کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ انْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ"۔ حضرت ان کلمات کو دہراتے تھے اور قبیصہ یاد کرتا جاتا تھا۔

ابوبکر وعمر نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بہت ہی محکم چیز ہے اور یہ ہیں بھی صرف چار کلمات۔

حضرت نے فرمایا: اگر ان کلمات کو عمداً ترک نہ کیا تو خداوند عالم (روز قیامت) جنت کے چار دروازے اس کے لیے کھول دے گا کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

نافع بیان کرتا ہے کہ حسن بصری کے ایک ہمسایہ نے یہ حدیث حسن بصری سے نقل کی کہ حسن بصری نے کہا کہ وہ شخص میرے قریب آیا اور میں اسکے قریب ہوا۔ میں نے اس سے معلوم کر کے یہ حدیث لکھ لی حسن بصری کہتا ہے اے مرد خراسانی یہ حدیث میرے نزدیک بیش قیمت اور تیرے نزدیک کم قیمت ہے اگر یہ حدیث والی مصر کے پاس ہوا اور سوار ہو کر وہاں یہ حدیث نقل کرنے جانا ہو تو بھی یہ زحمت کم ہو گی۔

أربعة من الوسواس

چار کام وسواس کی وجہ سے ہوتے ہیں

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي

الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ اَكْلُ الطِّينِ وَ فَتُّ الطِّينِ وَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ بِالْاَسْنَانِ وَ اَكْلُ اللِّحْيَةِ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار کام وسواس کی وجہ سے ہوتے ہیں: (۱) مٹی کھانا (۲) مٹی کو بکھیرنا (۳) دانتوں سے ناخن کاٹنا (۴) اور داڑھی چبانا۔

أربعة لا يشبعن من أربعة

چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں

۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا يَشْبَعْنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ الْاَرْضُ مِنَ الْمَطَرِ وَ الْعَيْنُ مِنَ النَّظَرِ وَ الْاُنْثَى مِنَ الذَّكَرِ وَ الْعَالِمُ مِنَ الْعِلْمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں: (۱) زمین بارش سے (۲) آنکھ دیکھنے سے (۳) عورت مرد سے (۴) ایک عالم علم سے۔

۴۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لِلشَّامِيِّ الَّذِي سَاَلَهُ عَنِ الْمَسَائِلِ فِي جَامِعِ الْكُوفَةِ اَرْبَعَةٌ لَا يَشْبَعْنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ اَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ وَ اُنْثَى مِنْ ذَكَرٍ وَ عَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ وَ عَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ.

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شامی جس نے جامع مسجد کوفہ میں مسائل دریافت کیے اس سے فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں: (۱) زمین بارش سے (۲) مادہ نر سے (۳) آنکھ دیکھنے سے (۴) اور عالم علم سے۔

أربع خصال من كن فيه كان في نور الله الأعظم

جس میں چار اوصاف ہوں گے وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوگا

۴۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ فِي نُورِ اللهِ الْاَعْظَمِ مَنْ كَانَتْ عِصْمَةُ اَمْرِهِ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّي رَسُولُ اللهِ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَيْراً قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَطِيئَةً قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں چار اوصاف ہوں گے وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوگا: (۱) خدا کے یکتا ہونے میرے رسول ہونے (۲) جب مصیبت سے دو چار ہوتو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون (۳) اور جب بھلائی حاصل ہوتو کہے الحمدللہ رب العالمین (۴) اور جب گناہ سرزد ہوتو کہے: استغفر اللہ واتوب الیہ۔

أربع خصال من كن فيه كمل إسلامه

جس شخص میں چار باتیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہوگا

۵۰ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ اِسْلَامُهُ وَ مُحِّصَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ عَنْهُ رَاضٍ مَنْ وَفَى لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا يَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهِ لِلنَّاسِ وَ صَدَقَ لِسَانُهُ مَعَ النَّاسِ وَ اسْتَحْيَا مِنْ كُلِّ قَبِيحٍ عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ النَّاسِ وَ حَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ اَهْلِهِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص میں چار باتیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہوگا اور اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور جب وہ خدا سے ملاقات کرے تو اس کا رب راضی ہوگا: (۱) اس نے لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اسے خدا کی خاطر وفا کرے (۲) وہ لوگوں سے ہمیشہ سچ بولے (۳) اور جو بات بھی اللہ کے نزدیک قبیح ہے اس سے شرم کرے (۴) اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ بااخلاق ہو۔

أربع كلمات حكم

چار حکمت آمیز کلمات

۵۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَيْسَ لِلْبَحْرِ جَارٌ وَ لَا لِلْمَلِكِ

صَدِيقٌ وَ لَا لِلْعَافِيَةِ ثَمَنٌ وَ كَمْ مِنْ مُنْعَمٍ عَلَيْهِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) دریا کا ہم سایہ نہیں ہوتا۔ (۲) بادشاہ کسی کا دوست نہیں ہوتا۔ (۳) صحت اور تندرستی کی کوئی قیمت نہیں (۴) ایسے لوگ بھی ہیں جو نعمتوں میں آرام و آسائش میں ہیں مگر ان کو اس کا احساس نہیں۔

أربع خصال بأربعة أبيات في الجنة

چار باتوں پر جنت کے چار قصر

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي أَرْبَعَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مَنْ أَنْفَقَ وَ لَمْ يَخَفْ فَقْراً وَ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَفْشَى السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقّاً.

پھر آپ ہی کا ارشاد ہے کہ جو مجھ سے چار باتوں کا وعدہ کرے میں اس سے بہشت میں چار محلوں کا وعدہ کرتا ہوں: (۱) جو شخص راہ خدا میں بے پروا ہو کر خرچ کرے (۲) اپنے نفس سے انصاف یعنی اپنی غلطی پر نادم ہو کر اس کے نتائج کو برداشت کرے (۳) ظاہر و آشکارا طور پر سلام کرے (۴) باوجودیکہ وہ حق پر مگر تکرار نہ کرے۔

أربع خصال من كن فيه بنى الله عز وجل له بيتا في الجنة

جس میں چار خصلتیں پائی جائیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں محل کا وعدہ فرمایا

۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ مَنْ آوَى الْيَتِيمَ وَ رَحِمَ الضَّعِيفَ وَ أَشْفَقَ عَلَى وَالِدَيْهِ وَ رَفَقَ بِمَمْلُوكِهِ.

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار صفتیں رکھتا ہو اس سے بہشت میں ایک قصر کا وعدہ کرتا ہوں: (۱) جو کسی یتیم کو پناہ دے (۲) بیکسوں کی مدد کرے (۳) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے (۴) اپنے غلام پر مہربانی کرے۔

من سلم من أربع خصال فله الجنة

جوشخص چار باتوں سے پرہیز کرے اس کے لئے جنت ہے

۵۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ سَلِمَ مِنْ اُمَّتِي مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الدُّنْيَا وَ اتِّبَاعِ الْهَوَى وَ شَهْوَةِ الْبَطْنِ وَ شَهْوَةِ الْفَرْجِ وَ مَنْ سَلِمَ مِنْ نِسَاءِ اُمَّتِي مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ فَلَهَا الْجَنَّةُ اِذَا حَفِظَتْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا.

۵۴) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار باتوں سے پرہیز کرے میں اس سے بہشت میں ایک محل کا وعدہ کرتا ہوں (۱) دنیاوی معاملات میں دخل نہ دے (۲) اپنے خواہشات نفس کی پیروی نہ کرے (۳) بھوک میں بے صبر نہ کرے (۴) بدکاری نہ کرے۔

اور جو عورت میری امت کی چار باتوں کا لحاظ رکھے اس کے لیے جنت ہے: (۱) پاکدامنی (۲) شوہر کی اطاعت (۳) نماز پنجگانہ (۴) رمضان کے روزے۔

أربعة ينظر الله عز و جل إليهم يوم القيامة

قیامت کے دن چار گروہوں پر خداوند عالم نگاہ رحمت فرمائے گا

۵۵ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَقَالَ نَادِماً اَوْ اَغَاثَ لَهْفَانَ اَوْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَوْ زَوَّجَ عَزَباً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار گروہوں پر خداوند عالم نگاہ رحمت فرمائے گا: (۱) جو کسی شرمندگی سے کسی کو نجات دلائے (۲) جو کسی ایسے شخص سے معاملہ کرنے کے بعد جو اس معاملے سے پشیمان ہو رہا کر دے اور معاملہ کی پابندی اٹھالے (۳) یا کوئی غلام آزاد کرے (۴) یا کسی کی شادی کروادے۔

أربع خصال لا تبتلی الشیعة بها

چار خصلتیں شیعوں میں نہیں ہوتیں

۵۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا ابْتَلَى اللهُ بِهِ شِيعَتَنَا فَلَنْ يَبْتَلِيَهُمْ بِاَرْبَعٍ بِاَنْ يَكُونُوا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ اَوْ اَنْ يَسْاَلُوا بِاَكُفِّهِمْ اَوْ اَنْ يُؤْتَوْا فِي اَدْبَارِهِمْ اَوْ اَنْ يَكُونَ فِيهِمْ اَخْضَرُ اَزْرَقُ.

پھر حضرت کا ارشاد ہے کہ شیعوں میں چار خصلتیں نہیں ہوتیں: (۱) حرام زادہ نہیں ہوتا۔ (۲) ہاتھ پھیلا کر سوال نہیں کرتا (۳) لواط نہیں کرتا (۴) زاغ چشم سبز نہیں ہوتا۔

أربع خصال من کن فیه کان في کنف الله عز و جل

جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ رحمت خدا سے سرفراز ہوگا

۵۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ فِي رَحْمَتِهِ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ وَ رِفْقٌ بِالْمَكْرُوبِ وَ شَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَ اِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوكِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ رحمت خدا سے سرفراز ہوگا: (۱) حسن خلق (۲) بلا رسیدہ کی دلجوئی (۳) والدین سے نیکی (۴) اپنے غلام کے ساتھ نرمی۔

إن الله عز و جل اختار من کل شيء أربعة

مختلف مخلوقات میں خداوند عالم نے چار چار چیزیں منتخب کی ہیں

۵۸ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اخْتَارَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَرْبَعَةً اخْتَارَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اِسْرَافِيلَ وَ مَلَكَ الْمَوْتِ عليه السلام وَ اخْتَارَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَرْبَعَةً لِلسَّيْفِ

اِبْرَاهِيمَ وَ دَاوُدَ وَ مُوسَى وَ اَنَا وَ اخْتَارَ مِنَ الْبُيُوتَاتِ اَرْبَعَةً فَقَالَ اِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ اِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَ اخْتَارَ مِنَ الْبُلْدَانِ اَرْبَعَةً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ التِّينِ وَ الزَّيْتُونِ وَ طُورِ سِينِينَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِينِ فَالتِّينُ الْمَدِينَةُ وَ الزَّيْتُونُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَ طُورُ سِينِينَ الْكُوفَةُ وَ هٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِينُ مَكَّةُ وَ اخْتَارَ مِنَ النِّسَاءِ اَرْبَعاً مَرْيَمَ وَ آسِيَةَ وَ خَدِيجَةَ وَ فَاطِمَةَ وَ اخْتَارَ مِنَ الْحَجِّ اَرْبَعَةً الثَّجَّ وَ الْعَجَّ وَ الْاِحْرَامَ وَ الطَّوَافَ فَاَمَّا الثَّجُّ فَالنَّحْرُ وَ الْعَجُّ ضَجِيجُ النَّاسِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ اخْتَارَ مِنَ الْاَشْهُرِ اَرْبَعَةً رجب [رَجَباً وَ شوال [شَوَّالًا وَ ذو القعدة [ذَا الْقَعْدَةِ وَ ذو الحجة [ذَا الْحِجَّةِ وَ اخْتَارَ مِنَ الْاَيَّامِ اَرْبَعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مختلف مخلوقات میں خداوند عالم نے چار چار چیزیں منتخب کی ہیں:

(۱) فرشتوں میں جبریل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت۔

(۲) اور انبیاء میں: ابراہیم، داؤد، موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوت۔

(۳) خاندانوں میں: جناب آدم، جناب ابراہیم، جناب نوح اور جناب عمران کو فرمایا ہے کہ ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین۔

(۴) شہروں میں تین یعنی مدینہ منورہ، زیتون یعنی بیت المقدس، طور سینین یعنی کوفہ اور بلد الامین یعنی مکہ معظّمہ۔

اور عورتوں میں چار عورتیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہن۔

اعمال حج میں چار عمل: ثج یعنی قربانی، عج مقنیہ کی آوازیں، احرام اور طواف۔

مہینوں میں چار مہینے: رجب، شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ۔ اور دنوں میں چار دن: جمعہ، ترویہ، عرفہ اور یوم نحر افضل ہیں۔

أربع خصال يتولد منها الغم

چار باتوں میں سے ہر غم لاتی ہے

۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اغْتَمَّ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْماً فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اُتِيتُ فَمَا اَعْلَمُ اَنِّي جَلَسْتُ عَلَى عَتَبَةِ بَابٍ وَ لَا شَقَقْتُ بَيْنَ غَنَمٍ وَ لَا لَبِسْتُ سَرَاوِيلِي مِنْ قِيَامٍ وَ لَا مَسَحْتُ يَدِي وَ وَجْهِي بِذَيْلِي.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک روز رنجیدہ تھے۔ فرمایا کہ خداوندا! میں کیوں رنجیدہ ہوں: (۱) نہ اپنے دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھا (۲) نہ گوسفندوں کے درمیان سے گزرا (۳) نہ کھڑے ہو کر پائجامہ پہنا (۴) نہ اپنے عمامہ سے ہاتھ یا منہ خشک کیا ہے۔

أربع خصال لا تزال في أمة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امت رسولؐ میں چار باتیں ہمیشہ رہیں گی

۶۰ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحُسَیْنِ الْفَارِسِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ اَرْبَعَةٌ لَا تَزَالُ فِی اُمَّتِی اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَ النِّیَاحَةُ وَ اِنَّ النَّائِحَةَ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقُومُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں چار باتیں قیامت تک باقی رہیں گی: (۱) اپنے خاندان پر فخر (۲) دوسرے کے عیب (یعنی نسب میں طعن) بیان کرنا (۳) بارش کا وقت نجوم سے مقرر کرنا (۴) اور مردوں پر رونا۔

وہ عورتیں جن کا یہ پیشہ ہے کہ اجرت لے کر دوسروں کے مردوں پر روتی ہیں اگر توبہ کیے بغیر مر جائیں گی تو قیامت کے دن لباس جہنم میں اٹھیں گی۔

بني الجسد على أربعة أشياء

جسم کی بنا چار چیزوں پر ہے

۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ اَبِی الْاَصْبَغِ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ بُنِیَ الْجَسَدُ عَلَی اَرْبَعَةِ اَشْیَاءَ عَلَی الرُّوحِ وَ الْعَقْلِ وَ الدَّمِ وَ النَّفَسِ فَاِذَا خَرَجَ الرُّوحُ تَبِعَهُ الْعَقْلُ وَ اِذَا رَاَی الرُّوحُ شَیْئاً حَفِظَهُ عَلَیْهِ الْعَقْلُ وَ بَقِیَ الدَّمُ وَ النَّفَسُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسم کی بنا چار چیزوں پر ہے: (۱) روح (۲) عقل (۳) خون (۴) نفس۔ جب روح نکل جاتی ہے تو عقل بھی نہیں رہتی اور جب روح کوئی چیز دیکھتی ہے تو عقل اس کو یاد رکھتی ہے۔

قوام الإنسان وبقاؤه بأربعة والنيران أربعة

انسان کا وجود اور اس بقاء چار چیزوں سے ہے اور آگ کی چار قسمیں ہیں

۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ قِوَامُ الْإِنْسَانِ وَبَقَاؤُهُ بِأَرْبَعَةٍ بِالنَّارِ وَ النُّورِ وَ الرِّيحِ وَ الْمَاءِ فَبِالنَّارِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَ بِالنُّورِ يُبْصِرُ وَ يَعْقِلُ وَ بِالرِّيحِ يَسْمَعُ وَ يَشَمُّ وَ بِالْمَاءِ يَجِدُ لَذَّةَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ فَلَوْ لَا النَّارُ فِي مَعِدَتِهِ لَمَا هَضَمَتِ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ وَ لَوْ لَا أَنَّ النُّورَ فِي بَصَرِهِ لَمَا أَبْصَرَ وَ لَا عَقَلَ وَ لَوْ لَا الرِّيحُ لَمَا الْتَهَبَتْ نَارُ الْمَعِدَةِ وَ لَوْ لَا الْمَاءُ لَمْ يَجِدْ لَذَّةَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ النِّيرَانِ فَقَالَ النِّيرَانُ أَرْبَعَةٌ نَارٌ تَأْكُلُ وَ تَشْرَبُ وَ نَارٌ تَأْكُلُ وَ لَا تَشْرَبُ وَ نَارٌ تَشْرَبُ وَ لَا تَأْكُلُ وَ نَارٌ لَا تَأْكُلُ وَ لَا تَشْرَبُ فَالنَّارُ الَّتِي تَأْكُلُ وَ تَشْرَبُ فَنَارُ ابْنِ آدَمَ وَ جَمِيعِ الْحَيَوَانِ وَ الَّتِي تَأْكُلُ وَ لَا تَشْرَبُ فَنَارُ الْوَقُودِ وَ الَّتِي تَشْرَبُ وَ لَا تَأْكُلُ فَنَارُ الشَّجَرَةِ وَ الَّتِي لَا تَأْكُلُ وَ لَا تَشْرَبُ فَنَارُ الْقَدَّاحَةِ وَ الْحُبَاحِبِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے وجود کا سرمایہ چار چیزیں ہیں: (۱) آگ (۲) نور (۳) ہوا (۴) پانی۔ کھانا پینا آگ کے اثر سے ہے۔ بینائی اور فہم نور کا اثر ہے۔ ہوا کے ذریعے سے آدمی سنتا اور سونگتا ہے۔ پانی کے ذریعے سے کھانے پینے کی لذت محسوس کرتا ہے۔ اگر آدمی کے معدے میں آگ کی حرارت نہ ہوتی تو کھانا پینا ہضم نہ ہوتا۔ اگر آنکھوں میں نور نہ ہوتا تو کوئی شے دیکھ سکتا نہ سمجھ سکتا۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو پیٹ کی آگ نہ بھڑکتی۔ اگر پانی نہ ہوتا تو کھانے پینے کی لذت محسوس نہ کرسکتا۔

راوی نے حضرت سے آگ کی قسمیں پوچھیں۔ آپ نے فرمایا آگ کی چار قسمیں ہیں: (۱) وہ آگ جو کھاتی ہے اور پیتی ہے (۲) وہ جو کھاتی ہے مگر پیتی نہیں (۳) جو پیتی ہے اور کھاتی نہیں (۴) وہ آگ جو نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے۔

(۱) وہ آگ جو کھاتی پیتی ہے وہ ہر انسان وحیوان میں ہے۔ (۲) وہ آگ کھاتی ہے مگر پیتی نہیں۔ وہ لکڑی کی ہے جو لکڑی کو جلا کر کھا جاتی ہے۔ (۳) وہ آگ جو پیتی ہے اور کھاتی نہیں وہ نباتات کی آگ ہے۔ (۴) اور وہ آگ جو نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے جو پتھر یا لوہے کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔

أربع خصال يفسدن القلب و ينبتن النفاق

چار باتوں سے دل میں فساد اور نفاق پیدا ہوتا ہے

۹۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ رَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى الْمَرْوَزِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَرْبَعٌ يُفْسِدْنَ الْقَلْبَ وَ يُنْبِتْنَ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الشَّجَرَ اسْتِمَاعُ اللَّهْوِ وَ الْبَذَاءُ وَ اِتْيَانُ بَابِ السُّلْطَانِ وَ طَلَبُ الصَّيْدِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتوں سے دل میں فساد اور نفاق پیدا ہوتا ہے: (۱) گانا سننا (۲) بیہودہ باتیں سننا (۳) بادشاہوں کے دربار میں جانا آنا (۴) شکار کرنا۔

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحب أربع قبائل و يبغض أربع قبائل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار قبیلوں کو دوست اور چار قبیلوں کو دشمن رکھتے تھے

۹۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يُحِبُّ اَرْبَعَ قَبَائِلَ كَانَ يُحِبُّ الْاَنْصَارَ وَ عَبْدَ الْقَيْسِ وَ اَسْلَمَ وَ بَنِي تَمِيمٍ وَ كَانَ يُبْغِضُ بَنِي اُمَيَّةَ وَ بَنِي حُنَيْفٍ وَ بَنِي ثَقِيفٍ وَ بَنِي هُذَيْلٍ وَ كَانَ عليه السلام يَقُولُ لَمْ تَلِدْنِي اُمِّي بَكْرِيَّةً وَ لَا ثَقَفِيَّةً وَ كَانَ عليه السلام يَقُولُ فِي كُلِّ حَيٍّ نَجِيبٌ اِلَّا فِي بَنِي اُمَيَّةَ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار قبیلوں کو دوست رکھتے تھے: (۱) انصار مدینہ اوس و خزراج (۲) عبدالقیس (۳) اسلم (۴) بنی تمیمؓ۔

اور چار قبیلوں کو دشمن رکھتے تھے: (۱) بنی امیہ (۲) بنی حنیف یعنی یمامہ کے لوگ (۳) بنی ثقیف طائف کے (۴) بنی ہذیل۔

فرماتے تھے کہ میری والدۂ معظّمہ نہ بنی بکر سے تھیں نہ بنی ثقیف سے اور ہر قبیلہ میں نجیب ہوتے ہیں۔ سوائے بنی امیہ کے جن میں کوئی نجیب و شریف نہیں۔

أربع خصال يمتن القلب

چار خصلتیں دل کو مردہ کرتی ہیں

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعٌ يُمِتْنَ الْقَلْبَ الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ وَ كَثْرَةُ مُنَاقَشَةِ النِّسَاءِ يَعْنِي مُحَادَثَتَهُنَّ وَ مُمَارَاةُ الْأَحْمَقِ تَقُولُ وَ يَقُولُ وَ لَا يَرْجِعُ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً وَ مُجَالَسَةُ الْمَوْتَى فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا الْمَوْتَى قَالَ كُلُّ غَنِيٍّ مُتْرَفٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار خصلتیں دل کو مردہ بنا دیتی ہیں: (۱) گناہ پر گناہ (۲) عورتوں کے پاس زیادہ بیٹھنا (۳) بیوقوفوں سے بحث وتکرار جو غیبت بھی کرتے ہیں اور صحیح بات کو نہیں مانتے۔ (۴) مُردوں کی صحبت۔ اصحاب نے عرض کی یا حضرت مردہ کون ہے؟ فرمایا وہ دولت مند جو عیش وآرام میں یادخدا سے غافل زندگی بسر کرتا ہو۔

لا تخلو الأرض من أربعة من المؤمنين

زمین چار مومنین کبھی بھی خالی نہیں رہی

۶۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ لَيْسَ تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَدْ يَكُونُونَ أَكْثَرَ وَ لَا يَكُونُونَ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْفُسْطَاطَ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ أَطْنَابٍ وَ الْعَمُودُ فِي وَسَطِهِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زمین پر کم از کم چار مومن ضرور ہر کانے میں رہتے ہیں اور کبھی چار سے زیادہ بھی ہوجاتے ہیں اس لیے کہ ہر خیمے کے لیے چار طنابیں اور ایک درمیانی ستون ضروری ہے۔ شرح طنابوں سے مراد چار مومنین اور ستون سے مراد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ ہیں۔

أربع خصال يستغني بها عن الطب

چار باتوں پر عمل کرنا صحتمند رکھتا ہے

۶۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ

الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام لِلْحَسَنِ ابْنِهِ عليه السلام يَا بُنَيَّ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَرْبَعَ خِصَالٍ تَسْتَغْنِي بِهَا عَنِ الطِّبِّ فَقَالَ بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تَجْلِسْ عَلَى الطَّعَامِ اِلَّا وَ اَنْتَ جَائِعٌ وَلَا تَقُمْ عَنِ الطَّعَامِ اِلَّا وَ اَنْتَ تَشْتَهِيهِ وَ جَوِّدِ الْمَضْغَ وَاِذَا نِمْتَ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ عَلَى الْخَلَاءِ فَاِذَا اسْتَعْمَلْتَ هٰذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنِ الطِّبِّ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے جان پدر (یعنی امام حسن علیہ السلام) (۱) جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھاؤ (۲) کسی قدر کھانے کی خواہش باقی رہے تو کھانے سے ہاتھ روک لو (۳) جو کچھ کھاؤ خوب چبا کر کھاؤ (۴) سونے سے پہلے بیت الخلا جاؤ۔ اگر ان چار باتوں پر عمل کرو گے تو صحت برقرار رہے گی۔

أربع خصال لا تكون في مؤمن

مومن میں چار خصلتیں نہیں ہوتیں

۶۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعُ خِصَالٍ لَا تَكُونُ فِي مُؤْمِنٍ لَا يَكُونُ مَجْنُوناً وَ لَا يَسْاَلُ عَنْ اَبْوَابِ النَّاسِ وَ لَا يُولَدُ مِنَ الزِّنَا وَ لَا يُنْكَحُ فِي دُبُرِهِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن میں چار خصلتیں نہیں ہوتیں: (۱) دیوانہ نہیں ہوتا (۲) دروازوں پر جا کر سوال نہیں کرتا (۳) حرام زادہ نہیں ہوتا (۴) مفعول نہیں ہوتا۔

أخذ الله عز و جل ميثاق المؤمن على أربعة

خدا نے مومن سے چار باتوں کا عہد و پیمان لیا ہے

۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَى اَنْ لَا يُقْبَلَ قَوْلُهُ وَ لَا يُصَدَّقَ حَدِيثُهُ وَ لَا يَنْتَصِفَ مِنْ عَدُوِّهِ وَ لَا يَشْفِيَ غَيْظَهُ اِلَّا بِفَضِيحَةِ نَفْسِهِ لِاَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے مومن سے عہد و پیمان لیا ہے کہ (۱) لوگ اس کی بات کو قبول نہ کریں گے (۲) اس کی خبر پر یقین نہ کریں گے (۳) وہ اپنے دشمن سے عوض نہ لے گا (۴) اور خاموش رہے گا۔

لا ينفك المؤمن من أربع خصال

مومن چار خصلتوں سے جدا نہیں ہوتا

۷۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ يَا سَمَاعَةُ لَا يَنْفَكُّ الْمُؤْمِنُ مِنْ خِصَالٍ اَرْبَعٍ مِنْ جَارٍ يُؤْذِيهِ وَ شَيْطَانٍ يُغْوِيهِ وَ مُنَافِقٍ يَقْفُو اَثَرَهُ وَ مُؤْمِنٍ يَحْسُدُهُ ثُمَّ قَالَ يَا سَمَاعَةُ اَمَا اِنَّهُ اَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ قُلْتُ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ فِيهِ الْقَوْلَ فَيُصَدَّقُ عَلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن چار خصلتوں سے جدا نہیں ہوتا: (۱) تکلیف پہنچانے والا ہمسایہ (۲) ایک شیطان جو اس کو بہکاتا رہے (۳) اور ایک منافق جو ہر وقت اس کی غلطیوں پر نظر رکھے (۴) اور ایک مومن جو اس سے حسد کرتا رہے اور اس مومن کی ایذا رسانی اس کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کا سبب ہے کیونکہ لوگ اس کی ظاہری دیانت کو دیکھ کر اس کی باتوں کو صحیح سمجھتے ہیں۔

أربعة أسرع شيء عقوبة

چار آدمیوں پر جلد عذاب آتا ہے

۷۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ اَسْرَعُ شَيْءٍ عُقُوبَةً رَجُلٌ اَحْسَنْتَ اِلَيْهِ وَ يُكَافِئُكَ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ اِسَاءَةً وَ رَجُلٌ لَا تَبْغِي عَلَيْهِ وَ هُوَ يَبْغِي عَلَيْكَ وَ رَجُلٌ عَاهَدْتَهُ عَلَى اَمْرٍ فَمِنْ اَمْرِكَ الْوَفَاءُ لَهُ وَ مِنْ اَمْرِهِ الْغَدْرُ بِكَ وَ رَجُلٌ يَصِلُ قَرَابَتَهُ وَ يَقْطَعُونَهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں پر جلد عذاب آتا ہے: (۱) وہ جو احسان کے عوض میں برائی کرے (۲) وہ جو کسی پر بلا سبب ظلم کرے (۳) وہ جو اپنے وعدہ کو پورا کرے اور دوسرا بے وفائی کرے (۴) وہ جو اپنے عزیزوں سے ملے اور اعزا اس سے قطع تعلق کر لیں۔

۷۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ

قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ اَسْرَعُ شَيْءٍ عُقُوبَةً رَجُلٌ اَحْسَنْتَ اِلَيْهِ فَكَافَاكَ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ اِسَاءَةً وَ رَجُلٌ لَا تَبْغِي عَلَيْهِ وَ هُوَ يَبْغِي عَلَيْكَ وَ رَجُلٌ عَاهَدْتَهُ عَلَى اَمْرٍ فَوَفَيْتَ لَهُ وَ غَدَرَ بِكَ وَ رَجُلٌ وَصَلَ قَرَابَتَهُ فَقَطَعُوهُ.

ثُمَّ قَالَ عليه السلام يَا عَلِيُّ مَنِ اسْتَوْلَى عَلَيْهِ الضَّجَرُ رَحَلَتْ عَنْهُ الرَّاحَةُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے علیؑ! چار آدمیوں پر جلد عذاب آتا ہے: (۱) وہ جو احسان کے عوض میں برائی کرے (۲) وہ جو کسی پر بلا سبب ظلم کرے (۳) وہ جو اپنے وعدہ کو پورا کرے اور دوسرا بے وفائی کرے (۴) وہ جو اپنے عزیزوں سے ملے اور اعزا اس سے قطع تعلق کر لیں۔

پھر فرمایا: اے علیؑ! جو شخص بے قراری کرے گا اس سے راحت رخصت ہو جائے گی۔

أربعة لا تدخل واحدة منهن بيتا إلا خرب

چار آدمیوں کا خانہ خراب ہو کر رہتا ہے

۶۳ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَدْخُلُ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بَيْتاً اِلَّا خَرِبَ وَ لَمْ يَعْمُرْ الْخِيَانَةُ وَ السَّرِقَةُ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ الزِّنَا.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کا خانہ خراب ہو کر رہتا ہے: (۱) خیانت کرنے والا (۲) چوری کرنے والا (۳) شراب پینے والا (۴) بدکاری کرنے والا۔

الأشياء التي كل واحدة منها على أربعة

ہر چیز چار شعبے رکھتی ہے

۶۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْاِيمَانُ عَلَى اَرْبَعِ دَعَائِمَ عَلَى الصَّبْرِ وَ الْيَقِينِ وَ الْعَدْلِ وَ الْجِهَادِ وَ الصَّبْرُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الشَّوْقِ

وَ الْاِشْفَاقِ وَ الزُّهْدِ وَ التَّرَقُّبِ فَمَنِ اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ مَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا تَهَاوَنَ بِالْمُصِيبَاتِ وَ مَنِ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ الْيَقِينُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ وَ تَاَوُّلِ الْحِكْمَةِ وَ مَوْعِظَةِ الْعِبْرَةِ وَ سُنَّةِ الْاَوَّلِينَ فَمَنْ تَبَصَّرَ فِي الْفِطْنَةِ تَاَوَّلَ الْحِكْمَةَ وَ مَنْ تَاَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ وَ مَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ فَكَاَنَّمَا عَاشَ فِي الْاَوَّلِينَ وَ الْعَدْلُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى غَائِصِ الْفَهْمِ وَ غَمْرَةِ الْعِلْمِ وَ زَهْرَةِ الْحِكْمَةِ وَ رَوْضَةِ الْحِلْمِ فَمَنْ فَهِمَ فَسَّرَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ مَنْ عَلِمَ شَرَحَ غَرَائِبَ الْحِكَمِ وَ مَنْ كَانَ حَلِيماً لَمْ يُفْرِطْ فِي اَمْرٍ يَلْبِسُهُ فِي النَّاسِ وَ الْجِهَادُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَ شَنَآنِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَ مَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ اَرْغَمَ اَنْفَ الْمُنَافِقِ وَ مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَ مَنْ شَنَاَ الْفَاسِقِينَ وَ غَضِبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ اللّٰهُ لَهُ فَذٰلِكَ الْاِيمَانُ وَ دَعَائِمُهُ وَ شُعَبُهُ وَ الْكُفْرُ عَلَى اَرْبَعِ دَعَائِمَ عَلَى الْفِسْقِ وَ الْعُتُوِّ وَ الشَّكِّ وَ الشُّبْهَةِ وَ الْفِسْقُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الْجَفَاءِ وَ الْعَمَى وَ الْغَفْلَةِ وَ الْعُتُوِّ فَمَنْ جَفَا حَقَّرَ الْحَقَّ وَ مَقَتَ الْفُقَهَاءَ وَ اَصَرَّ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ وَ مَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ وَ اتَّبَعَ الظَّنَّ وَ اَلَحَّ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَ مَنْ غَفَلَ غَرَّتْهُ الْاَمَانِيُّ وَ اَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ اِذَا انْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَ بَدَا لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ وَ مَنْ عَتَا عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَذَلَّهُ بِسُلْطَانِهِ وَ صَغَّرَهُ بِجَلَالِهِ كَمَا فَرَّطَ فِي جَنْبِهِ وَ عَتَا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِ الْكَرِيمِ وَ الْعُتُوِّ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى التَّعَمُّقِ وَ التَّنَازُعِ وَ الزَّيْغِ وَ الشِّقَاقِ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُنِبْ اِلَى الْحَقِّ وَ لَمْ يَزْدَدْ اِلَّا غَرَقاً فِي الْغَمَرَاتِ فَلَمْ تَحْتَبِسْ عَنْهُ فِتْنَةٌ اِلَّا غَشِيَتْهُ اُخْرَى وَ انْخَرَقَ دِينُهُ فَهُوَ يَهِيمُ فِي اَمْرٍ مَرِيجٍ وَ مَنْ نَازَعَ وَ خَاصَمَ قَطَعَ بَيْنَهُمُ الْفَشَلُ وَ ذَاقُوا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ سَاءَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَ حَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَ مَنْ سَاءَتْ عَلَيْهِ الْحَسَنَةُ اعْوَرَّتْ عَلَيْهِ طُرُقُهُ وَ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ اَمْرُهُ وَ ضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ وَ حَرِيٌّ اَنْ تَرْجِعَ مِنْ دِينِهِ وَ يَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الشَّكُّ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الْهَوْلِ وَ الرَّيْبِ وَ التَّرَدُّدِ وَ الِاسْتِسْلَامِ فَمَنْ جَعَلَ الْمِرَاءَ دَيْدَناً لَمْ يُصْبِحْ لَيْلُهُ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ يَتَمَارَى الْمُتَمَارُونَ فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَ مَنْ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ سَبَقَهُ الْاَوَّلُونَ وَ اَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ وَ قَطَعَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيَاطِينِ وَ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَ مَنْ نَجَا فَبِالْيَقِينِ وَ الشُّبْهَةُ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الْاِعْجَابِ بِالزِّينَةِ وَ تَسْوِيلِ النَّفْسِ وَ تَاَوُّلِ الْفُرَجِ وَ تَلَبُّسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ وَ ذٰلِكَ بِاَنَّ الزِّينَةَ تُزِيلُ عَلَى الْبَيِّنَةِ وَ اَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُقَحِّمُ عَلَى الشَّهْوَةِ وَ

اَنَّ الْفُرَجَ يُمِيلُ مَيْلًا عَظِيماً وَ اَنَّ التَّلَبُّسَ ظُلُماتٌ بَعْضُها فَوْقَ بَعْضٍ فَذٰلِكَ الْكُفْرُ وَ دَعَائِمُهُ وَ شُعَبُهُ وَ النِّفَاقُ عَلَى اَرْبَعِ دَعَائِمَ عَلَى الْهَوَى وَ الْهُوَيْنَا وَ الْحَفِيظَةِ وَ الطَّمَعِ وَ الْهَوَى عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الْبَغْيِ وَ الْعُدْوَانِ وَ الشَّهْوَةِ وَ الطُّغْيَانِ فَمَنْ بَغَى كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَ عِلَّاتُهُ وَ مَنِ اعْتَدَى لَمْ تُؤْمَنْ بَوَائِقُهُ وَ لَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ وَ مَنْ لَمْ يَعْزِلْ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ خَاضَ فِي الْخَبِيثَاتِ وَ مَنْ طَغَى ضَلَّ عَلَى غَيْرِ يَقِينٍ وَ لَا حُجَّةَ لَهُ وَ شُعَبُ الْهُوَيْنَا الْهَيْبَةُ وَ الْغِرَّةُ وَ الْمُمَاطَلَةُ وَ الْاَمَلُ وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْهَيْبَةَ تَرُدُّ عَلَى دِينِ الْحَقِّ وَ تُفَرِّطُ الْمُمَاطَلَةَ فِي الْعَمَلِ حَتَّى يَقْدَمَ الْاَجَلُ وَ لَوْ لَا الْاَمَلُ عَلِمَ الْاِنْسَانُ حَسْبَ مَا هُوَ فِيهِ وَ لَوْ عَلِمَ حَسْبَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ مِنَ الْهَوْلِ وَ الْوَجَلِ وَ شُعَبُ الْحَفِيظَةِ الْكِبْرُ وَ الْفَخْرُ وَ الْحَمِيَّةُ وَ الْعَصَبِيَّةُ فَمَنِ اسْتَكْبَرَ اَدْبَرَ وَ مَنْ فَخَرَ فَجَرَ وَ مَنْ حَمِيَ اَصَرَّ وَ مَنْ اَخَذَتْهُ الْعَصَبِيَّةُ جَارَ فَبِئْسَ الْاَمْرُ اَمْرٌ بَيْنَ الْاِسْتِكْبَارِ وَ الْاِدْبَارِ وَ فُجُورٍ وَ جَوْرٍ وَ شُعَبُ الطَّمَعِ اَرْبَعٌ الْفَرَحُ وَ الْمَرَحُ وَ اللَّجَاجَةُ وَ التَّكَاثُرُ فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمَرَحُ خُيَلَاءُ وَ اللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنِ اضْطَرَّتْهُ اِلَى حَبَائِلِ الْآثَامِ وَ التَّكَاثُرُ لَهْوٌ وَ شُغُلٌ وَ اسْتِبْدَالُ الَّذِي هُوَ اَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَذٰلِكَ النِّفَاقُ وَ دَعَائِمُهُ وَ شُعَبُهُ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کے چار ستون ہیں: (۱) صبر (۲) یقین (۳) عدل (۴) جہاد۔

پھر صبر کے چار شعبے ہیں: (۱) شوق (۲) اشفاق یعنی خوف (۳) زہد (۴) مراقبت۔ جنت کا مشتاق نفس امارہ کا پیرو نہ ہوگا۔ جس کو عذاب جہنم کا خوف ہوگا وہ گناہوں سے پرہیز کرے گا۔ دنیا کے ترک کر دینے سے مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔ مراقب نیکیوں میں جلدی کرے گا۔

یقین کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) ہوشمندی (۲) انجام بینی (۳) متقی و پرہیزگار اسلاف کے اعمال کا مطالعہ۔ ہوش مند انجام کار پر نظر رکھے گا اور انجام پر نظر رکھنے والا آثار عبرت خیز سے مطلع ہوگا اور عبرت حاصل کرنے والا سنت سے واقف ہوگا اور جو سنت سے آگاہ ہے گویا وہ سلف صالحین کا مصاحب ہے اور ان کے حالات سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔

عدالت کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) عقل و فہم (۲) علم (۳) حکمت (۴) حلم۔ فہم رکھنے والا علمی مسائل کو سمجھے گا اور ان کی شرح کرے گا۔ شخص حکیم و دانا اپنے معاملات میں حد سے آگے نہ بڑھے گا اور پسندیدہ عنوان سے قضایا کا فیصلہ کرے گا اور جو فرزانہ و بینا ہے اپنے فرائض کو بخوبی ادا کرے اور نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے گا۔

جہاد کے بھی چار شعبے ہیں: نیکی کرنے کا حکم دینا (۲) برائیوں سے باز رکھنے کی کوشش کرنا (۳) ثابت قدم رہنا (۴) فاسقوں سے دشمنی رکھنا۔ امر بالمعروف کرنے سے مومن کو طاقت پہنچتی ہے۔ برے کاموں سے روکنے والا منافق کو

ذلیل و نا کام کر دیتا ہے۔ جہاد میں ثابت قدم رہنے والا اپنے فرض کو پورا کرتا ہے۔ جو فاسقوں کو دشمن رکھتا ہے اس کو خدا کی نافرمانی گوارا نہیں۔

کفر کے بھی چار ستون ہیں: (۱) فسق (۲) سرکشی (۳) شک (۴) شبہ۔

فسق کے چار شعبے ہیں: (۱) جفا کاری (۲) کورچشمی (۳) غفلت (۴) اشوبگری۔ جفا کار حق کو سبک جانتا ہے۔ فقہاء اور علماء کو دشمن رکھتا ہے۔ گناہان کبیرہ پر اصرار کرتا ہے۔

کورچشم، خدا کو بھولا ہوا ہے۔ گمان کا پیرو ہے۔ اس پر شیطان کا قابو ہے۔ غافل اپنی آرزو کے فریب میں مبتلا ہے۔ جب پردے اٹھ جائیں گے تو آنکھیں کہیں گی خدا کا فیصلہ اس کی امید کے خلاف ہوگا۔ خدا کی نافرمانی کرنے والا ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے۔

سرکشی کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) خوردہ گیری (۲) کشمکش (۳) کج دلی (۴) تفرقہ سازی۔ خوردہ گیری کرنے والا حق کی طرف نہیں آتا۔ فتنوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ نئے نئے فتنے اٹھاتا ہے۔ اپنی پیدا کی ہوئی الجھنوں میں خود مبتلا رہتا ہے۔ کشمکش پیدا کرنے والے دشمنی پر ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ رشتہ محبت ٹوٹ چکتا ہے۔ انجام کی خرابی کا مزہ خود چکھتے ہیں آدمیوں کی ناپسند اور بدی پسند ہے۔ آئین وقواعد ایمان سے گریز کرتے ہیں۔

شک کے چار شعبے ہیں: (۱) مجادلہ و بحث (۲) خوف و ہراس (۳) بددلی (۴) نزوید۔ مجادلہ کرنے والے نعمات الٰہی میں بحث کرتے ہیں اور جو اپنی پیش نظر چیزوں سے ڈرتا ہے وہ چت ہو جاتا ہے اور پشت کے بل گر پڑتا ہے۔ جو راہ حق میں بددلی کی وجہ سے نزوید کرتا ہے اگے جلنے والے بڑھ جاتے اور بعد کرانے والے اس کے برابر آجاتے ہیں اور جو شخص دنیا و آخرت کی مشکلوں میں اپنے کو ڈال دیتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔ اور یقین کرنے والا نجات پا جاتا ہے۔

شبہ کے چار شعبے ہیں: (۱) خود پسندی (۲) خود فریبی (۳) کشائش و آسانی کی فکر میں مبتلا (۴) باطل کو جامہ حق پہنانا۔ خود آرائی راہ حق کو مدد کر دیتی ہے۔ خود فریبی راہ حق کی آگ میں ڈال دیتی ہے۔ فکر غلط آدمی کو سرنگوں کر دیتی ہے۔ حق پوشی سے دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔

کفر و نفاق کے بھی چار ستون ہیں: (۱) خواہش نفس (۲) سست انکاری (۳) کینہ پروری (۴) طمع۔

خواہش نفس کے چار شعبے ہیں: (۱) ستم گاری (۲) دست اندازی (۳) شہوت رانی (۴) سرکشی۔ ستم پیشہ کے لیے بہت مشکلات ہیں۔ دست اندازی کرنے والا اس کا نتیجہ دیکھے گا۔ کبھی اس کو اطمینان نصیب نہ ہوگا۔

سست انکاری کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) سستی (۲) فریب کھانا (۳) غیبت (۴) آرزو رکھنا۔ سستی و کاہلی کرنے والا دین حق سے غافل ہو جاتا ہے۔ غیبت کرنے سے کاموں میں اتنی تاخیر ہوتی ہے کہ موت سر پر آپہنچتی ہے اگر خود فریبی نہ

ہوتو آدمی حقیقت کو پہچان لے اور خوف وہراس سے مرجائے۔

کینہ پروری کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) تکبر (۲) فخر (۳) طرفداری (۴) تعصب۔ متکبر پس پشت پلٹ جاتا ہے فخر کرنے والا برا آدمی ہے۔ طرفداری گناہ پر اصرار ہے۔ تعصب کرنے والا ظالم ہے۔

طمع کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) خوشی (۲) سرمستی (۳) فریب دہی (۴) حق سے زیادہ طلب کرنا۔ شادی وخوشی خدا کو ناپسند ہے۔ سرمستی خودفروشی ہے۔ فریب دہی گرفتاری ہے۔ اس کے لیے جو دام گناہ میں بہنا ہوا ہے۔ اپنے حق سے زیادہ طلب کرنا نیکیوں کو بدی سے تبدیل کرنا ہے۔

كتب نجدة الحروري إلى ابن عباس يسأله عن أربعة أشياء

نجدہ حروری نے ابن عباسؓ سے چار چیزوں کے بارے سوال کیا

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ النَّابِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَ هَلْ كَانَ يَقْسِمُ لَهُنَّ شَيْئاً وَ عَنْ مَوْضِعِ الْخُمُسِ وَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ يُتْمُهُ وَ عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا قَوْلُكَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يُحْذِيهِنَّ وَ لَا يَقْسِمُ لَهُنَّ شَيْئاً وَ اَمَّا الْخُمُسُ فَاِنَّا نَزْعُمُ اَنَّهُ لَنَا وَ زَعَمَ قَوْمٌ اَنَّهُ لَيْسَ لَنَا فَصَبَرْنَا فَاَمَّا الْيَتِيمُ فَانْقِطَاعُ يُتْمِهِ اَشُدُّهُ وَ هُوَ الِاحْتِلَامُ اِلَّا اَنْ لَا تُؤْنِسَ مِنْهُ رُشْداً فَيَكُونَ عِنْدَكَ سَفِيهاً اَوْ ضَعِيفاً فَيُمْسِكُ عَلَيْهِ وَلِيُّهُ وَ اَمَّا الذَّرَارِيُّ فَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَقْتُلُهَا وَ كَانَ الْخَضِرُ عليه السلام يَقْتُلُ كَافِرَهُمْ وَ يَتْرُكُ مُؤْمِنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَعْلَمُ الْخَضِرُ فَاَنْتَ اَعْلَمُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نجدہ خارجی نے ابن عباسؓ سے تحریراً دریافت کیا کہ آیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ غزوات میں اپنی ازواج کو لے جاتے تھے: (۲) کیا ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے (۳) خمس کا مصرف کیا ہے اور کس کام میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ (۴) یتیم کس وقت بالغ ہوتا ہے۔

جناب ابن عباسؓ نے تحریر فرمایا کہ حضرت نے اپنی عورتوں کا حصہ خمس نہیں مقرر فرمایا تھا۔ (۳) خمس ہمارا حق ہے لیکن لوگ نہیں دیتے تو صبر کر لیتے ہیں۔ (۴) یتیم جب محتلم ہوتو بالغ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کہ بے عقل ودیوانہ ہو۔ اس وقت اس کا ولی اس کے مال کی حفاظت کرے گا۔ حضرت کفار کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ جناب خضر علیہ السلام کو بیشک کفار کے بچوں کو قتل

کرنے کا حکم تھا نہ کہ مومنین کے بچوں کو قتل کرتے تھے۔

العلامات في الشيب في أربعة مواضع

بڑھاپے کی علامات میں چار نشانیاں

۷۶ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللہِ الْبَرْقِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْمَدِینِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ الْجَعْفَرِیِّ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِہِ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ الشَّیْبُ فِی مُقَدَّمِ الرَّاْسِ یُمْنٌ وَ فِی الْعَارِضَیْنِ سَخَاءٌ وَ فِی الذَّوَائِبِ شَجَاعَۃٌ وَ فِی الْقَفَا شُؤْمٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (۱) سر کے اگلے حصے میں سفید بال مبارک ہیں۔ (۲) اور رخساروں پر سخاوت کی علامت ہے (۳) گیسوؤں میں شجاعت کی نشانی (۴) اور سر کے سفید بال گدی کی طرف نحوست ہیں۔

الناس أربعة

آدمیوں کی چار قسمیں

۷۷ حَدَّثَنِی اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ عَنِ الْہَیْثَمِ بْنِ اَبِی مَسْرُوقٍ النَّہْدِیِّ بِاِسْنَادِہٖ یَرْفَعُہٗ اِلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ النَّاسُ اَرْبَعَۃٌ فَمِنْہُمْ مَنْ لَہٗ خُلُقٌ وَ لَا خَلَاقَ لَہٗ وَ مِنْہُمْ مَنْ لَہٗ خَلَاقٌ وَ لَا خُلُقَ لَہٗ وَ مِنْہُمْ مَنْ لَا خُلُقَ وَ لَا خَلَاقَ لَہٗ وَ ذٰلِکَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَ مِنْہُمْ مَنْ لَہٗ خُلُقٌ وَ خَلَاقٌ فَذٰلِکَ خَیْرُ النَّاسِ.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں: (۱) وہ لوگ جو اخلاق نیک رکھتے ہیں اور (۲) وہ جو بہرہ مند ہیں مگر اخلاق اچھے نہیں رکھتے اور ان کی روح کمزور اور فاسد ہے۔ (۳) وہ لوگ جو نہ بہرہ مند نہیں ہیں نہ اخلاق ہی اچھے ہیں یہ لوگ بدترین ناس ہیں (۴) وہ جو اخلاق پاکیزہ رکھتے ہیں اور بہرہ مند بھی ہیں وہ بہترین مردم ہیں۔

بين الحق والباطل أربع أصابع

حق و باطل میں چار فرق

۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ السِّنْدِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِیدٍ عَنْ کَرَّامٍ عَنْ مُیَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ

سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ سُئِلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَمْ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ فَقَالَ اَرْبَعُ اَصَابِعَ وَ وَضَعَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَدَهُ عَلَى اُذُنِهِ وَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ مَا رَاَتْهُ عَيْنَاكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَ مَا سَمِعَتْهُ اُذُنَاكَ فَاَكْثَرُهُ بَاطِلٌ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق و باطل میں چار انگل کا فرق ہے۔ آپ نے اپنے کانوں اور آنکھوں کے درمیان چار انگلیوں سے ناپ کر فرمایا جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ بالکل صحیح اور جو کانوں سے سنو وہ کبھی غلط بھی ہوتا ہے۔

كنز اليتيمين أربع كلمات

دو یتیموں کا خزانہ چار کلمات

۷۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ كَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا قَالَ وَ اللهِ مَا كَانَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ وَ مَا كَانَ اِلَّا لَوْحاً فِيهِ كَلِمَاتٌ اَرْبَعٌ اِنِّي اَنَا اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ مُحَمَّدٌ رَسُولِي عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ قَلْبُهُ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ كَيْفَ يَضْحَكُ سِنُّهُ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَسْتَبْطِئُ اللهَ فِي رِزْقِهِ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ يَرَى النَّشْاَةَ الْاُولَى كَيْفَ يُنْكِرُ النَّشْاَةَ الْاُخْرَى.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ خزانہ جس پر حضرت خضر و موسیٰ نے دیوار بنائی تھی وہ مال دنیا سے کچھ نہیں تھا بلکہ ایک تختی تھی جس پر چار نصیحتیں کندہ تھیں: (۱) یہ کہ میں وہ معبود برحق ہوں جس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں۔ محمد میرے رسول ہیں (۲) تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتا ہے کیونکر اس کو ہنسی آتی ہے اور جو تقدیر پر اعتقاد رکھتا ہے مگر خدا کی روزی رسانی میں شک کرتا ہے اور (۳) جس کو حساب قیامت کا یقین ہے اسے کیونکر خوشی ہوتی ہے (۴) اور جس نے اپنی ابتدا کو دیکھا وہ کیونکر دوبارہ زندگی پر ایمان نہیں لاتا۔

أربعة لا يسلم عليهم

چار آدمیوں کو سلام نہیں کرنا چاہئے

۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَنْ يُسَلَّمَ عَلَى اَرْبَعَةٍ عَلَى السَّكْرَانِ فِي سُكْرِهِ وَ عَلَى مَنْ يَعْمَلُ التَّمَاثِيلَ وَ عَلَى مَنْ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ وَ عَلَى مَنْ يَلْعَبُ

بِالْاَرْبَعَةَ عَشَرَ وَ اَنَا اَزِيدُ كُمُ الْخَامِسَةَ اَنْهَاكُمْ اَنْ تُسَلِّمُوا عَلَى اَصْحَابِ الشِّطْرَنْجِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں پر سلام کرنے کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے: (۱) جو نشہ میں ہو اس کو اس وقت سلام نہ کرو (۲) جو پتلے بناتا ہے (خواہ کسی چیز کے ہوں کپڑے کی گڑیاں ہوں یا پتھر کی مورتیاں) (۳) نرد باز (یعنی چوسر پچیسی وغیرہ کھیلنے والے) (۴) اور جو وہ مہروں کا کھیل کھیلنے والے۔ پھر فرمایا کہ شطرنج کھیلنے والے پر بھی سلام نہ کرو۔

أربعة يضئن الوجه

چار چیزوں سے فرحت ہوتی ہے

۸۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْاٰدَمِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَرْبَعٌ يُضِئْنَ الْوَجْهَ النَّظَرُ اِلَى الْوَجْهِ الْحَسَنِ وَ النَّظَرُ اِلَى الْمَاءِ وَ النَّظَرُ اِلَى الْخُضْرَةِ وَ الْكُحْلُ عِنْدَ النَّوْمِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں سے فرحت ہوتی ہے: (۱) خوبصورت کو دیکھ کر (۲) آب رواں کو دیکھ کر (۳) سبزہ کو دیکھ کر (۴) سوتے وقت سرمہ لگانے سے۔

أحب الصحابة إلى الله عزوجل أربعة

محبوب ترین رفقائے سفر اللہ کے نزدیک چار ہیں

۸۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ اَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَوْفَلِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَحَبُّ الصَّحَابَةِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَرْبَعَةٌ وَ مَا زَادَ قَوْمٌ عَلَى سَبْعَةٍ اِلَّا زَادَ لَغَطُهُمْ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رفیقان سفر کی تعداد چار تک بہتر ہے۔ لیکن اگر سات آدمی تک ہو جائیں تو بھی برا نہیں ہے۔ ہاں اس سے زیادہ نہ ہوں۔

تحرم النار على أربعة يوم القيامة

قیامت کے دن چار آدمیوں پر جہنم حرام ہے

٨٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ غَداً قِيلَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ الْهَيِّنُ اللَّيِّنُ الْقَرِيبُ السَّهْلُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن چار آدمیوں پر جہنم حرام ہے: (۱) خاکسار (۲) نرم مزاج (۳) جو لوگوں سے قریب تر ہو ہر دل عزیز ہو (۴) سادہ مزاج ہو۔

أربعة القليل منها كثير

چار چیزیں اگر چہ کم ہوں لیکن بہت ہیں

٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ صَالِحٍ يَرْفَعُهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَرْبَعَةٌ الْقَلِيلُ مِنْهَا كَثِيرٌ النَّارُ الْقَلِيلُ مِنْهَا كَثِيرٌ وَ النَّوْمُ الْقَلِيلُ مِنْهُ كَثِيرٌ وَ الْمَرَضُ الْقَلِيلُ مِنْهُ كَثِيرٌ وَ الْعَدَاوَةُ الْقَلِيلُ مِنْهَا كَثِيرٌ.

چار چیزیں اگر چہ کم ہوں بظاہر لیکن (اثر میں) بہت ہیں: (۱) آگ (۲) نیند (۳) بیماری اور (۴) دشمنی۔

المبادرة بأربع قبل أربع

چار چیزوں سے پہلے چار چیزیں غنیمت ہیں

٨٥ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَادِرْ بِأَرْبَعٍ قَبْلَ أَرْبَعٍ بِشَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَ صِحَّتِكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَمَاتِكَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے علیؑ! چار چیزوں کو چار چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: (۱) بڑھاپے

سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) دولت کو مفلسی سے پہلے (۴) زندگی کو موت سے پہلے۔

۸۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ بَادِرْ بِاَرْبَعٍ قَبْلَ اَرْبَعٍ بِشَبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَ صِحَّتِكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزوں کے آنے سے پہلے چار چیزوں سے فائدہ اٹھاؤ: (۱) بڑھاپے آنے سے پہلے جوانی سے (۲) بیماری آنے سے پہلے صحت سے (۳) فقر و فاقہ آنے سے پہلے دولتمندی سے (۴) موت آنے سے پہلے زندگی سے۔

علم الناس كلهم موجود في أربع

تمام علم و دانش چار باتوں میں ہے

۸۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ كُلِّهِمْ فِي اَرْبَعٍ اَوَّلُهَا اَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ وَ الثَّانِي اَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ وَ الثَّالِثُ اَنْ تَعْرِفَ مَا اَرَادَ مِنْكَ وَ الرَّابِعُ اَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ دِينِكَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام علم و دانش چار باتوں میں ہے: (۱) خدا شناسی (۲) اللہ نے ہم پر کیا کیا (احسانات) کیے ہیں (۳) یہ کہ تمہیں کس لیے پیدا کیا ہے (۴) یہ کہ کون سی باتیں بے دین بنا دیتی ہیں۔

يلزم الحق للأمة في أربع

امت کے ایک دوسرے پر چار حقوق ہیں

۸۸ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْزَمُ الْحَقُّ لِاُمَّتِي فِي اَرْبَعٍ يُحِبُّونَ التَّائِبَ وَ يَرْحَمُونَ الضَّعِيفَ وَ يُعِينُونَ الْمُحْسِنَ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلْمُذْنِبِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پوری امت کے ایک دوسرے پر چار حقوق ہیں: (۱) توبہ کرنے والے کو دوست رکھے (۲) کمزور وبیکس پر رحم کرے (۳) احسان کرنے والے کی ہمت افزائی کرے (۴) گنہ گار کے لیے بخشش کی دعا کرے۔

الجهاد على أربعة أوجه

جہاد کی چار اقسام ہیں

⑧⑨ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِیِّ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الْجِهَادِ اَسُنَّةٌ هُوَ اَمْ فَرِیضَةٌ فَقَالَ الْجِهَادُ عَلَى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَجِهَادَانِ فَرْضٌ وَ جِهَادٌ سُنَّةٌ لَا یُقَامُ اِلَّا مَعَ فَرْضٍ وَ جِهَادٌ سُنَّةٌ فَاَمَّا اَحَدُ الْفَرْضَیْنِ فَمُجَاهَدَةُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عَنْ مَعَاصِی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ وَ مُجَاهَدَةُ الَّذِینَ یَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ فَرْضٌ وَ اَمَّا الْجِهَادُ الَّذِی هُوَ سُنَّةٌ لَا یُقَامُ اِلَّا مَعَ فَرْضٍ فَاِنَّ مُجَاهَدَةَ الْعَدُوِّ فَرْضٌ عَلَى جَمِیعِ الْاُمَّةِ وَ لَوْ تَرَكُوا الْجِهَادَ لَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ وَ هَذَا هُوَ مِنْ عَذَابِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ سُنَّةٌ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ یَاْتِیَ الْعَدُوَّ مَعَ الْاُمَّةِ فَیُجَاهِدَهُمْ وَ اَمَّا الْجِهَادُ الَّذِی هُوَ سُنَّةٌ فَكُلُّ سُنَّةٍ اَقَامَهَا الرَّجُلُ وَ جَاهَدَ فِی اِقَامَتِهَا وَ بُلُوغِهَا وَ اِحْیَائِهَا فَالْعَمَلُ وَ السَّعْیُ فِیهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ لِاَنَّهُ اِحْیَاءُ سُنَّةٍ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْتَقِصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْءٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہاد کی چار قسمیں ہیں: دو فرض ہیں، (۱) انسان کا اپنی خواہشات نفس سے جہاد کرنا اور ان کی مخالفت کرنا اور روکنا یہ سب سے بڑا اور اہم جہاد ہے۔ (۲) دوسرے سرحدی کفار سے جہاد کرنا اور جہاد و سنت جو ہر شخص پر فرض ہے وہ ہے (۳) دشمنان دین سے نبرد آزمائی اگر اس کو سب نے ترک کیا تو ساری امت گنہ گار ہوگی اور سب پر عذاب نازل ہوگا لیکن اس کے لیے امام زمانہ کا حکم و اجازت ضروری ہے۔ (۴) ہر دستور قاعدہ نیک جس کو رائج کرنے والا مستحق اجر ہے اور جو اس تحریک پر عمل کرے وہ بھی ماجور و مثاب ہے۔

للعبد أربع أعين

ہر شخص کے لئے چار آنکھیں

⑨⓪ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِیِّ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ أَلَا إِنَّ لِلْعَبْدِ أَرْبَعَ أَعْيُنٍ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا أَمْرَ دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ وَ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا أَمْرَ آخِرَتِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَتَحَ لَهُ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ فِي قَلْبِهِ فَأَبْصَرَ بِهِمَا الْغَيْبَ فِي أَمْرِ آخِرَتِهِ وَ إِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ تَرَكَ الْقَلْبَ بِمَا فِيهِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ہر شخص کو چار آنکھیں دی ہیں دو آنکھوں سے وہ اپنے دین و دنیا کے معاملات کو دیکھتا اور سمجھتا ہے اور دو آنکھوں سے صرف اخروی امور پر نظر رکھتا ہے۔ جب خداوند عالم کسی بندے پر رحم فرماتا ہے تو اس کے دل کی آنکھوں کو نورانی کر دیتا ہے ورنہ وہ اپنے حال میں گرفتار رہتا ہے۔

أربع خصال أفضل من كل شيء

چار ایسی خصلتیں جو ہر شے سے افضل ہیں

۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليه السلام أُوتِينَا مَا أُوتِيَ النَّاسُ وَ مَا لَمْ يُؤْتَوْا وَ عُلِّمْنَا مَا عُلِّمَ النَّاسُ وَ مَا لَمْ يُعَلَّمُوا فَلَمْ نَجِدْ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ فِي الْغَيْبِ وَ الْمَشْهَدِ وَ الْقَصْدِ فِي الْغِنَى وَ الْفَقْرِ وَ كَلِمَةِ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ التَّضَرُّعِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كُلِّ حَالٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم کو وہ تمام علوم خدا کی طرف سے عنایت ہوئے ہیں جو عام لوگوں کو ملے ہیں اور وہ بھی جو ان کو نہیں ملے ہیں۔ اس معرفت کے بعد ہم خوف خدا سے بہتر کسی امر کو نہیں سمجھتے۔

النساء أربع

عورتوں کی چار قسمیں ہیں

۹۲ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النِّسَاءُ أَرْبَعٌ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَ رَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَ كَرْبٌ مُقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه جامع مجمع أى كثير الخير مخصبة و ربيع مربع

التی فی حجرها ولد و فی بطنها آخر و کرب مقمع أی سیئة الخلق مع زوجها و غل قمل أی هی عند زوجها کالغل القمل و هو غل من جلد یقع فیه القمل فیأ کله فلا یتهیأ أن یحل منه شیء و هو مثل للعرب

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار قسم کی عورتیں ہیں: (۱) وہ کہ جس میں خیر و برکت ہو (۲) وہ جس سے زیادہ بچے پیدا ہوں (۳) وہ جو بدمزاج ہو (۴) وہ جو ہر طرح اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہو۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جامع مجمع'' خیر کثیر اور پر برکت، ''ربیع مربع'' یعنی وہ عورت کہ ایک بچہ اس کی بغل میں ہو اور دوسرا بچہ اس کے شکم ہو، ''کرب مقمع'' وہ عورت کہ جو اپنے شوہر کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتی ہو ''غل قمل''

«غلّ قمل» یعنی زنی کہ برای شوہرش مانند گردن آویزی از پوست است کہ شپش درآن افتادہ و او رامی خورد و لی او نمی تواند خودش را بخاراند، و این مثلی درمیان عرب ہاست.

أربع خصال من سنن المرسلين

چار چیزیں انبیاء کی سنت میں داخل ہیں

۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْعِطْرُ وَ النِّسَاءُ وَ السِّوَاكُ وَ الْحِنَّاءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت میں داخل ہیں: (۱) عطر (۲) عورت (۳) مسواک (۴) مہندی۔ یعنی خوشبو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ نکاح کرتے رہتے ہیں۔ منہ پاکیزہ رکھتے ہیں اور مہندی لگاتے ہیں۔

أربعة لا تقبل لهم صلاة

چار افراد جن کی نمازیں قبول نہیں

۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ الْإِمَامُ الْجَائِرُ وَ الرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَ

هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ الْعَبْدُ الْآبِقُ مِنْ مَوَالِيهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَ الْمَرْأَةُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کی نمازیں بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں کی جاتیں: (۱) پیشوائے ستمگار (۲) وہ پیش نماز جس کے پیچھے لوگ نماز نہ پڑھنا چاہیں (۳) وہ غلام جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر چلا جائے (۴) وہ عورت جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے۔

إذا فشت أربعة ظهرت أربعة

جب چار گناہ اعلانیہ ہونے لگیں گے تو چار طرح کی سختیاں پیدا ہو جائیں گی

۹۵ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا فَشَتْ أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ إِذَا فَشَا الزِّنَا ظَهَرَتِ الزَّلَازِلُ وَ إِذَا أُمْسِكَتِ الزَّكَاةُ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ وَ إِذَا جَارَ الْحُكَّامُ فِي الْقَضَاءِ أَمْسَكَتِ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ وَ إِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ نُصِرَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب چار گناہ اعلانیہ ہونے لگیں گے تو چار طرح کی سختیاں پیدا ہو جائیں گی: (۱) جب زنا کاری پھیلے گی تو زلزلے آئیں گے (۲) جب زکوٰۃ نہ دی جائے گی تو جانور ہلاک ہوں گے (۳) جب قاضی غلط فیصلے کریں گے تو بارش کم ہو جائے گی یا نہ ہوگی (۴) جب ان کافروں سے بدعہدی ہوگی جو مسلمانوں کی پناہ میں ہیں تو مشرکین کا غلبہ ہو جائے گا۔

أربع من علامات الشقاء

چار چیزیں علامت بدبختی ہیں

۹۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَ شِدَّةُ الْحِرْصِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَ الْإِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (۱) آنکھوں کا خشک ہونا، (۲) شقاوت قلب، (۳) طلب رزق میں حرص اور (۴) گناہوں پر اصرار۔

٩٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّالِحِ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ يَا عَلِيُّ اَرْبَعُ خِصَالٍ مِنَ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَ بُعْدُ الْاَمَلِ وَ حُبُّ الْبَقَاءِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علی چار باتیں بدنصیبی کی علامت ہیں: (۱) خشکی چشم (۲) سنگدلی (۳) حرص وطمع (۴) گناہ پر اصرار۔

جمع الله عز و جل الكلام لآدم عليه السلام في أربع كلمات

خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تمام باتوں کو صرف چار کلموں میں جمع کر دیا

٩٨ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ مِيثَمِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى آدَمَ عليه السلام اَنِّي سَاَجْمَعُ لَكَ الْكَلَامَ فِي اَرْبَعِ كَلِمَاتٍ قَالَ يَا رَبِّ وَ مَا هُنَّ قَالَ وَاحِدَةٌ لِي وَ وَاحِدَةٌ لَكَ وَ وَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ وَ وَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَبِّ بَيِّنْهُنَّ لِي حَتَّى اَعْلَمَهُنَّ فَقَالَ اَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي وَ لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئاً وَ اَمَّا الَّتِي لَكَ فَاَجْزِيكَ بِعَمَلِكَ اَحْوَجَ مَا تَكُونُ اِلَيْهِ وَ اَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَ عَلَيَّ الْاِجَابَةُ وَ اَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَاهُ لِنَفْسِكَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کے لیے تمام باتوں کو صرف چار کلموں میں جمع کر دیا۔ عرض کی جناب آدم نے کہ بار الٰہا وہ چار کلمے کیا ہیں؟

فرمایا: ایک کلمہ میرے لیے ہے، ایک تمہارے لیے، ایک میرے اور تمہارے دونوں کے لیے اور ایک تمہارے اور تمام انسانوں کے درمیان۔

(۱) وہ کلمہ جو میرے ہی لیے ہے وہ یہ کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ (۲) کلمہ جو صرف تمہارے لیے ہے وہ یہ کہ تمہارے اعمال خیر کی جزا تم کو دی جائے۔ (۳) وہ کلمہ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تم دعا کرو اور میں قبول کروں (۴) وہ کلمہ جو تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ جو بات اپنے لیے پسند کرو وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرو۔

⑲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَشِيرٍ اَبُو بِشْرٍ الْمُرِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ جَلَالُهُ اَنَّهُ قَالَ اَرْبَعُ خِصَالٍ وَاحِدَةٌ لِي وَ وَاحِدَةٌ لَكَ وَ وَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ وَ وَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ عِبَادِي فَاَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي وَ لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئاً وَ اَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ جَزَيْتُكَ بِهِ وَ اَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَ عَلَيَّ الْاِجَابَةُ وَ اَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَ عِبَادِي فَاَنْ تَرْضَى لَهُمْ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ وَ لَمْ يَذْكُرْ آدَمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند قدوس سے نقل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چار چیزیں ہیں کہ ان میں سے ایک میرے لئے، ایک ایک تمہارے لئے، ایک میرے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور ایک تمہارے اور بندوں کے درمیان ہے۔ وہ جو صرف میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کی جائے اور کسی کو بھی میرا شریک قرار نہ دیا جائے، جو چیز تمہارے لئے ہے وہ یہ ہے کہ جو علم تجھے دیا گیا اس پر عمل کرتا کہ تجھے اس کی جزا ملے، وہ چیز جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم دعا کرو اور میں قبول کروں اور وہ چیز جو تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو خود تجھے پسند ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ اس روایت میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔

النهي عن مصادقة أربعة ومؤاخاتهم

رفاقت و برادری چار افراد سے ممنوع ہے

⑩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يُوسُفَ اَخِي اَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ الْقَاسِمِ الْكَاتِبِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَا تُقَارِنْ وَ لَا تُوَاخِ اَرْبَعَةً الْاَحْمَقَ وَ الْبَخِيلَ وَ الْجَبَانَ وَ الْكَذَّابَ اَمَّا الْاَحْمَقُ فَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَ اَمَّا الْبَخِيلُ فَاِنَّهُ يَاْخُذُ مِنْكَ وَ لَا يُعْطِيكَ وَ اَمَّا الْجَبَانُ فَاِنَّهُ يَهْرُبُ عَنْكَ وَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَ اَمَّا الْكَذَّابُ فَاِنَّهُ يَصْدُقُ وَ لَا يُصَدَّقُ.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کے پاس کبھی نہ بیٹھو: (۱) احمق (۲) بخیل (۳) بزدل (۴) دروغ گو یعنی جھوٹا۔

احمق اپنے نزدیک تم کو نفع پہنچائے گا لیکن ہو جائے گا نقصان۔ بخیل جو کچھ تمہارے پاس ہے لے لے گا اور خود کچھ نہ دے گا۔ بزدل خطرناک موقع پر تمہارا کیا اپنے ماں باپ کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ جھوٹا آدمی اگر سچ کہے جب بھی قابل یقین نہیں۔

يؤجر في العلم أربعة

علم کے بارے میں چار آدمیوں کو ثواب ہوتا ہے

﴿۱۰۱﴾ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَ الْمَفَاتِيحُ السُّؤَالُ فَاسْأَلُوا يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ فِي الْعِلْمِ أَرْبَعَةٌ السَّائِلُ وَ الْمُتَكَلِّمُ وَ الْمُسْتَمِعُ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم کے بارے میں چار آدمیوں کو ثواب ہوتا ہے۔ پوچھنے والا (۲) جواب دینے والا (۳) سننے والا (۴) اور ان سے محبت کرنے والا۔ سوال کرنے والا علمی خزانوں کی کنجی ہے۔ سوال کیا کرو (دینی مسائل کا) تم پر خداوند عالم رحمت فرمائے۔

لا يماكس في أربعة أشياء

چار چیزوں کی قیمت کم اور زیادہ نہیں کرنی چاہئے

﴿۱۰۲﴾ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَا يُمَاكَسُ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي الْأُضْحِيَّةِ وَ الْكَفَنِ وَ ثَمَنِ النَّسَمَةِ وَ الْكِرَى إِلَى مَكَّةَ.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں کی قیمت کم اور زیادہ نہیں کی جاتی: (۱) قربانی کا جانور (۲) مردے کا کفن (۳) کرایہ راہ مکہ برائے حج (۴) غلاموں اور کنیزوں کی قیمت۔

﴿۱۰۳﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ لَا تُمَاكِسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي شِرَاءِ الْأُضْحِيَّةِ وَ الْكَفَنِ وَ النَّسَمَةِ وَ الْكِرَى إِلَى مَكَّةَ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں کی قیمت میں کمیبیشی نہ کرو: (۱) قربانی کا جانور خریدنے میں (۲) میت کا کفن خریدنے میں (۳) غلاموں اور کنیزوں کی قیمت۔ (۴) کرایہ راہ مکہ برائے حج

أربع خصال تحدث في الرقيق خيار سنة

چار عیب ایسے ہیں کہ اگر کسی غلام میں ہوں تو سال بھر تک خریدار اس کو واپس کرسکتا ہے

۲۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ كَانَ ابْنُ فَضَّالٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي عليه السلام فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ خِيَارُ سَنَةٍ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْقَرَنِ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار عیب ایسے ہیں کہ اگر کسی غلام میں ہوں تو سال بھر تک خریدار اس کو واپس کرسکتا ہے: (۱) دیوانگی (۲) خورہ (۳) پیسی (۴) قرن یعنی اگر کسی کنیز کے مقام مخصوص میں ہڈی ہو جس سے دخول نہ ہو سکے تو سال بھر تک خریداری کے بعد واپس کی جاسکتی۔

خير المال أربعة أشياء

چار اشیاء میں خیر و برکت ہوتی ہے

۲۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ قَالَ زَرْعٌ زَرَعَهُ صَاحِبُهُ وَ أَصْلَحَهُ وَ أَدَّى حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الزَّرْعِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ قَدْ تَبِعَ بِهَا مَوَاضِعَ الْقَطْرِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ قِيلَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْغَنَمِ خَيْرٌ قَالَ الْبَقَرُ تَغْدُو بِخَيْرٍ وَ تَرُوحُ بِخَيْرٍ قِيلَ فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ الْبَقَرِ خَيْرٌ قَالَ الرَّاسِيَاتُ فِي الْوَحَلِ وَ الْمُطْعِمَاتُ فِي الْمَحْلِ نِعْمَ الشَّيْءُ النَّخْلُ مَنْ بَاعَهُ فَإِنَّمَا ثَمَنُهُ بِمَنْزِلَةِ رَمَادٍ عَلَى رَأْسِ شَاهِقَةٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ إِلَّا أَنْ يُخْلِفَ مَكَانَهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَأَيُّ الْمَالِ بَعْدَ النَّخْلِ خَيْرٌ فَسَكَتَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ فَأَيْنَ الْإِبِلُ قَالَ فِيهَا الشَّقَاءُ وَ الْجَفَاءُ وَ الْعَنَاءُ وَ بُعْدُ الدَّارِ تَغْدُو مُدْبِرَةً وَ تَرُوحُ مُدْبِرَةً لَا يَأْتِي خَيْرُهَا إِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْأَشْأَمِ أَمَا إِنَّهَا لَا تَعْدَمُ الْأَشْقِيَاءَ الْفَجَرَةَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امیر المومنین علیہ السلام نے سوال کیا کہ یا حضرت دنیا میں کونسی دولت بہتر ہے؟ فرمایا:

(۱) زراعت۔

عرض کی: اس کے بعد۔

فرمایا (۲) گوسفند۔

پھر عرض کی: اس کے بعد۔

فرمایا (۳) گائے جو صبح وشام دودھ دیتی ہے۔

پھر عرض کی: اس کے بعد۔

فرمایا: (۴) اشجار یعنی درخت جن کے پھل کھائے جاتے ہیں اور بظاہر درخت خرما کی طرف اشارہ ہے۔

۱۰۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْغَنَمُ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ اَقْبَلَتْ وَ الْبَقَرُ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ وَ الْاِبِلُ اَعْنَانُ الشَّيَاطِينِ اِذَا اَقْبَلَتْ اَدْبَرَتْ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ وَ لَا يَجِيءُ خَيْرُهَا اِلَّا مِنَ الْجَانِبِ الْاَشْاَمِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَمَنْ يَتَّخِذُهَا بَعْدَ ذَا قَالَ فَاَيْنَ الْاَشْقِيَاءُ الْفَجَرَةُ. قَالَ صَالِحٌ وَ اَنْشَدَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ

هِيَ الْمَالُ لَوْ لَا قِلَّةُ الْخَفْضِ حَوْلَهَا

فَمَنْ شَاءَ دَارَاهَا وَ مَنْ شَاءَ بَاعَهَا

صالح بن ابی حماد بیان کرتا ہے کہ مجھ سے اسماعیل بن مہران نے روایت بیان کی کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے بیان کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھیڑ بکری گھر کی طرف رخ کرے تو گھر آ جاتی ہے جب گھر سے چلی جائے تو بھی لوٹ کر گھر آ جاتی ہے گائے جب چلی جائے تو چلی جاتی ہے۔ اونٹ شیطان کی مہار ہے جب گھر آنا چاہے تو آ جاتا ہے جب چلا جائے تو چلا ہی جاتا ہے (واپس نہیں آتا) اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے خطرناک ہے۔

عرض کیا گیا: ایسی صورت میں اسے کون رکھے گا؟

آپؐ نے فرمایا: بدبخت اور نابکار لوگ کیسے پہچانے جائیں گے۔

صالح نے کہا کہ اسماعیل بن مہران نے آخر میں ایک شعر کہا (جس کا مطلب یہ ہے):

اگر اس میں پستی نہ پائی جائے تو یہ مال ہے جو شخص چاہے اسے رکھے جو شخص چاہے اسے بیچ دے۔

أربع صلوات يصليها الرجل في كل ساعة

چار نمازیں ایسی ہیں کہ جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں

۱۰۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام اَرْبَعُ صَلَوَاتٍ يُصَلِّيهَا الرَّجُلُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ صَلَاةٌ فَاتَتْكَ فَمَتَى ذَكَرْتَهَا اَدَّيْتَهَا وَ صَلَاةُ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الْفَرِيضَةِ وَ صَلَاةُ الْكُسُوفِ وَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ هَؤُلَاءِ يُصَلِّيهِنَّ الرَّجُلُ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا.

حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار نمازیں ایسی ہیں کہ جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں: (۱) قضا نماز جب موقع ملے ادا کرلے (۲) نماز طواف واجب (۳) نماز کسوف (۴) نماز میت۔

القضاة أربعة

فیصلہ کرنے والوں کی چار قسمیں ہیں

۱۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ الْقُضَاةُ اَرْبَعَةٌ قَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهُ حَقٌّ فَهُوَ فِي النَّارِ وَ قَاضٍ قَضَى بِالْبَاطِلِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهُ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي النَّارِ وَ قَاضٍ قَضَى بِالْبَاطِلِ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي النَّارِ وَ قَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ حَقٌّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قاضیوں کی چار قسمیں ہیں (۱) جو بغیر علم کے صحیح فیصلہ کرے پھر بھی دوزخ میں ہے کیونکہ اس نے بغیر سمجھے ہوئے فیصلہ کیا اور اتفاقاً وہ صحیح نکلا (۲) جو بغیر علم کے غلط فیصلہ کرے وہ بھی دوزخ میں ہے (۳) وہ جو جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرے وہ بھی دوزخ میں ہے (۴) وہ جو سمجھ کر صحیح فیصلہ کرے وہ جنتی ہے۔

يجبر الرجل على نفقة أربعة

واجب النفقہ افراد چار ہیں

۱۰۹ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ

اللهِ علیہ السلام قَالَ قُلْتُ مَنِ الَّذِی اُجْبَرُ عَلَيْهِ وَ تَلْزَمُنِی نَفَقَتُهُ قَالَ الْوَالِدَانِ وَ الْوَلَدُ وَ الزَّوْجَةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی کو (۱) ماں (۲) باپ (۳) اولاد اور (۴) اپنی زوجہ کا خرچ دینا چاہیے۔

ملوك الأنبياء في الأرض أربعة

وہ چار انبیاء جو بادشاہ بھی تھے

۱۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثِ الْاَنْبِيَاءَ مُلُوكاً فِی الْاَرْضِ اِلَّا اَرْبَعَةً بَعْدَ نُوحٍ ذُو الْقَرْنَيْنِ وَ اسْمُهُ عَيَّاشٌ وَ دَاوُدُ وَ سُلَيْمَانُ وَ يُوسُفُ علیہ السلام فَاَمَّا عَيَّاشٌ فَمَلَكَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ اَمَّا دَاوُدُ فَمَلَكَ مَا بَيْنَ الشَّامَاتِ اِلَى بِلَادِ اِصْطَخْرَ وَ كَذَلِكَ كَانَ مُلْكُ سُلَيْمَانَ وَ اَمَّا يُوسُفُ فَمَلَكَ مِصْرَ وَ بَرَارِيَهَا وَ لَمْ يُجَاوِزْهَا اِلَى غَيْرِهَا

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه جاء هذا الخبر هكذا و الصحيح الذی أعتقده فی ذی القرنين أنه لم يكن نبيا و إنما كان عبدا صالحا أحب الله فأحبه الله و نصح لله فنصحه الله قال أمير المؤمنين علیہ السلام و فيكم مثله و ذو القرنين مَلِكٌ مبعوث و ليس برسول و لا نبی كما كان طالوت مَلِكاً قال الله عز و جل وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكاً و قد يجوز أن يذكر فی جملة الأنبياء من ليس بنبی كما يجوز أن يذكر فی جملة الملائكة من ليس بِمَلَكٍ قال الله عز و جل ثناؤه وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِ

۱۱۰) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح کے بعد خداوند عالم نے زمین پر چار پیغمبروں کو بادشاہ بنایا: (۱) جناب ذوالقرنین جن کا اسم گرامی عیاش تھا (۲) جناب داؤد (۳) جناب سلیمان (۴) جناب یوسف۔

جناب ذوالقرنین کی سلطنت خاور سے باختر تک، جناب داؤد کی شامات اور شہر سے بااصطخر شیراز تک، جناب سلیمان کی بھی اسی قدر اور جناب یوسف کی بادشاہی مصر اور بیابان ہائے مصر تک تھی۔

مصنف کتاب جناب شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ یہ خبر یوں ہی پہنچی ہے لیکن درست اور جس پر میرا عقیدہ ہے، وہ یہ ہے کہ جناب ذوالقرنین نبی نہیں بلکہ ایک بندۂ شائستہ الٰہی تھے خدا کو دوست رکھتے تھے اور خدا بھی ان کا دوست رکھتا تھا۔

انہوں نے کارِالٰہی انجام دیا۔ اللہ نے بھی ان کی مدد کی۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں بھی مثل ذوالقرنین موجود ہیں۔ اللہ نے جناب طالوت کو اپنی جانب سے بادشاہی دی (حالانکہ پیغمبر نہ تھے) جناب ذوالقرنین پیغمبر تو نہ تھے مگر مانند انبیاء علیہم السلام تھے جس طرح بعض مثل فرشتوں کے ہیں جیسے قبل لعنت ابلیس مثل فرشتوں کے عبادت کرتا تھا۔

في الشمس أربع خصال

آفتاب میں چار خصلتیں ہیں

۱۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الشَّمْسِ أَرْبَعُ خِصَالٍ تُغَيِّرُ اللَّوْنَ وَتُنْتِنُ الرِّيحَ وَتُخْلِقُ الثِّيَابَ وَتُورِثُ الدَّاءَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب میں چار خصلتیں ہیں: (۱) رنگین چیزوں کا رنگ بدل دیتا ہے (۲) بدبو پیدا کر دیتا ہے (۳) کپڑے کہنہ اور پرانے کر دیتا ہے (۴) آنکھوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

الدواء أربعة

علاج کے چار طریقے ہیں

۱۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الدَّوَاءُ أَرْبَعَةٌ الْحِجَامَةُ وَالسُّعُوطُ وَالْحُقْنَةُ وَالْقَيْءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علاج کے چار طریقے ہیں: (۱) حجامت یعنی فصد کھلوانا (۲) سعوط ناک سے سونگھنا یا سڑکنا (۳) اِمالہ کرنا (۴) قے کرنا۔

أربعة يعدلن الطبائع

چار چیزیں مزاج کو معتدل رکھتی ہیں

۱۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي

يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ يُعَدِّلْنَ الطَّبَائِعَ الرُّمَّانُ السُّورَانِيّ وَ الْبُسْرُ الْمَطْبُوخُ وَ الْبَنَفْسَجُ وَ الْهِنْدَبَاءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں مزاج کو معتدل رکھتی ہیں: (۱) انار شامی (۲) غورده (خرما پختہ) (۳) بنفشہ (۴) کاسنی۔

في الكراث أربع خصال

کراث (پیاز و لہسن جیسی ایک چیز) کے چار فوائد ہیں

۱۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عِيسَى عَنْ فُرَاتِ بْنِ اَحْنَفَ قَالَ سُئِلَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْكُرَّاثِ فَقَالَ كُلْهُ فَاِنَّ فِيهِ اَرْبَعَ خِصَالٍ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يَطْرُدُ الرِّيَاحَ وَ يَقْطَعُ الْبَوَاسِيرَ وَ هُوَ اَمَانٌ مِنَ الْجُذَامِ لِمَنْ اَدْمَنَ عَلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کراث (لہسن و پیاز جیسی ایک چیز) میں چار فائدے ہیں، اس کو ضرور کھاؤ: (۱) منہ سے خوشبو آتی ہے (۲) ریاح خارج ہوتی ہے (۳) بواسیر کا علاج ہے (۴) اور جو برابر استعمال کرے وہ مرض خورہ سے محفوظ رہتا ہے۔

علامات الدم أربع

خون کی زیادتی کی چار علامتیں ہیں

۱۱۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ عَلَامَاتُ الدَّمِ اَرْبَعٌ الْحِكَّةُ وَ الْبَثْرَةُ وَ النُّعَاسُ وَ الدَّوَرَانُ.

کثرت خون کی چار علامتیں ہیں: (۱) جسم میں خارش (۲) بدن میں خشکی (۳) اونگھنا (۴) دوران سر۔

أربعة أنهار من الجنة

دنیا میں بہشتی نہریں چار ہیں

۱۱۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ

عِیسَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِیِّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ مِنَ الْجَنَّةِ الْفُرَاتُ وَ النِّیلُ وَ سَیْحَانُ وَ جَیْحَانُ فَالْفُرَاتُ الْمَاءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ وَ النِّیلُ الْعَسَلُ وَ سَیْحَانُ الْخَمْرُ وَ جَیْحَانُ اللَّبَنُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار نہریں بہشت سے نکلتی ہیں: (۱) فرات (۲) دریائے نیل (۳) سیحون (۴) جیحون۔

فرات کا پانی دنیا و آخرت میں آب گوارا ہے۔ نیل بہشت کی نہر عسل یعنی شہد ہے۔ سیحون شراب بہشت ہے۔ جیحون شیر بہشت ہے۔

النهي عن أربع كنى

چار ناموں کی ممانعت

۱۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِیرَةِ عَنِ السَّكُونِیِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ نَهَی عَنْ اَرْبَعِ كُنًی عَنْ اَبِی عِیسَی وَ عَنْ اَبِی الْحَكَمِ وَ عَنْ اَبِی مَالِكٍ وَ عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ اِذَا كَانَ الِاسْمُ مُحَمَّداً.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار کنیت یعنی پکارنے کے ناموں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے: (۱) ابوعیسیٰ (۲) ابوالحکم (۳) ابو مالک (۴) اور جس کا نام محمد ہو اس کو اپنی کنیت ابوالقاسم نہ رکھنا چاہیے۔

خير الأسماء أربعة و شر الأسماء أربعة

بہترین نام چار اور بدترین نام چار ہیں

۱۱۸ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلَی مِنْبَرِهِ اَلَا اِنَّ خَیْرَ الْاَسْمَاءِ عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ حَارِثَةُ وَ هَمَّامٌ وَ شَرَّ الْاَسْمَاءِ ضِرَارٌ وَ مُرَّةُ وَ حَرْبٌ وَ ظَالِمٌ.

۱۱۸) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین چار نام ہیں: (۱) عبداللہ (۲) عبدالرحمن (۳) حارثہ (۴) ہمام۔

اور بدترین نام چار ہیں: (۱) ضرار (۲) مرہ (۳) حرب (۴) ظالم۔

النهي عن أربعة أشياء وعن أربعة ظروف

چار اشیا اور چار برتنوں کا استعمال ممنوع ہے

۱۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سُئِلَ عَنِ الشِّطْرَنْجِ وَ النَّرْدِ قَالَ لَا تَقْرَبُوهُمَا قُلْتُ فَالْغِنَاءُ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ لَا تَفْعَلُوا قُلْتُ فَالنَّبِيذُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قُلْتُ فَالظُّرُوفُ الَّتِي تُصْنَعُ فِيهَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْمُزَفَّتِ وَ الْحَنْتَمِ وَ النَّقِيرِ قُلْتُ وَ مَا ذَاكَ قَالَ الدُّبَّاءُ الْقَرْعُ وَ الْمُزَفَّتُ الدِّنَانُ وَ الْحَنْتَمُ جِرَارُ الْاَرْدُنِ وَ النَّقِيرُ خَشَبَةٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْقُرُونَهَا حَتَّى يَصِيرَ لَهَا اَجْوَافٌ يَنْبِذُونَ فِيهَا وَ قِيلَ اِنَّ الْحَنْتَمَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شطرنج ونرد کے قریب نہ جاؤ اور سرود کیا ہے۔ فرمایا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ اس میں مبتلا نہ ہو۔ عرض کی خرمے کی شراب کا کیا حکم ہے۔ فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مست کردینے والی چیز سے ممانعت فرمائی ہے اور حرام قرار دیا ہے۔

عرض کی جن برتنوں میں شراب بنائی جاتی ہے ان کا استعمال کیا ہے۔ فرمایا حضرت نے کہ اس کی چار قسموں سے منع فرمایا ہے: (۱) دبا (۲) مزفت (۳) حنتم (۴) نقیر۔ عرض کی وبا کیا ہے؟ فرمایا وبا کدو کا چھلکا اور مرفت مٹی کا مٹکا اور حنتم شراب کے رنگین پیالے اور نقیر لکڑی کا پیالہ ہے۔

الأمر بدفن أربعة أشياء

چار چیزیں کے دفن کا حکم

۱۲۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ بِدَفْنِ اَرْبَعَةٍ الشَّعْرِ وَ السِّنِّ وَ الظُّفُرِ وَ الدَّمِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں کے دفن کرنے کا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے:
(۱) بال (۲) دانت (۳) ناخن (۴) خون۔

أربع خصال من أخلاق الأنبياء

چار خصلتیں اخلاق انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں

۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبَانٍ عَنِ الْحَلَبِیِّ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ اِنَّ الصَّبْرَ وَ الْبِرَّ وَ الْحِلْمَ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار باتیں اخلاق انبیاء علیہم السلام میں داخل ہیں: (۱) صبر (۲) نیکی (۳) بردباری (۴) حسن اخلاق۔

أربعة يجب عليهم التمام في سفر كانوا أو في حضر

چار افراد پر سفر و حضر میں پوری نماز واجب ہے

۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُوسَی بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی جَعْفَرٍ الْکُمَیْدَانِیُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ اَبِیهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ حَرِیزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ یَجِبُ عَلَیْهِمُ التَّمَامُ فِی سَفَرٍ کَانُوا اَوْ فِی حَضَرٍ الْمُکَارِی وَ الْکَرِیُّ وَ الْاَشْتَقَانُ وَ الرَّاعِی لِاَنَّهُ عَمَلُهُمْ.

قال مصنف هذا الكتاب الأشتقان البريد.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں پر سفر اور وطن دونوں حالتوں میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے: (۱) جو اپنے جانوروں کو سفر کے لیے کرایہ پر دیتا ہے (اور خود بھی ساتھ جاتا ہے) (۲) جو کرایہ کشی کرتا ہو (۳) نامہ بر (۴) چرواہا جو دور دور جانوروں کو لے کر اچراگاہ کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔

من مخزون علم الله عز و جل الإتمام في أربعة مواطن

اللہ تعالیٰ کے علم کے خزانوں میں ہے کہ چار مقامات پر پوری نماز پڑھنا چاہیے

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَهْزِیَارَ وَ اَبِی عَلِیِّ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْاِتْمَامُ فِی اَرْبَعَةِ

مَوَاطِنَ حَرَمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَرَمِ رَسُولِهِ ﷺ وَ حَرَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ حَرَمِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه يعني أن ينوي الإنسان في حرمهم عليه السلام مقام عشرة أيام و يتم و لا ينوي مقام دون عشرة أيام فيقصر و ليس ما يقوله غير أهل الاستبصار بشيء أنه يتم في هذه المواضع على كل حال.

۱۲۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم کے خزانوں میں ہے کہ چار مقامات پر پوری نماز پڑھنا چاہیے: (۱) مسجد الحرام جو مکہ معظّمہ میں ہے (۲) مسجد نبی جو مدینہ منورہ میں ہے (۳) روضہ امیر المومنین علیہ السلام جو نجف میں ہے (۴) روضہ امام حسین علیہ السلام جو کربلائے معلیٰ میں ہے۔

جناب شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ ان مقامات پر زائر و حاجی کو دس دن ٹھہرنے کا ارادہ رکھنا چاہیے تا کہ ان مقامات مقدسہ کا حق کچھ نہ کچھ ادا ہو جائے ورنہ اگر دس دن قیام کا ارادہ نہیں تو قصر پڑھے۔

العزائم التي يسجد فيها أربع سور

واجبی سجدے والی سورتیں چار ہیں

۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ الْعَزَائِمَ أَرْبَعٌ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَ النَّجْمُ وَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَ حم السَّجْدَةِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار سوروں میں سجدہ ہائے واجب ہیں: (۱) سورۂ علق (۲) سورۂ والنجم (۳) سورہ حم سجدہ (۴) تنزیل سجدہ۔

لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن أربع

روز قیامت کوئی بندہ اپنے مقام سے ہٹ نہیں سکتا ہے جب تک اس سے چار باتوں کا سوال نہ ہو جائے

۱۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنَا رُقَيَّةُ بِنْتُ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْاَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا اَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا اَبْلَاهُ وَ عَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيمَا اَنْفَقَهُ وَ عَنْ حُبِّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز قیامت کوئی بندہ اپنے مقام سے ہٹ نہیں سکتا ہے جب تک اس سے چار باتوں کا سوال نہ ہوجائے: (۱) اپنی عمر کس چیز میں بسر کی (۲) جوانی میں کیا کیا (۳) روزی حلال طریقے سے کمائی یا حرام (۴) اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوستی اور محبت رکھتا تھا یا نہیں۔

أمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بحب أربعة

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار افراد سے محبت کا حکم کیا گیا

۳۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ مَقْبُرَةَ الْقَزْوِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَاقِدٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي رَبِيعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ هُمْ سَمِّهِمْ لَنَا فَقَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ وَ سَلْمَانُ وَ اَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ اَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ چار آدمیوں سے محبت کروں اپنے اصحاب میں: (۱) علی ابن ابی طالب علیہما السلام (۲) سلیمان (۳) ابوذر (۴) مقداد اور خداوند عالم خود بھی ان کو دوست رکھتا ہے۔

۳۷ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاُشْنَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَلْخٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي رَبِيعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَصْحَابِي وَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَمَنْ هُمْ فَكُلُّنَا نُحِبُّ اَنْ نَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ عَلِيّاً مِنْهُمْ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ عَلِيّاً مِنْهُمْ وَ اَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ چار آدمیوں سے محبت کروں اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے اصحاب ہیں؟

ہم میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ ان چار اشخاص میں سے ایک ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیئے ان میں سے (۱) علی ابن ابی طالب علیہ السلام

پھر آپؐ چپ ہو گئے۔ کچھ دیر بعد فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے علی بن ابی طالب علیہ السلام ان میں سے ایک ہیں۔

(۲) ابوذرؓ (۳) سلمان فارسیؓ (۴) مقدادؓ ابن اسود کندی کا شمار بھی ان میں ہے۔

أول أربعة يدخلون الجنة

پہلے جنت میں جانے والے چار گروہ

۱۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنْ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ شَكَوْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَسَدَ مَنْ يَحْسُدُنِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ اَمَا تَرْضَى اَنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اَنَا وَاَنْتَ وَذَرَارِيُّنَا خَلْفَ ظُهُورِنَا وَشِيعَتُنَا عَنْ اَيْمَانِنَا وَشَمَائِلِنَا.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں۔فرمایا کیا یہ تمہیں یہ خوشی نہیں کہ وہ چار گروہ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ میں ہوں اور تم ہماری ذریت ہمارے پیچھے پیچھے اور ہمارے شیعہ اور دوست ہمارے دائیں بائیں۔

أربع من كن فيه فهو منافق

جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے

۱۲۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْوَلِيدِ الْعَدْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے اور اگر صرف ایک بات ہے تو بھی کسی قدر نفاق ضرور ہے جب تک اس سے باز نہ آئے: (۱) جب بولے تو جھوٹ (۲) وعدہ خلافی کرے (۳) عہد کر کے بے وفائی کرے (۴) بحث وتکرار میں گالیاں دے۔

ملك الأرض كلها أربعة مؤمنان وكافران

تمام دنیا کے بادشاہ صرف چار ہوئے۔ دو مومن اور دو کافر

۱۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَلَكَ الْاَرْضَ كُلَّهَا اَرْبَعَةٌ مُؤْمِنَانِ وَ كَافِرَانِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنَانِ فَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عليه السلام وَ ذُو الْقَرْنَيْنِ وَ الْكَافِرَانِ نُمْرُودُ وَ بُخْتَنَصَّرُ وَ اسْمُ ذِي الْقَرْنَيْنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ ضَحَّاكِ بْنِ مَعَدٍّ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام دنیا کے بادشاہ صرف چار ہوئے۔ دو مومن اور دو کافر: مومن بادشاہ (۱) حضرت سلیمان بن داؤد (۲) جناب ذوالقرنین اور کافر بادشاہ (۳) نمرود (۴) بخت نصر۔

أتى الناس الحديث من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أربعة ليس لهم خامس

چار قسم کی احادیث لوگوں تک پہنچی ہیں پانچویں کوئی قسم نہیں

۱۳۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمَانَ وَ الْمِقْدَادِ وَ اَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ اَحَادِيثَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله غَيْرَ مَا فِي اَيْدِي النَّاسِ ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَ رَاَيْتُ فِي اَيْدِي النَّاسِ اَشْيَاءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ مِنَ الْاَحَادِيثِ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله اَنْتُمْ تُخَالِفُونَهُمْ فِيهَا وَ تَزْعُمُونَ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ اَفَتَرَى النَّاسَ يَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّدِينَ وَ يُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرَائِهِمْ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ قَدْ سَاَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ اِنَّ فِي اَيْدِي النَّاسِ حَقّاً وَ بَاطِلًا وَ صِدْقاً وَ كَذِباً وَ نَاسِخاً وَ مَنْسُوخاً وَ عَامّاً وَ خَاصّاً وَ مُحْكَماً وَ مُتَشَابِهاً وَ حِفْظاً وَ وَهْماً وَ قَدْ كُذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى عَهْدِهِ حَتَّى قَامَ خَطِيباً فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذَّابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ اِنَّمَا اَتَاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ اَرْبَعَةٍ لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ رَجُلٌ مُنَافِقٌ يُظْهِرُ الْاِيمَانَ مُتَصَنِّعٌ بِالْاِسْلَامِ لَا يَتَاَثَّمُ وَ لَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّداً فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ اَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَ لَمْ يُصَدِّقُوهُ وَ لٰكِنَّهُمْ قَالُوا هٰذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ رَآهُ وَ سَمِعَ

مِنْهُ فَأَخَذُوا عَنْهُ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ وَ قَدْ أَخْبَرَهُ اللهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَ وَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ إِذا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسامُهُمْ وَ إِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ثُمَّ بَقُوا بَعْدَهُ فَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَ الْكَذِبِ وَ الْبُهْتَانِ- فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَ حَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَ أَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَ إِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَ الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ فَهَذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ وَ رَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئاً لَمْ يَحْفَظْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ وَهِمَ فِيهِ وَ لَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِباً فَهُوَ فِي يَدِهِ يَقُولُ بِهِ وَ يَعْمَلُ بِهِ وَ يَرْوِيهِ وَ يَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهِمَ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَ لَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهِمَ لَرَفَضَهُ وَ رَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئاً أَمَرَ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَ لَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ فَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَ لَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ وَ آخَرُ رَابِعٌ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُبْغِضٌ لِلْكَذِبِ خَوْفاً مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَعْظِيماً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ يَسَهُ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَ عَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَ رَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَ مَنْسُوخٌ وَ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ وَ كَلَامٌ عَامٌّ وَ كَلَامٌ خَاصٌّ مِثْلُ الْقُرْآنِ وَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَيَشْتَبِهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَ لَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللهُ بِهِ وَ رَسُولُهُ ﷺ وَ لَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَ لَا يَسْتَفْهِمُ حَتَّى إِنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَ الطَّارِي فَيَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى يَسْمَعُوا وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَ كُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً فَيُخَلِّينِي فِيهَا أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ وَ قَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَصْنَعْ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي فَرُبَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي رَسُولُ اللهِ أَكْثَرَ ذَلِكَ فِي بَيْتِي وَ كُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ مَنَازِلِهِ أَخْلَانِي وَ أَقَامَ عَنِّي نِسَاءَهُ فَلَا يَبْقَى عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَ إِذَا أَتَانِي لِلْخَلْوَةِ مَعِي فِي بَيْتِي لَمْ تَقُمْ عَنْهُ فَاطِمَةُ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ بَنِيَّ وَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَجَابَنِي وَ إِذَا سَكَتُّ وَ فَنِيَتْ مَسَائِلِي ابْتَدَأَنِي فَمَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا وَ أَمْلَاهَا عَلَيَّ فَكَتَبْتُهَا بِخَطِّي وَ عَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَ تَفْسِيرَهَا وَ نَاسِخَهَا وَ مَنْسُوخَهَا وَ مُحْكَمَهَا وَ مُتَشَابِهَهَا وَ خَاصَّهَا وَ عَامَّهَا وَ دَعَا اللهَ لِي أَنْ يُؤْتِيَنِي فَهْمَهَا وَ حِفْظَهَا فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ وَ لَا عِلْماً

اَمْلَاهُ عَلَيَّ وَ كَتَبْتُهُ مُنْذُ دَعَا اللهُ لِي بِمَا دَعَا وَ مَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَّمَهُ اللهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا اَمْرٍ وَ لَا نَهْيٍ كَانَ اَوْ يَكُونُ وَلَا كِتَابٍ مُنْزَلٍ عَلَى اَحَدٍ قَبْلَهُ فِي اَمْرٍ بِطَاعَةٍ اَوْ نَهْيٍ عَنْ مَعْصِيَةٍ اِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَ حَفِظْتُهُ فَلَمْ اَنْسَ حَرْفاً وَاحِداً ثُمَّ وَضَعَ عليه السلام يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ دَعَا اللهَ لِي اَنْ يَمْلَاَ قَلْبِي عِلْماً وَ فَهْماً وَ حُكْماً وَ نُوراً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي اِنِّي مُنْذُ دَعَوْتَ اللهَ لِي بِمَا دَعَوْتَ لَمْ اَنْسَ شَيْئاً وَ لَمْ يَفُتْنِي شَيْءٌ لَمْ اَكْتُبْهُ اَفَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ فِيمَا بَعْدُ فَقَالَ لَا لَسْتُ اَخَافُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ وَ لَا الْجَهْلَ.

سلیم بن قیس ہلالی نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی کہ میں نے سلمان ومقداد وابوذر سے جوتفسیر قرآن واحادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنی اس کی تصدیق آپ کے کلام سے بھی ہوتی ہے لیکن ان کے علاوہ اور لوگوں (یعنی اصحاب) سے جو کچھ سنا اس کی تائید آپ کے کلام سے نہیں ہوتی بلکہ آپ اس کو باطل قرار دیتے ہیں۔ کیا لوگ جان بوجھ کر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کلام غلط کی نسبت دیتے ہیں اور اپنے رائے سے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں۔

سلیم کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم نے پوچھا ہے توسنو اور سمجھو۔

لوگوں کے پاس جو علم ہے اور جو کچھ وہ جانتے ہیں اس میں حق بھی ہے اور باطل بھی، منسوخ بھی ہے اور ناسخ بھی، محکم بھی ہے اور متشابہ بھی، محفوظ بھی ہے اور مخلوط بھی۔ عہد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت کی جانب اس قدر کلام غلط کی نسبت دی گئی کہ حضرت کو کہنا پڑا کہ جو لوگ میری جانب ایسے کلام کی نسبت دیتے ہیں جو میں نے نہیں کہا ان کی جگہ جہنم ہے۔

پھر حضرت کے بعد بھی آپ کی طرف اس کلام کی نسبت دی جو آپ نے نہیں فرمایا تھا۔

دیکھو! راویان حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار قسم کے ہیں: (۱) منافق جو بظاہر مومن معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کے ساتھ ظاہر داری کرتا ہے لیکن باطن میں بے دین ہے خدا اور رسول کی طرف غلط باتوں کی نسبت دینے میں پروانہیں کرتا۔ اگر لوگوں کو اس کے نفاق کا علم ہوجائے تو کبھی اس کی باتیں صحیح نہ سمجھیں۔ بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی منافقین نے غاصبان خلافت وائمہ ضلالت کے درباروں میں تقرب حاصل کیا اور اپنے فائدے کے لیے ان کو خلیفہ برحق ظاہر کیا۔

دوسرا وہ شخص ہے جس نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث کو سنا مگر یاد نہ رکھا ان سے اپنے نزدیک صحیح بیان کیا مگر تھا وہ غلط۔

تیسرا وہ جس نے حضرت کوئی حکم سنا لیکن اس کے بعد جو حضرت فرمایا تھا اس کی خبر اس کو نہ ہوئی کہ حضرت نے پھر اس کو منسوخ فرمایا۔

چوتھا وہ شخص جس نے سنا بھی یاد بھی رکھا اور اپنی خواہش کے مطابق اس میں کوئی ترمیم نہیں کی جس طرح حضرت

سے سنا تھا بالکل اسی طرح بیان کر دیا اگر کوئی حکم منسوخ ہوا تو اس کو بھی جانتا ہے مخصوص کو مخصوص اور محکم و متاشبہ سب کو سمجھتا ہے۔

جس طرح آیات قرآن کے متعدد معانی ہیں احادیث حضرت رسول بھی متعدد معانی رکھتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں تھا کہ ہر صحابی حضرت کے کلام کے تمام مطالب کو سمجھ لیتا ہر شخص بقدر قابلیت فائدہ حاصل کرتا تھا اور سمجھتا تھا۔

۱۳۲ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ اِدۡرِیسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِیدٍ سَهۡلُ بۡنُ زِیَادٍ الۡاَدَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی جَعۡفَرُ بۡنُ بَشَّارٍ الۡوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیۡدُ اللہِ بۡنُ عَبۡدِ اللہِ الدِّهۡقَانُ عَنۡ دُرُسۡتَ بۡنِ اَبِی مَنۡصُورٍ الۡوَاسِطِیِّ عَنۡ عُمَرَ بۡنِ اُذَیۡنَةَ عَنۡ زُرَارَةَ بۡنِ اَعۡیَنَ عَنۡ اَبِی جَعۡفَرٍ علیہ السلام قَالَ قَالَ اَمِیرُ الۡمُؤۡمِنِینَ علیہ السلام مَنۡ صَنَعَ مِثۡلَ مَا صُنِعَ اِلَیۡهِ فَقَدۡ کَافَأَ وَ مَنۡ اَضۡعَفَ کَانَ شَکُوراً وَ مَنۡ شَکَرَ کَانَ کَرِیماً وَ مَنۡ عَلِمَ اَنَّ مَا صَنَعَ اِنَّمَا صَنَعَ لِنَفۡسِهِ لَمۡ یَسۡتَبۡطِ النَّاسَ فِی بِرِّهِمۡ وَ لَمۡ یَسۡتَزِدۡهُمۡ فِی مَوَدَّتِهِمۡ فَلَا تَطۡلُبَنَّ غَیۡرَكَ شُکۡرَ مَا آتَیۡتَهُ اِلَی نَفۡسِكَ وَ وَقَیۡتَ بِهِ عِرۡضَكَ وَ اعۡلَمۡ اَنَّ طَالِبَ الۡحَاجَةِ اِلَیۡكَ لَمۡ یُکۡرِمۡ وَجۡهَهُ عَنۡ وَجۡهِكَ فَاَکۡرِمۡ وَجۡهَكَ عَنۡ رَدِّهِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر احسان کا عوض کسی نے اسی قدر کیا جتنا اس کے ساتھ احسان کیا گیا ہے تو یہ صرف عوض ہے اور اگر اس کا دگنا احسان کیا تو شکر ہے اور شکر کرنے والا کریم ہے۔ اور ایک یہ سمجھتا ہے کہ دوسروں پر احسان کرنا دراصل اپنے ہی اوپر احسان ہے۔ اگر کسی نے احسان کا بدلہ نہ کیا تو اس کو کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ دوستی کا عوض دوستی نہیں چاہتا۔ وہ دراصل اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحَسَنِ بۡنِ اَحۡمَدَ بۡنِ الۡوَلِیدِ رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحُسَیۡنِ بۡنِ اَبِی الۡخَطَّابِ عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ اَسۡبَاطٍ عَنۡ سُلَیۡمٍ مَوۡلَی طِرۡبَالٍ عَنۡ رَجُلٍ عَنۡ اَبِی جَعۡفَرٍ علیہ السلام قَالَ سَمِعۡتُهُ یَقُولُ الدُّنۡیَا دُوَلٌ فَمَا کَانَ لَكَ فِیهَا اَتَاكَ عَلَی ضَعۡفِكَ وَ مَا کَانَ مِنۡهَا عَلَیۡكَ اَتَاكَ وَ لَمۡ تَمۡتَنِعۡ مِنۡهُ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اَتۡبَعَ هَذَا الۡکَلَامَ بِاَنۡ قَالَ مَنۡ یَئِسَ مِمَّا فَاتَ اَرَاحَ بَدَنَهُ وَ مَنۡ قَنِعَ بِمَا اُوتِیَ قَرَّتۡ عَیۡنُهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا گردش میں رہتی ہے۔ کبھی کسی کے پاس جاتی ہے اور کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ (خدا چاہتا اور دیتا ہے تو) دنیا ضعف و بیچارگی کے آجاتی انسان، اپنے کے لیے کوئی فائدہ حاصل کرنے سے قاصر ہے بجز رحمت باری کیے کوئی نفع حاصل کرنا ممکن نہیں اور کوئی نقصان و نصرت طاقتور ہونے کے بعد بھی بغیر مدد الٰہی کے اپنے نفس سے دفع نہیں کرسکتا۔

پھر فرمایا کہ جو اپنے نقصان کی طرف سے بے پرواہ اور نا امید ہو گیا اس کو آسودگی ہو گئی اور جو کوئی شے پا کر قانع رہا اس کی آنکھیں روشن ہوئیں۔

۱۳۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ عَنْ اَسْلَمِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَاِنَّهَا كَلَامُ اللهِ الَّذِي تَكَلَّمَ بِهِ خَلْقَهُ وَ نَظِّفُوا الْمَاضِغَيْنِ وَ بَلِّغُوا بِالْخَوَاتِيمِ.

قال محمد بن علی بن الحسین مصنف هذا الکتاب رضی الله عنه قد روی هذا الحدیث أبو سعید الأدمی و قال فی آخره بلغوا بالخواتیم أی اجعلوا الخواتیم فی آخر الأصابع و لا تجعلوها فی أطرافها فإنه یروی أنه من عمل قوم لوط.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زبان عربی حاصل کرو کیونکہ اسی زبان میں خداوند عالم نے اپنے بندوں سے گفتگو فرمائی اور کتاب الٰہی یعنی قرآن عربی ہی میں نازل ہوا ہے۔

مصنف کتاب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابوسعید الادمی سے بھی روایت ہوئی اور وہ فرماتے ہیں کہ کہ انگوٹھیاں انگلیوں کی جڑ تک پہنو نہ کہ انگلی کے درمیان میں کیونکہ قوم لوط انگلیوں کے درمیان انگوٹھی پہنتی تھی۔

أربع خصال لا غنى بالناس عنها في شهر رمضان

ماہ رمضان المبارک میں چار خوبیاں ہیں کہ لوگ اس سے مستغنی نہیں ہو سکتے

۱۳۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِي الْوَرْدِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَعْبَانَ فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَرَضَ اللهُ صِيَامَهُ وَ جَعَلَ قِيَامَ لَيْلَةٍ فِيهِ بِتَطَوُّعِ صَلَاةٍ كَمَنْ تَطَوَّعَ بِصَلَاةِ سَبْعِينَ لَيْلَةً فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَ جَعَلَ لِمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَ الْبِرِّ كَاَجْرِ مَنْ اَدَّى فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ وَ مَنْ اَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَ كَمَنْ اَدَّى فِيهِ سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَ هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَ اِنَّ الصَّبْرَ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ هُوَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَ هُوَ شَهْرٌ يَزِيدُ اللهُ فِيهِ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ وَ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ مُؤْمِناً صَائِماً كَانَ لَهُ بِذَلِكَ

عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوبِهِ فِيمَا مَضَى فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُفَطِّرَ صَائِماً فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَرِيمٌ يُعْطِي هَذَا الثَّوَابَ مِنْكُمْ لِمَنْ لَا يَقْدِرُ إِلَّا عَلَى مَذْقَةٍ مِنْ لَبَنٍ يُفَطِّرُ بِهَا صَائِماً أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ أَوْ تُمَيْرَاتٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَ مَنْ خَفَّفَ فِيهِ عَنْ مَمْلُوكِهِ خَفَّفَ عَنْهُ حِسَابُهُ وَ هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ وَسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهُ إِجَابَةٌ وَ الْعِتْقُ مِنَ النَّارِ وَ لَا غِنَى بِكُمْ فِيهِ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُونَ اللهَ بِهِمَا وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا وَ أَمَّا اللَّتَانِ تُرْضُونَ اللهَ بِهِمَا فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ وَ أَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُونَ اللهَ فِيهِ حَوَائِجَكُمْ وَ الْجَنَّةَ وَ تَسْأَلُونَ اللهَ فِيهِ الْعَافِيَةَ وَ تَتَعَوَّذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ.

حضرت رسول ﷺ نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد حمد و ثنائے الٰہی ارشاد کیا کہ اے لوگوں اب وہ مہینہ آنے والا ہے کہ جس ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ خداوند عالم نے اس ماہ کے روزے واجب کیے ہیں، جو ماہ رمضان کی ایک رات عبادت خدا میں بسر کرے ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں ستر راتیں عبادت میں بسر کیں اور جو کسی کے ساتھ ایک نیکی کرے گویا وہ خداوند عالم کا ایک فرمان واجب کالا یا اور جو ایک واجب بجالا یا گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ستر واجب ادا کیے۔

رمضان صبر و شکیبائی کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہے۔ رمضان مومنین سے ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں خداوند عالم کی طرف سے مومن کی روزی میں زیادتی کر دی جاتی ہے، جو کسی برادر مومن کو افطار کرائے اس کا یک بندہ آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اصحاب نے عرض کی یا رسول ہم سب روزی دار کو افطار نہیں کرا سکتے۔ فرمایا پروردگار عالم کریم ہے جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی اور چند دانے خرمے کے کھلا کر افطار کروائے اس کو بھی یہی ثواب ہے۔

جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام کے ساتھ نرمی اور سہولت کرے اور زیادہ کام نہ لے خدا اس کے حساب میں آسانی فرمائے گا۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس کی ابتدا میں رحمت وسط میں بخشش اور انتہا میں قبولیت دعا ہے اور آتش جہنم سے آزادی۔

اس ماہ میں جو خداوند عالم کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دے گا اس سے اللہ راضی و خوشنود ہوگا جو اس مہینہ میں خدا سے حاجت طلب کرے گا بہشت کی آرزو کرے گا خداوند عالم اس کی حاجت روا فرمائے گا۔

اس مہینہ میں خدا سے اپنی صحت کی دعا کرو اور آتش جہنم سے پناہ مانگو۔

لم تبهم البهائم عن أربعة

بے زبان حیوانات بھی چار چیزوں سے ناواقف نہیں ہوتے

۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا بُهِمَتِ الْبَهَائِمُ عَنْهُ فَلَمْ تُبْهَمْ عَنْ اَرْبَعَةٍ مَعْرِفَتِهَا بِالرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مَعْرِفَتِهَا بِالْمَوْتِ وَ مَعْرِفَتِهَا بِالْاُنْثَى مِنَ الذَّكَرِ وَ مَعْرِفَتِهَا بِالْمَرْعَى الْخِصْبِ.

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بے زبان حیوانات بھی چار چیزوں سے ناواقف نہیں ہوتے: (۱) خدا شناس ہوتے ہیں (۲) موت سے واقف ہوتے ہیں (۳) نر اور مادہ کو پہچانتے ہیں (۴) اپنی چراگاہ سے واقفیت رکھتے ہیں۔

خلق الله عز وجل الخيل من أربعة أشياء

خداوند عالم نے گھوڑوں کو چار چیزوں سے پیدا کیا ہے

۱۳۷ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي خَالِدٍ زَيْدِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْخَيْلَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْبَحْرِ الْاَعْظَمِ الْمُحِيطِ بِالدُّنْيَا وَ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ دُمُوعِ مَلَكٍ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ وَ مِنْ بِئْرٍ طَيِّبَةٍ.

والحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة.

حسین بن زید اس خبر کے راوی ہیں کہ خداوند عالم نے گھوڑوں کو چار چیزوں سے پیدا کیا ہے: (۱) دریائے اعظم جو دنیا کے گرد ہے (۲) آگ (۳) ایک فرشتہ جس کا نام ابراہیم ہے اس کے آنسوؤں سے (۴) اور ایک پاکیزہ کنوئیں کے پانی سے۔

مؤلف نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث طولانی ہے یہاں جو کچھ مناسب مقام تھا اسی قدر نقل کیا گیا۔

الرياح الأربع

ہوائیں چار طرح کی ہیں

۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ وَ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الرِّيَاحِ الْأَرْبَعِ الشَّمَالِ وَ الْجَنُوبِ وَ الدَّبُورِ وَ الصَّبَا وَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّاسَ يَذْكُرُونَ أَنَّ الشَّمَالَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ الْجَنُوبَ مِنَ النَّارِ فَقَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ جُنُوداً مِنْ رِيَاحٍ يُعَذِّبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِمَّنْ عَصَاهُ وَ لِكُلِّ رِيحٍ مِنْهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُعَذِّبَ قَوْماً بِنَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ أَوْحَى إِلَى الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِذَلِكَ النَّوْعِ مِنَ الرِّيحِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا قَالَ فَأَمَرَهَا الْمَلَكُ فَتَهِيجُ كَمَا يَهِيجُ الْأَسَدُ الْمُغْضَبُ وَ لِكُلِّ رِيحٍ مِنْهَا اسْمٌ أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَ نُذُرِ وَ ذَكَرَ رِيَاحاً فِي الْعَذَابِ ثُمَّ قَالَ فَرِيحُ الشَّمَالِ وَ رِيحُ الصَّبَا وَ رِيحُ الْجَنُوبِ وَ رِيحُ الدَّبُورِ أَيْضاً تُضَافُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِينَ بِهَا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ہواؤں کا ایک لشکر پیدا کیا ہے اور ہر قسم کی ہوا پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جس قوم کو جس ہوا سے معذب کرنا چاہتا ہے اس فرشتے کو حکم دیتا ہے اور وہ ہوا ان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ یہ ہوائیں چار ہیں جو چار سمتوں سے چلتی ہیں اور ہر ایک ہوا پر ایک فرشتہ مقرر ہے: (۱) بادشمال (۲) بادصبا (۳) بادجنوب (۴) بادوبور جو مغرب کی طرف سے آتی ہے۔

الناس على أربعة أصناف

انسانوں کی چار قسمیں ہیں

۳۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الطَّرِيفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَيَّاشُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَحَّالُ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ النَّاسُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَصْنَافٍ جَاهِلٌ مترد[ی] مُتَرَدٍّ مُعَانِقٌ لِهَوَاهُ وَ عَابِدٌ متقوى [متقو] مُتَقَوٍّ كُلَّمَا ازْدَادَ عِبَادَةً ازْدَادَ كِبْراً وَ عَالِمٌ يُرِيدُ أَنْ يُوطَأَ عُقْبَاهُ وَ يُحِبُّ مَحْمَدَةَ النَّاسِ وَ عَارِفٌ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ يُحِبُّ الْقِيَامَ بِهِ فَهُوَ عَاجِزٌ

اَوْ مَغْلُوبٌ فَهٰذَا اَمْثَلُ اَهْلِ زَمَانِكَ وَ اَرْجَحُهُمْ عَقْلًا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار قسم کے آدمی ہوتے ہیں: (۱) بے عقل خواہش پرست (۲) وہ عابد جو اپنی عبادت پر تکبر کرتا ہے (۳) وہ عالم جو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور پیرو ہوں (۴) وہ مرد عارف جو راہ حق پر چلتا ہے اور زندگی بھر طریق حق پر رہنا چاہتا ہے مگر پریشان حال کمزور ہوتا ہے۔ یہ شخص تمہارے زمانے میں سب سے بہتر ہے اور اس کی عقل سب سے زیادہ ہے۔

النوم على أربعة وجوه

نیند کی چار قسمیں ہیں

۱۴۰ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِاِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَاَلَهُ اَنْ قَالَ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنِ النَّوْمِ عَلَى كَمْ وَجْهٍ هُوَ فَقَالَ النَّوْمُ عَلَى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ الْاَنْبِيَاءُ عليهم السلام تَنَامُ عَلَى اَقْفِيَتِهِمْ مُسْتَلْقِينَ وَ اَعْيُنُهُمْ لَا تَنَامُ مُتَوَقِّعَةً لِوَحْيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُؤْمِنُ يَنَامُ عَلَى يَمِينِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ الْمُلُوكُ وَ اَبْنَاؤُهَا تَنَامُ عَلَى شَمَائِلِهَا لِيَسْتَمْرِءُوا مَا يَأْكُلُونَ وَ اِبْلِيسُ وَ اِخْوَانُهُ وَ كُلُّ مَجْنُونٍ وَ ذُو عَاهَةٍ يَنَامُ عَلَى وَجْهِهِ مُنْبَطِحاً.

مسجد کوفہ میں ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ خواب یعنی نیند کی کتنی قسمیں ہیں؟ فرمایا: چار: (۱) انبیاء چت (سیدھے) سوتے ہیں مگر ہر وقت منتظر وحی الٰہی رہتے ہیں (۲) مومن داہنی کروٹ سوتا ہے (۳) بادشاہ اور شاہزادے بائیں پہلو سوتے ہیں تاکہ کھانا جلد ہضم ہو (۴) شیطان اور اس کے بھائی بند دیوانہ اور بیمار منہ کے بل سوتے ہیں ان کا پیٹ زمین سے ملا ہوتا ہے۔

رن إبليس لعنه الله أربع رنات

ابلیس ملعون نے چار بار فریاد کی

۱۴۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ رَنَّ اِبْلِيسُ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ اَوَّلُهُنَّ يَوْمَ لُعِنَ وَ حِينَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ وَ حِينَ بُعِثَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ حِينَ اُنْزِلَتْ اُمُّ الْكِتَابِ وَ نَخَرَ نَخْرَتَيْنِ حِينَ اَكَلَ آدَمُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ حِينَ اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابلیس ملعون نے چار بار فریاد کی: (۱) جب اس پر خدا نے لعنت کی (۲) جب زمین پر آیا (۳) جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ فترت کے بعد مبعوث برسالت ہوئے (۴) اور جب سورہ حمد نازل ہوئی۔

اور دو بار بہت مسرور ہوا: (۱) جب حضرت آدم علیہ السلام نے خدا کے منع کیے ہوئے درخت کا پھل کھایا (۲) جب بہشت سے زمین پر اتارے گئے۔

اَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً

چار چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں

۱۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً اَلْبَذْرُ فِي السَّبَخَةِ وَ السِّرَاجُ فِي الْقَمَرِ وَ الْاَكْلُ عَلَى الشِّبَعِ وَ الْمَعْرُوفُ اِلَى مَنْ لَيْسَ بِاَهْلِهِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں ضائع و برباد ہو جاتی ہیں:

(۱) زمین شورہ زار میں زراعت و تخم ریزی

(۲) چاندنی رات میں چراغ

(۳) سیر ہونے کے بعد پھر کچھ کھانا

(۴) احسان فراموش کے ساتھ نیکی۔

۱۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً الْاَكْلُ بَعْدَ الشِّبَعِ وَ السِّرَاجُ فِي الْقَمَرِ وَ الزَّرْعُ فِي السَّبَخَةِ وَ الصَّنِيعَةُ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهَا.

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ چار چیزیں ضائع ہوجاتی ہیں:

(۱) بے وفا سے دوستی

(۲) احسان فراموش کے ساتھ احسان

(۳) جو نہیں سننا چاہتا اس سے کچھ کہنا

(۴) جو راز پوشیدہ نہ رکھ سکے اس سے کوئی راز کہنا۔

۱۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِي مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ اَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ ضَيَاعاً مَوَدَّةٌ تَمْنَحُهَا مَنْ لَا وَفَاءَ لَهُ وَ مَعْرُوفٌ عِنْدَ مَنْ لَا يَشْكُرُ لَهُ وَ عِلْمٌ عِنْدَ مَنْ لَا اسْتِمَاعَ لَهُ وَ سِرٌّ تُودِعُهُ عِنْدَ مَنْ لَا حَصَانَةَ لَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں ضائع ہوجاتی ہیں:

(۱) بے وفا سے دوستی

(۲) ناشکرے سے نیکی

(۳) اس کو نصیحت کرنا جو اس کو اہمیت نہ دے

(۴) راز ایسے شخص کے سپرد کرنا جو راز نہ رکھ سکتا ہو۔

قول الصادق عليه السلام للمسلمين أربعة أعياد

قول الصادق علیہ السلام: مسلمانوں کی چار عیدیں ہیں

۱۳۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام كَمْ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ عِيدٍ فَقَالَ اَرْبَعَةُ اَعْيَادٍ قَالَ قُلْتُ قَدْ عَرَفْتُ الْعِيدَيْنِ وَ الْجُمُعَةَ فَقَالَ لِي اَعْظَمُهَا وَ اَشْرَفُهَا يَوْمُ الثَّامِنَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي اَقَامَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَام وَ نَصَبَهُ لِلنَّاسِ عَلَماً قَالَ قُلْتُ مَا يَجِبُ عَلَيْنَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ يَجِبُ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ شُكْراً لِلّٰهِ وَ حَمْداً لَهُ مَعَ اَنَّهُ اَهْلٌ اَنْ يُشْكَرَ كُلَّ سَاعَةٍ وَ كَذَلِكَ اَمَرَتِ الْاَنْبِيَاءُ اَوْصِيَاءَهَا اَنْ يَصُومُوا الْيَوْمَ الَّذِي يُقَامُ

فِيهِ الْوَصِيُّ يَتَّخِذُونَهُ عِيداً وَ مَنْ صَامَهُ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِ سِتِّينَ سَنَةً.

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ مسلمانوں کی کتنی عیدیں ہیں؟

آپ نے فرمایا: چار عیدیں ہیں۔

عرض کیا: دو عیدیں تو میں جانتا ہوں اور جمعہ کو بھی۔

آپ نے فرمایا: سب سے بڑی اور اشرف عید ۱۸ ذی الحجہ کی عید ہے۔ اس روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو پنجوں کے بل کھڑا کر کے اپنا جانشین بنایا تھا۔

عرض کیا: ہم اس روز کیا کریں؟

فرمایا: اس روز اللہ تعالی کے شکرانے کا روزہ رکھو، اس کی حمد بجالاؤ۔ اللہ تعالی اس جکا حقدار ہے کہ اس کا ہر وقت شکر کیا جائے۔ انبیاء نے اپنے اوصیاء سے کہا تھا کہ جس روز وصی کو جانشین بنایا گیا اس روز روزہ رکھیں، اس دن کو عید قرار دیں۔ اس دن کا روزہ ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

قول الله عزو جل لإبراهيم عليه السلام فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ الآية

قول خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہ چار پرندے لو۔۔۔۔(آلآیہ)

۱۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُمَيْنَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ "فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا"[1] الْآيَةَ قَالَ أَخَذَ الْهُدْهُدَ وَ الصُّرَدَ وَ الطَّاوُسَ وَ الْغُرَابَ فَذَبَحَهُنَّ وَ عَزَلَ رُءُوسَهُنَّ ثُمَّ نَحَزَ أَبْدَانَهُمْ فِي الْمِنْحَازِ بِرِيشِهِنَّ وَ لُحُومِهِنَّ وَ عِظَامِهِنَّ حَتَّى اخْتَلَطَتْ ثُمَّ جَزَّأَهُنَّ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ عَلَى عَشَرَةِ أَجْبُلٍ ثُمَّ وَضَعَ عِنْدَهُ حَبّاً وَ مَاءً ثُمَّ جَعَلَ مَنَاقِيرَهُنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ ائْتِينَ سَعْياً بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَطَايَرَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضِ اللُّحُومِ وَ الرِّيشِ وَ الْعِظَامِ حَتَّى اسْتَوَتِ الْأَبْدَانُ كَمَا كَانَتْ وَ جَاءَ كُلُّ بَدَنٍ حَتَّى الْتَزَقَ بِرَقَبَتِهِ الَّتِي فِيهَا رَأْسُهُ وَ الْمِنْقَارُ فَخَلَّى إِبْرَاهِيمُ عَنْ مَنَاقِيرِهِنَّ فَوَقَعْنَ وَ شَرِبْنَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَ الْتَقَطْنَ مِنْ ذَلِكَ الْحَبِّ ثُمَّ قُلْنَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَحْيَيْتَنَا أَحْيَاكَ اللهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بَلِ اللهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ فَهَذَا تَفْسِيرُ الظَّاهِرِ قَالَ عليه السلام وَ تَفْسِيرُهُ فِي الْبَاطِنِ خُذْ أَرْبَعَةً مِمَّنْ

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۶۰

يَحْتَمِلُ الْكَلَامَ فَاسْتَوْدِعْهُمْ عِلْمَكَ ثُمَّ ابْعَثْهُمْ فِي أَطْرَافِ الْأَرَضِينَ حُجَجاً لَكَ عَلَى النَّاسِ وَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ يَأْتُوكَ دَعَوْتَهُمْ بِالاسْمِ الْأَكْبَرِ يَأْتُونَكَ سَعْياً بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِي عِنْدِي فِي ذَلِكَ أَنَّهُ عليه السلام أُمِرَ بِالْأَمْرَيْنِ جَمِيعاً.

وَ رُوِيَ أَنَّ الطُّيُورَ الَّتِي أُمِرَ بِأَخْذِهَا الطَّاوُسُ وَ النَّسْرُ وَ الدِّيكُ وَ الْبَطُّ.

وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَيْفُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى الْآيَةَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَزُورَ عَبْداً مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ فَزَارَهُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا عَبْداً يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ مَا عَلَامَةُ ذَلِكَ الْعَبْدِ قَالَ يُحْيِي لَهُ الْمَوْتَى فَوَقَعَ لِإِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ هُوَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُحْيِيَ لَهُ الْمَوْتَى قَالَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي يَعْنِي عَلَى الْخُلَّةِ وَ يُقَالُ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي ذَلِكَ مُعْجِزَةٌ كَمَا كَانَتْ لِلرُّسُلِ وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُحْيِيَ لَهُ الْمَيِّتَ فَأَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُمِيتَ لِأَجْلِهِ الْحَيَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَ هُوَ أَنَّهُ لَمَّا أَمَرَهُ بِذَبْحِ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ وَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَنْ يَذْبَحَ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ طَاوُساً وَ نَسْراً وَ دِيكاً وَ بَطّاً فَالطَّاوُسُ يُرِيدُ بِهِ زِينَةَ الدُّنْيَا وَ النَّسْرُ يُرِيدُ بِهِ الْأَمَلَ الطَّوِيلَ وَ الْبَطُّ يُرِيدُ بِهِ الْحِرْصَ وَ الدِّيكُ يُرِيدُ بِهِ الشَّهْوَةَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَحْيَى قَلْبُكَ وَ يَطْمَئِنَّ مَعِي فَاخْرُجْ عَنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ الْأَرْبَعَةِ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ فِي قَلْبٍ فَإِنَّهُ لَا يَطْمَئِنُّ مَعِي وَ سَأَلْتُهُ كَيْفَ قَالَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ مَعَ عِلْمِهِ بِسِرِّهِ وَ حَالِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَمَّا قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى كَانَ ظَاهِرُ هَذِهِ اللَّفْظَةِ تَوْهِيماً أَتُوهِمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَيَقَّنُ فَقَرَّرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِسُؤَالِهِ عَنْهُ إِسْقَاطاً لِلتُّهَمَةِ عَنْهُ وَ تَنْزِيهاً لَهُ مِنَ الشَّكِّ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے (۱) ہدہد (۲) چغد (۳) مور (۴) کوّے کو ذبح کر کے دس پہاڑوں پر ان کا قیمہ کر کے رکھ دیا تھا ان کے سر الگ رکھ دیئے۔ اپنے سامنے آب و دانہ رکھا ان کی سر اپنی انگلیوں میں دبائے اور آواز دی کہ چاروں حکم الٰہی سے پرواز کر کے میرے پاس آؤ۔ آواز دینا تھا کہ ہر پرندے کے تمام اجزا جدا جدا ہو گئے اور ہوا میں اڑ کر ایک جسم بن گیا اور جسم اپنے سروں سے متصل ہو گیا اور جیسے پہلے تھے پھر اسی صورت میں آ گئے اور جو آب و دانہ ان کے لیے رکھا گیا تھا چگنے لگے اور عرض کی اے پیغمبر خدا جس طرح آپ نے ہمیں زندہ کیا خدا آپ کو زندہ رکھے۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے فرمایا میں نے نہیں تم کو زندہ بلکہ قدرت سے تم زندہ ہوئے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو تھی تفسیر ظاہری لیکن تفسیر باطن یہ ہے کہ چار نفر با فہم و عقل آدمیوں کو منتخب کر کے ان کو تعلیم دو اور اپنا نمائندہ بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیج دو اور جب ان کو خدائے بزرگ و برتر کے نام پر بلواؤ تو تمہارے پاس فوراً حاضر ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے جو بحکم الٰہی ذبح کیے تھے طاؤس و کرگس و مرغ و بط تھی۔

محمد بن عبداللہ بن طیفور کہتے ہیں کہ پروردگار عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے ایک برگزیدہ بندے سے ملاقات کرو جب ملاقات ہوئی تو اس خدا رسیدہ بزرگ نے کہا کہ خداوند عالم کا ایک بندہ جس کا نام ابراہیم ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔

حضرت ابراہیم نے فرمایا: اس بندے کی علامت کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ ان کے لیے خداوند عالم مردوں کو زندہ کرے گا اس لیے جناب ابراہیم نے دعا کی اور یہ حکم ہوا کہ چار پرندے لے کر ان کو ذبح کرو۔

اور یہ ارشاد باری تعالٰی کہ کہا تم ایمان اس پر نہیں لائے کہ میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں یا کر سکتا ہوں اور حضرت ابراہیم کو عرض کرنا کہ بارالٰہا ایمان تو ضرور ہے مگر چاہتا ہوں کہ اطمینان قلب حاصل ہو یعنی یہ اطمینان کہ تو نے مجھی کو اپنا دوست منتخب فرمایا ہے۔ نیز یہ عرض بھی تھی کہ میری دعا سے مردوں کا زندہ ہونا میرا معجزہ قرار پائے اور مشیت الٰہی یہ ہوئی کہ میں اس کے لیے مردہ کو زندہ کروں اور وہ میرے حکم سے ایک زندہ کو قربان کر دیں یعنی اپنے فرزند اسماعیل کو۔ خداوند عالم نے جن چار پرندوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا تھا اس سے اس امر کی طرف اشارہ بھی مقصود تھا کہ طاؤس یعنی ارائش دنیا کو کرگس یعنی طولانی امیدیں اور وک یعنی حرص اور خروس یعنی شہوت نفسانی کو دل سے دور کر دو۔

أربع خصال يبغض الله عز و جل من كن فيه

چار خصلتیں جن افراد میں ہوں ان کو خدا دشمن رکھتا ہے

⑭ اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ الْقَاضِي قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم (۱) فحش بکنے والے (۲) بذی (۳) سائل (۴) اور قسم دینے

والے کو دشمن رکھتا ہے۔

باب۔ ۵

خمس ما أثقلهن في الميزان

میزان عمل میں پانچ چیزوں کا ثواب بے اندازہ ہے

① حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَهْلِ بْنِ زَنْجَلَةَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي سَالِمٍ رَاعِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ وَ الْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِمُسْلِمٍ فَيَصْبِرُ وَ يَحْتَسِبُ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میزان عمل میں پانچ چیزوں کا ثواب بے اندازہ ہے۔ چار تو تسبیحات اربعہ اور ایک فرزند صالح کی وفات پر صبر۔

خمسة أشياء أمر الله عز و جل فيها نبيا من أنبيائه بخمسة أشياء مختلفة

پانچ اشیاء کے بارے میں خداوند عالم کا ایک نبی کو حکم جس کے نتائج مختلف تھے

② حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ الْحِيرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام يَقُولُ اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى نَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِهِ اِذَا اَصْبَحْتَ فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَسْتَقْبِلُكَ فَكُلْهُ وَ الثَّانِي فَاكْتُمْهُ وَ الثَّالِثُ فَاقْبَلْهُ وَ الرَّابِعُ فَلَا تُؤْيِسْهُ وَ الْخَامِسُ فَاهْرُبْ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ مَضَى فَاسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ اَسْوَدُ عَظِيمٌ فَوَقَفَ فَقَالَ اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ آكُلَ هٰذَا وَ بَقِيَ مُتَحَيِّراً ثُمَّ رَجَعَ اِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ اِنَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ لَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِمَا اُطِيقُ فَمَشَى اِلَيْهِ لِيَاْكُلَهُ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ صَغُرَ حَتَّى انْتَهَى اِلَيْهِ فَوَجَدَهُ لُقْمَةً فَاَكَلَهَا فَوَجَدَهَا اَطْيَبَ شَيْءٍ اَكَلَهُ ثُمَّ مَضَى فَوَجَدَ طَسْتاً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَمَرَنِي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ اَكْتُمَ هٰذَا فَحَفَرَ لَهُ وَ جَعَلَهُ فِيهِ وَ اَلْقَى عَلَيْهِ

التُّرَابَ ثُمَّ مَضَى فَالْتَفَتَ فَإِذَا الطَّسْتُ قَدْ ظَهَرَ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ مَا اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فَمَضَى فَإِذَا هُوَ بِطَيْرٍ وَ خَلْفَهُ بَازِي فَطَافَ الطَّيْرُ حَوْلَهُ فَقَالَ اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ اَقْبَلَ هَذَا فَفَتَحَ كُمَّهُ فَدَخَلَ الطَّيْرُ فِيهِ فَقَالَ لَهُ الْبَازِي اَخَذْتَ مِنِّي صَيْدِي وَ اَنَا خَلْفَهُ مُنْذُ اَيَّامٍ فَقَالَ اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ لَا أُويِسَ هَذَا فَقَطَعَ مِنْ فَخِذِهِ قِطْعَةً فَاَلْقَاهَا اِلَيْهِ ثُمَّ مَضَى فَلَمَّا مَضَى فَإِذَا هُوَ بِلَحْمِ مَيْتَةٍ مُنْتِنٍ مَدُودٍ فَقَالَ اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ اَهْرُبَ مِنْ هَذَا فَهَرَبَ مِنْهُ وَ رَجَعَ فَرَاَى فِي الْمَنَامِ كَاَنَّهُ قَدْ قِيلَ لَهُ اِنَّكَ قَدْ فَعَلْتَ مَا اُمِرْتَ بِهِ فَهَلْ تَدْرِي مَا ذَا كَانَ قَالَ لَا قِيلَ لَهُ اَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ الْغَضَبُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَضِبَ لَمْ يَرَ نَفْسَهُ وَ جَهِلَ قَدْرَهُ مِنْ عِظَمِ الْغَضَبِ فَإِذَا حَفِظَ نَفْسَهُ وَ عَرَفَ قَدْرَهُ وَ سَكَنَ غَضَبُهُ كَانَتْ عَاقِبَتُهُ كَاللُّقْمَةِ الطَّيِّبَةِ الَّتِي اَكَلْتَهَا وَ اَمَّا الطَّسْتُ فَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ اِذَا كَتَمَهُ الْعَبْدُ وَ اَخْفَاهُ اَبَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا اَنْ يُظْهِرَهُ لِيُزَيِّنَهُ بِهِ مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ مِنْ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَ اَمَّا الطَّيْرُ فَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَأْتِيكَ بِنَصِيحَةٍ فَاقْبَلْهُ وَ اقْبَلْ نَصِيحَتَهُ وَ اَمَّا الْبَازِي فَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَأْتِيكَ فِي حَاجَةٍ فَلَا تُؤْيِسْهُ وَ اَمَّا اللَّحْمُ الْمُنْتِنُ فَهِيَ الْغِيبَةُ فَاهْرُبْ مِنْهَا.

امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ایک پیغمبر کو حکم دیا کہ کل صبح کو سب سے پہلے گھر سے نکل کر جو تمہارے سامنے آئے اس کو کھا جانا پھر دوسری چیز ملے تو اس کو پوشیدہ کر دینا اور چھپا دینا تیسری کو قبول کرنا چوتھی کو ناامید نہ کرنا اور پانچویں سے گریز کرنا اور دور چلے جانا۔

جب صبح کو گھر سے باہر نکلے دیکھا ایک پہاڑ ہے۔ کہا کیونکر اس کو کھا سکتا ہوں۔ پھر خیال آیا کہ حکم الٰہی ہے کوئی مصلحت ضرور ہوگی۔ پہاڑ کی طرف بڑھنے لگے جس قدر قریب ہوتے جاتے تھے، پہاڑ چھوٹا ہوتا جاتا تھا، یہاں تک کہ جب پاس پہنچ گئے تو وہ پہاڑ ایک نوالہ کے برابر ہو گیا، انہوں نے اس کو اٹھا کر کھایا تو اس سے زیادہ خوش مزہ کوئی چیز نہیں کھائی تھی۔

پھر آگے بڑھے تو دیکھا ایک سونے کا طباق ہے، اسے زمین میں چھپا دیا مگر آگے بڑھے تو دیکھا وہ طشت پھر باہر آ گیا۔ دل میں کہا کہ میں حکم خدا پر عمل کر چکا اب اس کو اختیار ہے پوشیدہ رکھے یا ظاہر کر دے۔

یکا یک ایک پرندہ دیکھا جس کے پیچھے ایک باز اڑتا آ رہا تھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ تیسری چیز کو قبول کرنے کا حکم ہے۔ اپنی آستین میں پرندہ کو چھپا لیا۔ باز نے کہا میں کئی روز سے اس کی تلاش میں تھا آج ملا تو آپ نے اس کو پناہ دے دی۔

پیغمبر نے دل میں کہا حکم الٰہی ہے کہ اس کو ناامید نہ کروں اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا باز کو دے دیا۔ اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ مردہ کیڑوں بھرا زمین پر پڑا ہے۔ دل میں کہا حکم الٰہی ہے کہ اس سے دور رہوں۔ وہاں سے فوراً چلے آئے (شب کو سوئے تو) خواب میں دیکھا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ تم نے ہر حکم خدا پر عمل کیا مگر اس کا مطلب بھی سمجھے۔ کہا نہیں۔

انہوں نے جواب دیا کہ پہاڑ جو دیکھا تھا وہ غصہ ہے اور غصہ میں آدمی بدحواس اور بے قابو ہوجاتا ہے، لیکن جب عقل سے کام لیتا ہے اور غصہ کو ضبط کرتا ہے تو انجام نہایت بہتر ہوتا ہے اور غصہ کو ضبط کرنے کی لذت محسوس ہوتی ہے۔

اور طشت طلائی وہ کار خیر ہے جو پوشیدہ رکھنے کے بعد بھی ظاہر ہوجاتا ہے اس کے ذریعے سے خداوند عالم دنیا میں بندے کی عزت افزائی فرماتا ہے اور آخرت میں بلند مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اور پرندہ ایک مرد خیر خواہ و ناصح ہے جس کی نصیحت کو قبول کرنا مفید ہوتا ہے اور باز ایک حاجت مند سائل ہے جس کو رد نہیں کرنا چاہیے اور گوشت مردار غیبت اور بدگوئی ہے جس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

في المشط خمس خصال

خوشبو میں پانچ خوبیاں ہیں

③ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَصَّارُ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ قَالَ الْمَشْطُ فَإِنَّ الْمَشْطَ يَجْلِبُ الرِّزْقَ وَ يُحَسِّنُ الشَّعْرَ وَ يُنْجِزُ الْحَاجَةَ وَ يَزِيدُ فِي مَاءِ الصُّلْبِ وَ يَقْطَعُ الْبَلْغَمَ وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَرِّحُ تَحْتَ لِحْيَتِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَ مِنْ فَوْقِهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ يَقُولُ إِنَّهُ يَزِيدُ فِي الذِّهْنِ وَ يَقْطَعُ الْبَلْغَمَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی ہے کہ ہر نماز کے وقت زینت کرو اس سے مراد یہ ہے کہ کنگھی کرو: (۱) کنگھی کرنے سے روزی زیادہ ہوتی ہے (۲) بال خوبصورت ہوجاتے ہیں (۳) حاجتیں برآتی ہیں (۴) منی زیادہ ہوتی ہے (۵) بلغم کم ہوتا ہے۔

علامات المؤمن خمس

مومن کی پانچ علامتیں

④ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سِمْعَانَ التَّمِيمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ عُمَرَ الخرانی عَنْ صَالِحِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ السَّكُونِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْنٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسِ بْنِ

الْيَمَانِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ قُلْتُ وَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ الْوَرَعُ فِي الْخَلْوَةِ وَ الصَّدَقَةُ فِي الْقِلَّةِ وَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَ الْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ الصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں: (۱) پرہیزگاری (۲) تنگدستی میں صدقہ دینا (۳) مصیبت میں صبر کرنا (۴) حلم و بردباری غصے کے وقت (۵) خوفناک معاملے میں بھی سچ بولنا۔

خمس من خمسة محال

پانچ لوگوں سے پانچ کام نہیں ہوتے

⑤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ مِنْ خَمْسَةٍ مُحَالٌ النَّصِيحَةُ مِنَ الْحَاسِدِ مُحَالٌ وَ الشَّفَقَةُ مِنَ الْعَدُوِّ مُحَالٌ وَ الْحُرْمَةُ مِنَ الْفَاسِقِ مُحَالٌ وَ الْوَفَاءُ مِنَ الْمَرْاَةِ مُحَالٌ وَ الْهَيْبَةُ مِنَ الْفَقِيرِ مُحَالٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) حاسد سے نصیحت (۲) دشمن سے مہربانی (۳) فاسق سے احترام و عزت (۴) ہر عورت سے وفا (۵) فقیر میں ہیبت نہیں ہوتی۔

خمس بخمسين

پچاس نمازیں

⑥ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ سَعِيدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ ثُمَّ نُقِصَتْ فَجُعِلَتْ خَمْساً ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِاَنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ.

انس کہتا ہے معراج میں پہلے پچاس نمازوں کا حکم ہوا پھر کم ہوتے ہوتے پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اور ان پانچ نمازوں میں پچاس نمازوں کا اجر دیا جائے گا۔

⑦ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ

عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَمَّا خَفَّفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى صَارَتْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ اَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ خَمْسٌ بِخَمْسِينَ.

سابقہ حدیث اختلاف سند والفاظ کی بنا پر تکرار ہوئی ہے۔

الكلمات التي تلقاها آدم من ربه فَتابَ عَلَيْهِ خمس

پانچ بزرگ ہستیوں کی برکت سے جناب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی

⑧ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ قُلْتُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْاَشْقَرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتَابَ عَلَيْهِ قَالَ سَاَلَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اِلَّا تُبْتَ عَلَيَّ فَتَابَ عَلَيْهِ

و قد أخرجت ما رويته في هذا المعنى في تفسير القرآن

جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ پانچ بزرگ ہستیوں کی برکت سے جناب آدم کی توبہ قبول ہوئی یعنی پنجتن علیہم السلام۔

خمس خصال تورث البرص

پانچ باتوں سے برص پیدا ہوتی ہے

⑨ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَزْدِيُّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَحْمَرِ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَمْسُ خِصَالٍ تُورِثُ الْبَرَصَ النُّورَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَ التَّوَضُّؤُ وَ الِاغْتِسَالُ بِالْمَاءِ الَّذِي تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ وَ الْاَكْلُ عَلَى الْجَنَابَةِ وَ غِشْيَانُ الْمَرْاَةِ فِي اَيَّامِ حَيْضِهَا وَ الْاَكْلُ عَلَى الشِّبَعِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ باتوں سے مرض برص پیدا ہوتا ہے: (۱) جمعہ کو نورہ لگانے سے (۲) اس پانی سے وضو یا غسل کرنے سے جو دھوپ میں گرم ہو (۳) حالت جنابت میں کھانے پینے سے (۴) زن حائض سے جماع کرنے سے (۵) اور بغیر بھوک کھانا کھانے کے بعد پھر کھانے سے۔

قول الصادق علیہ السلام خمس هن كما أقول

قول امام صادق علیہ السلام؛ پانچ افراد ایسے ہی ہیں جیسے میں نے کہا

⑩ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِی عَلِیِّ بْنِ رَاشِدٍ رَفَعَهُ اِلَى الصَّادِقِ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ هُنَّ كَمَا اَقُولُ لَيْسَتْ لِبَخِيلٍ رَاحَةٌ وَلَا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلَا لِمُلُوكِ الْمَمْلُوكِ وَفَاءٌ وَلَا لِكَذَّابٍ مُرُوءَةٌ وَلَا يَسُودُ سَفِيهٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) بخیل کو آرام نہیں (۲) حاسد کو لذت نہیں (۳) بادشاہ میں وفا نہیں (۴) جھوٹا بہادر نہیں ہوتا (۵) بے عقل سودمند کام نہیں کرتا۔

خمس من السنن في الرأس و خمس في الجسد

پانچ سنتیں سر کے متعلق اور پانچ جسم سے متعلق

⑪ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ علیہ السلام خَمْسٌ مِنَ السُّنَنِ فِي الرَّاْسِ وَ خَمْسٌ فِي الْجَسَدِ فَاَمَّا الَّتِي فِي الرَّاْسِ فَالسِّوَاكُ وَ اَخْذُ الشَّارِبِ وَ فَرْقُ الشَّعْرِ وَ الْمَضْمَضَةُ وَ الِاسْتِنْشَاقُ وَ اَمَّا الَّتِي فِي الْجَسَدِ فَالْخِتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الْاِبْطَيْنِ وَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَ الِاسْتِنْجَاءُ.

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سر کے متعلق پانچ سنتیں ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کاٹنا (۳) کنگھی کرنا (۴) ناک صاف کرنا (۵) کلی کرنا۔

اور پانچ سنتیں بدن میں ہیں: (۱) ختنہ کرنا (۲) زیر ناف بالوں کو صاف کرنا (۳) بغل کے بال صاف کرنا (۴) پیشاب اور (۵) پائخانہ کے بعد طہارت کرنا۔

قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس لا أدعهن حتى الممات

قول پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ پانچ باتیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا

⑫ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى جَمِيعاً عَنِ

الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَمْسٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتَّى الْمَمَاتِ الْاَكْلُ عَلَى الْحَضِيضِ مَعَ الْعَبِيدِ وَ رُكُوبِيَ الْحِمَارَ مُؤْكَفاً وَ حَلَبَ الْعَنْزِ بِيَدِي وَ لُبْسُ الصُّوفِ وَ التَّسْلِيمُ عَلَى الصِّبْيَانِ لِتَكُونَ سُنَّةً مِنْ بَعْدِي.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ باتیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا: (۱) زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا (۲) الدغ خچر پر سوار ہونا (۳) بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھ سے دوہنا (۴) اونی کپڑے پہننا (۵) بچوں کو سلام کرنا تا کہ میرے بعد کسی کو ان کاموں میں عذر نہ ہو۔

۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالْمُشَلَّلِ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَمْسٌ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ حَتَّى الْمَمَاتِ لِبَاسُ الصُّوفِ وَ رُكُوبِيَ الْحِمَارَ مُؤْكَفاً وَ اَكْلِي مَعَ الْعَبِيدِ وَ خَصْفِيَ النَّعْلَ بِيَدِي وَ تَسْلِيمِي عَلَى الصِّبْيَانِ لِتَكُونَ سُنَّةً مِنْ بَعْدِي.

اختلاف اسناد کی بنا پر حدیث تکرار کی گئی ہے۔

الشؤم للمسافر في خمسة

مسافر کے لیے پانچ چیزیں منحوس ہیں

۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ الشُّؤْمُ فِي خَمْسَةٍ لِلْمُسَافِرِ فِي طَرِيقِهِ الْغُرَابُ النَّاعِقُ عَنْ يَمِينِهِ وَ الْكَلْبُ النَّاشِرُ لِذَنَبِهِ وَ الذِّئْبُ الْعَاوِي الَّذِي يَعْوِي فِي وَجْهِ الرَّجُلِ وَ هُوَ مُقْعٍ عَلَى ذَنَبِهِ يَعْوِي ثُمَّ يَرْتَفِعُ ثُمَّ يَنْخَفِضُ ثَلَاثاً وَ الظَّبْيُ السَّانِحُ عَنْ يَمِينٍ اِلَى شِمَالٍ وَ الْبُومَةُ الصَّارِخَةُ وَ الْمَرْاَةُ الشَّمْطَاءُ تُلْقَى فَرْجُهَا وَ الْاَتَانُ الْعَضْبَاءُ يَعْنِي الْجَدْعَاءَ فَمَنْ اَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً فَلْيَقُلْ اعْتَصَمْتُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِي نَفْسِي فَاعْصِمْنِي مِنْ ذَلِكَ.

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ باتیں مسافر کے لیے منحوس ہیں: (۱) کوے کا داہنی طرف سے مسافر

کے بولنا اور دم جھٹکنا (۲) بھڑیا جو مسافر کے سامنے دم پر بیٹھا ہوا چیخ رہا ہو اور تین بار اپنی آواز کم اور زیادہ کرے (۳) اور ہرن جو داہنی طرف سے بائیں جانب جا رہا ہو (۴) الّو بول رہا ہو (۵) زن سفید رو سامنے سے آ جائے یا دم بریدہ گدھی۔

جس مسافر کو ایسا اتفاق پیش آئے وہ کہے:

اِعْتَصَمْتُ بِكَ يَارَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَعْصِمْنِيْ مِنْ ذَالِكَ

البكاءون خمسة

بہت زیادہ رونے والے پانچ افراد

۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْبَحْرَانِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْبَكَّاءُونَ خَمْسَةٌ آدَمُ وَ يَعْقُوبُ وَ يُوسُفُ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَاَمَّا آدَمُ فَبَكَى عَلَى الْجَنَّةِ حَتَّى صَارَ فِي خَدَّيْهِ اَمْثَالُ الْاَوْدِيَةِ وَ اَمَّا يَعْقُوبُ فَبَكَى عَلَى يُوسُفَ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهُ وَ حَتَّى قِيلَ لَهُ تَاللهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضاً اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ وَ اَمَّا يُوسُفُ فَبَكَى عَلَى يَعْقُوبَ حَتَّى تَأَذَّى بِهِ اَهْلُ السِّجْنِ فَقَالُوا لَهُ اِمَّا اَنْ تَبْكِيَ اللَّيْلَ وَ تَسْكُتَ بِالنَّهَارِ وَ اِمَّا اَنْ تَبْكِيَ النَّهَارَ وَ تَسْكُتَ بِاللَّيْلِ فَصَالَحَهُمْ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَمَّا فَاطِمَةُ فَبَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى تَأَذَّى بِهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لَهَا قَدْ آذَيْتِنَا بِكَثْرَةِ بُكَائِكِ فَكَانَتْ تَخْرُجُ اِلَى الْمَقَابِرِ مَقَابِرِ الشُّهَدَاءِ فَتَبْكِي حَتَّى تَقْضِيَ حَاجَتَهَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ وَ اَمَّا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَبَكَى عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام عِشْرِينَ سَنَةً اَوْ اَرْبَعِينَ سَنَةً مَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ اِلَّا بَكَى حَتَّى قَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكَ اَنْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّي وَ حُزْنِي اِلَى اللهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اِنِّي مَا اَذْكُرُ مَصْرَعَ بَنِي فَاطِمَةَ اِلَّا خَنَقَتْنِي لِذَلِكَ عَبْرَةٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہت زیادہ رونے والے پانچ آدمی ہیں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام فراق بہشت میں کہ آنکھوں سے دو نہریں جاری ہوگئیں (۲) حضرت یعقوب علیہ السلام جدائی یوسف میں اس قدر روئے کہ نابینا ہوگئے (۳) حضرت یوسف علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کی یاد میں قید خانہ کے اندر اتنا روئے کہ سارے قیدی گھبرا گئے اور کہا یوسف یا دن کو رویا کرو یا رات کو (۴) حضرت معصومہ عالم جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس قدر روئیں کہ مدینے والوں کا کاروبار بند ہوگیا اور انہوں نے بھی یہی خواہش کی کہ آپ دن کو روئیں یا شب کو (۵) امام زین

العابدین علیہ السلام کے متعلق نے فرمایا ہے کہ آپ اپنے پدر بزرگوار حضرت سید الشہداامام حسین علیہ السلام پر چالیس برس تک اس طرح روئے کہ جب آپ کے سامنے کھانا یا پانی آتا تھا تو دیکھ کر اتنا روتے تھے کہ آنسو پانی میں مل جاتے تھے۔

الکبائر خمس

پانچ گناہان کبیرہ

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام اَنَّ الْكَبَائِرَ خَمْسٌ اَلشِّرْكُ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ اَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے کتاب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام میں دیکھا ہے کہ گناہان کبیرہ پانچ ہیں: (۱) شرک باللہ (۲) ماں باپ کے حق کو نہ پہچاننا (۳) سود خوری (۴) جہاد سے فرار کرنا (۵) مسلمانوں کے ملک سے نکل کر کافروں کے ملک میں رہنا۔

⑰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَخْبِرْنِي عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ خَمْسٌ وَ هُنَّ مِمَّا اَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِنَّ النَّارَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ "اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا "[1] وَ قَالَ "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ "[2] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ قَوْلُهُ "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا "[3] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ رَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ وَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّداً عَلَى دِينِهِ.

جناب زرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے درخواست کی کہ مجھے گناہانِ کبیرہ کے بارے میں بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا گناہانِ کبیرہ پانچ ہیں اور یہ ایسے گناہ ہیں کہ خداوندعالم نے دوزخ کو ان کے انجام دینے والے کے لئے لازم قرار دے دیا ہے: (۱) خداوندعالم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ

---

[1] سورۂ نساء آیت ۱۰

[2] سورۂ انفال آیت ۱۵

[3] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۸

درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب واصل جہنّم ہوں گے (۱) خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو جب کفّار سے میدانِ جنگ میں ملاقات کرو تو خبردار انہیں پیٹھ نہ دکھانا۔ (۳) ارشاد رب العزت ہے کہ ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم صاحبانِ ایمان ہو، (۴) جوا کھیلنا (۵) قتل عمد مومن شخص کا۔

بعث الله النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخمسة أسياف

خداوند عالم نے اپنے حبیب جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ شمشیروں کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے

⑱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ حُرُوبِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ كَانَ السَّائِلُ مِنْ مُحِبِّينَا فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِخَمْسَةِ اَسْيَافٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا شَاهِرَةٌ لَا تُغْمَدُ اِلَى اَنْ تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ لَنْ تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْساً اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْراً وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَلْفُوفٌ وَ سَيْفٌ مِنْهَا مَغْمُودٌ سَلُّهُ اِلَى غَيْرِنَا وَ حُكْمُهُ اِلَيْنَا فَاَمَّا السُّيُوفُ الثَّلَاثَةُ الشَّاهِرَةُ فَسَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَرَبِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَ احْصُرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوا يَعْنِي فَاِنْ آمَنُوا فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ...وَ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ فَهَؤُلَاءِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ اِلَّا السَّيْفُ وَ الْقَتْلُ اَوِ الدُّخُولُ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَا لَهُمْ فَيْءٌ وَ ذَرَارِيُّهُمْ سَبْيٌ عَلَى مَا سَبَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَاِنَّهُ سَبَى وَ عَفَا وَ قَبِلَ الْفِدَاءَ وَ السَّيْفُ الثَّانِي عَلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً نَزَلَتْ فِي اَهْلِ الذِّمَّةِ ثُمَّ نَسَخَهَا قَوْلُهُ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ لَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَ هُمْ صَاغِرُونَ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْاِسْلَامِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ اِلَّا الْجِزْيَةُ اَوِ الْقَتْلُ فَاِذَا قَبِلُوا الْجِزْيَةَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ حَرُمَ عَلَيْنَا سَبْيُهُمْ وَ حَرُمَتْ اَمْوَالُهُمْ وَ حَلَّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُمْ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ فِي دَارِ الْحَرْبِ حَلَّ لَنَا سَبْيُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَمْ يَحِلَّ لَنَا نِكَاحُهُمْ وَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ اِلَّا الْقَتْلُ اَوِ الدُّخُولُ فِي الْاِسْلَامِ وَ

سَيْفٌ عَلَى مُشْرِكِي الْعَجَمِ يَعْنِي التُّرْكَ وَ الدَّيْلَمَ وَ الْخَزَرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سُورَةِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقابِ حَتَّى إِذا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ إِمَّا فِداءً يَعْنِي الْمُفَادَاةَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهَؤُلَاءِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ إِلَّا الْقَتْلُ أَوِ الدُّخُولُ فِي الْإِسْلَامِ وَ لَا يَحِلُّ لَنَا نِكَاحُهُمْ مَا دَامُوا فِي دَارِ الْحَرْبِ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَلْفُوفُ فَسَيْفٌ عَلَى أَهْلِ الْبَغْيِ وَ التَّأْوِيلِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ إِنْ طائِفَتانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُما فَإِنْ بَغَتْ إِحْداهُما عَلَى الْأُخْرى فَقاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلى أَمْرِ اللهِ وَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ بَعْدِي عَلَى التَّأْوِيلِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى التَّنْزِيلِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَنْ هُوَ قَالَ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَاتَلْتُ تَحْتَ هَذِهِ الرَّايَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ ثَلَاثاً وَ هَذِهِ هِيَ وَ اللهِ الرَّابِعَةُ وَ اللهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَ أَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ وَ كَانَتِ السِّيرَةُ فِيهِمْ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْبِ لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ قَالَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ أَلْقَى سِلَاحَهُ أَوْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَ كَذَلِكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِيهِمْ يَوْمَ الْبَصْرَةِ لَا تَسْبُوا لَهُمْ ذُرِّيَّةً وَ لَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَ لَا تَتْبَعُوا مُدْبِراً وَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَ أَمَّا السَّيْفُ الْمَغْمُودُ فَالسَّيْفُ الَّذِي يُقَامُ بِهِ الْقِصَاصُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ فَسَلُّهُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَ حُكْمُهُ إِلَيْنَا فَهَذِهِ السُّيُوفُ الَّتِي بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ فَمَنْ جَحَدَهَا أَوْ جَحَدَ شَيْئاً مِنْهَا أَوْ مِنْ سِيَرِهَا وَ أَحْكَامِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوندعالم نے اپنے حبیب جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ شمشیروں کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یا یعنی پانچ قسم کے جہاد کو حکم دیا ہے: تین تلواریں برہنہ ہیں اور جب تک قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کا ظہور نہ ہو اسی طرح میان سے باہر رہیں گی: (۱) ایک جہاد مشرکان عرب سے ہے (۲) دوسرا اہل مضنہ یعنی وہ کفار جن کے پاس کوئی کتاب الہٰی توریت وزبور اور انجیل میں سے ہے یہ لوگ یا تو مسلمان ہوجائیں یا قتل ہونا منظور کریں جیسے یہود ونصاریٰ (۳) تیسرا مشرکان عجم یعنی ترک ودیلم وغیرہ سے۔

اور دو شمشیریں جو ملفوف ہیں۔ وہ شر پسند عناصر سے جہاد کرنا ہے جن کا کام جنگ وکفر ہے جیسا کہ خداوندعالم ارشاد فرماتا ہے کہ وان طائفتان من المومنین اقتلوا فاصلحوا بینہما فان بعث احدیہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفی الی امر اللہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ تم میں ایک شخص ہے جو اسی طرح تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے تنزیل پر

جہاد کیا۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہے۔ فرمایا جو میری نعلین کی اصلاح کر رہا ہے یعنی امیرالمومنین علیہ السلام۔ جنگ صفین میں عمار یاسر نے کہا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے خاندان تین قسم کے جہاد کر چکا ہوں اور یہ چوتھا گروہ ہے۔

اور وہ شمشیر جو اسی میان میں ہے وہ قصاص ہے کہ جو کسی کو قتل کرے اس سے عوض لیا جائے اور وہ بھی قتل ہو اور اس کے فیصلے کا اختیار خدا کی طرف سے ہم کو دیا گیا ہے۔

یہ ہیں وہ تلواریں جو خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی ہیں جو شخص ان کا یا ان کے احکام کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

حدود الصداقة خمسة

دوستی کی پانچ شرطیں ہیں

⑲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اَبِي خَالِدٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الصَّدَاقَةُ مَحْدُودَةٌ فَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ تِلْكَ الْحُدُودُ فَلَا تَنْسُبْهُ اِلَى كَمَالِ الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ تِلْكَ الْحُدُودِ فَلَا تَنْسُبْهُ اِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ اَوَّلُهَا اَنْ يَكُونَ سَرِيرَتُهُ وَعَلَانِيَتُهُ لَكَ وَاحِدَةً وَالثَّانِيَةُ اَنْ يَرَى زَيْنَكَ زَيْنَهُ وَشَيْنَكَ شَيْنَهُ وَالثَّالِثَةُ اَنْ لَا يُغَيِّرَهُ مَالٌ وَ لَا وِلَايَةٌ وَ الرَّابِعَةُ اَنْ لَا يَمْنَعَكَ شَيْئاً مِمَّا تَصِلُ اِلَيْهِ مَقْدُرَتُهُ وَ الْخَامِسَةُ اَنْ لَا يُسْلِمَكَ عِنْدَ النَّكَبَاتِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ دوستی کی پانچ شرطیں ہیں اگر کسی میں سب شرطیں پائی جائیں تو کامل دوست ہے۔(۱) یہ کہ ظاہر و باطن اس کا ایک ہو (۲) تمہاری عزت کو اپنی عزت اور تمہاری ذلت کو اپنی ذلت سمجھے (۳) اور اگر وہ دولت مند یا کہیں حاکم ہو جائے تو دوستی میں فرق نہ آنے پائے (۴) یہ کہ جو کچھ احسان جس طرح بھی تمہارے ساتھ کر سکتا ہے اس میں کمی نہ کرے (۵) کہ اگر تم پر وقت پڑ جائے اور تم مفلس ہو جاؤ تو تم کو چھوڑ نہ دے۔

المؤمن يتقلب في خمسة من النور

مومن پانچ انوار میں گھرا رہتا ہے

⑳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ

الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ الْمُؤْمِنُ يَتَقَلَّبُ فِي خَمْسَةٍ مِنَ النُّورِ مَدْخَلُهُ نُورٌ وَ مَخْرَجُهُ نُورٌ وَ عِلْمُهُ نُورٌ وَ كَلَامُهُ نُورٌ وَ مَنْظَرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى النُّورِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن پانچ انوار میں گھرا رہتا ہے: (۱) اس کا آنا نور ہے (۲) جانا نور ہے (۳) اس کی عقل نورانی ہے (۴) باتیں پرنور ہیں (۵) اس کا چہرہ قیامت کے دن نورانی ہوگا۔

الدعائم التي بني عليها الإسلام خمس

اسلام کی بنیاد پانچ ستون ہیں

۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجْرَانَ وَ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ الْوَلَايَةِ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَجُعِلَ فِي اَرْبَعٍ مِنْهَا رُخْصَةٌ وَ لَمْ يُجْعَلْ فِي الْوَلَايَةِ رُخْصَةٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ وَ مَنْ كَانَ مَرِيضاً صَلَّى قَاعِداً وَ اَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ الْوَلَايَةُ صَحِيحاً كَانَ اَوْ مَرِيضاً اَوْ ذَا مَالٍ اَوْ لَا مَالَ لَهُ فَهِيَ لَازِمَةٌ وَاجِبَةٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کے پانچ ستون ہیں: (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) حج (۴) ماہ رمضان کے روزے (۵) اور ہم اہلبیت علیہم السلام کی دوستی۔ پہلی چار چیزوں میں تخفیف بھی کی گئی ہے لیکن ہم اہل بیت رسول کی محبت میں کسی قسم کی تخفیف نہیں ہے یعنی اگر کوئی مالدنہیں تو اس پر زکوٰۃ نہ واجب ہوگی، نہ حج واجب ہوگا۔ بیمار اگر نہیں کھڑا ہوسکتا ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے گا۔ روزی اگر مضر ہے تو مرض سے صحت کے بعد رکھے گا لیکن کوئی شخص کسی حال میں ہو محبت اہل بیت سب پر فرض ہے۔

أسماء مكة خمسة

مکہ معظمہ کے پانچ نام ہیں

۲۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ مُحْرِزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي

عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَسْمَاءُ مَكَّةَ خَمْسَةٌ اُمُّ الْقُرَى وَ مَكَّةُ وَ بَكَّةُ وَ الْبَسَّاسَةُ كَانُوا اِذَا ظَلَمُوا بِهَا بَسَّتْهُمْ اَيْ اَخْرَجَتْهُمْ وَ اَهْلَكَتْهُمْ وَ اُمُّ رُحْمٍ كَانُوا اِذَا لَزِمُوهَا رُحِمُوا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مکہ معظّمہ کے پانچ نام ہیں: (۱)ام القریٰ (۲) مکہ (۳) بکہ (۴) بساسہ (۵) ام رحم۔

بساسہ اس لیے کہ وہ لوگ ظالم کو اپنے درمیان سے نکال دیتے تھے اور ام رحم اس لیے کہ وہاں دعا کرنے والے پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

فرض الله عز و جل على العباد في اليوم والليلة خمس صلوات

اللہ تعالیٰ نے بندوں پر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں

۴۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي اَفْضَلِ السَّاعَاتِ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي اَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے بندوں پر پانچ اوقات کی نمازیں واجب کی ہیں اور وہ شب و روز میں بہترین اوقات ہیں۔ تم کو لازم ہے کہ ہر نماز کے بعد دعا کرو۔

المستهزءون بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم خمسة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانے والے پانچ افراد

۴۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَحْمَرِ رَفَعَهُ قَالَ الْمُسْتَهْزِءُونَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله خَمْسَةٌ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ وَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ وَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثٍ الزُّهْرِيُّ وَ الْاَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ وَ الْحَارِثُ بْنُ الطَّلَاطِلَةِ الثَّقَفِيُّ.

ابان بن احمر روایت کرتے ہیں کہ پانچ آدمی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے: (۱) ولید بن مغیرہ (۲) عاص بن وائل سہمی (۳) اسود بن یغوث زہری (۴) اسود بن عبد المطلب (۵) حرث بن طلاطلہ ثقفی۔

۴۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ الْعَبَّاسِيُّ عَنْ

اَبِيهِ وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَيْلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِيَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ الشَّامِ وَ اَحْبَارِهِمْ فِيمَا اَجَابَهُ عَنْهُ مِنْ جَوَابِ مَسَائِلِهِ فَاَمَّا الْمُسْتَهْزِءُونَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ فَقَتَلَ اللهُ خَمْسَتَهُمْ قَدْ قَتَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِغَيْرِ قِتْلَةِ صَاحِبِهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ اَمَّا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَاِنَّهُ مَرَّ بِنَبْلٍ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي خُزَاعَةَ قَدْ رَاشَهُ فِي الطَّرِيقِ فَاَصَابَتْهُ شَظِيَّةٌ مِنْهُ فَانْقَطَعَ اَكْحَلُهُ حَتَّى اَدْمَاهُ فَمَاتَ وَ هُوَ يَقُولُ قَتَلَنِي رَبُّ مُحَمَّدٍ وَ اَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ فَاِنَّهُ خَرَجَ فِي حَاجَةٍ لَهُ اِلَى كَدَاءٍ فَتَدَهْدَهَ تَحْتَهُ حَجَرٌ فَسَقَطَ فَتَقَطَّعَ قِطْعَةً قِطْعَةً فَمَاتَ وَ هُوَ يَقُولُ قَتَلَنِي رَبُّ مُحَمَّدٍ وَ اَمَّا الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ فَاِنَّهُ خَرَجَ يَسْتَقْبِلُ ابْنَهُ زَمْعَةَ وَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ فَاسْتَظَلَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَ كَدَاءٍ فَاَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَاَخَذَ رَاْسَهُ فَنَطَحَ بِهِ الشَّجَرَةَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ امْنَعْ هَذَا عَنِّي فَقَالَ مَا اَرَى اَحَداً يَصْنَعُ بِكَ شَيْئاً اِلَّا نَفْسُكَ فَقَتَلَهُ وَ هُوَ يَقُولُ قَتَلَنِي رَبُّ مُحَمَّدٍ: قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه و يقال فِي خَبَرٍ آخَرَ فِي الْاَسْوَدِ قَوْلٌ آخَرُ يُقَالُ اِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه و آله كَانَ قَدْ دَعَا عَلَيْهِ اَنْ يُعْمِيَ اللهُ بَصَرَهُ وَ اَنْ يُثْكِلَهُ وُلْدَهُ فَلَمَّا كَانَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ جَاءَ حَتَّى صَارَ اِلَى كَدَاءٍ فَاَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِوَرَقَةٍ خَضْرَاءَ فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَهُ فَعَمِيَ وَ بَقِيَ حَتَّى اَثْكَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وُلْدَهُ يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ مَاتَ وَ اَمَّا الْحَارِثُ بْنُ الطَّلَاطِلَةِ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي السَّمُومِ فَتَحَوَّلَ حَبَشِيّاً فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ فَقَالَ اَنَا الْحَارِثُ فَغَضِبُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَ هُوَ يَقُولُ قَتَلَنِي رَبُّ مُحَمَّدٍ وَ اَمَّا الْاَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ اَكَلَ حُوتاً مَالِحاً فَاَصَابَهُ غَلَبَةُ الْعَطَشِ فَلَمْ يَزَلْ يَشْرَبُ الْمَاءَ حَتَّى انْشَقَّ بَطْنُهُ فَمَاتَ وَ هُوَ يَقُولُ قَتَلَنِي رَبُّ مُحَمَّدٍ كُلُّ ذَلِكَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ وَ ذَلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه و آله فَقَالُوا لَهُ يَا مُحَمَّدُ نَنْتَظِرُ بِكَ اِلَى الظُّهْرِ فَاِنْ رَجَعْتَ عَنْ قَوْلِكَ وَ اِلَّا قَتَلْنَاكَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله مَنْزِلَهُ فَاَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ مُغْتَمّاً بِقَوْلِهِمْ فَاَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام سَاعَتَهُ فَقَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ السَّلَامُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ هُوَ يَقُولُ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ يَعْنِي اَظْهِرْ اَمْرَكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَ ادْعُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ يَا جَبْرَئِيلُ كَيْفَ اَصْنَعُ بِالْمُسْتَهْزِءِينَ وَ مَا اَوْعَدُونِي قَالَ لَهُ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ قَالَ يَا جَبْرَئِيلُ كَانُوا عِنْدِي السَّاعَةَ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَالَ قَدْ كُفِيتَهُمْ فَاَظْهَرَ اَمْرَهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

و الحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة و قد أخرجته بتمامه فی آخر الجزء الرابع من

کتاب النبوۃ

امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک شامی یہود کے جواب میں فرمایا کہ خداوندعالم نے ان پانچوں مذاق اڑانے والوں کو ہلاک کردیا۔ ولید بن مغیرہ کا گزر ایسے راستے سے ہوا جہاں ایک شخص بیٹھا تیر بنارہا تھا اور تیر راستے میں پھیلے تھے۔ایک تیر اس کے پاؤں میں آ کر چبھا اور رگ اکحل کٹ گئی۔ اتنا خون جاری ہوا کہ وہ کسی تدبیر سے بند نہ ہوا اور مرگیا۔ مرتے مرتے یہی کہتا تھا کہ محمد نے مجھ کو مار ڈالا۔

عاص بن وائل کہیں جارہا تھا راستے میں ٹھوکر کھا کر گرا اور مرگیا۔ وہ آخر وقت تک یہی کہہ رہا تھا کہ محمد نے مجھ کو مار ڈالا۔ اسود بن عبد یغوث کسی کی ملاقات کو جارہا تھا راستے میں ایک درخت کے نیچے ٹھہر گیا جبریل امین نے اس کا سر درخت سے ٹکرایا اس نے اپنے غلام سے کہا اس شخص کو پکڑے۔ اس نے کہا یہاں تو کوئی نہیں۔ آخر یہی کہتے کہتے مرگیا کہ محمد نے مجھ کو مار ڈالا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نفرین کی وہ اندھا ہوگیا پھر جنگ بدر میں اس کا بیٹھا قتل کیا گیا جس کے صدمے سے مرگیا۔ حرث بن طلالہ ایک روز اپنے گھر سے نکلا۔ گرمی تیز تھی بقدرت خدا وہ حبشی آدمی کی شکل میں تبدیل ہوگیا۔ گھر پہنچا تو کسی نے پہچانا نہیں۔ اس نے نام بتایا مگر لوگوں نے اتنا مارا کہ مرگیا وہ بھی یہی کہتا تھا کہ محمد نے مجھ کو مار ڈالا۔

اسود بن حرث نے مچھلی کھائی۔ پیاسا ہوا تو پانی پیا مگر پیاس نہ بجھی پھر پانی پیا مگر پیاس میں کمی نہ ہوئی۔ پھر پانی پیا پھر کچھ فائدہ نہ ہوا آخر پانی پیتے پیتے پیٹ پھٹ کر مرگیا۔ مرتے وقت یہی کہتا رہا کہ محمد نے مجھ کو مار ڈالا۔

ان ہی پانچ آدمیوں نے حضرت سے کہا تھا کہ آپ تبلیغ اسلام سے باز رہیں ورنہ ہم آپ کو قتل کردیں گے۔ یہ سن کر حضرت دولت سرا میں تشریف لائے دروازہ بند کرلیا اور یہ سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اسی اثنا میں جبریل امیں نازل ہوئے۔ عرض کی ارشاد حضرت اقدس الٰہی ہے کہ آپ اپنے کام میں مشغول رہیں اور مشرکین کی پروا نہ کریں۔

حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھ سے فلاں فلاں آدمیوں نے یہ گفتگو کہ ہے اب مجھے خیال ہے کہ وہ جو کچھ کہہ چکے ہیں شاید وہی کریں گے۔ جبریل امیں نے عرض کی وہ سب آدمی ہلاک ہوچکے ہیں۔ آپ بلا تکلف تبلیغ فرمائیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ رماتے ہیں کہ یہ ایک طولانی حدیث ہے جس میں سے صرف مطلوب ومقصود کو ذکر کیا گیا ہے۔

الصلاۃ علی المیت خمس تکبیرات

نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں

۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ

الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ لِي يَا اَبَابَكْرٍ اَتَدْرِي كَمِ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ قُلْتُ لَا قَالَ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ اَفَتَدْرِي مِنْ اَيْنَ اُخِذَتِ الْخُمُسُ قُلْتُ لَا قَالَ اُخِذَتِ الْخُمُسُ مِنْ خَمْسِ صَلَوَاتٍ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ تَكْبِيرَةٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں نماز پنجگانہ کی نماز کے بجائے ایک تکبیر۔

۴۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَكَى فَاشْتَهَى فَاكِهَةً فَانْطَلَقَ هِبَةُ اللهِ يَطْلُبُ لَهُ فَاكِهَةً فَاسْتَقْبَلَهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ اَيْنَ تَذْهَبُ يَا هِبَةَ اللهِ فَقَالَ اِنَّ آدَمَ يَشْتَكِي وَ اِنَّهُ اشْتَهَى فَاكِهَةً قَالَ لَهُ فَارْجِعْ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ قَبَضَ رُوحَهُ قَالَ فَرَجَعَ فَوَجَدَهُ قَدْ قَبَضَهُ اللهُ فَغَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ وُضِعَ وَ اُمِرَ هِبَةُ اللهِ اَنْ يَتَقَدَّمَ وَ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَتَقَدَّمَ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهُ وَ اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِ اَنْ يُكَبِّرَ عَلَيْهِ خَمْساً وَ اَنْ يَسُلَّهُ وَ اَنْ يُسَوِّيَ قَبْرَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِمَوْتَاكُمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام نے اپنے فرزند جناب شیث ہبۃ اللہ سے فرمایا کہ میں کوئی میوہ کھانا چاہتا ہوں۔ جناب شیث میوہ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ راستے میں جبریل امین سے ملاقات ہوئی۔ جناب شیث نے حضرت آدم کی بیماری کا حال بیان کیا اور کہا کہ انہوں نے میوے کی فرمائش کی ہے۔ جبریل نے کہا واپس چلئے ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ واپس چلے آئے ملائکہ نے غسل دیا اور آخر میں جناب شیث سے کہا کہ آپ نماز جناہ پڑھائیں اور پانچ تکبیریں کہیں اور دعا کریں پھر دفن کر کے قبر کو برابر کر دیں۔ جب قبر برابر ہوگئی تو جبریل نے کہا اپنے مردوں کو اسی طرح غسل و کفن دے کر دفن کیا کیجئے۔

أنواع الخوف خمسة

خوف کی پانچ قسمیں ہیں

خوف و خشية و وجل و رهبة و هيبة فالخوف للعاصين و الخشية للعالمين و الوجل للمخبتين و الرهبة للعابدين و الهيبة للعارفين. أما الخوف فلأجل الذنوب قال الله عز و جل وَ لِمَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ و الخشية لأجل رؤية التقصير قال الله عز و جل إِنَّما يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءُ. و أما الوجل فلأجل ترك الخدمة قال الله عز و جل الَّذِينَ إِذا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ

قُلُوبُهُمْ.

والرهبة لرؤية التقصير قال الله عز وجل وَيَدْعُونَنا رَغَباً وَرَهَباً. والهيبة لأجل شهادة الحق عند كشف الأسرار أسرار العارفين قال الله عز وجل وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ يشير إلى هذا المعنى.

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى سُمِعَ لِصَدْرِهِ اَزِيزٌ كَاَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْهَيْبَةِ: حدثنا بذلك أبو محمد عبد الله بن حامد رفعه إلى بعض الصالحين علیہ السلام.

خوف کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) خوف (۲) خشیۃ (۳) وجل (۴) رہبت (۵) ہیبت۔

خوف گنہگاروں کے لیے ہے۔ خشیۃ دانش مندوں کے لیے، وجل دوستوں اور خدا سے محبت کرنے والوں کے لیے، رہبت عابدوں کے لیے، ہیبت معرفت الٰہی رکھنے والوں کے لیے۔

خوف گنہگاروں کے لیے ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ جو خوف خدا کے سبب گناہ سے باز رہتا ہے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

خشیۃ عالموں اور دانشمندوں کے لیے ہے۔ جو ہر حال میں اپنے قصور کا اقرار کرتے ہیں (اور جانتے ہیں کہ ہم کبھی حق عبادت ادا نہیں کر سکتے، خواہ کتنی ہی کوشش کریں)۔

وجل ان کے لیے ہے جو معرفت رکھتے ہیں اور اپنی عبادت کو حقیر جانتے ہیں۔

رہبت ان کے لیے ہے جو خدا کی عبادت خوف وبیم وشوق کے درمیان کرتے ہیں۔

ہیبت ان کے لیے ہے جو چشم دل سے انوار الٰہی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت وقت عبادت دگرگوں اور سینہ مبارک سے ایک خاص قسم کی آواز آتی تھی جیسے کھانا پکتے میں آتی ہے۔

خمس خصال يحبها الله عز وجل ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم

پانچ خصلتیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند ہیں

۴۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُسَارَى فَاَمَرَ بِقَتْلِهِمْ وَ خَلَّى رَجُلًا مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا نَبِيَّ اللهِ كَيْفَ اَطْلَقْتَ عَنِّي مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ اَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عَنِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ اَنَّ فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ يُحِبُّهَا اللهُ وَ رَسُولُهُ

الْغَيْرَةَ الشَّدِيدَةَ عَلَى حَرَمِكَ وَ السَّخَاءَ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ صِدْقَ اللِّسَانِ وَ الشَّجَاعَةَ فَلَمَّا سَمِعَهَا الرَّجُلُ أَسْلَمَ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُ وَ قَاتَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِتَالًا شَدِيداً حَتَّى اسْتُشْهِدَ.

حضرت رسول ﷺ کے سامنے کچھ قیدی لائے گئے اپنے ایک شخص کے سوا سب کو قتل کروا دیا۔ جس کو قتل نہ کرنے کا حکم دیا تھا اس نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ آپ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

فرمایا جبریل امین نے مجھ کو بحکم خدا یہ خبر دی ہے کہ تجھ میں پانچ ایسی خصلتیں ہیں جن کو خداوند عالم بہت دوست رکھتا ہے اور میں بھی پسند کرتا ہوں: (۱) اپنی زوجہ کے معاملات میں تو غیرت دار ہے (۲) سخی ہے (۳) خوش اخلاق ہے (۴) سچا ہے (۵) بہادر ہے۔ جب اس قیدی نے سنا تو بخوشی اسلام لایا۔ حضرت کے ساتھ رہ کر بڑے بڑے جہاد کیے یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

لا يجتمع المال إلا بخصال خمس

دولت جمع نہیں ہوتی مگر پانچ طریقوں سے

۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَا يَجْتَمِعُ الْمَالُ إِلَّا بِخِصَالٍ خَمْسٍ بِبُخْلٍ شَدِيدٍ وَ أَمَلٍ طَوِيلٍ وَ حِرْصٍ غَالِبٍ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَ إِيثَارِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مال دنیا پانچ طریقوں سے جمع ہوتا ہے: (۱) بہت زیادہ بخل (۲) طولانی امیدیں (۳) حرص شدید (۴) قطع رحم (۵) دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا اور اختیار کرنا۔

ثواب من حج خمس حجج

پانچ حج کرنے کی فضیلت

۳۰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُعَاذِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا لِمَنْ حَجَّ خَمْسَ حِجَجٍ قَالَ مَنْ حَجَّ خَمْسَ حِجَجٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ أَبَداً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے پانچ حج کیے خداوند عالم ہرگز اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

يحتج الله عزوجل يوم القيامة على خمسة

قیامت میں پانچ گروہ اللہ تعالیٰ سے احتجاج کریں گے

۳۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ احْتَجَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى الطِّفْلِ وَ الَّذِي مَاتَ بَيْنَ النَّبِيَّيْنِ وَ الَّذِي أَدْرَكَ النَّبِيَّ وَ هُوَ لَا يَعْقِلُ وَ الْأَبْلَهِ وَ الْمَجْنُونِ الَّذِي لَا يَعْقِلُ وَ الْأَصَمِّ وَ الْأَبْكَمِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَحْتَجُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ رَسُولًا فَيُؤَجِّجُ لَهُمْ نَاراً فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّكُمْ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَثِبُوا فِيهَا فَمَنْ وَثَبَ فِيهَا كَانَتْ عَلَيْهِ بَرْداً وَ سَلَاماً وَ مَنْ عَصَى سِيقَ إِلَى النَّارِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه إن قوما من أصحاب الكلام ينكرون ذلك و يقولون إنه لا يجوز أن يكون في دار الجزاء تكليف و دار الجزاء للمؤمنين إنما هي الجنة و دار الجزاء للكافرين إنما هي النار و إنما يكون هذا التكليف من عند الله عز و جل لهم في غير الجنة و النار فلا يكون كلفهم في دار الجزاء ثم يصيرهم إلى الدار التي يستحقونها بطاعتهم أو معصيتهم فلا وجه لإنكار ذلك و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(۳۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت میں پانچ گروہ اللہ تعالیٰ سے احتجاج کریں گے: (۱) جو بچپنے میں مر گیا ہو (۲) جو دو پیغمبروں کے درمیانی زمانے میں مرا ہو اور اس پر حجت تمام نہ ہوئی ہو (۳) جو زمانہ پیغمبر میں رہا ہو مگر اس کی عقل صحیح نہ رہی ہو (۴) گونگا (۵) بہرا بے عقل۔

یہ پانچ گروہ خداوند عالم سے احتجاج کریں گے اور باری تعالیٰ ان کے لیے ایک پیغمبر کو مبعوث فرمائے گا اور آگ روشن کی جائے گی۔ پیغمبر ان سے کہے گا: تمہارے خدا کا حکم ہے کہ اس آگ میں کود پڑو۔ جو لوگ آگ میں کود جائیں گے، خداوند عالم ان کے لیے آگ کو سرد کر دے گا اور وہ صحیح و سالم رہیں گے اور جو نافرمانی کرے گا وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فلاسفہ اس حدیث کے بارے میں انکار کرتے اور کہتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ قیامت کا روز جو جزا ہے اس دن کسی کو عمل کا حکم ہو اس حال میں کہ اس دن مومنین جنت میں اور کافرین جہنم ہوں گے اور لوگوں کو جنت اور جہنم سے باہر ایک عمل کے لئے حکم جاری کیا جائے اور اس کے انکار پر انہیں جنت یا جہنم کا حقدار دیا جائے اس بنا پر انکار کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

يكره أكل خمسة أشياء من الشاة

گوسفند کے حرام اجزا پانچ ہیں

۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَكْرَهُ أَكْلَ خَمْسَةٍ الطِّحَالِ وَ الْقَضِيبِ وَ الْأُنْثَيَيْنِ وَ الْحَيَاءِ وَ آذَانِ الْقَلْبِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گوسفند کے پانچ اعضا کھانا برا ہے: (۱) اسپر زیعنی طحال تلی (۲) آلہ نری (۳) دونوں خصیے (۴) مادہ جانور کا عضو جس سے بچہ پیدا کیا جاتا ہے (۵) گوشہ ہائے دل۔

خمس خصال من لم تكن فيه واحدة منهن فليس فيه كثير مستمتع

جس میں پانچ بری صفتیں نہ ہوں ان سے کسی فائدے کی امید نہیں

۳۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ سَجَّادَةَ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ خَمْسُ خِصَالٍ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهَا فَلَيْسَ فِيهِ كَثِيرُ مُسْتَمْتَعٍ أَوَّلُهَا الْوَفَاءُ وَ الثَّانِيَةُ التَّدْبِيرُ وَ الثَّالِثَةُ الْحَيَاءُ وَ الرَّابِعَةُ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْخَامِسَةُ وَ هِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ الْحُرِّيَّةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس میں پانچ بری صفتیں نہ ہوں ان سے کسی فائدے کی امید نہیں: (۱) وفاداری (۲) تدبیر (۳) حیا (۴) خوش خلقی (۵) آزادی اور یہ وہ صفت ہے جس میں ہر اچھی داخل ہے۔

۳۴ وَ قَالَ عليه السلام خَمْسُ خِصَالٍ مَنْ فَقَدَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ لَمْ يَزَلْ نَاقِصَ الْعَيْشِ زَائِلَ الْعَقْلِ مَشْغُولَ الْقَلْبِ فَأَوَّلُهَا صِحَّةُ الْبَدَنِ وَ الثَّانِيَةُ الْأَمْنُ وَ الثَّالِثَةُ السَّعَةُ فِي الرِّزْقِ وَ الرَّابِعَةُ الْأَنِيسُ الْمُوَافِقُ قُلْتُ وَ مَا الْأَنِيسُ الْمُوَافِقُ قَالَ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ وَ الْوَلَدُ الصَّالِحُ وَ الْخَلِيطُ الصَّالِحُ وَ الْخَامِسَةُ وَ هِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ الدَّعَةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ خصلتیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو اس کی زندگی بیکار، اس کی عقل زائل اور اس کا دل مردہ ہے (۱) صحت (۲) امن (۳) وسعت رزق (۴) دوست صادق

پوچھا گیا: دوست صادق سے مراد کون؟

فرمایا: ہمسر شائستہ، فرزند صالح اور رفیق صالح

(۵)اور پانچویں ان سب کی جامع ہے اور وہ ہے آسودگی۔

لا تعاد الصلاة إلا من خمسة

دوبارہ نماز پڑھنے کی پانچ صورتیں ہیں

۳۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ حَرِیزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ اِلَّا مِنْ خَمْسَةٍ الطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّکُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ علیہ السلام الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَ التَّکْبِیرُ سُنَّةٌ وَلَا تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِیضَةَ.

۳۵)امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ صورتوں میں نماز دوبارہ پڑھنا چاہیے: (۱)طہارت یعنی وضو و غسل یعنی اگر بغیر غسل و وضو کے نماز پڑھی اور بعد کو یاد آئے تو پھر سے نماز پڑھے۔(۲)وقت یعنی غیر وقت میں نماز صحیح نہیں (۳)قبلہ یعنی اگر قبلہ سے ہٹ کر نماز پڑھی ہے تو پھر پڑھے (۴)رکوع (۵)دونوں سجدے اگر نہیں بجالایا تو نماز پھر پڑھے۔

لم يقسم بين العباد أقل من خمس خصال

پانچ چیزیں بندوں کو بہت کم دی گئی ہیں

۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیسَی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْکَانَ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ لَمْ یُقْسَمْ بَیْنَ الْعِبَادِ اَقَلُّ مِنْ خَمْسٍ الْیَقِینِ وَ الْقُنُوعِ وَ الصَّبْرِ وَ الشُّکْرِ وَ الَّذِی یَکْمُلُ لَهُ هَذَا کُلُّهُ الْعَقْلُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں بندوں کو بہت کم دی گئی ہیں: (۱)یقین (۲)قناعت (۳)صبر (۴)شکر (۵)عقل جو پہلی چار باتوں کو کامل بنادیتی ہے۔

خمسة أشياء ليس لإبليس لعنه الله فيهن حيلة

پانچ آدمی ایسے ہیں جن پر ابلیس کا بس نہیں چلتا

۳۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِیُّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِیُّ عَنْ اَبِیهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَحْیَی یَرْفَعُهُ اِلَی اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ

قَالَ اِبْلِيسُ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ لَيْسَ لِي فِيهِنَّ حِيلَةٌ وَ سَائِرُ النَّاسِ فِي قَبْضَتِي مَنِ اعْتَصَمَ بِاللهِ عَنْ نِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَ اتَّكَلَ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ اُمُورِهِ وَ مَنْ كَثُرَ تَسْبِيحُهُ فِي لَيْلِهِ وَ نَهَارِهِ وَ مَنْ رَضِيَ لِاَخِيهِ الْمُؤْمِنِ بِمَا يَرْضَاهُ لِنَفْسِهِ وَ مَنْ لَمْ يَجْزَعْ عَلَى الْمُصِيبَةِ حِينَ تُصِيبُهُ وَ مَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَهُ وَ لَمْ يَهْتَمَّ لِرِزْقِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمی ایسے ہیں جن پر ابلیس کا بس نہیں چلتا: (۱) جو سچے دل سے خدا سے پناہ طلب کرے اور ہر کام میں اس پر بھروسہ کرے۔ (۲) جو شب و روز میں زیادہ تسبیح الٰہی کرے (۳) جو مصیبت میں بے صبری نہ کرے (۴) قناعت کرے اور جو خدا نے دیا ہے اس پر راضی رہے (۵) جو روزی کا غم نہ کرے۔

من اتجر فليجتنب خمس خصال

تاجروں کو پانچ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے

۴۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ بَاعَ وَ اشْتَرَى فَلْيَجْتَنِبْ خَمْسَ خِصَالٍ وَ اِلَّا فَلَا يَبِيعَنَّ وَ لَا يَشْتَرِيَنَّ الرِّبَا وَ الْحَلْفَ وَ كِتْمَانَ الْعَيْبِ وَ الْمَدْحَ اِذَا بَاعَ وَ الذَّمَّ اِذَا اشْتَرَى.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تاجروں کو پانچ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے: (۱) ربا یعنی سود (۲) قسم کھا کر بیچنا (۳) مال کے عیب کو پوشیدہ کرنا (۴) بیچتے وقت اپنے مال کی تعریف کرنا (۵) جو چیز خریدار لینا چاہتا ہے اس کو برا کہنا۔

خمسة أشياء تفطر الصائم

پانچ صورتیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں

۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ تُفَطِّرُ الصَّائِمَ الْاَكْلُ وَ الشُّرْبُ وَ الْجِمَاعُ وَ الِارْتِمَاسُ فِي الْمَاءِ وَ الْكَذِبُ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى الْاَئِمَّةِ علیہم السلام.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ صورتوں سے روزہ باطل ہوجاتا ہے: (۱) کھانا (۲) پینا (۳) جماع کرنا (۴) غوطہ لگانا (۵) خدا اور رسول وائمہ علیہم السلام کی طرف غلط بات کی نسبت دینا۔

قول علي عَلَيْهِ السَّلَامُ خصصنا بخمسة

حضرت علی علیہ السلام کا قول؛ پانچ چیزیں ہم کو خصوصیت سے دی گئی ہیں

۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيلَانِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَبَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي خَلِيلَانِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُصِّصْنَا بِخَمْسَةٍ بِفَصَاحَةٍ وَ صَبَاحَةٍ وَ سَمَاحَةٍ وَ نَجْدَةٍ وَ حُظْوَةٍ عِنْدَ النِّسَاءِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں ہم کو خصوصیت سے دی گئی ہیں: (۱) فصاحت کلام (۲) صباحت وزیبائی (۳) بزرگی (۴) سخاوت (۵) عورتوں سے لذت حاصل کرنا۔

خمسة خلقوا ناريين

پانچ گروہ دوزخی پیدا کیے گئے ہیں

۳۱ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ خَمْسَةٌ خُلِقُوا نَارِيِّينَ الطَّوِيلُ الذَّاهِبُ وَ الْقَصِيرُ الْقَمِيءُ وَ الْاَزْرَقُ بِخُضْرَةٍ وَ الزَّائِدُ وَ النَّاقِصُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ گروہ دوزخی پیدا کیے گئے ہیں: (۱) بے اندازہ طویل القامتہ (۲) کوتاہ قد (۳) زاغ چشم یعنی آنکھ میں سبزی کی جھلک ہو (۴) زائد الخلقہ (۵) ناقص الخلقہ۔

خمسة يجتنبون على كل حال

پانچ آدمیوں سے ہر حال میں دور رہنا چاہیے

۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ اَبِي اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَمْسَةٌ يُجْتَنَبُونَ عَلَى كُلِّ حَالٍ الْمَجْذُومُ وَ الْاَبْرَصُ وَ الْمَجْنُونُ وَ وَلَدُ الزِّنَا وَ الْاَعْرَابِيُّ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں سے ہر حال میں دور رہنا

چاہیے: (۱) جو مرض خورہ میں مبتلا ہو (۲) جو پیسی میں مبتلا ہو (۳) دیوانہ (۴) ولد الزنا (۵) عرب بیابانی۔

درجات العلم خمسة

علم کے درجات پانچ ہیں

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا الْعِلْمُ قَالَ الْاِنْصَاتُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْاِسْتِمَاعُ لَهُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْحِفْظُ لَهُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْعَمَلُ بِهِ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ نَشْرُهُ.

کسی نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ علم کیا ہے؟ فرمایا (۱) خاموشی اس نے عرض کی اور کیا ہے۔ فرمایا (۲) بغور سننا۔ پھر اس نے کہا اور کیا ہے۔ فرمایا (۳) یاد رکھنا۔ پھر اس نے کہا اور۔ فرمایا (۴) اس پر عمل کرنا۔ اس نے کہا اور کیا ہے۔ فرمایا (۵) علم کو پھیلانا۔

خمس صناعات مكروهة

پانچ کاروبار مکروہ ہیں

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ عَلَّمْتُ ابْنِي هَذَا الْكِتَابَةَ فَفِي اَيِّ شَيْءٍ اُسْلِمُهُ قَالَ اَسْلِمْهُ لِلّٰهِ اَبُوكَ وَ لَا تُسْلِمْهُ فِي خَمْسٍ لَا تُسْلِمْهُ سَبَّاءً وَ لَا صَائِغاً وَ لَا قَصَّاباً وَ لَا حَنَّاطاً وَ لَا نَخَّاساً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا السَّبَّاءُ فَقَالَ الَّذِي يَبِيعُ الْاَكْفَانَ وَ يَتَمَنَّى مَوْتَ اُمَّتِي وَ لَلْمَوْلُودُ مِنْ اُمَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ اَمَّا الصَّائِغُ فَاِنَّهُ يُعَالِجُ غَبْنَ اُمَّتِي وَ اَمَّا الْقَصَّابُ فَاِنَّهُ يَذْبَحُ حَتَّى تَذْهَبَ الرَّحْمَةُ مِنْ قَلْبِهِ وَ اَمَّا الْحَنَّاطُ فَاِنَّهُ يَحْتَكِرُ الطَّعَامَ عَلَى اُمَّتِي وَ لَاَنْ يَلْقَى اللهُ الْعَبْدَ سَارِقاً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَلْقَاهُ قَدِ احْتَكَرَ طَعَاماً اَرْبَعِينَ يَوْماً وَ اَمَّا النَّخَّاسُ فَاِنَّهُ قَدْ اَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِكَ الَّذِينَ يَبِيعُونَ النَّاسَ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر آیا

اورعرض کی یا حضرت میں نے اس کو کتاب سکھائی ہے، اب اور کیا تعلیم دوں؟ حضرت نے فرمایا کہ پانچ کاموں کے سوا اور جو کام چاہو سکھاؤ (۱) کفن فروشی (۲) زرگری سوناری کا ہنر (۳) قصابی (۴) گندم فروشی (۵) بردہ فروشی۔ لونڈی غلاموں کو بیچنا۔

پھر فرمایا کفن بیچنے والا چاہتا ہے کہ میری امت کے افراد مر جائیں حالانکہ ایک نوزائیدہ بچہ اپنی امت کا مجھ کو ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

زرگر یعنی سنار دھوکا دیتا ہے اور میری امت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

قصاب کے دل میں رحم نہیں ہوتا۔

گندم فروش غلہ کو روک لیتا ہے اور بازار میں نہیں لاتا۔ چوری کرنے سے بدتر ہے۔

بردہ فروش بدترین امت ہیں جو آدمیوں کو بیچتے ہیں۔

خمسة لا يعطون من الزكاة

پانچ آدمیوں کو زکوٰۃ نہیں دینا چاہیے

۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ الْقُمِّيِّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يَرْفَعُونَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ خَمْسَةٌ لَا يُعْطَوْنَ مِنَ الزَّكَاةِ الْوَلَدُ وَ الْوَالِدَانِ وَ الْمَرْأَةُ وَ الْمَمْلُوكُ لِأَنَّهُ يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَى النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں کو (اپنے مال کی) زکوٰۃ نہ دینا چاہیے: (۱) اولاد کو (۲) ماں (۳) باپ کو (۴) اپنی زوجہ کو (۵) اپنے غلام کو۔

لا يكون جماعة بأقل من خمسة

نماز جمعہ کی نماز نہیں ہوتی مگر پانچ افراد سے

۲۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَا تَكُونُ جَمَاعَةٌ بِأَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز جماعت میں پیش نماز ملا کر پانچ آدمی ہونا چاہیے۔ اور

دوسرے قول کی بنا پر کم از کم سات آدمی ضروری ہیں۔

خمس من فاكهة الجنة في الدنيا

دنیا میں پانچ میوے بہشتی ہیں

۷۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الطَّحَّانِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ خَمْسٌ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا الرُّمَّانُ الْاِمْلِيسِيُّ وَ التُّفَّاحُ وَ السَّفَرْجَلُ وَ الْعِنَبُ وَ الرُّطَبُ الْمُشَانُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں پانچ میوے بہشتی ہیں: (۱) انار ملس (۲) سیب (۳) بہ (۴) انگور (۵) حرنائے مشان۔

نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن خمسة أشياء

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ باتوں کی ممانعت فرمائی ہے

۷۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ لَا اَقُولُ نَهَاكُمْ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَ عَنْ ثِيَابِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَ عَنِ الْمَلَاحِفِ الْمُفْدَمَةِ وَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَ اَنَا رَاكِعٌ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه ثياب القسى هى ثياب يؤتى بها من مصر يخالطها الحرير.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پانچ باتوں کی ممانعت فرمائی ہے: (۱) سونے کی انگوٹھی پہننا (۲) ریشمی کپڑے (۳) ارغوانی کپڑے (۴) بالکل سرخ لحافچہ (۵) رکوع میں قرآن کی تلاوت۔

خمسة لم يطلع الله عليها أحدا من خلقه

پانچ باتوں پر اللہ نے کسی کو مطلع نہیں فرمایا

۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي

أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَمْسَةٍ لَمْ يُطْلِعِ اللهُ عَلَيْهَا أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ ما فِي الْأَرْحامِ وَ ما تَدْرِي نَفْسٌ ما ذا تَكْسِبُ غَداً وَ ما تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ باتوں پر اللہ نے کسی کو مطلع نہیں فرمایا: (۱) قیامت کب آئے گی (۲) حاملہ کے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا (۳) کل کیا کرنے والا ہے (۴) کہاں موت آئے گی (۵) پانی کب برسے گا۔

يعرف كمال دين المسلم بخمس خصال

مسلمان کی دینداری کا کمال پانچ باتوں سے معلوم ہوتا ہے

۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَ قِلَّةُ الْمِرَاءِ وَ حِلْمُهُ وَ صَبْرُهُ وَ حُسْنُ خُلُقِهِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مسلمان کی دینداری کا کمال پانچ باتوں سے معلوم ہوتا ہے: (۱) بے ہودہ بات نہ کرے (۲) بحث بہت کم کرے (۳) حلیم و بردبار ہو (۴) صابر ہو (۵) خوش اخلاق ہو۔

ما يجب فيه الخمس [خمس]

جن چیزوں میں خمس واجب ہے

۵۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فِيمَا يُخْرَجُ مِنَ الْمَعَادِنِ وَ الْبَحْرِ وَ الْغَنِيمَةِ وَ الْحَلَالِ الْمُخْتَلِطِ بِالْحَرَامِ إِذَا لَمْ يُعْرَفْ صَاحِبُهُ وَ الْكُنُوزِ الْخُمُسُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خمس ان چیزوں میں واجب ہے جو (۱) کان یا (۲) دریا سے نکالی جائیں (۳) مال غنیمت جو کافران حربی سے جنگ میں ملے (۴) وہ مال حلال جس میں مال حرام بھی ملا ہو (۵) یا دفینہ اور خزانہ مل جائے۔

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْيَعْقُوبِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ

الْعَلَوِيّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْنَا الصَّدَقَةَ اَنْزَلَ لَنَا الْخُمُسَ فَالصَّدَقَةُ عَلَيْنَا حَرَامٌ وَ الْخُمُسُ لَنَا فَرِيضَةٌ وَ الْكَرَامَةُ لَنَا حَلَالٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم ہے معبود برحق کی کہ صدقہ ہم پر حرام کر دیا گیا اور خمس مقرر کیا گیا اور پیش کش یعنی ہدیہ ہمارے لیے حلال ہے۔

۵۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْخُمُسُ عَلَى خَمْسَةِ اَشْيَاءَ عَلَى الْكُنُوزِ وَ الْمَعَادِنِ وَ الْغَوْصِ وَ الْغَنِيمَةِ وَ نَسِيَ ابْنُ اَبِي عُمَيْرٍ الْخَامِسَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه أظن الخامس الذی نسيه ابن أبي عمير ما لا يرثه الرجل و هو يعلم أن فيه من الحلال و الحرام و لا يعرف أصحاب الحرام فيؤديه إليهم و لا يعرف الحرام بعينه فيجتنبه فيخرج منه الخمس.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خمس پانچ اشیاء پر ہے خزانے، دفینے، پانی میں غوطہ لگا کر نکالے جانے والے موتیوں اور غنیمت پر۔ پانچویں چیز ابن ابی عمیر بھول گئے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچویں چیز جو ابن ابی عمیر بھول گئے وہ ہے وہ مال ہے جو کسی کو حاصل ہوا اور وہ جانتا ہو کہ اس میں مال حلال و حرام مخلوط ہو چکا ہے لیکن اس میں سے مال حرام کو نہ جانتا ہو کہ کتنا ہے اور کونسا ہے کہ اسے جدا کر سکے اور اس سے اجتناب کر سکے تو ایسے مال پر خمس نکالنا چاہئے۔

خمسة أنهار في الأرض كراها جبرئيل عليه السلام برجله

پانچ دریا زمین پر جبریل امین علیہ السلام کے جاری کیے ہوئے ہیں

۵۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ جَبْرَئِيلَ كَرَى بِرِجْلِهٖ خَمْسَةَ اَنْهَارٍ وَ لِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ الْفُرَاتُ وَ الدِّجْلَةُ وَ نِيلُ مِصْرَ وَ مِهْرَانُ وَ نَهْرُ بَلْخٍ فَمَا سَقَتْ اَوْ سُقِيَ مِنْهَا فَلِلْاِمَامِ وَ الْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ دریا زمین پر جبریل امیں کے جاری کیے ہوئے ہیں: (۱) فرات (۲) دجلہ (۳) نیل مصر (۴) مہران (۵) نہر بلخ۔ یہ سب دریا اس سمندر کے ساتھ جو تمام دنیا کے گرد ہے۔ سب امام زمانہ کی ملکیت

ہے۔

البقرة في الأضحية تجزي عن خمسة لأن الذين أمرهم الله عز و جل بذبح البقرة في بني إسرائيل كانوا خمسة

ایک گائے کی قربانی میں پانچ افراد شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ گائے کی قربانی کا بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تو وہ پانچ آدمی تھے

۞ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ عَنْ كَمْ تُجْزِي الْبَدَنَةُ قَالَ عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قُلْتُ فَالْبَقَرَةُ قَالَ تُجْزِي عَنْ خَمْسَةٍ اِذَا كَانُوا يَأْكُلُونَ عَلَى مَائِدَةٍ وَاحِدَةٍ قُلْتُ كَيْفَ صَارَتِ الْبَدَنَةُ لَا تُجْزِي اِلَّا عَنْ وَاحِدٍ وَ الْبَقَرَةُ تُجْزِي عَنْ خَمْسَةٍ قَالَ لِاَنَّ الْبَدَنَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا مِنَ الْعِلَّةِ مَا كَانَ فِي الْبَقَرَةِ اِنَّ الَّذِينَ اَمَرُوا قَوْمَ مُوسَى عليه السلام بِعِبَادَةِ الْعِجْلِ كَانُوا خَمْسَةَ اَنْفُسٍ وَ كَانُوا اَهْلَ بَيْتٍ يَأْكُلُونَ عَلَى خِوَانٍ وَاحِدٍ وَ هُمْ أذينوه وَ اَخُوهُ مبذويه وَ ابْنُ اَخِيهِ وَ ابْنَتُهُ وَ امْرَاَتُهُ وَ هُمُ الَّذِينَ ذَبَحُوا الْبَقَرَةَ الَّتِي اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَبْحِهَا.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه جاء هذا الحديث هكذا فأوردته لما فيه من ذكر الخمسة و الذی أفتی به فی البدنة أنها تجزی عن سبعة و كذلك البقرة تجزی عن سبعة متفرقين و ليست هذه الأخبار بمختلفة لأن ما تجزی عن سبعة تجزی عن واحد و تجزی عن خمسة أيضا و ليس فی هذا الحديث أن البدنة لا تجزی إلا عن واحد و لا فيه أن البقرة لا تجزی إلا عن خمسة.

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کتنے آدمی شریک ہو کر ایک اونٹ کی قربانی کر سکتے ہیں۔ فرمایا شرکت نہیں ایک اونٹ کی صرف ایک ہی آدمی قربانی کر سکتا ہے۔ میں نے عرض کی اور گائے میں کوئی شریک ہو کر قربانی کرے تو کتنے آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے۔ فرمایا پانچ آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ میں نے عرض کی اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا کہ جب گائے کی قربانی کا بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تو وہ پانچ آدمی تھے۔ انہی لوگوں نے جناب موسیٰ کی ساری قوم کو گوسالہ پرستی پر آمادہ کیا تھا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پانچوں آدمی ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوں۔

مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح مذکور ہوئی مگر میرا فتویٰ یہ ہے کہ اونٹ یا گائے دونوں کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اگرچہ وہ ایک خاندان سے نہ بھی ہوں۔ اور اس فتویٰ کی صحت کی دلیلیں موجود

ہیں۔

أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم خمسا لم يعطها أحد قبله

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو اُن سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں

۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبِي الْجَارُودِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أُعْطِيتُ خَمْساً لَمْ يُعْطَهَا اَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِداً وَ طَهُوراً وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ وَ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ایسی پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں: (۱) زمین میرے لیے سجدہ گاہ قرار دی گئی (۲) دررعب و (جلال) سے خداوند عالم نے میری مدد کی ہے (۳) اور مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا ہے (۴) اور مجھ کو جوامع حکم عنایت ہوئے ہیں (۵) اور شفاعت کی اجازت دی گئی ہے۔

أعطى الله عز وجل نبيه محمدا صلى الله عليه وآله وسلم خمسا وأعطى عليا عليه السلام خمسا

خداوند عالم نے پانچ چیزیں اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پانچ علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو عطا فرمائی ہیں

۵۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى بْنِ هَارُونَ الْمُفْتِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَرْزَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ اَعْطَانِي اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَمْساً وَ اَعْطَى عَلِيّاً خَمْساً اَعْطَانِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ اَعْطَى عَلِيّاً جَوَامِعَ الْعِلْمِ وَ جَعَلَنِي نَبِيّاً وَ جَعَلَهُ وَصِيّاً وَ اَعْطَانِي الْكَوْثَرَ وَ اَعْطَاهُ السَّلْسَبِيلَ وَ اَعْطَانِي الْوَحْيَ وَ اَعْطَاهُ الْاِلْهَامَ وَ اَسْرَى بِي اِلَيْهِ وَ فَتَحَ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاوَاتِ وَ الْحُجُبَ حَتَّى نَظَرَ اِلَى مَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ.

و الحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة و قد أخرجته بتمامه في كتاب المعراج.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے پانچ چیزیں مجھ کو عطا فرمائی ہیں اور پانچ علی ابن ابی

طالب علیہاالسلام کو: (۱) مجھ کو جوامع حکم عنایت ہوئے اور علی کو علم جامع (۲) مجھ کو نبی بنایا گیا اور علی کو وصی (۳) مجھ کو نہر کوثر دی گئی اور علی کو سلسبیل (۴) مجھ پر وحی ہوتی ہے اور علیؑ پر الہام (۵) مجھ کو معراج ہوئی اور علیؑ کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے جو کچھ میں نے دیکھا وہ علی نے بھی دیکھا۔

یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں سے مطلوب ومقصود کو اخذ کیا گیا ہے اگر پوری حدیث کا مطالعہ فرمانا چاہیں تو مصنف کی ''کتاب المعراج''، دیکھیں۔

حق الحياء من الله عز وجل في خمس خصال

خداوند عالم سے حیا کرنے والے کی پانچ عادتیں ہیں

۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا وَ مَا نَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ فَإِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ فَلَا يَبِيتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَ أَجَلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَ مَا وَعَى وَ الْبَطْنَ وَ مَا حَوَى وَ لْيَذْكُرِ الْقَبْرَ وَ الْبِلَى وَ مَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ فَلْيَدَعْ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے شرم وحیا کے کیا معنی ہیں: (۱) شب کو سوتے وقت موت اس کے پیش نظر ہو اور اس سے خوف زدہ ہو (۲) جسم پر یا (۴) جسم کے اندر کوئی حرام شئے نہ ہو (۴) قبر کو یادر کھے اور خیال رہے کہ ایک روز جسم خاک میں مل کر خاک ہو جائے گا (۵) جس کو آخرت کی خواہش ہو وہ دنیا کی راحت کو ترک کر دے۔

شفع الله عز وجل نبيه صلى الله عليه وآله وسلم في خمسة

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پانچ گروہوں کے لیے قرار دی

۵۹ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ الْيَمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ شَفَّعَكَ فِي خَمْسَةٍ فِي بَطْنٍ حَمَلَكَ وَ هِيَ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ فِي صُلْبٍ أَنْزَلَكَ وَ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ فِي حَجْرٍ كَفَلَكَ وَ هُوَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ وَ فِي بَيْتٍ آوَاكَ وَ هُوَ عَبْدُ مَنَافِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَبُو طَالِبٍ وَ فِي أَخٍ كَانَ لَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ هَذَا الْأَخُ

فَقَالَ كَانَ أُنْسِي وَ كُنْتُ أُنْسَهُ وَ كَانَ سَخِيّاً يُطْعِمُ الطَّعَامَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه اسم هذا الأخ الجلاس بن علقمة.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جبریل خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی خداوند عالم پانچ گروہوں کے بارے میں آپ کی شفاعت کو قبول فرمائے گا:

(۱) وہ شکم جس نے حضرت کا بار اٹھایا یعنی حضرت آمنہ بنت وہب

(۲) آپ کے پدر بزرگوار حضرت عبداللہ

(۳) جس نے آپ کی پرورش کی یعنی حضرت عبدالمطلب

(۴) وہ گھر جہاں آپ رہے جن کی کنیت ابوطالب تھی

(۵) آپ کے بھائی۔

اصحاب نے عرض کی: کون بھائی؟

فرمایا: جس سے مجھ کو انس تھا اور اس کو مجھ سے محبت تھی۔ سخی تھا اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بھائی کا نام الجلاس بن علقمہ تھا۔

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم من يضمن لي خمسا أضمن له الجنة

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ سے پانچ باتوں کا وعدہ کرے میں اس سے بہشت کو وعدہ کرتا ہوں

۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ ظُهَيْرٍ وَ كَانَ مِنَ الْأَفَاضِلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَغْدَادِيُّ الْمُقِيمُ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ يَضْمَنْ لِي خَمْساً أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ قِيلَ وَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ النَّصِيحَةُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ النَّصِيحَةُ لِرَسُولِهِ وَ النَّصِيحَةُ لِكِتَابِ اللهِ وَ النَّصِيحَةُ لِدِينِ اللهِ وَ النَّصِيحَةُ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ سے پانچ باتوں کا وعدہ کرے میں اس سے بہشت کو وعدہ کرتا ہوں:

(۱) خدا کے لیے خلوص (۲) رسول کی خیرخواہی (۳) قرآن کی ترویج (۴) دین خدا کی ترویج (۵) اور تمام مسلمانوں کی

خیر خواہی۔

قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أعطيت في علي خمسا

قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی علیہ السلام کو پانچ خصوصیتیں حاصل ہیں

۶۱ اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْكِنْدِيُّ الْهَمَذَانِيُّ فِيمَا اَجَازَهُ لِي بِهَمَذَانَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُجَالِدٍ النَّبَّالِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ فَرْخَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُعْطِيتُ فِي عَلِيٍّ خَمْساً اَمَّا وَاحِدَةٌ فَيُوَارِي عَوْرَتِي وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ فَيَقْضِي دَيْنِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَهُوَ مُتَّكَأٌ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي طُولِ الْمَوْقِفِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَهُوَ عَوْنِي عَلَى عُقْرِ حَوْضِي وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَاِنِّي لَا اَخَافُ عَلَيْهِ اَنْ يَرْجِعَ كَافِراً بَعْدَ اِيمَانٍ وَ لَا زَانِياً بَعْدَ اِحْصَانٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی علیہ السلام میں پانچ خصوصیتیں ہیں: (۱) وہ مجھ کو دفن کریں گے (۲) میرا قرض ادا کریں گے (۳) قیامت میں میرے مددگار رہوں گے (۴) حوض کوثر پر میرے شریک کار ہوں گے (۵) میں اطمینان رکھتا ہوں کہ کبھی بھی ایمان کے بعد کفر کی طرف اور پاکدامنی کے بعد نامشروع بات کی طرف نہیں جائیں گے۔

طوبى لمن كان فيه خمس خصال

خوش نصیب ہے وہ شخص جس میں پانچ عادتیں ہوں

۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام طُوبَى لِمَنْ كَانَ صَمْتُهُ فِكْراً وَ نَظَرُهُ عَبَراً وَ وَسِعَهُ بَيْتُهُ وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ وَ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ وَ لِسَانِهِ.

جناب عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خوشحال اس شخص کا: (۱) جس کی خاموشی، فکر ہو (۲) نگاہ، عبرت ہو (۳) خانہ نشین ہو (۴) اپنے گناہوں پر روتا ہو (۵) لوگ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں۔

شیعة جعفر بن محمد علیہ السلام من اجتمع فیه خمس خصال

امام جعفر صادق علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے کہ جس میں پانچ خصلتیں ہوں

۹۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام اِنَّمَا شِیعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَ فَرْجُهُ وَ اشْتَدَّ جِهَادُهُ وَ عَمِلَ لِخَالِقِهِ وَ رَجَا ثَوَابَهُ وَ خَافَ عِقَابَهُ فَاِذَا رَاَیْتَ اُولٰئِكَ فَاُولٰئِكَ شِیعَةُ جَعْفَرٍ.

و قد أخرجت ما رویته فی هذا المعنی فی کتاب صفات الشیعة.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس میں پانچ خصلتیں ہوں وہ میرا شیعہ ہے: (۱) نہ مال حرام کھائے، نہ فعل حرام کرے (۲) (عبادت خدا میں بہت کوشش کرے (۳) جو کام کرے خدا کے لیے کرے (۴) اسی سے اجر و جزا کا امیدوار رہے (۵) اللہ کی گرف سے ڈرتا رہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس بارے میں (یعنی صفات شیعہ کے بارے میں) میں نے اپنی کتاب صفات الشیعہ میں ذکر کیا ہے۔

خمسة لا ینامون

پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی

۹۴ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِی بَصِیرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ خَمْسَةٌ لَا یَنَامُونَ الْهَامُّ بِدَمٍ یَسْفِكُهُ وَ ذُو الْمَالِ الْكَثِیرِ لَا اَمِینَ لَهُ وَ الْقَائِلُ فِی النَّاسِ الزُّورَ وَ الْبُهْتَانَ عَنْ عَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا یَنَالُهُ وَ الْمَاْخُوذُ بِالْمَالِ الْكَثِیرِ وَ لَا مَالَ لَهُ وَ الْمُحِبُّ حَبِیباً یَتَوَقَّعُ فِرَاقَهُ.

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی: (۱) جو خون ناحق کرنا چاہتا ہے (۲) بہت زیادہ دولت مند جس کا کوئی امین نہ ہو (۳) جھوٹا، بے گناہ پر بہتان لگانے والا (۴) جو بہت زیادہ قرض دار ہو اور ادای کی کوئی صورت نہ ہو (۵) جو اپنے دوست سے جدا ہونے والا ہو۔

في جهنم رحى تطحن خمسة

دوزخ میں ایک آسیا ہے جس میں پانچ گروہ کے پیسے جائیں گے

۹۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ اللهِ بنُ جَعفَرٍ الحِمیَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی هَارُونُ بنُ مُسلِمٍ عَن مَسعَدَةَ بنِ زِیَادٍ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِیهِ عَن آبَائِهِ علیهم السلام اَنَّ عَلِیّاً علیه السلام قَالَ اِنَّ فِی جَهَنَّمَ رَحًی تَطحَنُ خَمساً اَفَلَا تَسأَلُونَ مَا طَحنُهَا فَقِیلَ لَهُ فَمَا طَحنُهَا یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ قَالَ العُلَمَاءُ الفَجَرَةُ وَ القُرَّاءُ الفَسَقَةُ وَ الجَبَابِرَةُ الظَّلَمَةُ وَ الوُزَرَاءُ الخَوَنَةُ وَ العُرَفَاءُ الکَذَبَةُ وَاِنَّ فِی النَّارِ لَمَدِینَةً یُقَالُ لَهَا الحَصِینَةُ اَفَلَا تَسأَلُونِّی مَا فِیهَا فَقِیلَ وَ مَا فِیهَا یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ فَقَالَ فِیهَا اَیدِی النَّاکِثِینَ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوزخ میں ایک آسیا ہے جس میں پانچ گروہ کے پیسے جائیں گے: (۱) بدکار عالم (۲) قرآن کو سمجھنے والے بدکردار (۳) جبار وستمگار (۴) خیانت کرنے والے وزیر (۵) بامعرفت جھوٹا اور جان کر غلط کہنے والا۔

پھر فرمایا کہ جہنم میں ایک شہر ہے جس میں عہد شکنوں کے ہاتھ جلائے جائیں گے۔

النهي عن قتل خمسة والأمر بقتل خمسة

پانچ جانوروں کو مارنے کی ممانعت اور پانچ جانوروں کو مارنے کا حکم

۹۶ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعدُ بنُ عَبدِ اللهِ عَن اَحمَدَ بنِ اَبِی عَبدِ اللهِ البَرقِیِّ عَن عَلِیِّ بنِ مُحَمَّدٍ القَاشَانِیِّ عَن اَبِی اَیُّوبَ المَدِینِیِّ عَن سُلَیمَانَ بنِ جَعفَرٍ الجَعفَرِیِّ عَنِ الرِّضَا عَن آبَائِهِ عَن عَلِیٍّ علیه السلام اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله نَهَی عَن قَتلِ خَمسَةٍ الصُّرَدِ الصُّوَّامِ وَ الهُدهُدِ وَ النَّحلَةِ وَ النَّملَةِ وَ الضِّفدِعِ وَ اَمَرَ بِقَتلِ خَمسَةٍ الغُرَابِ وَ الحِدَاَةِ وَ الحَیَّةِ وَ العَقرَبِ وَ الکَلبِ العَقُورِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه هذا أمر إطلاق و رخصة لا أمر وجوب و فرض.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانوروں کو نہ مارو: (۱) الو (۲) ہدہد (۳) زنبور شہد کی مکھی (۴) چیونٹی (۵) مینڈک۔

اور پانچ جانوروں کو مارنے کا حکم دیا ہے: (۱) کوا (۲) صداء ایک شکاری پرندہ (۳) سانپ (۴) بچھو (۵) کاٹنے والا یا دیوانہ کتا۔

مصنف نے فرمایا ہے کہ یہ حکم وجوبی نہیں ہے۔

خمسة ملعونون

پانچ ملعون گروہ

۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ الْمُنَجِّمُ مَلْعُونٌ وَ الْكَاهِنُ مَلْعُونٌ وَ السَّاحِرُ مَلْعُونٌ وَ الْمُغَنِّيَةُ مَلْعُونَةٌ وَ مَنْ آوَاهَا وَ اَكَلَ كَسْبَهَا مَلْعُونٌ وَ قَالَ عليه السلام الْمُنَجِّمُ كَالْكَاهِنِ وَ الْكَاهِنُ كَالسَّاحِرِ وَ السَّاحِرُ كَالْكَافِرِ وَ الْكَافِرُ فِي النَّارِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه المنجم الملعون هو الذى يقول بقدم الفلك و لا يقول بمفلكه و خالقه عز و جل.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ گروہ آدمیوں میں ملعون ہیں: (۱) منجم جس کو نجومی کہتے ہیں ملعون ہیں (۲) جادوگر ملعون ہیں (۳) گانے والی عورت اور (۴) جو اسے پناہ دے یا (۵) اس کی کمائی کھائے وہ سب ملعون ہیں۔

پھر فرمایا کہ منجم مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل ساحر کے ہے اور ساحر کافر ہے اور کافر جہنمی ہے۔ کاہن جو غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ دار ہو کسی ذریعے سے ہو رمل سے منال سے وغیرہ۔

مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ وہ منجم ملعون ہے جس کا عقیدہ ہو کہ آسمان قدیم ہے اور خدا پرست نہ ہو۔

ما من عمل يوم النحر أفضل من خمس خصال

عید قرباں کے دن پانچ باتوں سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے

۶۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْاِيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلَ يَوْمَ النَّحْرِ مِنْ دَمٍ مَسْفُوكٍ اَوْ مَشْيٍ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ اَوْ ذِي رَحِمٍ قَاطِعٍ يَأْخُذُ عَلَيْهِ بِالْفَضْلِ وَ يَبْدَؤُهُ بِالسَّلَامِ اَوْ رَجُلٍ اَطْعَمَ مِنْ صَالِحِ نُسُكِهِ وَ دَعَا اِلَى بَقِيَّتِهَا جِيرَانَهُ مِنَ الْيَتَامَى وَ اَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَ الْمَمْلُوكِ وَ تَعَاهَدَ الْاُسَرَاءَ.

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عید قرباں کے دن پانچ باتوں سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے:

(۱) قربانی کرنا

(۲) والدین کی ملاقات کو جانا

(۳) کسی روٹھے ہوئے عزیز کو راضی کرنا اور جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اس سے اس عزیز کی مدد کرنا اور اس سے صاحب سلامت کرنا

(۴) اپنی قربانی کے گوشت سے مسکین و یتیم کی مدد کرنا اور کھلانا

(۵) قیدیوں کی خبر لینا۔

خمس خصال من عدمت فيه لم يكن فيه كثير مستمتع

جس میں پانچ بدعادتیں نہ ہوں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا

⑲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ قُتَيْبَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْعَجَمِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ خَمْسٌ مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهِ كَثِيرُ مُسْتَمْتَعٍ الدِّينُ وَ الْعَقْلُ وَ الْاَدَبُ وَ الْحُرِّيَّةُ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس میں پانچ بدعادتیں نہ ہوں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا: (۱) دینداری (۲) عقلمندی (۳) ادب (۴) آزادمنشی (۵) خوش خلقی۔

في الديك الأبيض خمس خصال

سفید مرغ میں پانچ صفتیں ہیں

⑳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّوَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي الدِّيكِ الْاَبْيَضِ خَمْسُ خِصَالٍ مِنْ خِصَالِ الْاَنْبِيَاءِ عليهم السلام مَعْرِفَتُهُ بِاَوْقَاتِ الصَّلَاةِ وَ الْغَيْرَةُ وَ السَّخَاءُ وَ الشَّجَاعَةُ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ.

۷۰) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سفید مرغ میں پانچ صفتیں اوصاف انبیاء میں سے ہیں: (۱) نماز کے اوقات کی شناخت (۲) غیرت (۳) سخاوت (۴) شجاعت (۵) بکثرت جماع کرنا۔

خمسة لا يستجاب لهم

پانچ آدمیوں کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں

⑪ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْحَارِثِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ رَجُلٌ جَعَلَ اللهُ بِيَدِهِ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ فَهِيَ تُؤْذِيهِ وَعِنْدَهُ مَا يُعْطِيهَا وَلَمْ يُخَلِّ سَبِيلَهَا وَرَجُلٌ أَبَقَ مَمْلُوكُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَبِعْهُ وَرَجُلٌ مَرَّ بِحَائِطٍ مَائِلٍ وَهُوَ يُقْبِلُ إِلَيْهِ وَلَمْ يُسْرِعِ الْمَشْيَ حَتَّى سَقَطَ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ أَقْرَضَ رَجُلًا مَالًا فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وَلَمْ يَطْلُبْ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں کی دعائیں قبول نہیں کی جاتی ہیں:

(۱) وہ شخص جس کی زوجہ اس کو تکلیف دیتی ہواور وہ اس کا مہر دے کر طلاق دے سکتا ہو مگر طلاق نہ دے

(۲) جس کا غلام تین بار بھاگے اور وہ اس کو فروخت نہ کرے (مطلب یہ کہ دونوں کا علاج اس کے پاس موجود ہے، زوجہ کو مہر دے کر طلاق دے دے اور غلام کو فروخت کر دے)

(۳) جو شکستہ دیوار کے نیچے سے جان بوجھ کر گزرے اور دیوار اس پر گر جائے اور وہ گرنے سے قبل تیزی سے نہ بھاگے

(۴) اور جو کسی کو قرض دے اور اس قرض پر کسی کو گواہ نہ کرے

(۵) جو محنت و کوشش نہ کرے اور گھر میں بیٹھے بیٹھے خدا سے روزی طلب کرے۔

الأمر بتمجيد الله عز و جل في خمس كلمات

پانچ جملوں میں تمجید الٰہی کرنے کا حکم

۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام قَالَ قُلْتُ قَوْلُكَ مَجِّدُوا اللهَ فِي خَمْسِ كَلِمَاتٍ مَا هِيَ قَالَ إِذَا قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ رَفَعْتَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الْعَادِلُونَ بِهِ فَإِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَهِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ إِلَّا أَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ إِلَّا الْمُسْتَكْبِرِينَ وَ الْجَبَّارِينَ وَ مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَوَّضَ الْأَمْرَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فَلَيْسَ بِمُسْتَكْبِرٍ وَ لَا جَبَّارٍ إِنَّ الْمُسْتَكْبِرَ الَّذِي يُصِرُّ عَلَى الذَّنْبِ الَّذِي قَدْ غَلَبَهُ هَوَاهُ فِيهِ وَ آثَرَ دُنْيَاهُ عَلَى آخِرَتِهِ وَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ كُلِّ نِعْمَةٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ پانچ جملوں میں تمجید الٰہی کرو۔ وہ

پانچ جملے کون سے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم کہو گے کہ (۱) سبحان اللہ وبحمدہ تو معرفت الٰہی نہ رکھنے والوں کے قول سے تمہاری تسبیح بلند و برتر ہو گی (۲) اور جب تم نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا تو یہ کلمہ اخلاص ہے جب کوئی خاکسار بندہ یہ کلمہ کہتا ہے تو خداوند عالم اس کو آتش دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے (۳) اور جب کوئی بندہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اس نے اپنے سارے کام خدا کے حوالے کر دیئے (۴) اور جو استغفر اللہ کہتا ہے اور گناہ پر اصرار نہیں کرتا (۵) اور جو الحمد اللہ کہتا ہے گویا اس نے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ خمسة

اولو العزم انبیاء کرام پانچ ہیں

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ خَمْسَةٌ نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پیغمبران اولوالعزم پانچ ہیں: (۱) نوح (۲) ابراہیم (۳) موسیٰ (۴) عیسیٰ (۵) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خمسة ينتظر بهم إلى أن يتغيروا

پانچ آدمیوں کے مرنے کے بعد دفن میں جلدی نہیں کرنا چاہیے

۴۴ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ابْنِ أَخِي شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام خَمْسَةٌ يُنْتَظَرُ بِهِمْ إِلَى أَنْ يَتَغَيَّرُوا الْغَرِيقُ وَ الْمَصْعُوقُ وَ الْمَبْطُونُ وَ الْمَهْدُومُ وَ الْمُدَخَّنُ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمیوں کے مرنے کے بعد دفن میں جلدی نہیں کرنا چاہیے جب تک ان کی لاش سے بدبو نہ آنے لگے: (۱) جو پانی میں ڈوب کر مرا ہو (۲) مدہوش (۳) اسہالی (۴) جس پر دیوار یا چھت گر پڑے (۵) جو دھوئیں میں گھٹ کر مرا ہو۔

خمسة مساجد بالكوفة ملعونة و خمسة مباركة

کوفے کی پانچ مبارک اور پانچ ملعون مسجدیں

۞۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ بِالْكُوفَةِ مَسَاجِدُ مَلْعُونَةٌ وَ مَسَاجِدُ مُبَارَكَةٌ فَاَمَّا الْمُبَارَكَةُ فَمَسْجِدُ غَنِيٍّ وَ اللّٰهِ اِنَّ قِبْلَتَهُ لَقَاسِطَةٌ وَ اِنَّ طِينَتَهُ لَطَيِّبَةٌ وَ لَقَدْ بَنَاهُ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ وَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَنْفَجِرَ عِنْدَهُ عَيْنَانِ وَ يَكُونَ فِيهِمَا جَنَّتَانِ وَ اَهْلُهُ مَلْعُونُونَ وَ هُوَ مَسْلُوبٌ مِنْهُمْ وَ مَسْجِدُ بَنِي ظَفَرٍ وَ مَسْجِدُ السَّهْلَةِ وَ مَسْجِدٌ بِالْحَمْرَاءِ وَ مَسْجِدُ جُعْفِيٍّ - وَ لَيْسَ هُوَ مَسْجِدُهُمُ الْيَوْمَ وَ يُقَالُ دُرِسَ وَ اَمَّا الْمَسَاجِدُ الْمَلْعُونَةُ فَمَسْجِدُ ثَقِيفٍ وَ مَسْجِدُ الْاَشْعَثِ وَ مَسْجِدُ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ وَ مَسْجِدُ سِمَاكٍ وَ مَسْجِدٌ بِالْحَمْرَاءِ بُنِيَ عَلَى قَبْرِ فِرْعَوْنٍ مِنَ الْفَرَاعِنَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوفہ میں پانچ مسجدیں مبارک ہیں اور پانچ ملعون۔ مبارک مسجدیں یہ ہیں:
(۱) مسجد غنی جس کا قبلہ درست اور خاک پاکیزہ ہے۔ ایک مرد مومن نے اس کی بنا رکھی اور دنیا ختم ہونے سے پہلے اس میں دو چشمے ظاہر ہوں گے اور ان سے دو باغ سیراب کیے جائیں گے لیکن اہل مسجد ملعون ہیں اور وہ مسجد ان سے بیزار ہے۔
(۲) مسجد بنی ظفر (۳) مسجد سہلہ (۴) مسجد حمراء (۵) مسجد جعفی۔

اور مساجد ملعونہ بھی پانچ ہیں: (۱) مسجد ثقیف (۲) مسجد اشعث (۳) مسجد جریر بجلی (۴) مسجد سماک (۵) اور ایک مسجد حمراء میں جو فراعنہ میں سے ایک فرعون کی قبر پر بنی ہے۔

النهي عن الصلاة في خمسة مساجد بالكوفة

کوفے کی پانچ مساجد جن میں نماز کی ممانعت

۞۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي خَمْسَةِ مَسَاجِدَ بِالْكُوفَةِ مَسْجِدِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ وَ مَسْجِدِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَ مَسْجِدِ سِمَاكِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَسْجِدِ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ وَ مَسْجِدِ تَيْمٍ قَالَ وَ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اِذَا نَظَرَ اِلَى مَسْجِدِهِمْ قَالَ هٰذِهِ بُقْعَةُ تَيْمٍ وَ مَعْنَاهُ اَنَّهُمْ قَعَدُوا عَنْهُ لَا يُصَلُّونَ مَعَهُ

عَدَاوَةً لَهُ وَ بُغْضاً لَعَنَهُمُ اللهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کوفے کی پانچ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے: (۱) مسجد اشعث بن قیس کندی (۲) جریر بن عبداللہ بجلی (۳) مسجد سماک بن مخرمہ (۴) مسجد شیث ابن ربعی (۵) مسجد تیم۔ حضرت جب ان پر نظر فرماتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ بقعہ تیم ہے یعنی یہ مسجد حضرت کی مخالفت میں بنوائی گئی ہے تا کہ لوگ اس مسجد میں نہ جائیں جہاں حضرت نماز پڑھاتے تھے اور آپ کی نصرت کے لیے جمع نہ ہونے پائیں۔

خمسة يجب عليهم التمام في السفر

پانچ گروہ ہمیشہ پوری نماز پڑھیں چاہے سفر میں ہوں یا حضر میں

۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ خَمْسَةٌ يُتِمُّونَ فِي سَفَرٍ كَانُوا اَوْ فِي حَضَرٍ الْمُكَارِي وَ الْكَرِيُّ وَ الْاَشْتَقَانُ وَ هُوَ الْبَرِيدُ وَ الرَّاعِي وَ الْمَلَّاحُ لِاَنَّهُ عَمَلُهُمْ.

۷۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ گروہ ہمیشہ پوری نماز پڑھیں چاہے سفر میں ہوں یا حضر میں:
(۱) جو شخص جانوروں کو کرایہ پر دیتا ہو یعنی خود ساتھ جاتا ہو (۲) جو جانوروں کو چَراتا ہو (۳) کشتی بان جو دریا میں سفر کرتا ہو (۴) قاصد نامہ بر جو ایک شہر سے دوسرے مقام پر خط لے جاتا ہو (۵) ملاح کیونکہ سب لوگوں کا کام ہی سفر پر منحصر ہے۔

للرجل أن يرى من المرأة التي ليست له بمحرم خمسة أشياء

مرد کے لئے جائز ہے کہ نامحرم عورت کے پانچ اعضاء پر نظر کرے

۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَرَى مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا بِمَحْرَمٍ قَالَ الْوَجْهَ وَ الْكَفَّيْنِ وَ الْقَدَمَيْنِ.

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرد کے لئے جائز ہے کہ نامحرم عورت کے پانچ اعضاء پر نظر کرے: (۱) چہرہ (۲)(۳) دونوں ہتھیلیاں (۴)(۵) دونوں پاؤں۔

تفتح أبواب السماء في خمسة مواقيت

پانچ اوقات میں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

۷۹ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِي عَنْ جَدِّی عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فِيمَا عَلَّمَ اَصْحَابَهُ تُفَتَّحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فِي خَمْسَةِ مَوَاقِيتَ عِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ وَ عِنْدَ الزَّحْفِ وَ عِنْدَ الْاَذَانِ وَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ مَعَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ اوقات میں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں: (۱) جب بارش ہوتی ہے (۲) جہاد کے وقت (۳) اذان کے اوقات میں (۴) قرآن خوانی کے وقت (۵) طلوع فجر اور زوال آفتاب کے وقت۔

الجنة تشتاق إلى خمسة

جنت پانچ افراد کی مشتاق ہے

۸۰ حَدَّثَنَا الْقَاضِی مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمِ بْنِ الْبَرَاءِ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْجَنَّةُ تَشْتَاقُ اِلَيْكَ وَ اِلَى عَمَّارٍ وَ اِلَى سَلْمَانَ وَ اَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علی جنت پانچ آدمیوں کی مشتاق ہے: (۱) تمہاری س (۲) عمارؓ کی (۳) سلمانؓ کی (۴) ابوذرؓ کی (۵) مقدادؓ کی۔

خمس يطلقن على كل حال

پانچ عورتوں کو ہر وقت طلاق دی جاسکتی ہے

۸۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ خَمْسٌ يُطَلَّقْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ الْحَامِلُ وَ الَّتِي قَدْ

يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَ الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا وَ الْغَائِبُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ عورتوں کو ہر وقت طلاق دے سکتے ہیں: (۱) حاملہ (۲) یائسہ جس کے ایام نہ ہوتے ہوں (۳) جس کے ساتھ صحبت نہ کی گئی ہو (۴) جس کا شوہر غائب ہو (۵) اور حیض کے سن کو پہنچی ہو۔

علامات خروج القائم علیہ السلام خمس

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظاہر ہونے کی پانچ علامتیں ہیں

۹۲ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خُرُوجُ الْيَمَانِيِّ وَ السُّفْيَانِيِّ وَ الْمُنَادِي يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ وَ خَسْفُ الْبَيْدَاءِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظاہر ہونے کی پانچ علامتیں ہیں: (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) خروج منادی جو آسمان سے آواز دے گا (۴) مدینہ منورہ کے قریب زمین بیدار میں لوگوں کا دھنس جانا (۵) نفس زکیہ کا قتل۔

ليس بين خمس من النساء و بين أزواجهن ملاعنة

پانچ قسم کے زن وشوہر کے درمیان لعان نہیں ہوتا

۹۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَ عَبْدُ اللهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْيَعْقُوبِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ علیہ السلام أَنَّ عَلِيّاً علیہ السلام قَالَ لَيْسَ بَيْنَ خَمْسٍ مِنَ النِّسَاءِ وَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِنَّ مُلَاعَنَةٌ الْيَهُودِيَّةُ تَكُونُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَ النَّصْرَانِيَّةُ وَ الْأَمَةُ تَكُونَانِ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهُمَا وَ الْحُرَّةُ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَيَقْذِفُهَا وَ الْمَجْلُودُ فِي الْفِرْيَةِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهادَةً أَبَداً وَ الْخَرْسَاءُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ زَوْجِهَا لِعَانٌ إِنَّمَا اللِّعَانُ بِاللِّسَانِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ قسم کے زن وشوہر کے درمیان لعان نہیں ہوتا: (۱) جبکہ مرد مسلمان اور عورت یہودیہ (۲) مرد مسلمان اور عورت عیسائی (۳) مرد آزاد اور زوجہ کنیز (۴) مرد غلام ہو اور زوجہ آزاد (۵) وہ مرد جس پر

زنا کے افترا میں حد جاری ہو چکی ہو۔

شرح لعان یہ کہ شوہر اور اپنی زوجہ کی طرف زنا کی نسبت دے لیکن چار گواہیاں پیش نہ کر سکے اس صورت میں حاکم شرع کے سامنے چار بار قسم کھاتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ پانچویں بار کہتا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اس کے بعد زن وشوہر ایک دوسرے پر حرام ابدی یعنی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتے ہیں۔

الكلمات التي ابْتَلى اِبْراهِيمَ رَبُّهُ بهن فَاَتَمَّهُنَ خمس

وہ پانچ باتیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان ہوا

۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ الْعَبَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْكُوفِيُّ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ الزَّيَّاتُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَزْدِيُّ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ اِذِ ابْتَلى اِبْراهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِماتٍ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ قَالَ هِيَ الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ فَتابَ عَلَيْهِ وَ هُوَ اَنَّهُ قَالَ يَا رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اِلَّا تُبْتَ عَلَيَّ فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَمَا يَعْنِي عَزَّ وَ جَلَّ بِقَوْلِهِ فَاَتَمَّهُنَ قَالَ يَعْنِي فَاَتَمَّهُنَّ اِلَى الْقَائِمِ عليه السلام اثْنَيْ عَشَرَ اِمَاماً تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ قَالَ الْمُفَضَّلُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَاَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ جَعَلَها كَلِمَةً باقِيَةً فِي عَقِبِهِ قَالَ يَعْنِي بِذَلِكَ الْاِمَامَةَ جَعَلَهَا اللهُ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكَيْفَ صَارَتِ الْاِمَامَةُ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ دُونَ وُلْدِ الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُمَا جَمِيعاً وَلَدَا رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ سِبْطَاهُ وَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ عليه السلام اِنَّ مُوسَى وَ هَارُونَ كَانَا نَبِيَّيْنِ مُرْسَلَيْنِ اَخَوَيْنِ فَجَعَلَ اللهُ النُّبُوَّةَ فِي صُلْبِ هَارُونَ دُونَ صُلْبِ مُوسَى وَ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُولَ لِمَ فَعَلَ اللهُ ذَلِكَ وَ اِنَّ الْاِمَامَةَ خِلَافَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُولَ لِمَ جَعَلَهَا اللهُ فِي صُلْبِ الْحُسَيْنِ دُونَ صُلْبِ الْحَسَنِ لِاَنَّ اللهَ هُوَ الْحَكِيمُ فِي اَفْعَالِهِ لا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُونَ.

وَ لِقَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ اِذِ ابْتَلى اِبْراهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِماتٍ فَاَتَمَّهُنَ وَجْهٌ آخَرُ وَ مَا ذَكَرْنَاهُ اَصْلُهُ وَ الِابْتِلَاءُ عَلَى ضَرْبَيْنِ اَحَدُهُمَا يَسْتَحِيلُ عَلَى اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَ الْآخَرُ جَائِزٌ فَاَمَّا مَا يَسْتَحِيلُ فَهُوَ اَنْ يَخْتَبِرَهُ لِيَعْلَمَ مَا تَكْشِفُ الْاَيَّامُ عَنْهُ وَ هَذَا مَا لَا يَصِحُّ لَهُ لِاَنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَ

الضَّرْبُ الْآخَرُ مِنَ الِابْتِلَاءِ اَنْ يَبْتَلِيَهُ حَتَّى يَصْبِرَ فِيمَا يَبْتَلِيهِ بِهِ فَيَكُونَ مَا يُعْطِيهِ مِنَ الْعَطَاءِ عَلَى سَبِيلِ الِاسْتِحْقَاقِ وَ لِيَنْظُرَ اِلَيْهِ النَّاظِرُ فَيَقْتَدِيَ بِهِ فَيُعْلَمُ مِنْ حِكْمَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّهُ لَمْ يَكِلْ اَسْبَابَ الْاِمَامَةِ اِلَّا اِلَى الْكَافِي الْمُسْتَقِلِّ الَّذِي كَشَفَتِ الْاَيَّامُ عَنْهُ بِخَبَرِهِ فَاَمَّا الْكَلِمَاتُ فَمِنْهَا مَا ذَكَرْنَاهُ وَ مِنْهَا الْيَقِينُ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ كَذٰلِكَ نُرِي اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّماواتِ وَ الْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ. وَ مِنْهَا الْمَعْرِفَةُ بِقِدَمِ بَارِيهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ تَنْزِيهِهِ عَنِ التَّشْبِيهِ حِينَ نَظَرَ اِلَى الْكَوْكَبِ وَ الْقَمَرِ وَ الشَّمْسِ فَاسْتَدَلَّ بِاُفُولِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى حَدَثِهِ وَ بِحَدَثِهِ عَلَى مُحْدِثِهِ ثُمَّ عِلْمُهُ عليه السلام بِاَنَّ الْحُكْمَ بِالنُّجُومِ خَطَأٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ اِنِّي سَقِيمٌ وَ اِنَّمَا قَيَّدَهُ اللهُ سبحان سُبْحَانَهُ بِالنَّظْرَةِ الْوَاحِدَةِ لِاَنَّ النَّظْرَةَ الْوَاحِدَةَ لَا تُوجِبُ الْخَطَأَ اِلَّا بَعْدَ النَّظْرَةِ الثَّانِيَةِ بِدَلَالَةِ

قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَمَّا قَالَ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَا عَلِيُّ اَوَّلُ النَّظْرَةِ لَكَ وَ الثَّانِيَةُ عَلَيْكَ لَا لَكَ

وَ مِنْهَا الشَّجَاعَةُ وَ قَدْ كَشَفَتِ الْاَيَّامُ عَنْهُ بِدَلَالَةِ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ اِذْ قَالَ لِاَبِيهِ وَ قَوْمِهِ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ قَالُوا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّماواتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَ اَنَا عَلَى ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَ تَاللهِ لَاَكِيدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذاً اِلَّا كَبِيراً لَهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُونَ وَ مُقَاوَمَةُ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ اُلُوفاً مِنْ اَعْدَاءِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَمَامُ الشَّجَاعَةِ ثُمَّ الْحِلْمُ مُضَمَّنٌ مَعْنَاهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُنِيبٌ ثُمَّ السَّخَاءُ وَ بَيَانُهُ فِي حَدِيثِ ضَيْفِ اِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ثُمَّ الْعُزْلَةُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَ الْعَشِيرَةِ مُضَمَّنٌ مَعْنَاهُ فِي قَوْلِهِ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ الْآيَةَ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بَيَانُ ذٰلِكَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ يَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئاً يَا اَبَتِ اِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِي اَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِيًّا يَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا يَا اَبَتِ اِنِّي اَخَافُ اَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا وَ دَفْعَ السَّيِّئَةِ بِالْحَسَنَةِ وَ ذٰلِكَ لَمَّا قَالَ لَهُ اَبُوهُ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا اِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِي مَلِيًّا فَقَالَ فِي جَوَابِ اَبِيهِ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي اِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا وَ التَّوَكُّلُ بَيَانُ ذٰلِكَ فِي قَوْلِهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَ الَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَ يَسْقِينِ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَ الَّذِي

يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَ الَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ثُمَّ الْحُكْمُ وَ الِانْتِمَاءُ إِلَى الصَّالِحِينَ فِي قَوْلِهِ رَبِّ هَبْ لِي حُكْماً وَ أَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ يَعْنِي بِالصَّالِحِينَ الَّذِينَ لَا يَحْكُمُونَ إِلَّا بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا يَحْكُمُونَ بِالْآرَاءِ وَ الْمَقَايِيسِ حَتَّى يَشْهَدَ لَهُ مَنْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْحُجَجِ بِالصِّدْقِ بَيَانُ ذَلِكَ فِي قَوْلِهِ وَ اجْعَلْ لِي لِسانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ أَرَادَ بِهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ الْفَاضِلَةَ فَأَجَابَهُ اللهُ وَ جَعَلَ لَهُ وَ لِغَيْرِهِ مِنْ أَنْبِيَائِهِ لِسانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ جَعَلْنا لَهُمْ لِسانَ صِدْقٍ عَلِيًّا وَ الْمِحْنَةُ فِي النَّفْسِ حِينَ جُعِلَ فِي الْمَنْجَنِيقِ وَ قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ ثُمَّ الْمِحْنَةُ فِي الْوَلَدِ حِينَ أُمِرَ بِذَبْحِ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ ثُمَّ الْمِحْنَةُ بِالْأَهْلِ حِينَ خَلَّصَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ حُرْمَتَهُ مِنْ عَزَازَةِ الْقِبْطِيِّ الْمَذْكُورِ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ ثُمَّ الصَّبْرُ عَلَى سُوءِ خُلُقِ سَارَةَ ثُمَّ اسْتِقْصَارُ النَّفْسِ فِي الطَّاعَةِ فِي قَوْلِهِ وَ لا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ثُمَ النَّزَاهَةُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ ما كانَ إِبْراهِيمُ يَهُودِيًّا وَ لا نَصْرانِيًّا وَ لكِنْ كانَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ ما كانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ الْجَمْعُ لِأَشْرَاطِ الْكَلِمَاتِ فِي قَوْلِهِ إِنَّ صَلاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيايَ وَ مَماتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ لا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ جَمَعَ فِي قَوْلِهِ مَحْيايَ وَ مَماتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ جَمِيعَ أَشْرَاطِ الطَّاعَاتِ كُلِّهَا حَتَّى لَا تَعْزُبَ عَنْهَا عَازِبَةٌ وَ لَا تَغِيبَ عَنْ مَعَانِيهَا غَائِبَةٌ. ثُمَّ اسْتِجَابَةُ اللهِ دَعْوَتَهُ حِينَ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتى وَ هَذِهِ آيَةٌ مُتَشَابِهَةٌ مَعْنَاهَا أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْكَيْفِيَّةِ وَ الْكَيْفِيَّةُ مِنْ فِعْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَتَى لَمْ يَعْلَمْهَا الْعَالِمُ لَمْ يَلْحَقْهُ عَيْبٌ وَ لَا عَرَضَ فِي تَوْحِيدِهِ نَقْصٌ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قالَ بَلى هَذَا شَرْطٌ عَامَّةٍ مَنْ آمَنَ بِهِ مَتَى سُئِلَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ وَجَبَ أَنْ يَقُولَ بَلى كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ لَمَّا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِجَمِيعِ أَرْوَاحِ بَنِي آدَمَ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بَلَى مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله وسلم فَصَارَ بِسَبْقِهِ إِلَى بَلى سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَفْضَلَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ فَمَنْ لَمْ يُجِبْ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِجَوَابِ إِبْرَاهِيمَ فَقَدْ رَغِبَ عَنْ مِلَّتِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْراهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ثُمَّ اصْطِفَاءُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ شَهَادَتُهُ لَهُ فِي الْعَاقِبَةِ أَنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْناهُ فِي الدُّنْيا وَ إِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ وَ الصَّالِحُونَ هُمُ النَّبِيُّ وَ الْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الْآخِذُونَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَمْرَهُ وَ نَهْيَهُ وَ الْمُلْتَمِسُونَ لِلصَّلَاحِ مِنْ عِنْدِهِ وَ الْمُجْتَنِبُونَ لِلرَّأْيِ وَ الْقِيَاسِ فِي دِينِهِ فِي قَوْلِهِ إِذْ قالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعالَمِينَ ثُمَّ اقْتِدَاءُ مَنْ بَعْدِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام بِهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ وَصَّى بِها إِبْراهِيمُ بَنِيهِ وَ

يَعْقُوبُ يا بَنِيَّ اِنَّ اللهَ اصْطَفى لَكُمُ الدِّينَ فَلا تَمُوتُنَّ اِلّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ ثُمَّ اَوْحَيْنا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْراهِيمَ حَنِيفاً وَ ما كانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْراهِيمَ هُوَ سَمّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَ اَشْرَاطُ كَلِمَاتِ الْاِمَامِ مَاْخُوذَةٌ مِمَّا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاُمَّةُ مِنْ جِهَتِهِ مِنْ مَصَالِحِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ قَوْلُ اِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي مِنْ حَرْفِ تَبْعِيضٍ لِيُعْلَمَ اَنَّ مِنَ الذُّرِّيَّةِ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْاِمَامَةَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ الْاِمَامَةَ هَذَا مِنْ جُمْلَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ ذَلِكَ اَنَّهُ يَسْتَحِيلُ اَنْ يَدْعُوَ اِبْرَاهِيمُ بِالْاِمَامَةِ لِلْكَافِرِ اَوْ لِلْمُسْلِمِ الَّذِي لَيْسَ بِمَعْصُومٍ فَصَحَّ اَنَّ بَابَ التَّبْعِيضِ وَقَعَ عَلَى خَوَاصِّ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْخَوَاصُّ اِنَّمَا صَارُوا خَوَاصّاً بِالْبُعْدِ عَنِ الْكُفْرِ ثُمَّ مَنِ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ صَارَ مِنْ جُمْلَةِ الْخَوَاصِّ اَخَصَّ ثُمَّ الْمَعْصُومُ هُوَ الْخَاصُّ الْاَخَصُّ وَ لَوْ كَانَ لِلتَّخْصِيصِ صُورَةٌ اَرْبَى عَلَيْهِ لَجَعَلَ ذَلِكَ مِنْ اَوْصَافِ الْاِمَامِ وَ قَدْ سَمَّى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِيسَى مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيمَ وَ كَانَ ابْنُ ابْنَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ لِمَا صَحَّ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ ذُرِّيَّةٌ وَ دَعَا اِبْرَاهِيمُ لِذُرِّيَتِهِ بِالْاِمَامَةِ وَجَبَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ الْاِقْتِدَاءُ بِهِ فِي وَضْعِ الْاِمَامَةِ فِي الْمَعْصُومِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ بَعْدَ مَا اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِ وَ حَكَمَ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ ثُمَّ اَوْحَيْنا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْراهِيمَ حَنِيفاً الْآيَةَ وَ لَوْ خَالَفَ ذَلِكَ لَكَانَ دَاخِلًا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْراهِيمَ اِلّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ جَلَّ نَبِيُّ اللهِ عَنْ ذَلِكَ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ اِنَّ اَوْلَى النّاسِ بِاِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَبُو ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ وَضْعُ الْاِمَامَةَ فِيهِ وَضْعُهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ الْمَعْصُومِينَ وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ لا يَنالُ عَهْدِي الظّالِمِينَ عَنَى بِهِ اَنَّ الْاِمَامَةَ لَا تَصْلُحُ لِمَنْ قَدْ عَبَدَ صَنَماً اَوْ وَثَناً اَوْ اَشْرَكَ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ اِنْ اَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَ الظُّلْمُ وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ وَ اَعْظَمُ الظُّلْمِ الشِّرْكُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَ كَذَلِكَ لَا تَصْلُحُ الْاِمَامَةُ لِمَنْ قَدِ ارْتَكَبَ مِنَ الْمَحَارِمِ شَيْئاً صَغِيراً كَانَ اَوْ كَبِيراً وَ اِنْ تَابَ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَ كَذَلِكَ لَا يُقِيمُ الْحَدَّ مَنْ فِي جَنْبِهِ حَدٌّ فَاِذَا لَا يَكُونُ الْاِمَامُ اِلّا مَعْصُوماً وَ لَا تُعْلَمُ عِصْمَتُهُ اِلّا بِنَصِّ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ لِاَنَّ الْعِصْمَةَ لَيْسَتْ فِي ظَاهِرِ الْخِلْقَةِ فَتُرَى كَالسَّوَادِ وَ الْبَيَاضِ وَ مَا اَشْبَهَ ذَلِكَ وَ هِيَ مَغِيبَةٌ لَا تُعْرَفُ اِلّا بِتَعْرِيفِ عَلَّامِ الْغُيُوبِ عَزَّ وَ جَلَ.

مفضل بن عمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کن کلمات سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: وہی کلمات ہیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دی تھی جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرمالے۔ اللہ نے توبہ قبول کی کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

میں نے عرض کی: اے فرزند رسول! اللہ تعالیٰ کا "**فاتمهن**" سے کیا مقصد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: "**فاتمهن**" سے مراد کہ قائم آل محمد علیہ السلام تک بارہ ائمہ علیہم السلام کا نام لیا جن میں نو امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔

مفضل نے عرض کی: اے فرزند رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں آگاہ فرمائیے "**وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ**" (اور اسی (ایمان) کو ابراہیمؑ اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے)[1]

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد امامت ہے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس کو امام حسین علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں قرار دیا۔

میں عرض کیا: اے فرزند رسول! اولاد امام حسین علیہ السلام میں امامت کیوں چلی گئی؟ اور اولاد امام حسن علیہ السلام اس سے کیوں محروم رہی؟ حالانکہ دونوں فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سبط رسول، جوانانِ جنت کے سردار ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دونوں ہی نبی، رسول، اور دونوں آپس میں بھائی تھے خدا نے نبوت کو ہارون علیہ السلام کے صلب میں رکھا اور صلب موسیٰ علیہ السلام اس سے محروم رہی۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کہے کہ امام حسین علیہ السلام کے صلب کو کیوں قرار دیا اور صلب امام حسن علیہ السلام کو کیوں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے افعال میں حکیم ہے اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا بلکہ لوگوں سے پوچھا جاتا ہے۔ "**اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ**" (جب ابراہیمؑ کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا)[2] اللہ تعالیٰ کے اس قول کی دوسری وجہ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے حقیقی مطلب یہی ہے۔ امتحان دو قسم کا ہوتا ہے

(۱) ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۲) دوسرا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جائز ہے

جو جائز نہیں وہ یہ ہے کہ کسی چیز کا امتحان لے اور اس کا نتیجہ اخذ کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔

---

[1] سورۂ زخرف آیت ۲۸

[2] سوۂ بقرہ آیت ۱۲۴

اس کی ذات کے لئے جو بات جائز ہے وہ یہ ہے کہ وہ بندے کا امتحان لے، بندہ امتحان میں صبر کرے۔اس سے منصب کا حقدار قرار پائے۔ دوسرے لوگ اس کو دیکھیں اور اس کی پیروی کریں اور یہ جانیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت از خود امامت عطا نہیں کرتا مگر اس شخص کو جو اس کا اہل اور ثابت قدم رہنے والا ہو اور اس سے آئندہ لیاقت کو ظاہر کرے یہ کلمات کی تفسیر ہے

اس کی دوسری تفسیر یقینی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے "وَ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ" ([جس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو دکھایا تھا کہ بت قابل پرستش نہیں] اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا انتظام دکھاتے رہے تاکہ وہ (ہماری وحدانیت کا) یقین کرنے والوں سے ہو جائیں)[1]

تفسیر اس کی اللہ کی معرفت ہے کہ وہ ازل سے ہے، وہ اکیلا ہے، وہ تشبیہ سے پاک ہے۔ جب ستاروں، چاند اور سورج کو دیکھا ان کے غائب ہونے اور ان کے حادث ہونے پر استدلال کیا کہ جب یہ حادث ہیں تو ان کا محدث ہونا ضروری ہے۔ پروردگار عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا کہ ستاروں سے حکم کرنا غلطی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ "فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ. فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ" ([پھر ایک عید میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا] تو ابراہیمؑ نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں (عنقریب) بیمار پڑنے والا ہوں)[2] اللہ کے نزدیک پہلی نگاہ غلطی شمار نہیں ہوتی خطا دوبارہ نظر کرنے سے ہوتی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! پہلی نظر تیری ہے۔ دوسری نظر تیرے لئے نقصاندہ ہے۔

ایک اور تفسیر شجاعت ہے کہ بتوں کی سرگزشت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ظاہر کر دیا۔اس کی دلیل یہ ہے "قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ۝" (ابراہیمؑ نے کہا یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے ہو یا تم (یوں ہی) دل لگی کرتے ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود بُت نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمان و زمین کا مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں۔ اور

[1] سورۂ انعام آیت ۷۵
[2] سورۂ صافات آیات ۸۸،۸۹

(اپنے جی میں کہا) خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے ان بتوں کو (توڑ کر) چکنا چور کرڈالا مگران کے بڑے بت کو (اس لیے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ (عید سے پلٹ کر) اس کی طرف رجوع کریں)[1]

ایک فرد کا ہزاروں دشمنان خدا سے مقابلہ بہادری کی انتہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو حکم دیا اس کے بارے میں فرمایا: "اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ" (بے شک ابراہیمؑ بردبار نرم دل (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے)[2]

اس کے بعد سخاوت ہے اس کی سرگذشت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانانِ گرامی کی آمد والے واقعہ میں مذکور ہے [3]

اس کے بعد خاندان اور گھر والوں کی علیحدگی ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" (اور میں نے آپ کو (بھی) اور (ان بتوں کو بھی) جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سب کو) چھوڑا)[4]

اس ضمن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اس کا بیان اس آیت میں ہے "يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا۝ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۝ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۝" (اے میرے ابّا یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجیے میں آپ کو (دین کی) سیدھی راہ دکھادوں گا۔ اے ابّا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجیے (کیونکہ) شیطان یقینا خدا کا نافرمان (بندہ) ہے۔ اے ابا! میں یقینا اس سے ڈرتا ہوں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں)[5]

بدی کو نیکی سے دفع کیا اس بارے میں یہ آیت ہے کہ ابراہیمؑ کے چچا نے کہا: "اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا" ((آذر نے) کہا (کیوں) اے ابراہیمؑ! کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے؟ اگر تو (ان باتوں سے) کسی طرح باز نہ آئے گا تو (یاد رہے) میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تو میرے

[1] سورۂ انبیاء آیات ۵۴ تا ۵۸
[2] سورۂ ہود آیت ۷۵
[3] سورۂ ذاریات آیت ۴۸
[4] سورۂ مریم آیت ۴۸
[5] سورۂ مریم آیات ۴۳ تا ۴۵

پاس سے ہمیشہ کے لیے دُور ہوجا)[1]

ابراہیمؑ نے چچا کی بات کے جواب میں کہا: "سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا"۔ (میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا (کیونکہ) بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے)[2]

دوسری بات توکل ہے۔ اس کے بارے میں یہ آیات ہیں "اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ؀ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ؀ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ؀ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ؀ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـــــَٔــتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؀"۔ (جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست) ہے پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے اور وہی وہ ہے جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے اور مجھے پانی) پلاتا ہے اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے اور وہی وہ ہے جو مجھے مار ڈالے گا اس کے بعد (پھر) مجھے زندہ کرے گا اور وہی وہ ہے جس سے امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو بخش دے گا)[3]

پھر منصب حکومت اور نیک لوگوں سے ملانے کی خواہش اس سلسلے میں یہ آیات ہے "رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ؀"۔ (پروردگارا مجھے علم وفہم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر)[4] جو خدا کے حکم کے سوا کوئی حکم نہیں کرتے اپنی رائے اور قیاس کا حکم نہیں کرتے تاکہ بعد میں آنے والے کے لئے سچے دلائل موجود ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ"۔ (اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر قائم رکھ)[5] اس سے مراد یہ امت فاضلہ ہے۔ خدا نے جواب دیا اور دیگر انبیاء کے لئے آخری لوگوں میں سچائی کی زبان مقرر کیا۔ وہ علی ابن ابی طالب کی ذات ہیں اس بارے میں اللہ کی آیت ہے "وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا"۔ (اور ہم نے ان کے لیے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر (دنیا میں بھی) قرار دیا)[6]

ایک امتحان جان کا ہے حتی کہ ان کو منجنیق میں ڈال کر آگ میں پھینک دیا گیا۔ ایک امتحان یہ تھا کہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ذبح کرو ایک امتحان ابراہیم علیہ السلام کے خانوادہ کا ہے اللہ نے آپ کی بیوی کو عزازہ قبطی کے ہاتھ سے نجات دلائی۔ سرگزشت اس قصہ میں مذکور ہے پھر آپ نے سارہ کی بداخلاقی پر صبر کیا۔

اپنی اطاعت کو کم سمجھنا اس بارے میں آیت یہ ہے "وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ"۔ (اور جس دن لوگ قبروں سے

---

[1] سورۂ مریم آیت ۴۶
[2] سورۂ مریم آیت ۴۷
[3] سورۂ شعراء آیات ۷۸ تا ۸۲
[4] سورۂ شعراء آیت ۸۳
[5] سورۂ شعراء آیت ۸۴
[6] سورۂ مریم آیت ۵۰

اٹھائے جائیں گے مجھے رسوانہ کرنا)[1]

کلمات شرک سے پاکیزگی ودوری یعنی مشرکین کے عقائد سے نجات آیت یہ ہے "مَا كَانَ إِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" (ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے کھرے حق پر تھے (اور) فرمانبردار (بندے اور مشرکوں سے بھی نہ تھے)[2]

پھر تمام شرائط واقسام اطاعت کو جمع کر دیا ایک ذرہ بھی اس سے الگ نہیں اور ایک لمحہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ" (میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں)[3]

میری موت اور زندگی رب العالمین کے لئے ہے کہہ کر اقسام اطاعت کی تمام شرائط عبادت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ پھر خدا نے ان کی دعا قبول کی۔ پھر آپ نے کہا "رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى" (اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو دکھادے کہ تو مردہ کو کیوں کر زندہ کرتا ہے)[4]

یہ آیت متشابہ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں کیفیت کی تبدیلی کا سوال کیا تھا۔ کیفیت اللہ کا فعل ہے جب کوئی کیفیت کو نہیں جانتا اس پر نقص منسوب نہیں ہوتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید میں کوئی نقص وکمی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ عرض کی: یقیناً لایا ہوں۔ یہ شرط عام ہے جو بھی اللہ پر ایمان لایا جب عام آدمیوں سے کوئی سوال کرے کیا وہ ایمان نہیں لایا تو واجب ہے کہ یہ کہے: یقیناً لایا ہوں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ جب خداوند عالم نے تمام ارواح سے کہا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: یقیناً تو ہمارا رب ہے۔ سب سے پہلے ہاں کہنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ سب سے پہلے ہاں کہنے کی وجہ سے سید الاولین وسید الآخرین اور افضل النبیین ہوئے۔

جس کسی نے بھی اس مسئلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا جواب نہ دیا تو وہ ملت ابراہیمی سے روگردان ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ" (کون ہے جو ابراہیمؑ کے طریقہ سے نفرت کرے مگر جو اپنے کو احمق بنائے)[5]

پھر خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں برگزیدہ کیا پھر ان کے صالحین میں سے ہونے کی اللہ نے گواہی دی ارشاد ہے

---

[1] سورۂ شعراء آیت ۸۷
[2] سورۂ آل عمران آیت ۶۷
[3] سورۂ انعام آیات ۱۶۲، ۱۶۳
[4] سورہ بقرہ آیت ۲۶۰
[5] سورۂ بقرہ آیت ۱۳۰

"وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِي الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ" (اور بیشک ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کرلیا۔ اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہونگے)[1]

صالحین نبی اور ائمہ ہیں جو امر اور نہی کو خدا سے لیتے ہیں خدا سے اصلاح کی استدعا کرتے ہیں دین کے معاملے میں رائے اور قیاس سے دور رہتے ہیں ارشاد قدرت ہے "اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ" (جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا: اسلام قبول کرو۔ تو عرض کی: میں سارے جہاں کے پروردگار پر اسلام لایا۔)[2]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد انبیاء نے اس کی پیروی کی خدا کا ارشاد ہے "وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَيَعۡقُوۡبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ" (اور اسی طریقہ کی ابراہیمؑ نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوبؑ نے (بھی) کہ اے فرزندو خدا نے تمہارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہی)[3]

خدا نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ سے کہا "ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ" (پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے)[4]

ایک اور مقام پر فرمایا "مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ" (تمہارے باپ ابراہیمؑ کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنادیا ہے) اسی (خدا) نے تمہارا پہلے ہی سے مسلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا)[5]

شرائط امامت میں یہ ہے کہ امت کی دنیا اور آخرت کی ضروریات کو خدا سے معلوم کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا "من ذریتی" (میری بعض اولاد میں سے امام بنائے گا) "من" کا لفظ کہہ کر معلوم کرنا چاہا کہ اولاد میں سے بعض مستحق امامت ہیں اور بعض نہیں ہیں۔ یہ بات محال ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کافر یا مسلمان کی امامت کی دعا کرتے جو معلوم نہیں ہیں۔ "من" کے لفظ نے بعض کی تخصیص کردی جو خواص بلکہ اخص الخواص ہوئے جو کفر سے دور رہے پھر کبیرہ گناہوں سے کنارہ کش ہوئے۔ خواص اخص ہوئے پھر معصوم جو خالص اور اخص ہے۔ خدا نے عیسیٰ علیہ السلام کو اولاد ابراہیم علیہ السلام قرار دیا جو ابراہیم علیہ السلام کی بیٹی کا فرزند تھا جو بعد میں پیدا ہوا۔ جب یہ بات درست ہے کہ بیٹی کا بیٹا ذریت میں شامل ہے تو ماننا پڑے گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذریت (اولاد) کے لئے امامت کی دعا کی۔

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۱۳۰
[2] سورۂ بقرہ آیت ۱۳۱
[3] سورۂ بقرہ آیت ۱۳۲
[4] سورۂ نحل آیت ۱۲۳
[5] سورۂ حج آیت ۷۸

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی واجب تھی کہ امامت کو اپنی اولاد میں قرار دیں بعد میں خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی اور آپ کو حکم دیا "ثُمَّ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا"۔ (پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو)[1]

جو شخص اس بات کی مخالفت کرے وہ خدا کے اس قول میں داخل ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول سے روگردانی وہی کرے گا جو اپنے کو بیوقوف قرار دے۔ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اس سے بہت بلند ہے۔ اللہ نے کہا ابراہیم علیہ السلام سے وابستہ ترین وہ افراد ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبیؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور امیر المومنینؑ ہیں جو نبی کی اولاد کے باپ ہیں۔ خدا نے امامت کو امیر المومنین علیہ السلام میں قرار دیا۔ پھر ان کی معصوم اولاد میں رکھا۔

اللہ کا قول ہے "لَا یَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ"۔ (یہ عہدہ امامت ظالمین کو نہیں ملے گا)[2]

اس عہدے سے مراد امامت ہے۔ جس شخص نے بتوں کی پوجا کی ہو وہ امامت کے لائق نہیں ہے یا ایک لمحہ بھی خدا سے شرک کیا ہو، اگر چہ بعد میں مسلمان ہو گیا ہو۔ ظلم کے معنے کسی چیز کو غیر محل میں رکھنا ہے۔ سب سے بڑا ظلم خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے۔

خدا فرماتا ہے "اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ"۔ (شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے)[3]

اس طرح امامت کا مستحق وہ شخص بھی نہیں ہے جس نے محارم کا ارتکاب کیا خواہ چھوٹے ہو یا بڑے ہوں۔ اگر چہ بعد میں توبہ کیوں نہ کر لی ہو۔ جس پر خود "حد" واجب ہو وہ دوسرے پر حد قائم نہیں کر سکتا۔ اس لئے امام کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ امام کا معصوم ہونا خدا کی نص سے معلوم ہوتا ہے جو نبی کی زبان سے جاری ہو۔ عصمت ظاہری چیز نہیں ہے جو لوگوں کو دکھائی دے سکے۔ جیسے سیاہی اور سفیدی یا اس کے مشابہ کوئی پوشیدہ چیز ہو۔ یہ خدا کے معلوم کرانے سے معلوم ہوتی ہے جو غیب کو جانتا ہے۔

كتب أمير المؤمنين عليه السلام إلى عماله بخمس خصال

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے عاملوں اور حاکموں کو پانچ حکم دیئے

۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ رَفَعَهُ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ

[1] سورۂ نحل آیت ۱۲۳
[2] سورۂ بقرہ آیت ۱۲۴
[3] سورۂ لقمان آیت ۱۳

مُحَمَّدٍ اَنَّهُ ذَكَرَ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَدِقُّوا اَقْلَامَكُمْ وَ قَارِبُوا بَيْنَ سُطُورِكُمْ وَ احْذِفُوا عَنِّي فُضُولَكُمْ وَ اقْصِدُوا قَصْدَ الْمَعَانِي وَ اِيَّاكُمْ وَ الْاِكْثَارَ فَاِنَّ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ لَا تَحْتَمِلُ الْاِضْرَارَ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے عاملوں اور حاکموں کا پانچ حکم دیئے: (۱) جب کچھ لکھو تو باریک قلم سے (۲) سطریں قریب قریب ہوں (۳) ضروری الفاظ مطلب کے ادا کرنے میں لکھو (۴) غیر ضروری عبارت نہ لکھو (۵) ایسا نہ ہو کہ مال اہل اسلام ضائع ہو۔

خمس من الفطرة

پانچ باتیں صفائی کے متعلق فطری ہیں

۹۴ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ مِنْ اَهْلِ قُومَسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ الْاِخْتِتَانُ

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ باتیں صفائی کے متعلق فطری ہیں: (۱) ناخن کاٹنا (۲) مونچھیں کاٹنا (۳) بغل صاف کرنا (۴) زیر ناف بالوں کو صاف کرنا (۵) ختنہ کرنا۔

خمس مناقب لأمير المؤمنين عليه السلام

امیرالمومنین علیہ السلام کی پانچ فضیلتیں

۹۵ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَسْتَرَابَادِيُّ الْعَدْلُ بِبَلْخٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدٍ اَشَهِدْتَ شَيْئاً مِنْ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ لَهُ اَرْبَعَ مَنَاقِبَ وَ الْخَامِسَةَ قَدْ شَهِدْتُهَا لَاَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ ثُمَّ اَرْسَلَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ فَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهُ لَا يَبْلُغُ عَنِّي اِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ سَدَّ

رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبْوَاباً كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَ تَرَكَ بَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا سَدَدْتَ الْاَبْوَابَ وَ تَرَكْتَ بَابَهُ فَقَالَ ﷺ مَا اَنَا سَدَدْتُهَا وَ لَا اَنَا تَرَكْتُهُ قَالَ وَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ رَجُلًا آخَرَ اِلَى خَيْبَرَ فَرَجَعَا مُنْهَزِمَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ فِي ثَنَاءٍ كَثِيرٍ قَالَ فَتَعَرَّضَ لَهَا غَيْرُ وَاحِدٍ فَدَعَا عَلِيّاً فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى فَتَحَ اللهُ لَهُ وَ الرَّابِعَةُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ اَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَفَعَهَا حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ آبَاطِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَسْتُ اَوْلَى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ الْخَامِسَةُ خَلَّفَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اَهْلِهِ ثُمَّ لَحِقَ بِهِ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

حارث بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ میں نے سعد سے دریافت کیا کہ تم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی کوئی فضیلت بچشم خود دیکھی ہے۔انہوں نے کہا ہاں پانچ فضیلتیں دیکھی ہیں کہ اگر ان کی ایک فضیلت بھی مجھ کو مل جاتی تو دنیا کی ہر قیمتی شے سے زیادہ پسند کرتا۔

(۱) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو آیات برائت دے کر بھیجا اور بحکم الٰہی علی ابن ابیطالب ؑ کو حکم دیا کہ تم سورہ برائت ابوبکر سے لے کر پہنچا دو۔

(۲) تمام اصحاب کے دروازے جو مسجد کی طرف کھلتے تھے اور ان میں علیؑ کے دروازے کے سوا سب بند کر دیئے گئے کیونکہ حکم الٰہی یہی تھا۔

(۳) فتح قلعہ خیبر کے لیے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بن خطاب اور ایک دوسرے شخص کو بھیجا مگر یہ دونوں ناکام واپس آ گئے اس کے بعد علی علیہ السلام کو بھیجا تو یہ فرما کر کہ کل میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حملوں پر حملے کرے گا۔کسی جنگ سے فرار نہ ہوا ہوگا۔خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہوگا۔خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے۔بہتوں نے چاہا کہ یہ فضیلت ان کو حاصل ہو جائے مگر علیؑ کے سوا کسی کو نہ ملی۔

(۴) روز غدیر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا مولا میں ہوں یہ علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگ میں علی علیہ السلام کو مدنیہ میں اپنا جانشین بنا کر چھوڑا اور خود میدان جنگ کی طرف چلے۔تھوڑی دیر بعد یکھا تو علی علیہ السلام بھی آ رہے ہیں۔فرمایا تم کیوں چلے آئے۔عرض کی منافقین طعنہ دے رہے ہیں۔حضرت نے فرمایا تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو جناب موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر میرے بعد نبوت ختم ہے۔

خمسة أشياء يجب الأخذ فيها على القاضي بظاهر الحكم

پانچ معاملات میں قاضی کو ظاہر پر حکم کرنا چاہیے

۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْمُقْرِءِ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَمْسَةُ اَشْيَاءَ يَجِبُ عَلَى الْقَاضِي الْاَخْذُ فِيهَا بِظَاهِرِ الْحُكْمِ الْوَلَايَةُ وَ الْمَنَاكِحُ وَ الْمَوَارِيثُ وَ الذَّبَائِحُ وَ الشَّهَادَاتُ اِذَا كَانَ ظَاهِرُ الشُّهُودِ مَاْمُوناً جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلَا يُسْاَلُ عَنْ بَاطِنِهِمْ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ معاملات میں قاضی کو ظاہر پر حکم کرنا چاہیے (۱) ولایت (۲) نکاح (۳) میراث (۴) ذبیحہ (۵) گواہی۔ اگر گواہ کا بیان درست ہے تو ان کی گواہی پر فیصلہ کر دیا جائے۔

السباق الخمسة

پانچ افراد سابق ہیں

۸۹ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا البجيرى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام السُّبَّاقُ خَمْسَةٌ فَاَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ وَ سَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ وَ صُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّومِ وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ وَ خَبَّابٌ سَابِقُ النَّبَطِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ آدمی سابق ہیں (یعنی اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں): (۱) میں عربوں میں سابق (۲) سلمان پارس والوں میں سابق (۳) صہیب رومیوں میں سابق (۴) بلال حبشیوں میں سابق (۵) جناب نبطی نبطیوں میں سابق یعنی قبطی۔

سن عبد المطلب في الجاهلية خمس سنن أجراها الله عز و جل في الإسلام

پانچ سنتیں جناب عبد المطلب کی جاری کی ہوئی اسلام میں بھی خداوند عالم نے باقی رکھیں

۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ سَنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَمْسَ سُنَنٍ اَجْرَاهَا اللهُ لَهُ فِي الْاِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْآبَاءِ عَلَى الْاَبْنَاءِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ وَ وَجَدَ كَنْزاً فَاَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمُسَ وَ تَصَدَّقَ بِهِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ وَ لَمَّا حَفَرَ زَمْزَمَ سَمَّاهَا سِقَايَةَ الْحَاجِّ فَاَنْزَلَ اللهُ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ وَ سَنَّ فِي الْقَتْلِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَاَجْرَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذٰلِكَ فِي الْاِسْلَامِ وَ لَمْ يَكُنْ لِلطَّوَافِ عَدَدٌ عِنْدَ قُرَيْشٍ فَسَنَّ فِيهِمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَاَجْرَى اللهُ ذٰلِكَ فِي الْاِسْلَامِ يَا عَلِيُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ وَ لَا يَعْبُدُ الْاَصْنَامَ وَ لَا يَاْكُلُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ يَقُولُ اَنَا عَلَى دِينِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی پانچ سنتیں جناب عبدالمطلب کی جاری کی ہوئی اسلام میں بھی خداوند عالم نے باقی رکھیں: (۱) مائیں باپ کے مرنے کے بعد بیٹوں پر حرام کی تھیں وہ اب بھی حرام رکھی گئی ہیں (۲) خزانوں یعنی دفن کیے ہوئے مال میں خمس مقرر کیا تھا وہ اب بھی واجب رکھا گیا (۳) چاہ زمزم کا نام دوبارہ کھودنے کے بعد سقایہ الحاج رکھا خداوند عالم نے قرآن مجید میں اسی لفظ سے ان کا ذکر فرمایا (۴) قتل کی دیت سو اونٹ مقرر کیے تھے وہ بھی اسلام میں باقی ہے (۵) طواف خانہ کعبہ کی تعداد مقرر نہ تھی جناب عبدالمطلب نے سات شرط مقرر کیے وہ بھی باقی رکھے گئے۔

لا وليمة إلا في خمس

صرف پانچ مواقع پر ولیمہ ہے

(۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَجَّادَةَ الْعَابِدِ وَ اسْمُهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْاَوَّلُ عليه السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا وَلِيمَةَ اِلَّا فِي خَمْسٍ فِي عُرْسٍ اَوْ خُرْسٍ اَوْ عِذَارٍ اَوْ وِكَارٍ اَوْ رِكَازٍ فَاَمَّا الْعُرْسُ فَالتَّزْوِيجُ وَ الْخُرْسُ النِّفَاسُ بِالْوَلَدِ وَ الْعِذَارُ الْخِتَانُ وَ الْوِكَارُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الدَّارَ وَ الرِّكَازُ الَّذِي يَقْدَمُ مِنْ مَكَّةَ۔

امام ہفتم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل نے فرمایا ہے کہ پانچ اوقات میں ولیمہ کرنا چاہیے: (۱) شادی (۲) بچے کی ولادت (۳) ختنہ (۴) مکان خریدنے کے بعد (۵) حج سے واپسی کے بعد۔

۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا وَلِيمَةَ اِلَّا فِي خَمْسٍ فِي عُرْسٍ اَوْ خُرْسٍ اَوْ عِذَارٍ اَوْ وِكَارٍ اَوْ رِكَازٍ وَ الْعُرْسُ التَّزْوِيجُ وَ الْخُرْسُ النِّفَاسُ بِالْوَلَدِ وَ الْعِذَارُ الْخِتَانُ وَ الْوِكَارُ فِي شِرَاءِ الدَّارِ وَ الرِّكَازُ الَّذِي يَقْدَمُ مِنْ مَكَّةَ

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه يقال للطعام الذى يدعى إليه الناس عند بناء الدار أو شرائها الوكيرة و الوكار منه و يقال للطعام الذى يتخذ للقادم من السفر النقيعة و الركاز الغنيمة كأنه يريد أن فى اتخاذ الطعام للقدوم من مكة غنيمة لصاحبه من الثواب الجزيل و منه.

قَوْلُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ! ولیمہ نہیں کیا جاتا مگر پانچ مواقع پر (۱) شادی (۲) بچے کی ولادت (۳) ختنہ (۴) مکان خریدنے کے بعد (۵) حج سے واپسی کے بعد۔

کتاب کے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بناتے وقت یا خریدتے وقت لوگوں کو کھلانے کے لئے جس کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کو وکیرہ کہتے ہیں اور وکار اسی سے ہے۔ سفر سے واپس آنے کے وقت جس کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کو نقیقہ کہتے ہیں۔ رکاز لغت میں غنیمت کو کہتے ہیں۔ سفر مکہ حج سے واپسی پر جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کو بڑے ثواب کی وجہ سے غنیمت کہتے ہیں جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ گرمی میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔

سأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ربه عز و جل في علي عليه السلام خمس خصال

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند عالم سے حضرت امیر علیہ السلام کے لئے پانچ باتوں کی دعا کی

۹۳ حَدَّثَنَا اَبُو مَنْصُورٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ سَاَلْتُ رَبِّي فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اَمَّا اَوَّلُهَا فَسَاَلْتُ رَبِّي اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَ اَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِي وَ اَنْتَ مَعِي فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ

فَسَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يَقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ اَنْتَ مَعِي فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يَجْعَلَكَ فِي الْقِيَامَةِ صَاحِبَ لِوَائِي فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يَسْقِيَ اُمَّتِي مِنْ حَوْضِي بِيَدِكَ فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي اَنْ يَجْعَلَكَ قَائِدَ اُمَّتِي اِلَى الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِذٰلِكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام سے نے فرمایا ہے کہ یا علیؑ! میں نے تمہارے لیے پانچ باتوں کی دعا خداوند عالم سے کی: (۱) جب میں زندہ کیا جاؤں تو تم بھی میرے ساتھ (زندہ) ہو۔ یہ دعا قبول ہوئی (۲) میزان اعمال میں جب ہر شخص کے اعمال وزن ہو تو جب وہاں میں موجود ہوں تو میرے ساتھ تم بھی ہو یہ دعا بھی قبول ہوئی (۳) میں نے دعا کی کہ روز قیامت تم کو میرا علم بردار بنایا جائے۔ یہ دعا بھی مقبول ہوئی (۴) تم کو میرے حوض سے میری امت کے لئے ساقی کوثر بنایا جائے۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی (۵) قیامت کے دن جنت میں جاتے وقت تم میری امت کے قائد بنو یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ پر یہ احسان کیا۔

۹۷ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَاتَانَةَ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ يَا عَلِيُّ اِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اَمَّا اَوَّلُهَا فَاِنِّي سَأَلْتُهُ اَنْ تَنْشَقَّ الْاَرْضُ عَنِّي فَاَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِي وَ اَنْتَ مَعِي فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ فَاِنِّي سَأَلْتُهُ اَنْ يَقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ اَنْتَ مَعِي فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ اللهِ الْاَكْبَرُ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ الْمُفْلِحُونَ الْفَائِزُونَ بِالْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنِّي سَأَلْتُهُ اَنْ يَسْقِيَ اُمَّتِي مِنْ حَوْضِي بِيَدِكَ فَاَعْطَانِي وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَاِنِّي سَأَلْتُهُ اَنْ يَجْعَلَكَ قَائِدَ اُمَّتِي اِلَى الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِهِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! بے شک میں نے تمہارے بارے میں پانچ باتوں کا سوال کیا اور اس نے قبول فرمایا: (۱) میں نے اللہ سے سوال کیا جب میری قبر شگافتہ ہو اور میں اپنی قبر سے سر کی مٹی جھاڑتا ہوا اٹھوں تو میرے ساتھ تم بھی ہو اللہ نے میری دعا قبول کی (۲) میں نے اللہ سے سوال کیا کہ جب میزان کے وقت مجھے وہاں ٹھہرایا جائے تو تم بھی میرے ساتھ ہو اللہ نے میری دعا قبول کی (۳) میں نے تیسرا سوال کیا کہ اے میرے رب تو علیؑ کو میرا علمبر دار بنا جو اللہ کا

سب سے بڑا علم ہے جس پر لکھا ہوا کہ فلاح پانے والے جنت میں جائیں گے اس نے میری یہ دعا بھی قبول کی (۴) میں نے اس سے سوال کیا تم میری امت کو حوض کوثر سے اپنے ہاتھوں سے پلاؤ اللہ نے میری دعا قبول کی (۵) میں سوال کیا کہ میری امت کو جنت میں لے جانے کے لئے تمہیں ان کا قائد بنائے اللہ میری اس دعا کو بھی قبول کیا۔ اللہ کا شکر ہے اس بات کا کہ اس نے یہ احسان کیا۔

خمسة لو رحل الناس فيهن ما قدروا على مثلهن

پانچ باتوں کا مثل ونظیر دنیا میں مل نہیں سکتا

۹۵ حَدَّثَنَا اَبُو مَنْصُورٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام خَمْسٌ لَوْ رَحَلْتُمْ فِيهِنَّ مَا قَدَرْتُمْ عَلَى مِثْلِهِنَّ لَا يَخَافُ عَبْدٌ اِلَّا ذَنْبَهُ وَ لَا يَرْجُوَ اِلَّا رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا يَسْتَحْيِي الْجَاهِلُ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَتَعَلَّمَ وَ لَا يَسْتَحْيِي اَحَدُكُمْ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُولَ لَا اَعْلَمُ وَ الصَّبْرُ مِنَ الْاِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَ لَا اِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پانچ باتوں کا مثل ونظیر دنیا میں مل نہیں سکتا: (۱) یہ کہ اپنے گناہ کے سوا کسی چیز سے نہ ڈریئے (۲) اپنے خدا کے سوا کسی اور سے امید نہ رکھے (۳) جو چیز نہ جانتا ہو اس کے سیکھنے میں شرم نہ کرے (۴) صبر جسم ایمان کا سر ہے (۵) جو صابر نہیں وہ مومن نہیں۔

۹۶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ السَّرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام خُذُوا عَنِّي كَلِمَاتٍ لَوْ رَكِبْتُمُ الْمَطِيَّ فَاَنْضَيْتُمُوهَا لَمْ تُصِيبُوا مِثْلَهُنَّ اَلَا لَا يَرْجُو اَحَدٌ اِلَّا رَبَّهُ وَ لَا يَخَافَنَّ اِلَّا ذَنْبَهُ وَ لَا يَسْتَحْيِي الْعَالِمُ اِذَا لَمْ يَعْلَمْ اَنْ يَتَعَلَّمَ وَ لَا يَسْتَحْيِي اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُولَ اللهُ اَعْلَمُ وَ اعْلَمُوا اَنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْاِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَ لَا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لَا رَاْسَ لَهُ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے پانچ کلمات جان لو (یہ کلمات ایسے ہیں کہ اگر) سواری پر سوار ہو کر بھی ان کو تلاش کرنا چاہو تو تب بھی نہ پا سکو گے۔ (۱) ہر ایک کو اللہ سے امید رکھنی چاہئے (۲) اپنے گناہوں سے ڈرنا چاہئے (۳) اگر کسی

چیز کے بارے لاعلم ہوتو اس کے جاننے کے بارے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے (۴) تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (۵) صبر کا تعلق ایمان سے ایسا ہے جیسے سر کا جسم سے اگر جسم اچھا ہے تو سر بھی اچھا ہے۔

في يوم الجمعة خمس خصال

جمعہ کے دن کو پانچ فضیلتیں حاصل ہیں

۹۷ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُوسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ الْجُرْجَانِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الشَّغَالِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحَى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِصَالٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ آدَمَ عليه السلام وَ اَهْبَطَ اللهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَ فِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئاً اِلَّا آتَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَاماً وَ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَ هُنَّ يَشْفَقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَنْ تَقُومَ فِيهِ السَّاعَةُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن کو پانچ فضیلتیں حاصل ہیں: (۱) جمعہ سید ایام ہے عید فطر و عید قرباں سے بہتر ہے (۲) اسی روز خداوند عالم نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان کے جسم میں روح ڈالی (۳) اسی روز جناب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا (۴) جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جس میں خداوند عالم ہر دعا قبول کرتا ہے بشرطیکہ حرام کے لیے نہ ہو (۵) تمام مخلوقات اس روز قیامت کے منتظر رہتے ہیں۔

كراهة التزويج بخمس

پانچ عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت

۹۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْبُنْدَارِ التَّمِيمِيُّ الطَّبَرِيُّ بِاَسْفَرَايِينَ فِي الْجَامِعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الطُّوسِيُّ بطبران قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ اُفِيدُكَ حَدِيثاً طَرِيفاً لَمْ تَسْمَعْ اَطْرَفَ مِنْهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبُو حَنِيفَةَ اَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ بُجَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا زَيْدُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ تَزَوَّجْ تَسْتَعِفَّ مَعَ عِفَّتِكَ وَ لَا تَزَوَّجَنَّ خَمْساً قَالَ زَيْدٌ مَنْ هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَ لَا لَهْبَرَةً وَ لَا نَهْبَرَةً وَ لَا هَيْدَرَةً وَ لَا لَفُوتاً فَقَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا عَرَفْتُ مِمَّا قُلْتَ شَيْئاً وَ إِنِّي بِأَمْرِهِنَّ لَجَاهِلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَسْتُمْ عَرَباً أَمَّا الشَّهْبَرَةُ فَالزَّرْقَاءُ الْبَذِيَّةُ وَ أَمَّا اللَّهْبَرَةُ فَالطَّوِيلَةُ الْمَهْزُولَةُ وَ أَمَّا النَّهْبَرَةُ فَالْقَصِيرَةُ الدَّمِيمَةُ وَ أَمَّا الْهَيْدَرَةُ فَالْعَجُوزُ الْمُدْبِرَةُ وَ أَمَّا اللَّفُوتُ فَذَاتُ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِكَ.

حضرت رسول ﷺ نے زید بن ثابت سے دریافت کیا کہ تم نے شادی کی ہے۔عرض کی جی نہیں۔فرمایا شادی کرولیکن پانچ عورتوں سے شادی نہ کرنا۔(۱) زن زاغ چشم وبیشرم (۲) لانبی اور دبلی (۳) کوتاہ قد بدطینت (۴) لوڑ ہی مکار (۵) وہ عورت جس کے پہلے شوہر سے کوئی اولاد ہو۔

خيار العباد الذين يفعلون خمس خصال

بہترین انسان پانچ آدمی ہیں

۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ النَّخَعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَ إِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا وَ إِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا وَ إِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا وَ إِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین انسان پانچ آدمی ہیں: (۱) جو نیکی کر کے خوش ہوں (۲) گناہ کر کے طلب مغفرت کریں (۳) مصیبت میں صبر کریں (۴) غصہ میں معاف کریں (۵) گناہ بخش دیا جائے تو شکر کریں۔

في القول الحسن خمس خصال

گفتار نیک میں پانچ برکتیں ہیں

۱۰۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ الْبَزَّازُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بِشْرِ بْنِ خَالِدٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ الْقَوْلُ الْحَسَنُ يُثْرِي الْمَالَ وَ يُنْمِي الرِّزْقَ وَ يُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ وَ

يُحَبِّبُ إِلَى الْأَهْلِ وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہ گفتار نیک میں پانچ خوبیاں ہیں: (۱) دولت بڑھتی ہے (۲) روزی زیادہ ہوتی ہے (۳) عمر طولانی ہوتی ہے (۴) آدمی ہر دل عزیز ہوتا ہے (۵) اس کے لیے جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

أعطيت أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم في شهر رمضان خمسا لم يعطهن أمة نبي قبله

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماہ رمضان میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو کسی امت کو نہیں ملیں

۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدُونٍ النَّسَائِيُّ بِهَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَزْدِيُّ بِبَغْدَادَ وَ كَانَ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الْحَوَارِي زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْساً لَمْ يُعْطَهُنَّ أُمَّةُ نَبِيٍّ قَبْلِي أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ وَ مَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَداً وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خَلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُمْسُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُمْ فِي لَيْلِهِمْ وَ نَهَارِهِمْ وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ أَنِ اسْتَغْفِرِي وَ تَزَيَّنِي لِعِبَادِي فَيُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُمْ نَصَبُ الدُّنْيَا وَ أَذَاهَا وَ يَصِيرُوا إِلَى جَنَّتِي وَ كَرَامَتِي وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غَفَرَ لَهُمْ جَمِيعاً فَقَالَ رَجُلٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ إِذَا فَرَغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوا.

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو کسی امت کو نہیں ملیں:

(۱) شب اول ماہ رمضان خداوند عالم ان پر نگاہ رحمت فرماتا ہے اور جس پر نظر رحمت ہو اس پر عذاب نہیں ہوتا

(۲) ان کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خداوند عالم کے نزدیک پاکیزہ ہوتی ہے

(۳) فرشتے شب و روز ان کے لیے خدا سے طلب مغفرت کرتے ہیں

(۴) خداوند عالم بہشت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے بخشش کی دعا کرو اور ان کے لیے اپنی ارائش کرتا کہ وہ لوگ دنیا کی تکلیفیں بھول جائیں

(۵) ماہ رمضان کی آخری شب تمام گناہ ان کے بخش دیئے جاتے ہیں اس لیے کہ جب اجرت کرنے والا اپنا کام ختم کر چکا تو اپنی مزدوری کا حقدار ہو گیا۔

يفر يوم القيامة خمسة من خمسة

بروز قیامت پانچ آدمی پانچ آدمیوں سے گریز کریں گے

۱۰۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِإِيلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَاَلَهُ اَنْ قَالَ اَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ وَ اُمِّهِ وَ اَبِيهِ وَ صَاحِبَتِهِ وَ بَنِيهِ مَنْ هُمْ فَقَالَ عليه السلام قَابِيلُ يَفِرُّ مِنْ هَابِيلَ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ اُمِّهِ مُوسَى وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ اَبِيهِ اِبْرَاهِيمُ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ صَاحِبَتِهِ لُوطٌ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنِ ابْنِهِ نُوحٌ يَفِرُّ مِنِ ابْنِهِ كَنْعَانَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه إنما يفر موسى من أمه خشية أن يكون قصر فيما وجب عليه من حقها و إبراهيم إنما يفر من الأب المربى المشرك لا من الأب الوالد و هو تارخ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت میں پانچ آدمی پانچ آدمیوں سے گریز کریں گے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ وہ دن جبکہ آدمی اپنے بھائی ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا یعنی

(۱) قابیل اپنے بھائی ہابیل سے بھاگے گا

(۲) موسیٰ اپنی ماں

(۳) ابراہیم اپنے باپ آذر سے

(۴) لوط اپنی بیوی سے

(۵) نوح اپنے بیٹے سے دوری چاہیں گے۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی ماں سے اس لئے بھاگے تھے کہ اس سے ماں کے حق میں کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مربی (آذر) سے بھاگے تھے، اپنے حقیقی باپ تارخ سے نہیں بھاگے تھے۔

خمسة من الأنبياء عليهم السلام تكلموا بالعربية

پانچ انبیاء جن کی زبان عربی تھی

۱۰۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَاَلَهُ اَنْ قَالَ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَكَلَّمُوا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ هُودٌ وَ صَالِحٌ وَ شُعَيْبٌ وَ اِسْمَاعِيلُ وَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ.

ایک مرد شامی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ کن انبیاء کی زبان عربی تھی فرمایا کہ

(۱) صالح (۲) ہود (۳) شعیب (۴) اسماعیل

(۵) محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خمسة من شر خلق الله عز وجل

پانچ افراد بدترین خلائق ہیں

۱۰۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي نُصَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله يَقُولُ مِنْ شَرِّ خَلْقِ اللهِ خَمْسَةٌ اِبْلِيسُ وَ ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ اَخَاهُ وَ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ وَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ رَدَّهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْاُمَّةِ يُبَايَعُ عَلَى كُفْرٍ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنِّي لَمَّا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ يُبَايَعُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَحِقْتُ بِعَلِيٍّ عليه السلام فَكُنْتُ مَعَهُ.

ایک مرد شامی کہتا ہے کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ پانچ اشخاص بدترین خلائق ہیں:

(۱) ابلیس (۲) قابیل (۳) فرعون

(۴) اور ایک اسرائیلی جس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا

(۵) اور ایک شخص اس امت کا باب لُد کے قریب ہے جس کی بیعت کی جائے گی۔

یہ شامی کہتا ہے کہ جب میں نے باب لُد کے قریب معویہ کی بیعت ہوتے دیکھی تو مجھے ارشاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد آ گیا اور امیر المومنین علیہ السلام کی طرف چلا آیا۔

باب۔٦

چھ قسم کی عادتیں

في هذه الأمة ست خصال

اس اُمت میں چھ خصوصیات

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ اَبُو الْحُسَيْنِ الْفَقِيهُ بِمَرْوَ الرُّوذِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَبُو اِسْحَاقَ الْاَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُسْتَفَادِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ فِينَا سِتُّ خِصَالٍ لَمْ تَكُنْ فِي اَحَدٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَنَا وَ لَا تَكُونُ فِي اَحَدٍ بَعْدَنَا مِنَّا مُحَمَّدٌ (ﷺ) سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ حَمْزَةُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ الْحَسَنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَ الْحُسَيْنُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْمُزَيَّنُ بِالْجَنَاحَيْنِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ وَ مَهْدِيُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) هَذِهِ الْاُمَّةِ الَّذِي يُصَلِّي خَلْفَهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

زرین حبشی نے جناب محمد حنفیہؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم میں چھ خصوصتیں ایسی ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی میں تھیں نہ آئندہ کسی میں ہوں گی: (۱) حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے ہیں (۲) سید الوصیین امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہم میں سے ہیں (۳) جناب حمزہ سید الشہدا ہم میں سے ہیں (۴) سردار جوانان جنت حسنؑ و حسینؑ ہم میں سے ہیں (۵) جعفر بن ابوطالب ہم میں سے ہیں (٦) مہدی امت محمدیہ ہم میں سے ہیں۔

في الزنا ست خصال

زنا میں چھ برائیاں ہیں

② اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ الْفَضْلِ الْكِنْدِيُّ بِهَمَدَانَ مُنْصَرَفِي مِنَ الْحَجِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ

الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِيَّاكُمْ وَ الزِّنَا فَإِنَّ فِيهِ سِتَّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يَنْقُصُ الْعُمُرَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ سَخَطَ الرَّبِّ وَ سُوءَ الْحِسَابِ وَ الْخُلُودَ فِي النَّارِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَوَّلَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زنا سے پرہیز کرو اس میں چھ برائیاں ہیں۔تین خرابیاں دنیا میں اور تین آخرت میں ہیں: دنیا میں (۱) خوشی میسر نہیں ہوتی (۲) تنگدستی اور پریشانی گھیر لیتی ہے (۳) عمر کم ہو جاتی ہے۔آخرت میں (۱) غضب الٰہی (۲) حساب میں سختی (۳) ہمیشہ کے لیے جہنم۔

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ فِي الزِّنَا سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ يَقْطَعُ الرِّزْقَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسُوءُ الْحِسَابِ وَ سَخَطُ الرَّحْمَنِ وَ الْخُلُودُ فِي النَّارِ.

حضرت علی علیہ السلام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ زنا کرنے سے چھ باتیں ہوں گی تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

وہ جو دنیا میں ہوں گی: (۱) دنیا میں خوشی نہیں ہوگی (۲) جلد موت آئے گی (۳) رزق ختم ہوگا۔

وہ جو آخرت میں ہوں گی: (۴) برا حساب (۵) اللہ کی ناراضگی (۶) ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لِلزَّانِي سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسَخَطُ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ وَ سُوءُ الْحِسَابِ وَ الْخُلُودُ فِي النَّارِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت فرمایا: زنا کرنے سے چھ باتیں ہوں گی تین دنیا میں اور تین آخرت میں

۔

وہ جو دنیا میں ہوں گی: (۱) خوشی نہیں ہوگی (۲) جلد موت آئے گی (۳) رزق ختم ہوگا۔

وہ جو آخرت میں ہوں گی: (۴) برا حساب (۵) اللہ کی ناراضگی (۶) ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔

قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقبلوا الي بست خصال أتقبل لكم بالجنة

قولِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: چھ خصلتیں اختیار کرو میں تمہارے لیے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں

⑤ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ الْقَاضِي فِي دَارِهِ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الصَّدَائِيُّ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقَبَّلُوا لِي بِسِتٍّ اَتَقَبَّلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ اِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا تَكْذِبُوا وَاِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا تَخَلَّفُوا وَاِذَا اؤْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُونُوا وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَلْسِنَتَكُمْ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھ خصلتیں اختیار کرو میں تمہارے لیے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں:

(۱) جھوٹی خبر نہ دو (۲) وعدہ خلافی نہ کرو

(۳) امانت میں خیانت نہ کرو (۴) آنکھیں بند رکھو

(۵) نامحرم پر نظر نہ ڈالو (۶) لوگوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ست خصال من فعلهن دخل الجنة

جس میں چھ خصلتیں ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا

⑥ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيُّ الْحَبَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِبُخَارَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ اَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَ صُومُوا شَهْرَكُمْ وَ حُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَ اَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَاَطِيعُوا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہوگی پس تم

(۱) پرستش الٰہی کرو (۲) نماز پنجگانہ ادا کرو (۳) ماہ رمضان کے روزے رکھو

(۴) خدا کے گھر کا حج کرو (۵) اپنے اموال کی خوشی سے زکوٰۃ دو

(۶) مردم آزاری نہ کرو (ان اعمال کی بنا پر) تم اپنے رب کی رضا و جنت میں داخل ہوجاؤ۔

ستة من الأنبياء علیہ السلام لكل واحد منهم اسمان

وہ چھ انبیاء جن کے دو دو نام ہیں

۞ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَنْ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ سِتَّةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَهُمُ اسْمَانِ فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَ هُوَ ذُو الْكِفْلِ وَ يَعْقُوبُ وَ هُوَ إِسْرَائِيلُ وَ الْخَضِرُ وَ هُوَ حلقيا وَ يُونُسُ وَ هُوَ ذُو النُّونِ وَ عِيسَى وَ هُوَ الْمَسِيحُ وَ مُحَمَّدٌ وَ هُوَ أَحْمَدُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

ایک مرد شامی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مسجد کوفہ میں سوال کیا کہ وہ کون سے چھ پیغمبر ہیں جن کے دو دو نام ہیں۔ فرمایا: (۱) یوشع بن نون جن کا نام ذوالکفل ہے (۲) حضرت یعقوب جن کا نام اسرائیل تھا (۳) جناب خضر جن کا نام ملیقا تھا (۴) جناب یونس کہ جن کا نام ذوالنون تھا (۵) اور عیسی جن کا نام مسیح تھا (۶) اور نبی آخرالزمان جن کا محمد بھی تھا اور احمد بھی۔

ستة لم يركضوا في رحم

چھ مخلوقات جو رحم مادر سے پیدا نہیں ہوئیں

۞ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَنْ قَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ سِتَّةٍ لَمْ يَرْكُضُوا فِي رَحِمٍ فَقَالَ آدَمُ وَ حَوَّاءُ وَ كَبْشُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَصَا مُوسَى وَ نَاقَةُ صَالِحٍ وَ الْخُفَّاشُ الَّذِي عَمِلَهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَطَارَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مرد شامی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا وہ کون سی چھ مخلوق ہیں جو رحم مادر سے نہیں پیدا ہوئے فرمایا: (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) بی بی حوا سلام اللہ علیہا (۳) گوسفند جناب ابراہیم علیہ السلام (۴) عصائے موسیٰ علیہ السلام (۵) ناقہ حضرت صالح علیہ السلام (۶) پرندہ جس کو مٹی سے بنا کر عیسیٰ علیہ السلام بحکم الٰہی اڑایا تھا۔

ست خصال ينتفع بها المؤمن بعد موته

چھ چیزوں سے انسان مرنے کے بعد بھی فائدہ حاصل کرتا ہے

⑨ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الْهَيْثَمِ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سِتُّ خِصَالٍ يَنْتَفِعُ بِهَا الْمُؤْمِنُ بَعْدَ مَوْتِهِ وَلَدٌ صَالِحٌ يَسْتَغْفِرُ لَهُ وَ مُصْحَفٌ يَقْرَأُ فِيهِ وَ قَلِيبٌ يَحْفِرُهُ وَ غَرْسٌ يَغْرِسُهُ وَ صَدَقَةُ مَاءٍ يُجْرِيهِ وَ سُنَّةٌ حَسَنَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا بَعْدَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ چیزوں سے انسان مرنے کے بعد بھی فائدہ حاصل کرتا ہے: (۱) نیک بیٹا جو باپ کے مرنے کے بعد اس کے لیے کارخیر کرتا ہے (۲) قرآن جو پڑھنے کے لیے چھوڑا ہو (۳) درخت جو اس کے بعد پھلے اور لوگ اس کے پھل کھائیں اور اس کے سائے میں بیٹھیں (۴) کنواں کھودا جائے جس سے لوگ پانی پیتے رہیں (۵) پانی کی سبیل رکھی جائے اس کا ثواب اس کو ایصال کیا جائے اور پہنچایا جائے (۶) کوئی بہتر طریقہ ایجاد کیا جائے اور لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔

ست كلمات مكتوبة على باب الجنة

جنت کے دروازے پر چھ کلمات لکھے ہوئے ہیں

⑩ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارُ بِبَلْخٍ وَ كَانَ جَدُّهُ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَ هُوَ الَّذِي خَرَجَ عَلَى يَدِهِ لَعْنُ فَارِسِ بْنِ حَاتِمِ بْنِ مَاهَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ الْمُطَّلِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا مَكْتُوباً بِالذَّهَبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ فَاطِمَةُ أَمَةُ اللهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ عَلَى مُبْغِضِيهِمْ لَعْنَةُ اللهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر چھ کلمات لکھے دیکھے: (۱) لا الہ الا اللہ (۲) محمد حبیب اللہ (۳) علی ولی اللہ (۴) فاطمۃ امۃ اللہ (۵) الحسن والحسین صفوۃ اللہ (۶) علی مبغضیھم لعنۃ اللہ۔

ست خصال من المروءة

چھ باتیں مروت میں داخل ہیں

⑪ حَدَّثَنَا اَبُو مَنْصُورٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ الْخُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله سِتٌّ مِنَ الْمُرُوءَةِ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْحَضَرِ وَ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي السَّفَرِ فَاَمَّا الَّتِي فِي الْحَضَرِ فَتِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِمَارَةُ مَسَاجِدِ اللهِ وَ اتِّخَاذُ الْاِخْوَانِ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الَّتِي فِي السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ الْمِزَاحُ فِي غَيْرِ الْمَعَاصِي.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھ باتیں مروت میں داخل ہیں۔ تین وطن میں (۱) تلاوت قرآن (۲) مسجد میں عبادت کرنا (۳) صرف خدا کے لیے لوگوں سے دوستی کرنا۔ اور سفر میں (۱) اپنے زادسفر سے لوگوں کو فائدہ پہنچانا (۲) حسن خلق (۳) اور ساتھیوں سے خوش مزاجی کرنا جن باتوں سے گناہ نہ ہو۔

يقسم الخمس ستة أسهم

خمس کے چھ حصے ہیں

⑫ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَالِكٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ اعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَ الْمَسَاكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ قَالَ اَمَّا خُمُسُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلِلرَّسُولِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَ اَمَّا خُمُسُ الرَّسُولِ فَلِاَقَارِبِهِ وَ خُمُسُ ذَوِي الْقُرْبٰى فَهُمْ اَقْرِبَاؤُهُ وَ الْيَتَامٰى يَتَامٰى اَهْلِ بَيْتِهِ فَجَعَلَ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةَ الْاَسْهُمِ فِيهِمْ وَ اَمَّا الْمَسَاكِينُ وَ اَبْنَاءُ السَّبِيلِ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَ لَا تَحِلُّ لَنَا فَهِيَ لِلْمَسَاكِينِ وَ اَبْنَاءِ السَّبِيلِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے زکریا بن مالک ارشاد الٰہی ہے کہ جو مال غنیمت حاصل ہو اس کا خمس خدا اور رسول وصاحبان قرابت اور یتیم ومسکین وابن سبیل یعنی وہ مسافر جو راہ میں پریشان حال ہو گیا ہو کا حق ہے۔ زکریا نے سوال کیا کہ سہم خدا رسول کو دیا جائے گا۔ فرمایا ہاں وہ جس کام میں مناسب سمجھے خرچ کرے اور سہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اقربا اور یتیمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا جائے گا۔

ستة أشياء ليس للعباد فيها صنع

چھ باتوں میں بندوں کا کوئی دخل نہیں

۱۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ دُرُسْتَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ سِتَّةُ اَشْيَاءَ لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيهَا صُنْعٌ اَلْمَعْرِفَةُ وَ الْجَهْلُ وَ الرِّضَا وَ الْغَضَبُ وَ النَّوْمُ وَ الْيَقَظَةُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ باتوں میں بندوں کا کوئی دخل نہیں: (۱) معرفت (۲) جہالت (۳) رضا (۴) غضب (۵) سونا (۶) جاگنا۔

إن الله عز و جل يعذب ستة بست خصال

اللہ تعالیٰ چھے فرقوں کو چھ گناہوں کی وجہ سے عذاب کرے گا

۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْلَمَ الْجَبَلِيِّ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُعَذِّبُ سِتَّةً بِسِتَّةٍ الْعَرَبَ بِالْعَصَبِيَّةِ وَ الدَّهَاقِنَةَ بِالْكِبْرِ وَ الْاُمَرَاءَ بِالْجَوْرِ وَ الْفُقَهَاءَ بِالْحَسَدِ وَ التُّجَّارَ بِالْخِيَانَةِ وَ اَهْلَ الرُّسْتَاقِ بِالْجَهْلِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ فرقے چھ گناہوں کی وجہ سے معذب کیے جائیں گے: (۱) عرب اپنی عصبیت اور نسل پرستی کی وجہ سے (۲) دہاتی اپنے غرور کی وجہ سے (۳) حاکم اپنے ظلم کی وجہ سے (۴) فقہا و علما حسد کی وجہ سے (۵) تاجر خیانت اور بے ایمانی کی وجہ سے (۶) صحرائی اپنی جہالت کی وجہ سے۔

ست خصال لا تكون في المؤمن

مومن میں چھ عیوب نہیں ہوتے

⑮ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّضْرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سِتَّةٌ لَا تَكُونُ فِي الْمُؤْمِنِ الْعُسْرُ وَ النَّكَدُ وَ اللَّجَاجَةُ وَ الْكَذِبُ وَ الْحَسَدُ وَ الْبَغْيُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن میں چھ عیوب نہیں ہوتے: (۱) مفلسی (۲) ناشناسی (۳) لجاجہ یا خوشامد (۴) دروغ گوئی (۵) حسد (۶) ظلم۔

ستة لا يسلم عليهم

چھ افراد پر سلام نہ کرو

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ بُنَانِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ سِتَّةٌ لَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِمُ الْيَهُودِيُّ وَ النَّصْرَانِيُّ وَ الْمَجُوسِيُّ وَ الرَّجُلُ عَلَى غَائِطِهِ وَ عَلَى مَوَائِدِ الْخَمْرِ وَ عَلَى الشَّاعِرِ الَّذِي يَقْذِفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ عَلَى الْمُتَفَكِّهِينَ بِسَبِّ الْاُمَّهَاتِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ آدمیوں پر سلام نہ کرو: (۱) یہودی (۲) مجوسی (۳) عیسائی (۴) جو بیت الخلا میں ہو (۵) جو ایسے دسترخوان پر کھانا کھا رہا ہو جس پر شراب پی جارہی ہو (۶) اور شاعر پر جو پاکدامن اور عفیفہ عورتوں کی ہجو کرتا ہو اور ان کی طرف بدکاری کی نسبت دیتا ہو۔

ست عجيبات

چھ تعجب خیز باتیں

⑰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ الضَّحَّاكِ عَنْ مُنْذِرٍ الْجَوَّانِ عَنْ اَبِي

عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ سَلْمَانُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَجِبْتُ بِسِتٍّ ثَلَاثٌ اَضْحَكَتْنِي وَ ثَلَاثٌ اَبْكَتْنِي فَاَمَّا الَّتِي اَبْكَتْنِي فَفِرَاقُ الْاَحِبَّةِ مُحَمَّدٍ وَ حِزْبِهِ وَ هَوْلُ الْمُطَّلَعِ وَ الْوُقُوفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الَّتِي اَضْحَكَتْنِي فَطَالِبُ الدُّنْيَا وَ الْمَوْتُ يَطْلُبُهُ وَ غَافِلٌ وَ لَيْسَ بِمَغْفُولٍ عَنْهُ وَ ضَاحِكٌ مِلْءَ فِيهِ لَا يَدْرِي اَرَضِيَ اللهُ اَمْ سَخِطَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب سلمانؓ کہا کرتے تھے کہ میں چھ باتوں پر تعجب کرتا ہوں۔ تین باتوں پر روتا ہوں: (۱) دوستوں کی جدائی اور میرے محبوب رسول خدا اور ان کے احباب ہیں (۲) خوف مرگ (۳) خوف قیامت اور پیش پروردگار عالم حاضر ہونے کا خیال۔

اور تین باتیں جن پر ہنسی آتی ہے: (۱) طالب دنیا جس کو خود موت ڈھونڈ رہی ہے (۲) اس غافل پر ہنستا ہوں جس کے اعمال کو خداوند عالم کے نگہبان فرشتے دیکھ رہے ہوں (۳) اور اس پر ہنستا ہوں جو یہ نہیں جانتا کہ اس کا پیدا کرنے والا اس سے راضی ہے یا نہیں۔

النهي عن قتل ستة

چھ جانوروں کو نہیں مارنا چاہیے

⑱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام اِذْ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ بِيَدِهِ خُطَّافٌ مَذْبُوحٌ فَوَثَبَ اِلَيْهِ اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام حَتَّى اَخَذَهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ دَحَى بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ اَعَالِمُكُمْ اَمَرَكُمْ بِهَذَا اَمْ فَقِيهُكُمْ لَقَدْ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي علیہ السلام اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ النَّحْلَةِ وَ النَّمْلَةِ وَ الضِّفْدِعِ وَ الصُّرَدِ وَ الْهُدْهُدِ وَ الْخُطَّافِ فَاَمَّا النَّحْلَةُ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ طَيِّباً وَ تَضَعُ طَيِّباً وَ هِيَ الَّتِي اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهَا لَيْسَتْ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْاِنْسِ وَ اَمَّا النَّمْلَةُ فَاِنَّهُمْ قُحِطُوا عَلَى عَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ علیہ السلام فَخَرَجُوا يَسْتَسْقُونَ فَاِذَا هُمْ بِنَمْلَةٍ قَائِمَةٍ عَلَى رِجْلَيْهَا مَادَّةٍ يَدَهَا اِلَى السَّمَاءِ وَ هِيَ تَقُولُ اللهُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَا غِنَى بِنَا عَنْ فَضْلِكَ فَارْزُقْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَ لَا تُؤَاخِذْنَا بِذُنُوبِ سُفَهَاءِ وُلْدِ آدَمَ فَقَالَ لَهُمْ سُلَيْمَانُ ارْجِعُوا اِلَى مَنَازِلِكُمْ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ سَقَاكُمْ بِدُعَاءِ غَيْرِكُمْ وَ اَمَّا الضِّفْدِعُ فَاِنَّهُ لَمَّا اُضْرِمَتِ النَّارُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ شَكَتْ هَوَامُّ الْاَرْضِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَصُبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمْ يَاْذَنِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِشَيْءٍ مِنْهَا اِلَّا

الضِّفْدِعَ فَاحْتَرَقَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ وَبَقِيَ مِنْهُ الثُّلُثُ وَ اَمَّا الْهُدْهُدُ فَاِنَّهُ كَانَ دَلِيلَ سُلَيْمَانَ عليه السلام اِلَى مُلْكِ بِلْقِيسَ وَ اَمَّا الصُّرَدُ فَاِنَّهُ كَانَ دَلِيلَ آدَمَ عليه السلام مِنْ بِلَادِ سَرَانْدِيبَ اِلَى بِلَادِ جُدَّةَ شَهْراً وَ اَمَّا الْخُطَّافُ فَاِنَّ دَوَرَانَهُ فِي السَّمَاءِ اَسَفاً لِمَا فُعِلَ بِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ تَسْبِيحُهُ قِرَاءَةُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلَا تَرَوْنَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَلَا الضَّالِّينَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے والد ماجد اپنے پدر بزرگوار سے روایت نے فرمایا ہے کہ چھ جانوروں کو قتل نہیں کرنا چاہیے: (۱) شہد کی مکھی اس کی خوراک پاکیزہ ہوتی ہے اور خوشبو جس سے شہد بنتا ہے خداوند عالم نے اس پر وحی فرمائی۔

(۲) چیونٹی، عہد حضرت سلیمان میں پانی نہیں برستا تھا قحط سالی ہوگئی تھی حضرت نماز استسقاء کے لیے صحرا میں تشریف لے گئے دیکھا ایک چیونٹی دو پیروں پر کھڑی ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کر رہی ہے کہ بارالٰہا ہم بھی تیرے بندے ہیں۔ اور تیرے فضل و کرم کے محتاج ہم کو اپنے خزانہ غیب سے روزی دے اور انسانوں کے گناہوں کی سزا ہم کو نہ دے۔ یہ دیکھ کر حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اب دعا کی ضرورت نہیں۔ خداوند عالم اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

(۳) مینڈک، جب حضرت ابراہیم کے جلانے کے لیے آگ روشن کی گئی تو تمام مخلوقات نے خداوند عالم سے اجازت طلب کر کے آگ بجھانے کا ارادہ کیا لیکن صرف مینڈک کو اجازت ملی۔ اس نے آگ بجھانے کی کوشش کی اس کے جسم کے دو حصے جل گئے ایک باقی رہ گیا۔

(۴) ہدہد اس نے شہر بلقیس کی طرف جناب سلیمان کی راہنمائی کی تھی۔

(۵) چغد یعنی الو نے کوہ سراندیپ سے جدہ تک جناب آدم کی رہنمائی کی

(۶) پرستوک یعنی ابابیل، ہم اہلبیت پر جو مظالم ہوئے ہیں ان کو یاد کر کے رنجیدہ رہتی ہے ہوا میں اڑتی ہے اور سورہ حمد کی تلاوت کرتی ہے اور ضالین کہنا کاہر ہو جاتا ہے۔

ست خصال كرهها الله عز و جل لنبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والأوصياء من ولده و أتباعهم علیہ السلام

خداوند عالم نے انبیا و اوصیا ان کی اولاد اور ان کی پیروی کرنے والوں کے لیے چھ باتوں کو ناپسند فرمایا ہے

۱۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى

الْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَرِهَ لِي سِتَّ خِصَالٍ وَ كَرِهَهُنَّ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَ أَتْبَاعِهِمْ مِنْ بَعْدِي الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ وَ الرَّفَثَ فِي الصَّوْمِ وَ الْمَنَّ بَعْدَ الصَّدَقَةِ وَ إِتْيَانَ الْمَسَاجِدِ جُنُباً وَ التَّطَلُّعَ فِي الدُّورِ وَ الضَّحِكَ بَيْنَ الْقُبُورِ.

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے انبیا و اوصیا اس کی اولاد اور ان کے دوستوں اور پیروی کرنے والوں کے لیے چھ باتوں کو ناپسند فرمایا ہے: (۱) نماز میں فعل عبث کرنا (۲) روزے میں جماع کرنا (۳) کچھ دے کر احسان جتانا (۴) جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا (۵) گھروں میں جھانکنا (۶) قبرستان میں ہنسنا۔

المحمدية السمحة ست خصال

دین محمدی میں چھ باتیں واجب ہیں

۲۰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَا يُونُسُ اتَّقُوا اللهَ وَ آمِنُوا بِرَسُولِهِ قَالَ قُلْتُ آمَنَّا بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ فَقَالَ الْمُحَمَّدِيَّةُ السَّمْحَةُ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ وَ أَدَاءُ حُقُوقِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ مَنْ حَبَسَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ مِنْ عَرَقِهِ أَوْدِيَةٌ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ هَذَا الظَّالِمُ الَّذِي حُبِسَ عَنِ اللهِ حَقُّهُ قَالَ فَيُوَبَّخُ أَرْبَعِينَ عَاماً ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دین محمدی میں (۱) نماز پڑھنا (۲) زکوۃ دینا (۳) روزہ رکھنا (۴) حج کرنا (۵) ائمہ علیہم السلام کی پیروی کرنا (۶) حق مومن ادا کرنا واجب ہے۔

ستة لا ينجبون

چھ لوگ نجیب و شریف نہیں

۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

قَالَ سِتَّةٌ لَا يَنْجُبُونَ السِّنْدِيُّ وَ الزِّنْجِيُّ وَ التُّرْكِيُّ وَ الْكُرْدِيُّ وَ الْخُوزِيُّ وَ نَبَكُ الرَّيِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ آدمی نجیب نہیں ہوتے:

(۱) سندھی (۲) زنجی یعنی حبشی

(۳) ترکی (۴) کردی

(۵) خوزستانی (۶) اصلی رازی۔

نوٹ:

یاد رہے یہ حدیث بھی ان جعلی احادیث میں سے ہے جن کے ذریعے اس وقت کے دشمنان اسلام وائمہ لوگوں کو ائمہ علیہم السلام سے متنفر کیا کرتے تھے۔ دشمنوں نے اس قسم کی جعلی احادیث کی ائمہ علیہم السلام کی طرف نسبت دی کہیں قوموں کے عنوان سے کہیں علاقائی اعتبار سے کہیں کالے اور گورے کے عنوان سے اور کہیں صحتمند اور معذور کے عنوان سے لوگوں کو ائمہ علیہم السلام سے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔

لا بأس بالعزل في ستة وجوه

چھ اوقات میں عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں

۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ يَعْقُوبَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ علیہ السلام يَقُولُ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ فِي سِتَّةِ وُجُوهٍ الْمَرْاَةِ الَّتِي اَيْقَنْتَ اَنَّهَا لَا تَلِدُ وَ الْمُسِنَّةِ وَ الْمَرْاَةِ السَّلِيطَةِ وَ الْبَذِيَّةِ وَ الْمَرْاَةِ الَّتِي لَا تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَ الْاَمَةِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ اوقات میں عزل کرنا جائز ہے:

(۱) وہ عورت جس کے متعلق یقین ہو کہ حاملہ نہ ہوگی

(۲) ایسی بوڑھی عورت جس سے اولاد ہونے کی امید نہ ہو

(۳) سلیطہ زبان دراز عورت

(۴) بے شرم و بے آبرو عورت

(۵) وہ عورت جو اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی اور ضائع کر دیتی ہے

(۶) لونڈی۔

الحكرة في ستة أشياء

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت چھ چیزوں میں ہے

۴۳ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْحُكْرَةُ فِي سِتَّةِ اَشْيَاءَ فِي الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ السَّمْنِ وَ الزَّيْتِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ احتکار یعنی مال کو روکنے کی ممانعت چھ چیزوں میں ہے:

(۱) گندم (۲) جو (۳) خرما
(۴) کشمش (۵) روغن (۶) زیتون۔

التعوذ من ست خصال

روزانہ چھ چیزوں سے خدا کی پناہ طلب کرنا چاہئے

۴۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتَعَوَّذُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ سِتِّ خِصَالٍ مِنَ الشَّكِّ وَ الشِّرْكِ وَ الْحَمِيَّةِ وَ الْغَضَبِ وَ الْبَغْيِ وَ الْحَسَدِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ چھ چیزوں سے خدا کی پناہ طلب کرتے تھے:

(۱) بدی (۲) شرک
(۳) حمیت بے جا (۴) غضب
(۵) ستم (۶) حسد۔

ستة أشياء من السحت

چھ چیزوں کی خرید و فرخت ممنوع ہیں

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ

عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ السُّحْتُ ثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ أُجْرَةُ الْكَاهِنِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ چیزوں کی خرید وفرخت ممنوع ہیں:

(۱) مردہ جانور کی قیمت (۲) کتے کی قیمت

(۳) شراب کی قیمت (۴) زنا کی کمائی

(۵) فیصلہ کرنے کے لیے رشوت لینا

(۶) کاہن کی کمائی۔ کہانت سے، غیب کی باتیں بتانے کا عوض۔

۳۶ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام السُّحْتُ أَنْوَاعٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا مَا أُصِيبَ مِنْ أَعْمَالِ الْوُلَاةِ الظَّلَمَةِ وَ مِنْهَا أُجُورُ الْقُضَاةِ وَ أُجُورُ الْفَوَاجِرِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ النَّبِيذِ الْمُسْكِرِ وَ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ فَأَمَّا الرِّشَا يَا عَمَّارُ فِي الْأَحْكَامِ فَإِنَّ ذَلِكَ الْكُفْرُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَ بِرَسُولِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سحت یعنی مال حرام کی بہت سی قسمیں ہیں منجملہ ان کے ایک وہ مال ہے جو حاکم ظالم کے کارندہ سے ملے یا رشوت لے کر فیصلہ کرے یا بدکاری کی کمائی، شراب کی قیمت، سود۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ حرام ہے اور فیصلے کے لیے رشوت لینا تو خدا اور رسول کے ساتھ کفر ہے۔

أول ما عصي الله تبارك وتعالى به ست خصال

اللہ کی نافرمانی کی ابتدا چھ چیزوں کی محبت ہے

۳۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوَّلُ مَا عُصِيَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِسِتِّ خِصَالٍ حُبُّ الدُّنْيَا وَ حُبُّ الرِّئَاسَةِ وَ حُبُّ الطَّعَامِ وَ حُبُّ النِّسَاءِ وَ حُبُّ النَّوْمِ وَ حُبُّ الرَّاحَةِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گناہ کی ابتدا چھ چیزوں کی محبت ہے:

(۱) حب دنیا (۲) حب ریاست

(۳) حب خوراک (۴) عورتوں کی محبت

(۵) نینداور سوتے رہنے کی خواہش　　　(۶) آرام کرنے کی خواہش۔

للدابة على صاحبها ست خصال

مالک پر جانوروں کے چھ حقوق ہیں

۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلدَّابَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا سِتُّ خِصَالٍ يَبْدَأُ بِعَلَفِهَا اِذَا نَزَلَ وَ يَعْرِضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ اِذَا مَرَّ بِهِ وَلَا يَضْرِبُ وَجْهَهَا فَاِنَّهَا تُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهَا وَلَا يَقِفُ عَلَى ظَهْرِهَا اِلَّا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَا يُحَمِّلُهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا وَلَا يُكَلِّفُهَا مِنَ الْمَشْيِ اِلَّا مَا تُطِيقُ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ مالک پر جانور کے چھ حقوق ہیں:

(۱) جب منزل پر پہنچے تو پہلے اس کو چارہ دے

(۲) راستے میں جہاں پانی ملے اس کو پانی پلائے

(۳) اس کے منہ پر کوئی چیز نہ مارے

(۴) جہاد کے علاوہ دیر تک اس کے پشت پر نہ بیٹھے

(۵) جس وقت نہ چلنا چاہے تو اس پر سے اتر جائے

(۶) اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے نہ راستہ طے کرے۔

ستة لا ينبغي أن يسلم عليهم و ستة لا ينبغي لهم أن يؤموا و ستة أشياء في هذه الأمة من أخلاق قوم لوط

چھ آدمی لائق سلام نہیں ہیں، اور چھ آدمی پیش نمازی نہیں کر سکتے اور اس امت میں چھ عادتیں قوم لوط کی ہیں

۲۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ اَبِي جَمِيلَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عليه السلام يَقُولُ سِتَّةٌ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ سِتَّةٌ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَؤُمُّوا وَ سِتَّةٌ فِي هَذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ

اَخْلَاقِ قَوْمِ لُوطٍ فَاَمَّا الَّذِينَ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِمْ - فَالْيَهُودُ وَ النَّصَارَى وَ اَصْحَابُ النَّرْدِ وَ الشِّطْرَنْجِ وَ اَصْحَابُ الْخَمْرِ وَ الْبَرْبَطِ وَ الطُّنْبُورِ وَ الْمُتَفَكِّهُونَ بِسَبِّ الْاُمَّهَاتِ وَ الشُّعَرَاءُ وَ اَمَّا الَّذِينَ لَا يَنْبَغِي اَنْ يَؤُمُّوا مِنَ النَّاسِ فَوَلَدُ الزِّنَا وَ الْمُرْتَدُّ وَ الْاَعْرَابِيُّ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَ الْمَحْدُودُ وَ الْاَغْلَفُ وَ اَمَّا الَّتِي مِنْ اَخْلَاقِ قَوْمِ لُوطٍ فَالْجُلَاهِقُ وَ هُوَ الْبُنْدُقُ وَ الحذف الْخَذْفُ وَ مَضْغُ الْعِلْكِ وَ اِرْخَاءُ الْاِزَارِ خُيَلَاءَ وَ حَلُّ الْاَزْرَارِ مِنَ الْقَبَاءِ وَ الْقَمِيصِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ آدمی لائق سلام نہیں ہیں:

(۱) یہودی (۲) نصرانی

(۳) نرد اور شطرنج کھیلنے والا (۴) شرابی

(۵) ستار اور طبلہ بجانے والا (۶) اور جو ماں باپ کی گالیاں دینے اور سننے میں عیب نہ سمجھے اور شعراء۔

اور چھ آدمی پیش نمازی نہیں کر سکتے:

(۱) ولد الزنا (۲) مرتد

(۳) اعرابی ہجرت کے بعد اگر شہر سے واپس جا کر پھر صحرا نشین ہو جائے

(۴) شرابی (۵) اور جس پر کسی گناہ کی حد جاری ہو چکی ہو

(۶) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

اور اس امت میں چھ عادتیں قوم لوط کی ہیں: (۱) اغلام بازی (۲) مہرہ بازی (۳) غلیلگر (۴) سقر چبانا (۵) تکبر سے زمین تک لمبے کپڑے پہننا (۶) قبا کے بٹن کھول دینا از راہِ تکبر

تفسير كلمات هن أصل الهجاء

تفسیر کلمات جو اصل ہجا ہیں

⑳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ وَ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ رَفَعَهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا تَفْسِيرُ اَبْجَدْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَعَلَّمُوا تَفْسِيرَ اَبْجَدْ فَاِنَّ فِيهِ الْاَعَاجِيبَ كُلَّهَا وَيْلٌ لِعَالِمٍ جَهِلَ تَفْسِيرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا تَفْسِيرُ اَبْجَدْ قَالَ اَمَّا الْاَلِفُ فَآلَاءُ اللهِ

حَرْفٌ مِنْ اَسْمَائِهٖ وَ اَمَّا الْبَاءُ فَبَهْجَةُ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْجِيمُ فَجَنَّةُ اللّٰهِ وَ جَمَالُ اللّٰهِ وَ جَلَالُ اللّٰهِ وَ اَمَّا الدَّالُ فَدِينُ اللّٰهِ وَ اَمَّا هَوَّزْ فَالْهَاءُ هَاءُ الْهَاوِيَةِ فَوَيْلٌ لِمَنْ هَوَى فِي النَّارِ وَ اَمَّا الْوَاوُ فَوَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ وَ اَمَّا الزَّايُ فَزَاوِيَةٌ فِي جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّا فِي الزَّاوِيَةِ يَعْنِي زَوَايَا جَهَنَّمَ وَ اَمَّا حُطِّي فَالْحَاءُ حُطُوطُ الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْتَغْفِرِينَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ مَا نَزَلَ بِهٖ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مَعَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ وَ اَمَّا الطَّاءُ فَطُوبَى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ وَ هِيَ شَجَرَةٌ غَرَسَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهٖ وَ اِنَّ اَغْصَانَهَا لَتُرَى مِنْ وَرَاءِ سُورِ الْجَنَّةِ تَنْبُتُ بِالْحُلِيِّ وَ الْحُلَلِ وَ الثِّمَارِ مُتَدَلِّيَةً عَلَى اَفْوَاهِهِمْ وَ اَمَّا الْيَاءُ فَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَ اَمَّا كَلَمَنْ فَالْكَافُ كَلَامُ اللّٰهِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهٖ مُلْتَحَداً وَ اَمَّا اللَّامُ فَاِلْمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَيْنَهُمْ فِي الزِّيَارَةِ وَ التَّحِيَّةِ وَ السَّلَامِ وَ تَلَاوُمِ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ اَمَّا الْمِيمُ فَمُلْكُ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَزُولُ وَ دَوَامُ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَفْنَى وَ اَمَّا النُّونُ فَ نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُونَ فَالْقَلَمُ قَلَمٌ مِنْ نُورٍ وَ كِتَابٌ مِنْ نُورٍ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ وَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيداً اَمَّا سَعْفَصَ فَالصَّادُ صَاعٌ بِصَاعٍ يَعْنِي الْجَزَاءَ بِالْجَزَاءِ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُرِيدُ ظُلْماً لِلْعِبَادِ وَ اَمَّا قَرَشَتْ يَعْنِي قَرَشَهُمْ فَحَشَرَهُمْ وَ نَشَرَهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ.

و قد أخرجت ما رويته فى هذا المعنى فى تفسير حروف المعجم من كتاب معانی الأخبار.

تفسیر حرف وابجد

۳۰) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عثمان نے ابجد کی تفسیر پوچھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ افسوس ہے اس عاقل پر جو تفسیر نہ جانتا ہو اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس میں عجیب عجیب خاصیتیں ہیں۔

پھر فرمایا کہ ''ابجد'' الف سے مراد الاء اللہ یعنی خدا کی نعمتیں ہیں اور نام الٰہی کا پہلا حرف ہے 'ب' سے بہجت الٰہی و نشاط ابدی ہے 'ج' سے جمال باری 'دال' دین خدا۔

ھوّز۔ 'ھ' فرودگاہ دوزخ ہاویہ ہے۔ 'واؤ' ویل ہے اہل جہنم کے لیے 'ز' زاویہ جہنم ہے۔

حطی۔ 'ح' سے مراد استغفار کرنے والوں کے گناہوں کا گرنا اور شب قدر میں بخشش ہے۔ 'ط' سے مقصود طوبیٰ ہے یعنی وہ درخت جس کو خداوند عالم نے اپنے دست قدرت سے جنت میں پیدا کیا ہے اور خوش اعمال بندوں کے لیے مبارکباد ہے۔ 'ی' سے ید اللہ اور قدرت خدا کی طرف اشارہ ہے۔

کلمن ۔ 'ک' سے کلام اللہ مراد ہے۔ 'ل' سے مراد اہل جنت کی باہمی ملاقات ہے۔ 'م' سے ملک خدا کی طرف اشارہ ہے جو کبھی زوال پذیر نہیں۔ 'ن' سے ن والقلم مقصود ہے۔ قلم قلم نور اور تحریر تحریر نور ہے۔

سعفص۔ میں ص سے مقصود صاع بصاع یعنی جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے جو بوؤ گے وہ کاٹو گے۔

قرشت۔ یعنی روز قیامت سارے مخلوقات دوبارہ زندہ کر کے ان کے اعمال کا عوض دیا جائے گا۔ خداوند عالم ظالم نہیں ہے۔

جناب شیخ صدوق تحریر نے فرمایا ہے کہ اس کی تفصیل دیکھنا ہو تو معانی الاخبار میں دیکھیں۔

المجنون من فیه ست خصال

دیوانگی کی چھ صفات ہیں

۳۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْفَارِسِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمَاعَةٍ فَقَالَ عَلَى مَا اجْتَمَعْتُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَا مَجْنُونٌ يُصْرَعُ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ هَذَا بِمَجْنُونٍ وَ لَكِنَّهُ الْمُبْتَلَى ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمَجْنُونِ حَقِّ الْمَجْنُونِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اِنَّ الْمَجْنُونَ حَقَّ الْمَجْنُونِ الْمُتَبَخْتِرُ فِي مِشْيَتِهِ النَّاظِرُ فِي عِطْفَيْهِ الْمُحَرِّكُ جَنْبَيْهِ بِمَنْكِبَيْهِ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ جَنَّتَهُ وَ هُوَ يَعْصِيهِ الَّذِي لَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ وَ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ فَذَلِكَ الْمَجْنُونُ وَ هَذَا الْمُبْتَلَى.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے ایک مقام پر لوگوں کا مجمع دیکھا ٹھہر گئے، پوچھا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی ایک دیوانہ ہے۔ فرمایا دیوانہ نہیں یہ بیمار ہے۔ اگر تم کہو تو میں دیوانہ کے اوصاف بیان کروں۔ لوگوں نے عرض کی ضرور فرمائیے۔ فرمایا دیوانہ وہ ہے جو غرور و تکبر کے ساتھ چلتا ہو۔ گوشہ چشم سے دیکھتا ہو۔ اپنے شانوں کو شان داری کے ساتھ ہلاتا ہو۔ گناہ سے پرہیز نہ کرے اور جنت کی امید رکھے۔ جس کے شر سے کوئی مطمئن اور جس کی نیکی کا کوئی امیدوار نہ ہو ایسا شخص دیوانہ ہے۔

من السنة التوجه في ست صلوات

چھ نمازوں کی ابتدا میں توجیہ سنت ہے

۳۲ قال أبی رضی الله عنه فی رسالته إلی إن من السنة التوجه فی ست صلوات و هی أول ركعة من صلاة الليل و المفردة من الوتر و أول ركعتی الزوال و أول ركعة من ركعتی الإحرام و أول ركعة من نوافل المغرب و أول ركعة من الفريضة

شیخ صدوقؒ تحریر نے فرمایا ہے کہ میرے والد بزرگوار نے اپنے ایک رسالے میں تحریر فرمایا ہے کہ چھ نمازوں کی ابتدا میں توجیہ سنت ہے: (۱) نماز شب کی پہلی رکعت (۲) وتر کی رکعت میں (۳) نافلہ ظہر کی پہلی رکعت میں (۴) نماز احرام کی پہلی رکعت میں (۵) نافلہ مغرب کی پہلی رکعت میں (۶) ہر واجبی نماز کی پہلی رکعت میں۔

ينزع عن الشهيد ستة أشياء و يترك عليه ما سوى ذلك

چھ چیزیں شہید کے لباس کے ساتھ دفن ہوں گی اور باقی کو ہٹادیں گے

۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ يُنْزَعُ عَنِ الشَّهِيدِ الْفَرْوُ وَ الْخُفُّ وَ الْقَلَنْسُوَةُ وَ الْعِمَامَةُ وَ الْمِنْطَقَةُ وَ السَّرَاوِيلُ إِلَّا اَنْ يَكُونَ اَصَابَهُ دَمٌ فَيُتْرَكُ وَ لَا يُتْرَكُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَعْقُودٌ إِلَّا حُلَّ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شہید کے جسم سے (۱) موزے (۲) پوستین (۳) ٹوپی (۴) عمامہ (۵) پٹکہ (۶) سراویل پاجامہ۔ اگر ان میں خون نہ ہوتو اتارلیا جائے گا اور جس کپڑے میں گرہ لگی ہو کھول دی جائے گی۔

الناس على ست فرق

لوگوں کی چھ قسمیں ہیں

۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَهْوَازِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَقٍ مُسْتَضْعَفٍ وَ مُؤَلَّفٍ وَ مُرْجًى وَ مُعْتَرِفٍ بِذَنْبِهِ وَ نَاصِبٍ وَ

مُؤْمِنٌ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چھ قسم کے لوگ ہوتے ہیں: (۱) مستضعف یعنی کم عقل جو اصول دین کو عقلی دلیلوں سے نہیں سمجھ سکتا اس کی دینداری از روئے عادت ہے۔ (۲) مؤلف جو صرف دنیاوی فائدہ کے لیے دین کو اختیار کرتا ہے۔ (۳) مرہبی وہ جس کے دین میں ثبات و استقامت نہ ہو اس کا فیصلہ خدا پر ہے۔ (۴) ناصبی وہ ہے جو ائمہ ہدایت عداوت کا اظہار کرتا ہو (۵) جو اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہو (۶) مومن۔

من أحب رجلا فليجتنب معه خصال ست

جو کسی سے محبت کرتا ہو اسے چھ باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے

۳۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ نُوحٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا وَ اللهِ اُحِبُّكَ فَقَالَ لَهُ يَا حَارِثُ اَمَّا اِذَا اَحْبَبْتَنِي فَلَا تُخَاصِمْنِي وَلَا تُلَاعِبْنِي وَلَا تُجَارِينِي وَلَا تُمَازِحْنِي وَلَا تُوَاضِعْنِي وَلَا تُرَافِعْنِي.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حارث بن اعور اکثر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اظہار محبت و دوستی کیا کرتا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو واقعاً مجھ کو دوست رکھتا ہے تو: (۱) مجھ سے مقابلہ اور خصومت نہ کرنا (۲) مجھ سے بازی نہ کرنا (۳) مجھ سے آگے نہ بڑھنا (۴) مجھ سے مذاق نہ کرنا (۵) مجھ کو ذلیل و رسوا کرنے کا ارادہ نہ کرنا (۶) نہ گھٹانا نہ مجھ کو حد سے زیادہ بڑھانا۔

أهبط الله عز و جل إلى إبراهيم عليه السلام خاتما فيه ستة أحرف

جو انگوٹھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنائی گئی تھی اس پر یہ چھ کلمات کندہ تھے

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ آدَمَ فَقَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ هَبَطَ بِهِ آدَمُ مَعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ نُوحاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَكِبَ السَّفِينَةَ اَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِ يَا نُوحُ اِنْ خِفْتَ الْغَرَقَ فَهَلِّلْنِي اَلْفاً ثُمَّ سَلْنِي النَّجَاةَ اُنْجِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ مَنْ آمَنَ مَعَكَ قَالَ فَلَمَّا اسْتَوَى نُوحٌ وَ مَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ وَ عَصَفَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ فَلَمْ يَأْمَنْ نُوحٌ مِنَ الْغَرَقِ فَاَعْجَلَتْهُ الرِّيحُ فَلَمْ يُدْرِكْ اَنْ يُهَلِّلَ اَلْفاً فَقَالَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ هلوليا

ألفا ألفا يا ماريا أتقن قَالَ فَاسْتَوَى الْقَلْسُ وَ اسْتَمَرَّتِ السَّفِينَةُ فَقَالَ نُوحٌ عليه السلام إِنَّ كَلَاماً أَنْجَانِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْغَرَقِ لَحَقِيقٌ أَنْ لَا يُفَارِقَنِي فَنَقَشَ فِي خَاتَمِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَلْفَ مَرَّةٍ يَا رَبِّ أَصْلِحْنِي وَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام سُبْحَانَ مَنْ أَلْجَمَ الْجِنَّ بِكَلِمَاتِهِ وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا وُضِعَ فِي الْمَنْجَنِيقِ غَضِبَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا جَبْرَئِيلُ مَا يُغْضِبُكَ قَالَ يَا رَبِّ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُكَ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يَعْبُدُكَ غَيْرَهُ سَلَّطْتَ عَلَيْهِ عَدُوَّكَ وَ عَدُوَّهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ اسْكُتْ فَإِنَّمَا يَعْجَلُ الْعَبْدُ الَّذِي هُوَ مِثْلُكَ يَخَافُ الْفَوْتَ فَأَمَّا أَنَا فَهُوَ عَبْدِي آخُذُهُ إِذَا شِئْتُ قَالَ فَطَابَتْ نَفْسُ جَبْرَئِيلَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا فَأَهْبَطَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَهَا خَاتَماً فِيهِ سِتَّةُ أَحْرُفٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَى اللهِ أَسْنَدْتُ ظَهْرِي إِلَى اللهِ حَسْبِيَ اللهُ قَالَ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ بِأَنْ تَخَتَّمْ بِهَذَا الْخَاتَمِ فَإِنِّي أَجْعَلُ النَّارَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلَاماً.

حسین ابن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت آدم کی انگشتری کا نقش کیا تھا؟ فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت آدم اس انگوٹھی کو اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔ جب حضرت نوح کشتی میں سوار ہوئے تو کہ نوح اگر کسی وقت تم کو غرق ہونے کا خوف ہو تو ہزار بار میری وحدانیت کا اقرار کرنا اور مجھ سے نجات کی دعا کرنا میں تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو غرق ہونے سے نجات دوں گا لیکن جب طوفانی ہوائیں چلنے لگیں تو حضرت نوح کو اتنا موقع نہ ملا کہ ہزار بار کلمہ توحید کو دہرائیں۔ آپ نے سریانی زبان میں عرض کی (ھولیا الفا الفا یا ھاریا یاماریا اتقن) یہ کہنا تھا کہ تلاطم دریا ٹھہر گیا اور کشتی چلنے لگی۔

حضرت نوح علیہ السلام نے خیال کیا کہ میں نے جس کلام کی برکت سے نجات پائی ہے اس کو محفوظ کرنا مناسب ہے آپ نے اپنی انگوٹھی پر یہ جملہ کندہ کروالیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا: پاک ہے وہ خدا جس نے جنوں کو مسخر کیا اپنے کلمات کی برکت سے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لیے منجنیق میں رکھا گیا تو جبرئیل غضبناک ہوئے۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ جبرئیل کا کیسا غصہ ہے۔ عرض کی بارالہا ساری دنیا میں میری عبادت کرنے والا صرف ایک بندہ ہے اس پر بھی تو نے اپنے دشمن کو مسلط کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بس چپ ہو جاو بندہ جو ٹھہرا ایسا ہو وہ جلدی کرتا ہے کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ میں ہر بات پر اختیار رکھتا ہو۔ ابراہیم میرا بندہ ہے جس آن جس وقت ہر کام کر سکتا ہوں۔

جبریل علیہ السلام جناب ابراہیم علیہ السلام کی جانب متوجہ ہوئے۔ عرض کی کوئی ضرورت ہے؟ فرمایا تم سے کوئی کام نہیں یہ کہنا

تھا کہ ایک انگوٹھی خداوند عالم نے بھیجی جس میں بقلم قدرت چھ کلمے کندہ تھے اور حکم دیا اس کو پہن لو میں تم کو نجات دوں گا جناب ابراہیم نے انگوٹھی پہنی اور خدا نے آگ کو حکم دیا کہ کونی برداوسلاماً علی ابراہیم۔ اے آگ ابراہیم کے لیے سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا حکم الٰہی ہونا تھا کہ آگ سرد و گلزار ہو گئی۔

جو انگوٹھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنائی گئی تھی اس پر یہ چھ کلمات کندہ تھے: (۱) لا الہ الا اللہ (۲) محمد رسول اللہ (۳) لاحول ولاقوۃ الا باللہ (۴) فوضت امری الی اللہ (۵) اسندت ظہری الی اللہ (۶) حسبی اللہ۔

أعفى الله عزوجل الشيعة من ست خصال

خداوند عالم نے شیعوں کو چھ باتوں سے محفوظ رکھا ہے

۳۷ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِیدٍ الْآدَمِیُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّیَّارِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی الْخَزَّازِ عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَعْفَی شِیعَتَنَا مِنْ سِتِّ خِصَالٍ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْاُبْنَةِ وَ اَنْ یُولَدَ لَهُ مِنْ زِنًا وَ اَنْ یَسْاَلَ النَّاسَ بِكَفِّهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو چھ باتوں سے محفوظ رکھا ہے: (۱) جنون (۲) جذام (۳) برص (۴) ابنہ (۵) گدائی (۶) اور ولد الحرام ہونے سے۔

۳۸ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِیِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُولُ اَلَا اِنَّ شِیعَتَنَا قَدْ اَعَاذَهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ سِتٍّ مِنْ اَنْ یَطْمَعُوا طَمَعَ الْغُرَابِ اَوْ یَهِرُّوا هَرِیرَ الْكِلَابِ اَوْ یُنْكَحُوا فِی اَدْبَارِهِمْ اَوْ یَلِدُوا مِنَ الزِّنَا اَوْ یُولَدَ لَهُمْ مِنَ الزِّنَا اَوْ یَتَصَدَّقُوا عَلَی الْاَبْوَابِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو (۱) طمع (۲) کتوں کی طرح بھونکنے (۳) ابنہ (۴) ولد الزنا ہونے (۵) یا زنا سے حاملہ ہونے (۶) گدائی کرنے سے محفوظ رکھا ہے۔

خاصم أمير المؤمنين عليه السلام الناس بست خصال فخصمهم

امیر المومنین علیہ السلام چھ خصوصیات میں لوگوں پر سبقت رکھتے ہیں

۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ یُوسُفَ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَهْوَازِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ مُوسَی قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی مُوسَی بْنُ

جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ يَطْلُبُونَ النَّبِيَّ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدُونِي عَلَى الْبَابِ جَالِساً فَسَاَلُونِي عَنْهُ فَقُلْتُ يَخْرُجُ السَّاعَةَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى ظَهْرِي فَقَالَ كَبِّرْ يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ فَاِنَّكَ تُخَاصِمُ النَّاسَ بَعْدِي بِسِتِّ خِصَالٍ فَتَخْصِمُهُمْ لَيْسَتْ فِي قُرَيْشٍ مِنْهَا شَيْءٌ اِنَّكَ اَوَّلُهُمْ اِيمَاناً بِاللّٰهِ وَ اَقْوَمُهُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَرْاَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ وَ اَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حدثنا محمد بن أحمد البغدادي قال حدثنا أحمد بن الفضل الأهوازي قال حدثنا بكر بن أحمد القصري قال حدثنا أبو أحمد جعفر بن محمد بن عبد الله بن موسى قال حدثنا أبي قال حدثنا أبي موسى عن أبيه جعفر بن محمد عليه السلام وساق الحديث بإسناده مثله.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابوبکر وعمر وعثمان وطلحہ وزبیر وغیرہ جناب ام سلمہ کے دوازے پر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں آئے۔ میں در دولت پر بیٹھا ہوا تھا۔ مجھ سے پوچھا میں نے کہا ابھی تشریف لاتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرت آمد ہوئے اور میری پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یا علی میرے بعد تم چھ باتوں میں تمام لوگوں پر سبقت لے جاؤ گے: (۱) تم سب سے پہلے خدا اور سول پر ایمان لائے اور فرمان الٰہی پر ثابت قدم رہے (۲) عہد خدا پر تم نے سب سے زیادہ وفاداری کی (۳) رعیت پر سب سے زیادہ شفیق ومہربان ہو (۴) فیصلہ بالکل صحیح کرتے ہو (۵) مال کو برابر تقسیم کرتے ہو (۶) خدا کے نزدیک تمہاری منزلت سب سے زیادہ ہے۔

ستة دعوتهم مردودة

چھے افراد کی دعا مستجاب نہیں ہوتی

۳۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ نَوْفٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عليه السلام فَكَانَ يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ وَ يَخْرُجُ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ فَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ وَ يَتْلُو الْقُرْآنَ قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْدَ هُدُوءٍ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَا نَوْفُ اَرَاقِدٌ اَنْتَ اَمْ رَامِقٌ قُلْتُ بَلْ رَامِقٌ اَرْمُقُكَ بِبَصَرِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ يَا نَوْفُ طُوبَى لِلزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا وَ الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ اُولَئِكَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْاَرْضَ بِسَاطاً وَ تُرَابَهَا

فِرَاشاً وَ مَاءَهَا طِيباً وَ الْقُرْآنَ دِثَاراً وَ الدُّعَاءَ شِعَاراً وَ قَرَّضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقْرِيضاً عَلَى مِنْهَاجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام قُلْ لِلْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَدْخُلُوا بَيْتاً مِنْ بُيُوتِي إِلَّا بِقُلُوبٍ طَاهِرَةٍ وَ أَبْصَارٍ خَاشِعَةٍ وَ أَكُفٍّ نَقِيَّةٍ وَ قُلْ لَهُمْ اعْلَمُوا أَنِّي غَيْرُ مُسْتَجِيبٍ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ دَعْوَةً وَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي قِبَلَهُ مَظْلِمَةٌ يَا نَوْفُ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ عَشَّاراً أَوْ شَاعِراً أَوْ شُرْطِيّاً أَوْ عَرِيفاً أَوْ صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ وَ هِيَ الطُّنْبُورُ أَوْ صَاحِبَ كُوبَةٍ وَ هُوَ الطَّبْلُ فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی الله علیه وآله خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِي لَا تُرَدُّ فِيهَا دَعْوَةٌ إِلَّا دَعْوَةُ عَرِيفٍ أَوْ دَعْوَةُ شَاعِرٍ أَوْ دَعْوَةُ عَاشِرٍ أَوْ شُرْطِيٍّ أَوْ صَاحِبِ عَرْطَبَةٍ أَوْ صَاحِبِ كُوبَةٍ.

نوف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نے ایک شب حضرت کے ساتھ بسر کی۔ حضرت تمام رات نماز پڑھتے رہے۔ تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد صحن میں آکر آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد حضرت فرمایا کہ نوف سوتے ہو یا جاگتے ہو۔ میں نے عرض کی جاگ رہا ہوں؟ فرمایا نوف خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دنیا سے نظر موڑ کر آخرت سے دل لگاتے ہیں۔ زمین ان کی آرامگاہ اور مٹی ان کا فرش خواب ہے، پانی ان کے لیے عطر، قرآن ان کا ورد، دعا کرنا ان کا شیوہ ہے اور جناب عیسیٰ کی طرح دنیا میں رہ کر اس سے بے تعلق رہتے ہیں۔ پروردگار عالم نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ بزرگان بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ میرے گھروں دلوں کو صاف کر کے داخل ہوں، نظر میں میرا خوف ہو، ہاتھ گناہ میں آلودہ نہ ہوں تا کہ میں ان کے دعاؤں کو قبول کروں ان سے کہہ دو کہ میں تمہاری یا ہر اس شخص کی دعا کو قبول نہیں کروں گا جس کے ذمے کسی کا مطالبہ ہو یا گمرک یعنی کسٹم یا پولیس یا طنبورہ بجاتا ہو یا طبل۔

ایک شب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ خداوند عالم کسی کی دعا کو رد نہیں کرتا مگر جو شخص کہ خدایا شاعر یا گمرکچی یا طنبورہ بجاتا ہو۔

ستة ملعونون

چھے گروہ ملعون ہیں

۴۱ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي وَ الْمُسْتَحِلُّ

مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللهُ وَ يُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللهُ وَ الْمُسْتَأْثِرُ بِفَيْءِ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْتَحِلُّ لَهُ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم اور میں اور نبی مستجاب الدعوة چھ گروہوں پر لعنت کی ہے: (۱) جو کتاب الٰہی میں اضافہ کرتے ہیں (۲) جو قضا وقدرت کو جھوٹ جانتے ہیں (۳) جو میری سنت میں تغیر وتبدیلی کرتے ہیں (۴) جو میرے خاندان کی ہتک حرمت کرتے ہیں (۵) جو طاقت کے ذریعے سے بادشاہ بن کر ان کو ذلیل کرتے ہیں جن کو خدا نے عزت دی ہے یا جن کو خداوند عالم نے عزت نہیں دی ہے ان کو عزت دیں (۶) جو بیت المال کو اپنے لیے مخصوص کرلے اور حلال جانے۔

كمال الرجل بست خصال

مرد کا کمال چھ چیزوں میں ہے

۴۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْوَلِيدِ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَاتِبُ النَّيْسَابُورِيُّ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ كَمَالُ الرَّجُلِ بِسِتِّ خِصَالٍ بِأَصْغَرَيْهِ وَ اَكْبَرَيْهِ وَ هَيْئَتَيْهِ فَاَمَّا اَصْغَرَاهُ فَقَلْبُهُ وَ لِسَانُهُ إِنْ قَاتَلَ قَاتَلَ بِجَنَانٍ وَ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِبَيَانٍ وَ اَمَّا اَكْبَرَاهُ فَعَقْلُهُ وَ هِمَّتُهُ وَ اَمَّا هَيْئَتَاهُ فَمَالُهُ وَ جَمَالُهُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرد کا کمال چھ چیزوں میں ہے۔ دو بہت چھوٹی اور دو بہت بڑی اور دو باہیبت۔

دو چھوٹی چیزیں: (۱) دل ہے (۲) زبان۔ جنگ کرتا ہے دل کی قوت سے اور باتیں کرتا ہے زبان سے۔ دو بڑی چیزیں: (۱) عقل (۲) ہمت۔ دو چیزیں سبب ہیبت: (۱) مال، (۲) جمال۔

الناس على ست طبقات

لوگوں کے چھ طبقات ہیں

۴۳ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ يَرْفَعُهُ إِلَى زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام فَقَالَ يَا زُرَارَةُ النَّاسُ فِي زَمَانِنَا عَلَى سِتِّ طَبَقَاتٍ اَسَدٍ وَ ذِئْبٍ وَ ثَعْلَبٍ وَ كَلْبٍ وَ خِنْزِيرٍ وَ شَاةٍ فَاَمَّا الْاَسَدُ فَمُلُوكُ الدُّنْيَا يُحِبُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَنْ يَغْلِبَ وَ لَا يُغْلَبَ وَ اَمَّا الذِّئْبُ فَتُجَّارُكُمْ

يَذُمُّونَ إِذَا اشْتَرَوْا وَ يَمْدَحُونَ إِذَا بَاعُوا وَ أَمَّا الثَّعْلَبُ فَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ بِأَدْيَانِهِمْ وَ لَا يَكُونُ فِي قُلُوبِهِمْ مَا يَصِفُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ أَمَّا الْكَلْبُ يَهِرُّ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِهِ وَ يُكْرِمُهُ النَّاسُ مِنْ شَرِّ لِسَانِهِ وَ أَمَّا الْخِنْزِيرُ فَهَؤُلَاءِ الْمُخَنَّثُونَ وَ أَشْبَاهُهُمْ لَا يُدْعَوْنَ إِلَى فَاحِشَةٍ إِلَّا أَجَابُوا وَ أَمَّا الشَّاةُ فَالْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ تُجَزُّ شُعُورُهُمْ وَ يُؤْكَلُ لُحُومُهُمْ وَ يُكْسَرُ عَظْمُهُمْ فَكَيْفَ تَصْنَعُ الشَّاةُ بَيْنَ أَسَدٍ وَ ذِئْبٍ وَ ثَعْلَبٍ وَ كَلْبٍ وَ خِنْزِيرٍ.

امام چہارم حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے زرارہ بن اوفی ہمارے زمانے میں چھ قسم کے آدمی ہیں: (۱) شیر (۲) بھیڑیئے (۳) لومڑی (۴) کتے (۵) سور (۶) بکری۔

(۱) شیر سلاطین دنیا ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم ساری دنیا پر غالب آجائیں (۲) بھیڑیئے تاجر ہیں جب مال خریدتے ہیں تو اس کو برا کہہ کر اور اسی مال کو جب بیچتے ہیں تو تعریف کر کے (۳) لومڑی وہ ہیں جو اپنا دین بیچ کر کھاتے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں خود اس کو صحیح نہیں جانتے (۴) کتے وہ ہیں جو اپنی بدزبانی سے لوگوں کو ڈراتے ہیں اور لوگ اپنی عزت کی حفاظت کے لیے ان کی تعظیم کرتے ہیں (۵) سور وہ ہیں جن کی طبیعت میں زنانہ پن ہے ہر بات پر تیار ہو جاتے ہیں (۶) بکری وہ مومنین کا گروہ ہے جن کے بال کاٹ لیے جاتے ہیں، گوشت کھا لیا جاتا ہے، ہڈیاں توڑی جاتی ہیں۔

امام نے فرمایا ہے تم ہی بتاؤ کہ ایسے لوگوں میں مومن کیا کر سکتا ہے۔

تم الجزء الأول